وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

صحيح البخاری

مؤلّفہ

امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ

ترجمہ

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

شرح

مرکزی ٹیم

جلد سیز دھم

اسلام انٹر نیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ

ISLAM INTERNATIONAL PUBLICATIONS LTD

صحیح بخاری

اردو ترجمہ از حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ

شرح از مرکزی ٹیم

(جلد سیزدہم)

Sahih Bukhari

with Urdu Translation and Commentary – Volume 13

First edition published in Eleven Parts (1–11)

First two parts published by Nazarat Taleef-o-Tasneef Qadian in 1930s.

Part 3–15 published by Idaratul-Musannifeen Rabwah between 1960–1976.

Second revised edition (with new typesetting), Volumes (1–11)

First 11 Volumes published, 2005–2017

Reprinted in Qadian, India 2006, 2016

Reprinted in Turkey, 2019

Present edition (Volume 12-16) printed in Turkey, 2023

with Urdu translation By Hazrat Syed Zainul-Abideen Waliyyullah Shah

& commentary by central committee

© Islam International Publications Ltd.

Published by:

Islam International Publications Ltd

Unit 3, Bourne Mill Business Park,

Guildford Road, Farnham, Surrey UK, GU9 9PS

Printed in Turkey at:

Levent Offset

For further information, please visit www.alislam.org

ISBN: 978-1-84880-206-3 (Set Vol. 12-16)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔ (الحشر:۸)

(ترجمہ: اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اُس سے رُک جاؤ۔)

حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کل انسانیت کے لئے اسوہ حسنہ ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے محدثین کے ذریعہ ہمارے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو جمع کرنے اور ان کی تدوین و اشاعت کے اسباب بھی پیدا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں اِتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو ہم واجب العمل سمجھتے ہیں اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں۔“ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۱۰۸، ۱۰۷)

حضرت خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ نے صحیح بخاری کے ترجمہ و شرح کے کام کو شروع کیا۔ آپ کی وفات کے بعد یہ پراجیکٹ ادارة المصنفین اور پھر نظارت اشاعت کے زیر انتظام جاری رہا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت پر ’صحیح البخاری۔ ترجمہ و شرح‘ کی گیارہ جلدوں کی انگلستان سے طباعت ہو چکی ہے اور اب بقیہ جلد بارہ تا سولہ کی طباعت کی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ اور پاک تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو سنوارنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

منیر الدین شمس

ایڈیشنل وکیل التصنیف

جنوری ۲۰۲۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف

یہ محض اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم ہے کہ اس نے مرکزی ٹیم کو بخاری شریف کے اس مقدس کام میں ایک اور سنگِ میل طے کرنے اور صحیح بخاری کی تیرھویں جلد مکمل کرنے کی توفیق دی۔ الحمدللہ علی ذلك۔

ہمارے جان سے بڑھ کر عزیز اور مقدس امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور فیض کا سہارا قدم قدم پر دستگیری کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر صحت اور ہر اَمر میں بہت بہت برکت عطا فرمائے اور ہم اس چشمۂ فیض سے ہمیشہ مستفیض ہوتے رہیں۔ (آمین)

صحیح بخاری کی یہ جلد کتاب النکاح تا کتاب الأشربۃ آٹھ کتب پر مشتمل ہے۔ بخاری کا مکمل ترجمہ حضرت سید زین العابدین رضی اللہ عنہ کا ہے اور گیارہ جلدوں تک کی تشریح بھی حضرت شاہ صاحبؓ کے رشحاتِ قلم کا فیض ہے۔ جلد نمبر 12 سے تشریح کا یہ مقدس فریضہ مرکزی ٹیم اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعاؤں کی برکت سے انجام دے رہی ہے وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ۔

بخاری کی سینکڑوں تشریحات کی گئیں اور قیامت تک یہ سلسلہ مسلسل ترقی پذیر ہے۔ بخاری کے ترجمہ و شرح کا یہ کام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے مقدس ہاتھوں سے حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کے سپرد ہوا جو آج خلافتِ خامسہ میں اپنی تکمیل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ بخاری کی کل 7563 اَحادیث میں سے 5639 اَحادیث پر کام مکمل ہو گیا ہے۔ الحمد للہ علی ذلك۔ اللہ تعالیٰ معاونت کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

٦٧- كِتَابُ النِّكَاحِ

بَاب ١: التَّرْغِيبُ فِي النِّكَاحِ	نکاح کے متعلق ترغیب دینا	۲
بَاب ٢: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: تم میں سے جو بیاہ کی طاقت رکھے تو وہ شادی کرے	۶
بَاب ٣: مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ	جو بیاہ نہ کرسکے تو چاہیے کہ روزہ رکھے	۷
بَاب ٤: كَثْرَةُ النِّسَاءِ	تعدد ازدواج	۹
بَاب ٥: مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى	جس نے کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی یا نیک کام کیا تو اُس کو وہی ملے گا جو اُس نے نیت کی	۱۲
بَاب ٦: تَزْوِيجُ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ ...	اس تنگدست کی شادی کرانا جس کو کچھ قرآن یاد ہو اور وہ اسلام کا پابند بھی ہو	۱۳
بَاب ٧: قَوْلُ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا	کسی شخص کا اپنے بھائی سے کہنا: دیکھو میری بیویوں میں سے جو (بھی) تم چاہو میں تمہاری خاطر اُس سے دست بردار ہو جاتا ہوں	۱۳
بَاب ٨: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ	مجرد رہنا اور خصی کرنا جو ناپسندیدہ ہے	۱۴
بَاب ٩: نِكَاحُ الْأَبْكَارِ	کنواریوں سے نکاح کرنا	۱۷
بَاب ١٠: تَزْوِيجُ الثَّيِّبَاتِ	وہ عورتیں جن کی شادی ہو چکی ہو اور پھر وہ کسی وجہ سے بے شوہر ہو جائیں اُن کی شادی کرنا	۱۸
بَاب ١١: تَزْوِيجُ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ	چھوٹی عمر والیوں کا بڑوں سے نکاح کرنا	۲۱
بَاب ١٢: إِلَى مَنْ يَّنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ	کن عورتوں سے نکاح کرے اور کونسی عورتیں بہتر ہیں	۲۳

بَاب١٣ : اتِّخَاذُ السَّرَارِيِّ	لونڈیوں کا رکھنا	۲۴
بَاب: مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا	جس نے لونڈی کی آزادی میں اس کا مہر مقرر کیا	۲۷
بَاب١٤ : تَزْوِيجُ الْمُعْسِرِ	تنگ دست کا شادی کرنا	۲۸
بَاب١٥ : الْأَكْفَاءُ فِي الدِّينِ	دین میں برابر کے لوگ	۳۰
بَاب١٦ : الْأَكْفَاءُ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجُ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ	مال میں برابر کے لوگ اور غریب کا مال دار عورت سے شادی کرنا	۳۳
بَاب١٧ : مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ	عورت کی نحوست سے بچنا	۳۵
بَاب١٨ : الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ	آزاد عورت کا غلام کے تحت ہونا	۳۸
بَاب١٩ : لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ	چار عورتوں سے زیادہ شادی نہ کرے	۳۸
بَاب٢٠ : وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ	یعنی تمہاری وہ مائیں بھی حرام ہیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے	۳۹
بَاب٢١ : مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ	جس نے کہا کہ دو سال کے بعد دودھ نہ پلایا جائے	۴۲
بَاب٢٢ : لَبَنُ الْفَحْلِ	نر کا دودھ (رضاعی باپ کا رشتہ)	۴۳
بَاب٢٣ : شَهَادَةُ الْمُرْضِعَةِ	دودھ پلانے والی کی شہادت	۴۳
بَاب٢٤ : مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ	جن عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے اور جن سے ممانعت ہے	۴۶
بَاب٢٥ : وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ	اور تمہاری ربائب (یعنی سوتیلی لڑکیاں) جو تمہاری پرورش میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم خلوت کر چکے ہو	۴۹
بَاب٢٦ : وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ	یعنی یہ (بھی حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو اکٹھا کرو سوائے اس کے کہ جو گزر چکا	۵۱
بَاب٢٧ : لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا	کسی عورت سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے	۵۲
بَاب٢٨ : الشِّغَارُ	شغار	۵۴

بَاب۲۹: هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ؟......	کیا عورت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے تئیں کسی کو ہبہ کر دے..........	۵۴
بَاب۳۰: نِكَاحُ الْمُحْرِمِ..........	محرم کا نکاح کرنا..........	۵۵
بَاب۳۱: نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا..........	آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متعہ کے نکاح سے روک دینا..........	۵۶
بَاب۳۲: عَرْضُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ..........	عورت کا اپنے تئیں کسی نیک شخص پر پیش کرنا......	۵۸
بَاب۳۳: عَرْضُ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ..........	آدمی کا اپنی بیٹی یا اپنی بہن کو نیک آدمیوں کے سامنے پیش کرنا..........	۶۰
بَاب۳۴: قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ..........	اللہ عزوجل کا فرمانا: یعنی اور عورتوں سے نکاح کی درخواست کے متعلق جو بات تم اشارۃً (اُن سے) کہو یا اپنے دلوں میں رکھو اس پر تمہیں کوئی گناہ نہیں..........	۶۲
بَاب۳۵: النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ..........	شادی کرنے سے پہلے عورت کو دیکھنا..........	۶۴
بَاب۳۶: مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ..........	جس نے یہ کہا کہ ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں......	۶۷
بَاب۳۷:..........		۷۲
بَاب۳۸: إِنْكَاحُ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ..........	آدمی کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا..........	۷۴
بَاب۳۹: تَزْوِيجُ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ..........	باپ کا اپنی بیٹی کی امام سے شادی کر دینا..........	۷۴
بَاب۴۰: السُّلْطَانُ وَلِيٌّ..........	بادشاہ ولی ہوتا ہے..........	۷۵
بَاب۴۱: لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهُمَا..........	باپ اور اس کے سوا کوئی دوسرا کنواری یا ثیبہ کا نکاح بغیر اس کی رضامندی کے نہ کرے..........	۷۶
بَاب۴۲: إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ..........	اگر کوئی اپنی بیٹی کی شادی کرے اور وہ ناپسند کرتی ہو تو اس کا نکاح ردّ ہوگا..........	۷۷
بَاب۴۳: تَزْوِيجُ الْيَتِيمَةِ..........	یتیم لڑکی کا نکاح کر دینا..........	۷۸
بَاب۴۴: إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ...	اگر نکاح کا پیغام دینے والا سرپرست سے یوں کہے کہ فلاں لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دو..........	۸۱

بَاب ٤٥: لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ	اپنے بھائی کے پیغام پر اس وقت تک پیغام نہ بھیجو کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے	۸۲
بَاب ٤٦: تَفْسِيرُ تَرْكِ الْخِطْبَةِ	پیغام نکاح چھوڑنے کی تشریح	۸۳
بَاب ٤٧: الْخُطْبَةُ	خطبہ نکاح	۸۴
بَاب ٤٨: ضَرْبُ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ	نکاح اور ولیمہ کے وقت ڈھولکی وغیرہ بجانا	۸۴
بَاب ٤٩: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً	اللہ تعالیٰ کا فرمانا: تم عورتوں کو اُن کے جو مہر ہیں خوشی سے دو	۸۵
بَاب ٥٠: التَّزْوِيجُ عَلَى الْقُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ	قرآن پڑھانے کے عوض میں اور بغیر مہر دینے کے نکاح کرنا	۸٦
بَاب ٥١: الْمَهْرُ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٌ مِّنْ حَدِيدٍ	سامان اور لوہے کی انگوٹھی مہر میں دینا	۸۸
بَاب ٥٢: الشُّرُوطُ فِي النِّكَاحِ	نکاح میں شرطیں لگانا	۸۸
بَاب ٥٣: الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ	وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں	۸۹
بَاب ٥٤: الصُّفْرَةُ لِلْمُتَزَوِّجِ	شادی کرنے والے کو زردی لگانا	۸۹
بَاب ٥٥:		۹۰
بَاب ٥٦: كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ	دُلہا کے لئے کیسے دعا کی جائے	۹۱
بَاب ٥٧: الدُّعَاءُ لِلنِّسوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ	اُن عورتوں کو دعا دینا جو دلہن کو گھر لے کر آئیں، نیز دلہن کو دعا دینا	۹۱
بَاب ٥٨: مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ	جس نے جنگ کرنے سے پہلے دلہن کو گھر میں لانا پسند کیا	۹۲
بَاب ٥٩: مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ	جو کسی عورت سے شادی کرے جبکہ وہ نو برس کی ہو	۹۲
بَاب ٦٠: الْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ	سفر میں رخصتانہ کی رسم ادا کرنا	۹۵
بَاب ٦١: الْبِنَاءُ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ	دن کو رخصتانہ کیا جانا بغیر سواری کے اور بغیر آگ روشن کرنے کے	۹٦
بَاب ٦٢: الْأَنْمَاطُ وَنَحْوُهَا لِلنِّسَاءِ	عورتوں کے لئے سوزنیاں بچھانا	۹۷

بَاب۶۳: النِّسْوَةُ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائُهِنَّ بِالْبَرَكَةِ	وہ عورتیں جو بیوی کو اس کے خاوند کے پاس رخصتانہ کے وقت لے جائیں اور اُن کا برکت کی دعا دینا	۹۷
بَاب۶۴: الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ	دلہن کو ہدیہ دینا	۹۸
بَاب۶۵: اسْتِعَارَةُ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا	دلہن کے لئے کپڑے وغیرہ عاریۃً لینا	۱۰۰
بَاب۶۶: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ	مرد جب اپنی بیوی کے پاس جائے تو کیا کہے	۱۰۱
بَاب۶۷: الْوَلِيمَةُ حَقٌّ	ولیمہ کرنا ضروری ہے	۱۰۲
بَاب۶۸: الْوَلِيمَةُ وَلَوْ بِشَاةٍ	ولیمہ کرنا گو ایک بکری سہی	۱۰۳
بَاب۶۹: مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ	جو اپنی بیویوں میں سے کسی کے ولیمہ میں دوسریوں کے ولیمہ کی نسبت زیادہ کھانا تیار کرائے	۱۰۵
بَاب۷۰: مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ	جس نے بکری سے کم پر ولیمہ کیا	۱۰۶
بَاب۷۱: حَقُّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ	ولیمہ کی دعوت اور ہر دعوت کو قبول کرنا ضروری ہے	۱۰۶
بَاب۷۲: مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ	جس نے دعوت کو قبول نہ کیا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی	۱۰۸
بَاب۷۳: مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ	جس نے بکری کے پائے کی دعوت کو بھی قبول کیا	۱۰۹
بَاب۷۴: إِجَابَةُ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ	شادی وغیرہ میں دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا	۱۰۹
بَاب۷۵: ذَهَابُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ	عورتوں اور بچوں کا شادی میں جانا	۱۱۰
بَاب۷۶: هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ	کیا وہ لوٹ جائے جب دعوت میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے	۱۱۰
بَاب۷۷: قِيَامُ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ	شادی میں خود عورت کا مردوں کی خاطر تواضع کرنا اور ان کی خدمت کرنا	۱۱۲
بَاب۷۸: النَّقِيعُ وَالشَّرَابُ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ	شادی میں کھجور کا شربت یا کوئی اور شربت جو نشہ آور نہ ہو (پلانا)	۱۱۲

بَاب٧٩: اَلْمُدَارَاةُ مَعَ النِّسَاءِ	عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا	۱۱۵
بَاب٨٠: اَلْوَصَاةُ بِالنِّسَاءِ	عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید کرنا	۱۱۵
بَاب٨١: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا	اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ	۱۱۶
بَاب٨٢: حُسْنُ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ	اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرنا	۱۱۷
بَاب٨٣: مَوْعِظَةُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا	آدمی کا اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کی حالت کو مدنظر رکھ کر نصیحت کرنا	۱۲۱
بَاب٨٤: صَوْمُ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا	عورت کا اپنے خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھنا	۱۲۹
بَاب٨٥: إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا	جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ رات گزارے	۱۳۰
بَاب٨٦: لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ	عورت کسی کو بھی اپنے خاوند کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے آنے کی اجازت نہ دے	۱۳۱
بَاب٨٧:		۱۳۱
بَاب٨٨: كُفْرَانُ الْعَشِيرِ	خاوند کی ناشکر گزاری کرنا	۱۳۲
بَاب٨٩: لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ	تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے	۱۳۶
بَاب٩٠: اَلْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا	عورت اپنے خاوند کے گھر میں پاسبان ہے	۱۳۷
بَاب٩١: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں	۱۳۸
بَاب٩٢: هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں کو اُن کے گھروں میں چھوڑ کر کسی اور جگہ جانا	۱۳۹
بَاب٩٣: مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ	عورتوں کو مارنا جو ناپسندیدہ ہے	۱۴۱
بَاب٩٤: لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ	کسی گناہ میں عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے	۱۴۱

بَاب۹۵: وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا	یعنی اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت یا اعراض کا خوف کرے	۱۴۲
بَاب۹۶: الْعَزْلُ	عزل کرنا	۱۴۳
بَاب۹۷: الْقُرْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا	عورتوں میں قرعہ ڈالنا جب سفر پر جانے کا ارادہ کرے	۱۴۷
بَاب۹۸: الْمَرْأَةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذٰلِكَ	جو عورت اپنی باری کو جو اُس کے خاوند سے مقرر ہے اپنی سوکن کو ہبہ کر دے اور یہ باری کیونکر تقسیم کرے	۱۴۸
بَاب۹۹: الْعَدْلُ بَيْنَ النِّسَاءِ	عورتوں کے درمیان انصاف کرنا	۱۴۸
بَاب۱۰۰: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ	اگر کوئی ثیبہ کے ہوتے ہوئے کنواری سے نکاح کرے	۱۴۹
بَاب۱۰۱: إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ	اگر کوئی کنواری کے ہوتے ہوئے ثیبہ سے شادی کرے	۱۴۹
بَاب۱۰۲: مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ ...	جو ایک ہی غسل سے اپنی سب عورتوں کے پاس سے ہو آئے	۱۵۰
بَاب۱۰۳: دُخُولُ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ ...	آدمی کا ایک ہی دن میں اپنی بیویوں کے پاس جانا	۱۵۱
باب۱۰۴: إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ	اگر کوئی شخص اپنی بیویوں سے یہ اجازت مانگے کہ اُن میں سے کسی ایک کے گھر میں اس کی تیمارداری کی جائے اور وہ اس کو اجازت دیں	۱۵۲
بَاب۱۰۵: حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ	کسی شخص کا اپنی کسی بیوی سے بعض دوسری بیویوں سے بڑھ کر محبت کرنا	۱۵۳
بَاب۱۰۶: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ	جو چیزیں نہ ملی ہوں ان کے متعلق جھوٹ موٹ کہنے والا کہ مجھے ملی ہیں نیز سوکن پر فخر کرنے سے جو روکا گیا ہے	۱۵۴
بَاب۱۰۷: الْغَيْرَةُ	غیرت کھانا	۱۵۶

بَاب١٠٨: غَيْرَةُ النِّسَاءِ وَوَجْدُهُنَّ	عورتوں کی غیرت اور اُن کا غصہ	۱۶۲
بَاب١٠٩: ذَبُّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ	آدمی کا بوجہ غیرت اور انصاف اپنی بیٹی کی مدافعت کرنا	۱۶۴
بَاب١١٠: يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ	مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں بہت ہو جائیں گی ...	۱۶۵
بَاب١١١: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ	محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے	۱۶۷
بَاب١١٢: مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ	لوگوں کے پاس ہوتے ہوئے مرد کا عورت سے الگ ہو کر بات کرنا جائز ہے	۱۶۸
بَاب١١٣: مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ	کسی عورت کے پاس ایسے مردوں کا آنا ممنوع ہے جو عورتوں کی طرح بنتے ہوں	۱۶۹
بَاب١١٤: نَظَرُ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ	عورت کا حبشیوں کو نیز اُن جیسے آدمیوں کو دیکھنا جہاں کسی قسم کا کھٹکا نہ ہو	۱۷۰
بَاب١١٥: خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ	عورتوں کا اپنے کام کاج کے لئے باہر نکلنا	۱۷۰
بَاب١١٦: اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ	عورت کا اپنے خاوند سے مسجد وغیرہ جانے کے لئے اجازت مانگنا	۱۷۱
بَاب١١٧: مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ	رضاعت کی وجہ سے عورتوں کے پاس جانا اور اُن کو دیکھنا جائز ہوتا ہے	۱۷۱
بَاب١١٨: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا	ایک عورت دوسری عورت سے لپٹ کر نہ سوئے اور نہ اپنے خاوند سے اس کا حلیہ بیان کرے	۱۷۲
بَاب١١٩: قَوْلُ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي	آدمی کا یہ کہنا: میں آج رات اپنی تمام عورتوں سے ہو آؤں گا	۱۷۳
بَاب١٢٠: لَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا	کوئی اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آئے ...	۱۷۴
بَاب١٢١: طَلَبُ الْوَلَدِ	اولاد حاصل کرنا	۱۷۵
بَاب١٢٢: تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ	جس کا خاوند غیر حاضر رہا ہو وہ اپنی صفائی کرے اور جس کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی کرے	۱۷۸

باب ۱۲۳: وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ .... اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے ۱۷۹
بَاب ۱۲۴: وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ .... اور وہ جو تم میں سے ابھی بالغ نہیں ہوئے ۱۸۰
بَاب ۱۲۵: قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ .... آدمی کا اپنے ساتھی سے کہنا: کیا آج رات تم اپنی بیوی کے پاس گئے ۱۸۱

۶۸- كِتَابُ الطَّلَاقِ

بَاب ۱: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى يَأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ .... اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اے نبیؐ! جب تم عورتوں کو طلاق دو تو اُن کو اُن کی عدت پر طلاق دو ۱۸۴
بَاب ۲: إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذَلِكَ الطَّلَاقِ .... اگر حائضہ کو طلاق دی جائے تو کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے ۱۸۷
بَاب ۳: مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ .... جس نے طلاق دی اور کیا آدمی طلاق دے کر اپنی بیوی کے آمنے سامنے ہو ۱۸۸
بَاب ۴: مَنْ جَوَّزَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ .... جس نے تین طلاق کو جائز قرار دیا ۱۹۳
بَاب ۵: مَنْ خَيَّرَ أَزْوَاجَهُ .... جس نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا ۲۰۱
بَاب ۶: إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ .... جب کوئی یہ کہے کہ میں تجھ سے الگ ہو گیا یا میں نے تجھے چھوڑ دیا ۲۰۲
بَاب ۷: مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ .... جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے ... ۲۰۳
بَاب ۸: لِمَ تُحَرِّمُ مَآ أَحَلَّ اللهُ لَكَ .... تم کیوں وہ حرام قرار دیتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے؟ ۲۰۵
بَاب ۹: لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ .... نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی ۲۰۹
بَاب ۱۰: إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هَذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ .... اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ یہ میری بہن ہے اور وہ مجبور ہو تو اس سے کچھ نقصان نہیں ۲۱۰
بَاب ۱۱: الطَّلَاقُ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ .... تالوں میں بند کر کے اور جبراً طلاق دلوانا ۲۱۱
بَاب ۱۲: الْخُلْعُ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيْهِ .... خلع اور اس میں طلاق کیونکر ہو ۲۱۹

بَاب۱۳: الشِّقَاقُ وَهَلْ يُشِيْرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُورَةِ	ناچاقی اور ضرورت کے وقت کیا خلع کے متعلق اشارہ کرے	۲۲۲
بَاب۱۴: لَا يَكُوْنُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا	لونڈی کو فروخت کرنے سے طلاق نہیں ہوتی	۲۲۴
بَاب۱۵: خِيَارُ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ	اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو تو اس کو اختیار ہے	۲۲۶
بَاب۱۶: شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيْرَةَ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بریرہؓ کے خاوند کے متعلق سفارش کرنا	۲۲۷
بَاب۱۷:		۲۲۸
بَاب۱۸: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ	اللہ تعالیٰ کا فرمانا: مشرک عورتوں سے جب تک وہ مؤمن نہ ہوں نکاح نہ کرنا	۲۲۹
بَاب۱۹: نِكَاحُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتُهُنَّ	مشرک عورتوں میں سے جو مسلمان ہوں اُن سے نکاح کرنا اور اُن کی عدت	۲۲۹
بَاب۲۰: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ	اگر مشرک یا نصرانی عورت جو ذمّی یا حربی (کافر) کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جائے	۲۳۱
بَاب۲۱: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: جو لوگ اپنی عورتوں کے متعلق قسم کھا (کر اُن سے علیحدگی اختیار کر) لیتے ہیں اُن کے لیے (صرف) چار مہینے تک انتظار کرنا (جائز) ہے	۲۳۶
بَاب۲۲: حُكْمُ الْمَفْقُوْدِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ	لاپتہ شخص کی بیوی اور جائیداد کے متعلق حکم	۲۳۸
بَاب۲۳: الظِّهَارُ	ظہار (یعنی اپنی بیوی کو ماں کہہ بیٹھنا)	۲۴۱
بَاب۲۴: الْإِشَارَةُ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُوْرِ	طلاق میں اور دوسرے اُمور میں اشارہ کرنا	۲۴۲
بَاب۲۵: اَللِّعَانُ	لعان کا بیان	۲۴۸
بَاب۲۶: إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ	اگر اشارۃً بچے سے انکار کرے	۲۵۲
بَاب۲۷: إِحْلَافُ الْمُلَاعِنِ	لعان کرنے والے سے قسم لینا	۲۵۳
بَاب۲۸: يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ	لعان کرنے میں مرد پہل کرے	۲۵۳

بَاب۲۹: اللِّعَانُ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ	لعان اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی	۲۵۴
بَاب۳۰: التَّلَاعُنُ فِي الْمَسْجِدِ	مسجد میں لعان کرنا	۲۵۶
بَاب۳۱: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: بغیر کھلے ثبوت کے اگر میں کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا	۲۵۸
بَاب۳۲: صَدَاقُ الْمُلَاعَنَةِ	جس عورت سے لعان کیا جائے اس کا مہر	۲۵۹
بَاب۳۳: قَوْلُ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ	امام کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے	۲۶۰
بَاب۳۴: التَّفْرِيقُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ	لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کرانا......	۲۶۲
بَاب۳۵: يَلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ	بچہ اُس عورت کے سپرد کیا جائے گا جس سے لعان کیا گیا	۲۶۳
بَاب۳۶: قَوْلُ الْإِمَامِ اللَّهُمَّ بَيِّنْ	امام کا دعا کرنا اے اللہ! اصل حقیقت کو کھول ...	۲۶۳
بَاب۳۷: إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا	اگر کوئی اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر وہ عدت کے بعد کسی اور خاوند سے شادی کرے لیکن وہ شخص اس عورت کو چھوئے نہیں	۲۶۶
بَاب۳۸: وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ	اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں شک ہو	۲۶۷
بَاب۳۹: وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ	اور حمل والیاں اُن کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنے حمل کو جنیں	۲۶۷
بَاب۴۰: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَ الْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ	اللہ تعالیٰ کا فرمانا: وہ عورتیں جن کو طلاق دی جائے اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں	۲۶۹
بَاب۴۱: قِصَّةُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ	فاطمہ بنت قیس کا واقعہ	۲۷۰
بَاب۴۲: الْمُطَلَّقَةُ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ	جسے طلاق دی گئی ہو اگر اس کے خاوند کے گھر میں رہنے میں اس کے متعلق یہ خوف ہو کہ اس کی حقارت کی جائے گی یا یہ کہ وہ اپنے گھر والوں سے بدزبانی کرے گی	۲۷۳

بَاب۴۳ : قَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِيْۤ اَرْحَامِهِنَّ	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کو چھپا رکھیں جو اللہ نے اُن کے رحموں میں پیدا کیا	۲۷۳
بَاب۴۴ : وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ	ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اُن عورتوں کو واپس لے آئیں	۲۷۴
بَاب۴۵ : مُرَاجَعَةُ الْحَائِضِ	حائضہ کو واپس لانا	۲۷۷
بَاب۴۶ : تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ...	جس عورت کا خاوند اُس کو چھوڑ کر فوت ہو جائے وہ چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرے	۲۷۷
بَاب۴۷ : الْكُحْلُ لِلْحَادَّةِ	سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا	۲۸۰
بَاب۴۸ : الْقُسْطُ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ	سوگ والی عورت کا حیض سے پاک ہونے کے وقت عُود استعمال کرنا	۲۸۲
بَاب۴۹ : تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ	سوگ والی یمن کی رنگین چادریں پہن لے	۲۸۲
بَاب۵۰ : وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ...	اور تم میں سے جن (لوگوں) کی روح قبض کر لی جاتی ہے اور وہ (اپنے پیچھے) بیویاں چھوڑ جاتے ہیں	۲۸۴
بَاب۵۱ : مَهْرُ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحُ الْفَاسِدُ	رنڈی کا مہر اور نکاح فاسد	۲۸۷
بَاب۵۲ : الْمَهْرُ لِلْمَدْخُوْلِ عَلَيْهَا	جس عورت سے مباشرت کی جائے، اس کو مہر دینا	۲۸۸
بَاب۵۳ : الْمُتْعَةُ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا	اس عورت کو فائدہ دینا جس کا مہر نہ ٹھہرایا گیا ہو ...	۲۸۹

۶۹ - كِتَابُ النَّفَقَاتِ

بَاب۱ : فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ	بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت	۲۹۲
بَاب۲ : وُجُوْبُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ	بیوی بچوں پر خرچ کرنا ضروری ہے	۲۹۵
بَاب۳ : حَبْسُ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ	آدمی کا اپنے بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ رکھ لینا	۲۹۷
بَاب۴ : نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا	عورت کا خرچ کرنا جبکہ اس سے خاوند غائب ہو ...	۳۰۳

باب ۵: وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ	اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں	۳۰۴
بَاب ٦: عَمَلُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا	عورت کا اپنے خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا	۳۰۶
بَاب ٧: خَادِمُ الْمَرْأَةِ	عورت کا نوکر	۳۰۷
بَاب ٨: خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ	مرد کا اپنے گھر والوں کی خدمت کرنا	۳۰۸
بَاب ٩: إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيْهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوْفِ	اگر مرد (عورت کو) خرچ نہ دے تو عورت کے لئے جائز ہے کہ اس کے علم کے بغیر جو اس کے اور اس کے بچوں کے لئے کافی ہو دستور کے مطابق لے	۳۰۹
بَاب ١٠: حِفْظُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ	عورت کا جو اُس کے خاوند کا مال ہے اور جو خرچ کرنے کے لئے دیا گیا ہے اُس کی پورے طور پر نگرانی رکھنا	۳۰۹
بَاب ١١: كِسْوَةُ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ	عورت کو دستور کے مطابق کپڑے دینا	۳۱۱
بَاب ١٢: عَوْنُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ	عورت کا اپنے خاوند کی اولاد کی پرورش میں مدد کرنا	۳۱۱
بَاب ١٣: نَفَقَةُ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ	تنگ دست کا اپنی بیوی کو خرچ دینا	۳۱۲
بَاب ١٤: وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ	وارث پر بھی ایسا ہی حق ہے	۳۱۴
بَاب ١٥: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: جس نے قرض وغیرہ کا کوئی بوجھ یا بے کس بال بچے چھوڑے تو اُن کی ذمہ داری مجھ پر ہے	۳۱۵
بَاب ١٦: الْمَرَاضِعُ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ	لونڈیوں وغیرہ سے دودھ پلانے والیاں	۳۱۸

٧٠ - كِتَابُ الْأَطْعِمَةِ

بَاب ١: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ	اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اُن پاکیزہ چیزوں کو کھایا کرو جو ہم نے تم کو دیں	۳۲۰
بَاب ٢: التَّسْمِيَةُ عَلَى الطَّعَامِ	کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا	۳۲۴

بَاب۳: اَلْأَكْلُ مِمَّا يَلِيْهِ	وہاں سے کھانا جو اس کے قریب ہو	۳۲۵
بَاب٤: مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَي الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ	جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے پیالے کے چاروں طرف سے کھانا ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھایا	۳۲۸
بَاب٥: اَلتَّيَمُّنُ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ	کھانے وغیرہ میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا	۳۲۸
بَاب٦: مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ	جو اتنا کھائے کہ سیر ہو جائے	۳۳۲
بَاب٧: لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ	نہ اندھوں پر کوئی حرج ہے	۳۳۷
بَاب٨: الْخُبْزُ الْمُرَقَّقُ	میدہ کی باریک چپاتیاں	۳۳۸
بَاب٩: السَّوِيْقُ	ستو	۳۴۲
بَاب ١٠: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھایا نہ کرتے تھے جب تک کہ آپؐ کو نام لے کر نہ بتایا جاتا	۳۴۲
بَاب١١: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ	ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے	۳۴۴
بَاب١٢: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ	مؤمن ایک ہی آنت میں کھاتا ہے	۳۴۴
بَاب١٣: اَلْأَكْلُ مُتَّكِئًا	تکیہ لگا کر کھانا	۳۴۸
بَاب١٤: الشِّوَاءُ	بھنا ہوا گوشت	۳۴۹
بَاب١٥: الْخَزِيْرَةُ	خزیرہ	۳۵۰
بَاب١٦: اَلْأَقِطُ	پنیر	۳۵۲
بَاب١٧: اَلسِّلْقُ وَالشَّعِيْرُ	چقندر اور جو	۳۵۳
بَاب١٨: اَلنَّهْشُ وَانْتِشَالُ اللَّحْمِ	گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو ہانڈی کے پکنے سے پہلے نکالنا	۳۵۴
بَاب١٩: تَعَرُّقُ الْعَضُدِ	بازو کی ہڈی کا گوشت کھانا	۳۵۵
بَاب٢٠: قَطْعُ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ	چھری سے گوشت کاٹنا	۳۵۸
بَاب٢١: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا	نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا نہیں کہا	۳۵۹

بَاب۲۲: النَّفْخُ فِي الشَّعِيرِ	جَو میں پھونک مارنا	۳۵۹
بَاب۲۳: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُوْنَ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کیا کھاتے تھے	۳۶۰
بَاب۲٤: اَلتَّلْبِيْنَةُ	تلبینہ	۳۶۵
بَاب۲۵: اَلثَّرِيْدُ	ثرید	۳۶۶
بَاب۲٦: شَاةٌ مَسْمُوْطَةٌ وَالْكَتِفُ وَالْجَنْبُ	سموچی دَم پختہ ہوئی بکری اور شانہ اور پسلی	۳۶۸
بَاب۲۷: مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُوْنَ فِي بُيُوْتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ	اگلے لوگ اپنے گھروں میں یا اپنے سفروں میں جو کھانا اور گوشت وغیرہ جمع رکھتے	۳۶۹
بَاب۲۸: اَلْحَيْسُ	(حیس) کھجور کا حلوہ	۳۷۱
بَاب۲۹: اَلْأَكْلُ فِيْ إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ	ایسے برتن میں کھانا کھانا جس پر چاندی چڑھی ہو	۳۷۳
بَاب۳۰: ذِكْرُ الطَّعَامِ	کھانے کا بیان	۳۷۳
بَاب۳۱: اَلْأُدْمُ	سالن	۳۷۵
بَاب۳۲: اَلْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ	میٹھا اور شہد	۳۷۶
بَاب۳۳: الدُّبَّاءُ	کدو	۳۷۷
بَاب۳٤: الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ	جو آدمی اپنے بھائیوں کے لئے کھانا تکلف سے تیار کرائے	۳۷۹
بَاب۳۵: مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ	جس نے کسی شخص کی کھانے کی ضیافت کی	۳۸۰
بَاب۳٦: الْمَرَقُ	شوربہ	۳۸۱
بَاب۳۷: الْقَدِيْدُ	سکھایا ہوا گوشت	۳۸۱
بَاب۳۸: مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا	دستر خوان پر جس نے اپنے ساتھی کو کوئی چیز پکڑائی یا پیش کی	۳۸۲
بَاب۳۹: اَلْقِثَّاءُ بِالرُّطَبِ	ککڑی تازہ کھجوروں کے ساتھ کھانا	۳۸۳
بَاب٤٠: اَلْحَشَفُ	خراب ردی کھجوریں	۳۸۴
بَاب٤١: الرُّطَبُ وَالتَّمْرُ	تازہ اور خشک کھجوریں	۳۸۵

بَاب۴۲: أَكْلُ الْجُمَّارِ	کھجوروں کا گابھا کھانا	۳۸۷
بَاب۴۳: اَلْعَجْوَةُ	عجوہ کھجور	۳۸۸
بَاب۴۴: اَلْقِرَانُ فِي التَّمْرِ	دو دو کھجوریں ملا کر کھانا	۳۸۹
بَاب۴۵: اَلْقِثَّاءُ	ککڑی	۳۸۹
بَاب۴۶: بَرَكَةُ النَّخْلَةِ	کھجوروں کے درخت کی برکت	۳۹۰
بَاب۴۷: جَمْعُ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ	دو طرح کا میوہ یا دو قسم کا کھانا ملا کر ایک دفعہ کھانا	۳۹۱
بَاب ۴۸: مَنْ أَدْخَلَ الضِّيْفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً	جس نے مہمانوں کو دس دس کر کے اندر بلایا	۳۹۱
بَاب۴۹: مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُوْلِ	لہسن اور دوسری ترکاریوں میں سے جو ناپسندیدہ ہیں	۳۹۳
بَاب۵۰: الْكَبَاثُ وَهُوَ وَرَقُ الْأَرَاكِ	کباث یعنی پیلو کے پھل	۳۹۵
بَاب۵۱: اَلْمَضْمَضَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ	کھانے کے بعد کلی کرنا	۳۹۶
بَاب۵۲: لَعْقُ الْأَصَابِعِ وَمَصُّهَا	انگلیاں چاٹنا اور ان کو چوسنا	۳۹۸
بَاب۵۳: اَلْمِنْدِيْلُ	رومال	۴۰۰
بَاب۵۴: مَا يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ	جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے	۴۰۱
بَاب۵۵: اَلْأَكْلُ مَعَ الْخَادِمِ	خادم کے ساتھ کھانا کھانا	۴۰۲
بَاب۵۶: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ	کھا کر شکر کرنے والا اس روزے دار کی طرح ہے جو بھوک کی تکلیف برداشت کرنے والا ہے	۴۰۳
بَاب۵۷: اَلرَّجُلُ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُوْلُ وَهٰذَا مَعِيْ	کسی شخص کو کھانے کے لئے مدعو کیا جائے اور وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ ہے	۴۰۳
بَاب۵۸: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ	جب شام کا کھانا سامنے آئے تو پھر شام کے کھانے کو چھوڑ کر نماز کی جلدی نہ کرے	۴۰۴
بَاب۵۹: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: جب تم کھا چکو تو پھر منتشر ہو جاؤ	۴۰۶

۷۱ - كِتَابُ الْعَقِيْقَة

بَاب ۱: تَسْمِيَةُ الْمَوْلُوْدِ غَدَاةَ يُوْلَدُ لِمَنْ لَّمْ يَعُقَّ عَنْهُ	جو شخص عقیقہ نہ کرے اسے چاہیے کہ وہ اس دن بچے کا نام رکھ لے جس دن کہ وہ پیدا ہوا	۴۱۰
بَاب ۲: إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيْقَةِ	عقیقہ کرتے وقت بچے سے تکلیف دِہ شے کو دور کرنا	۴۱۴
بَاب ۳: الْفَرَعُ	فرع یعنی اونٹنی کا پلوٹھا بچہ	۴۱۷
بَاب ٤: الْعَتِيْرَةُ	عتیرہ کی قربانی	۴۱۸

۷۲ - كِتَابُ الذَّبَائِحِ وَالصَّيْدِ

بَاب ۱: اَلتَّسْمِيَةُ عَلَى الصَّيْدِ	شکار پر اللہ کا نام لینا	۴۲۱
بَاب ۲: صَيْدُ الْمِعْرَاضِ	چپٹی چیز کے ساتھ شکار کرنا	۴۲۶
بَاب ۳: مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ	جسے بے پر کا تیر چوڑان سے زخمی کرے	۴۲۷
بَاب ٤: صَيْدُ الْقَوْسِ	کمان سے شکار کرنا	۴۲۸
بَاب ۵: اَلْخَذْفُ وَالْبُنْدُقَةُ	چھوٹے سنگریزوں سے اور بندوق سے شکار کرنا ...	۴۳۰
بَاب ٦: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ	جس نے ایسا کتا رکھا جو نہ شکاری کتا ہو اور نہ ہی ریوڑ کی نگہبانی کرنے والا کتا ہو	۴۳۲
بَاب ۷: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ	جب کتا کچھ کھالے	۴۳۴
بَاب ۸: اَلصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً	شکار جب اس (شکاری) کو دو یا تین دن نہ ملے ...	۴۳۶
بَاب ۹: إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ........................	اگر شکار کے پاس دوسرا کتا بھی پائے	۴۳۸
بَاب ۱۰: مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ	شکار کرنے کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں	۴۳۹
بَاب ۱۱: التَّصَيُّدُ عَلَى الْجِبَالِ	پہاڑوں پر شکار کرنا	۴۴۳
بَاب ۱۲: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ ...	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال کیا گیا ہے	۴۴۴
بَاب ۱۳: أَكْلُ الْجَرَادِ........................	ٹڈی کھانا	۴۴۷

بَاب ١٤ : آنِيَةُ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةُ	مجوسیوں کے برتن اور مردار	۴۴۸
بَاب ١٥ : التَّسْمِيَةُ عَلَى الذَّبِيْحَةِ	جس جانور کو ذبح کیا جائے اس پر اللہ کا نام لینا	۴۵۰
بَاب ١٦ : مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ	جو تھانوں پر اور بتوں کے لئے ذبح کیا جائے	۴۵۳
بَاب ١٧ : قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اللہ کے نام پر ذبح کرو	۴۵۵
بَاب ١٨ : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ	جو چیز بھی خون کو بہادے یعنی کھپانچ	۴۵۵
بَاب ١٩ : ذَبِيْحَةُ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ	عورت اور لونڈی کا ذبح کیا ہوا جانور	۴۵۷
بَاب ٢٠ : لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ	دانت اور ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے	۴۵۸
بَاب ٢١ : ذَبِيْحَةُ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ	گنواروں اور ان کے مانند لوگوں کا ذبح کیا ہوا جانور	۴۵۹
بَاب ٢٢ : ذَبَائِحُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُوْمُهَا	اہل کتاب کے ذبح کئے ہوئے جانور اور ان جانوروں کی چربیاں	۴۶۰
بَاب ٢٣ : مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ	جو مویشیوں سے بھاگ جائے تو وہ وحشی جانوروں کی طرح ہیں	۴۶۲
بَاب ٢٤ : النَّحْرُ وَالذَّبْحُ	نحر اور ذبح (میں فرق)	۴۶۴
بَاب ٢٥ : مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ	زندہ جانور کے جسم کے حصوں کو کاٹنا یا اس کو باندھ کر یا بٹھا کر نشانہ بنانا مکروہ فعل ہے	۴۶۶
بَاب ٢٦ : لَحْمُ الدَّجَاجِ	مرغی کا گوشت	۴۶۸
بَاب ٢٧ : لُحُوْمُ الْخَيْلِ	گھوڑوں کے گوشت	۴۷۱
بَاب ٢٨ : لُحُومُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ	پالتو گدھوں کے گوشت	۴۷۴
بَاب ٢٩ : أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ	درندوں میں سے ہر کچلی والے کو کھانا	۴۷۸
بَاب ٣٠ : جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ	مردار کی کھالیں	۴۷۹
بَاب ٣١ : الْمِسْكُ	مشک (کستوری)	۴۸۰
بَاب ٣٢ : اَلْأَرْنَبُ	خرگوش	۴۸۱
بَاب ٣٣ : الضَّبُّ	گوہ (سوسمار)	۴۸۲

بَاب ٣٤: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ .... اگر جمے ہوئے یا پکے ہوئے گھی میں چوہیا گر جائے ۴۸۴

بَاب٣٥: اَلْوَسْمُ وَالْعَلَمُ فِي الصُّوْرَةِ .... جانور کے منہ پر داغ دینا یا نشان لگانا ۴۸۵

بَاب٣٦: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيْمَةً .... اگر کچھ لوگوں نے غنیمت کا مال پایا ہو ۴۸۷

بَاب ٣٧: إِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِقَوْمٍ .... اگر لوگوں کا کوئی اونٹ بھاگ نکلے ۴۸۸

بَاب٣٨: أَكْلُ الْمُضْطَرِّ .... مجبور شخص کا کھالینا ۴۹۰

٧٣ - كِتَابُ الْأَضَاحِي

بَاب١: سُنَّةُ الْأُضْحِيَّةِ .... قربانیوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا ۴۹۸

بَاب٢: قِسْمَةُ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ .... امام کا لوگوں کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کرنا ۵۰۰

بَاب٣: اَلْأُضْحِيَّةُ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ .... مسافر اور عورتوں کا قربانی کرنا ۵۰۱

بَاب٤: مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ .... عید الاضحیٰ میں گوشت کھانے کی خواہش کرنا ۵۰۲

بَاب٥: مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ .... جس نے کہا قربانی دسویں تاریخ کو ہو ۵۰۳

بَاب٦: الْأَضْحَى وَالنَّحْرُ بِالْمُصَلَّى .... قربانی کا جانور اور عید گاہ ہی میں قربانی کرنا ۵۰۵

بَاب٧: أُضْحِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ .... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سینگدار مینڈھوں کی قربانی کرنا ۵۰۷

بَاب٨: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعْزِ .... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابو بردہؓ سے فرمانا کہ بکری کے ایک برس کے بچے کی ہی قربانی کرلو ۵۰۹

بَاب٩: مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ .... جس نے اپنے ہاتھ سے قربانیوں کو ذبح کیا ۵۱۲

بَاب١٠: مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ .... جس نے کسی اور شخص کی قربانی کو ذبح کیا ۵۱۳

بَاب١١: اَلذَّبْحُ بَعْدَ الصَّلَاةِ .... نماز کے بعد ذبح کرنا ۵۱۴

بَاب١٢: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ .... جس نے نماز سے پہلے ذبح کرلیا وہ دوبارہ کرے ۵۱۵

بَاب ۱۳: وَضْعُ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ	ذبیحہ کے پہلو پر پاؤں رکھنا	۵۱۷
بَاب ۱٤: التَّكْبِيْرُ عِنْدَ الذَّبْحِ	ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا	۵۱۷
بَاب ۱۵: إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ	اگر کسی نے اپنے قربانی کے جانور کو اس لئے بھیجا کہ تا اسے ذبح کیا جائے تو اس پر کچھ بھی حرام نہیں ہوگا	۵۱۸
بَاب ۱٦: مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ	قربانی کے گوشت سے جو کھایا جائے	۵۱۹

۷٤ - كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

بَاب ۱: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ	اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: شراب اور جوا	۵۲٦
بَاب ۲: الْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ وَغَيْرِهِ	انگور وغیرہ کی شراب	۵۳۰
بَاب ۳: نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ	جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی	۵۳۲
بَاب ٤: اَلْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ	شہد کی شراب	۵۳٦
بَاب ۵: مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ	جو حدیثیں اس کے متعلق آئی ہیں کہ شراب وہ پینے کی چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈالے	۵۳۷
بَاب ٦: مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ	ان لوگوں کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں جو شراب کو حلال کر دیں گے	۵۳۹
بَاب ۷: اَلْاِنْتِبَاذُ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ	برتنوں اور پتھر کے لگن میں نبیذ بنانا	۵٤۰
بَاب ۸: تَرْخِيْصُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوْفِ بَعْدَ النَّهْيِ	منع کرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان برتنوں اور ظروف میں (نبیذ بنانے) کی اجازت دینا	۵٤۱
بَاب ۹: نَقِيْعُ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ	کھجور کا شربت جب تک وہ نشہ آور نہ ہو	۵٤٤
بَاب ۱۰: الْبَاذَقُ	باذق یعنی برانڈی	۵٤۵
بَاب ۱۱: مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ	جس نے یہ سمجھا کہ کچی اور پکی کھجوریں آپس میں ملا کر نہ بھگوئی جائیں	۵٤۷
بَاب ۱۲: شُرْبُ اللَّبَنِ	دودھ پینا	۵٤۸
بَاب ۱۳: اِسْتِعْذَابُ الْمَاءِ	میٹھا پانی تلاش کرنا	۵۵۲

بَاب١٤: شُرْبُ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ	دودھ پانی ملا کر پینا	۵۵۴
بَاب١٥: شَرَابُ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ	میٹھے اور شہد کا شربت	۵۵۵
بَاب١٦: الشُّرْبُ قَائِمًا	کھڑے کھڑے پانی پینا	۵۵۶
بَاب١٧: مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيْرِهِ	جس نے اس حالت میں پانی پیا کہ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو	۵۵۷
بَاب١٨: اَلْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ	پیتے وقت پہلے اس کو دیا جائے جو دائیں طرف ہو پھر اس کو جو اس کے دائیں طرف ہو	۵۵۸
بَاب١٩: هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ	آدمی پینے کے متعلق اس شخص سے اجازت مانگے جو اس کے دائیں طرف ہو تاکہ وہ بڑے کو دے دے	۵۵۹
بَاب٢٠: الْكَرْعُ فِي الْحَوْضِ	حوض میں منہ لگا کر پانی پینا	۵۶۱
بَاب٢١: خِدْمَةُ الصِّغَارِ الْكِبَارَ	چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا	۵۶۲
بَاب٢٢: تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ	برتنوں کو ڈھانپنا	۵۶۳
بَاب٢٣: اِخْتِنَاثُ الْأَسْقِيَةِ	منہ موڑ کر مشک سے پانی پینا	۵۶۵
بَاب٢٤: اَلشُّرْبُ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ	مشک کے منہ سے پانی پینا	۵۶۶
بَاب٢٥: اَلنَّهْيُ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ	برتن میں سانس لینے سے منع کرنا	۵۶۷
بَاب٢٦: اَلشُّرْبُ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ	دو یا تین سانسوں میں پینا	۵۶۸
بَاب٢٧: اَلشُّرْبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ	سونے کے برتن میں پینا	۵۶۹
بَاب٢٨: آنِيَةُ الْفِضَّةِ	چاندی کے برتن	۵۷۰
بَاب٢٩: اَلشُّرْبُ فِي الْأَقْدَاحِ	پیالوں میں پینا	۵۷۲
بَاب٣٠: اَلشُّرْبُ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپؐ کے برتن سے پینا	۵۷۳
بَاب٣١: شُرْبُ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ	تبرک اور وہ پانی جس پر برکت کی دعا کی گئی ہو پینا	۵۷۵

کتابیات ۵۷۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۶۷- کِتَابُ النِّکَاحِ

الله تعالیٰ نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا فرمایا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: فِطۡرَتَ اللّٰہِ الَّتِیۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیۡہَا (الروم:۳۱) یعنی اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت کو اختیار کر (وہ فطرت) جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت خالقیت بھی ہے۔ حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِأَنْ أُعْرَفَ [1] یعنی میں نے مخلوق کو اس لئے پیدا کیا کہ میں پہچانا جاؤں۔ پس تخلیق سے خدا کی صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی صفت انسان کی جبلت میں بھی رکھ کر مرد عورت کے جوڑے کی صورت میں اپنے دائرہ میں اسے بھی ایک طرح کا خالق بنایا ہے۔ اس نے اس مقصد کے حصول کے لئے کامل تعلیم بیان کی۔ کہیں عورت کو کھیتی قرار دے کر افزائش نسل کا ذریعہ اسے بنایا اور کہیں اتَّقُوا اللّٰہَ وَ لۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ (الحشر:۱۹) [2] کہہ کر اگلی نسل کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی، فَانۡکِحُوۡا مَا طَابَ لَکُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ (النساء:۴) [3] کہہ کر اسے پسند اور مرضی کا اختیار بھی دیا اور مُحۡصَنٰتٍ غَیۡرَ مُسٰفِحٰتٍ (النساء:۲۶) [4] کہہ کر اس کا دائرہ بھی کھینچ دیا۔ اہل کتاب سے تعلقات بڑھانے اور ان کی تعلیمات سے منور عورتوں سے شادی کی اجازت بھی دی مگر فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ [5] کا کہہ کر دین اسلام کو ترجیح دینے اور اسلامی قدروں کی حفاظت کا درس بھی دیا۔ اور مزید یہ کہ وَلَا تُنۡکِحُوا الۡمُشۡرِکِیۡنَ کہہ کر واضح لائن کھینچ دی کہ اقوام عالم سے تعلقات بڑھانے کا یہ مطلب نہیں کہ شرک کی نجاست کو اپنی نسلوں میں شامل کرنے والے بن جاؤ۔ غرض اسلام نے نکاح شادی کے متعلق جامع اور کامل تعلیم دی اور اس تعلیم کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو ایک کامل نمونہ کے طور پر پیش کیا جو ہر طرح کے افراط و تفریط سے پاک اعتدال کے وسطی نکتہ پر قائم ایک مینارۂ نور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اور نکاح کے اغراض میں سے ایک یہ بھی غرض رکھی کہ تا اس نکاح سے خدا کے

---

[1] (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدَرِ)

[2] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔“

[3] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔“

[4] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”ایسے حال میں کہ وہ اپنی عزت کو بچانے والیاں ہوں نہ کہ بے حیائی کرنے والیاں۔“

[5] یعنی تم دیندار سے (شادی کرکے) کامیابی حاصل کرو۔
(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب الأَكْفَاءِ فِي الدِّيْنِ، روایت نمبر ۵۰۹۰)

بندے پیدا ہوں جو اُس کو یاد کریں۔ دوسری غرض اللہ تعالیٰ نے یہ بھی قرار دی ہے کہ تا مرد اپنی بیوی کے ذریعہ اور بیوی اپنے خاوند کے ذریعہ سے بد نظری اور بدعملی سے محفوظ رہے۔ تیسری غرض یہ بھی قرار دی ہے کہ تا باہم اُنس ہو کر تنہائی کے رنج سے محفوظ رہیں۔ یہ سب آیتیں قرآن شریف میں موجود ہیں۔ ہم کہاں تک کتاب کو طول دیتے جائیں۔" (چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۳)

کتاب النکاح میں امام بخاری نے ۱۲۵، ابواب قائم کئے ہیں۔ دو ابواب کا عنوان نہیں لگایا گیا جس سے عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ سابقہ باب کے مضمون کا ہی تسلسل ہے۔ ۱۸۷، احادیث درج کی ہیں جن میں سے ۱۶۲، احادیث مکرر ہیں اور ۶۶، احادیث پہلی دفعہ کتاب النکاح میں آئی ہیں۔ ان میں سے ۴۴، احادیث بخاری اور مسلم میں مشترک ہیں۔ اور ۴۵ تعلیقات و متابعات ہیں۔ نیز صحابہ اور فقہاء کے ۳۶، اقوال امام بخاری کتاب النکاح میں لائے ہیں۔ کتاب النکاح میں قارئین کو اسلامی تعلیم کے اس حصہ کا ایک مختصر مگر جامع حصہ پڑھنے کو ملے گا۔

بَاب ۱: التَّرْغِيبُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کے متعلق ترغیب دینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ (النساء: ٤) الْآيَةَ.

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں۔

٥٠٦٣: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الطَّوِيلُ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوهَا فَقَالُوا وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَدْ غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

۵۰۶۳: سعید بن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن جعفر نے ہمیں خبر دی۔ حُمید بن ابی حُمید طویل نے ہمیں بتایا کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے گھروں پر آئے اور پوچھنے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح عبادت کیا کرتے ہیں۔ جب انہیں بتایا گیا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے اسے کم خیال کیا۔ وہ کہنے لگے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں کیا نسبت۔ اللہ نے انہیں جو بھی اُن سے پہلے قصور ہو چکے یا بعد

ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. قَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَأَنَا أُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا. وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَصُومُ الدَّهْرَ وَلَا أُفْطِرُ. وَقَالَ آخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا. فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتُمُ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي.

میں ہونے والے تھے سب معاف کر دیئے۔[1] ان میں سے ایک نے کہا: میں جو ہوں تو میں رات بھر نماز پڑھوں گا اور دوسرے نے کہا: میں ہمیشہ روزہ رکھوں گا اور کبھی نہیں چھوڑوں گا اور تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہ کروں گا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم وہ لوگ ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟ سنو! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ کے حضور عاجزی کرتا ہوں اور تم سے زیادہ اس کی ناراضگی سے ڈرتا ہوں مگر میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ سو جس نے میرے طریقے کو ناپسند کیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

٥٠٦٤: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِى الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ

۵۰۶۴: علی (بن عبد اللہ مدینی) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حسان بن ابراہیم سے سنا۔ حسان نے یونس بن یزید (ایلی) سے، یونس نے زُہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے عروہ (بن زبیر) نے بتایا۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اللہ تعالیٰ

[1] حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ذَنْب کا لفظ منسوب ہوا ہے جس سے مراد گناہ نہیں ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ جس طرح تو پہلے گناہ کیا کرتا تھا اسی طرح آئندہ بھی کرتا چلا جا تو گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ تُو جس طرح پہلے گناہ سے پاک تھا جس پر آپ کی ساری زندگی گواہ ہے اسی طرح آئندہ زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ حفاظت کا وعدہ فرماتا ہے۔“
(ترجمہ قرآن کریم حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، سورۃ الفتح، حاشیہ آیت ۳)

لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ (النساء:٤) قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا يُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فَيُكْمِلُوا الصَّدَاقَ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ.

کے قول وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا.... [1] کے متعلق پوچھا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: میرے بھانجے! (یہ) وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور وہ اس کی جائیداد اور اس کی خوبصورتی پر للچاتے ہوئے چاہتا ہے کہ رواج کے مطابق جو اُس کا حق مہر ہے اس سے کم دے کر اس سے شادی کرلے۔ اس لئے انہیں ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے روک دیا گیا سوائے اس کے کہ وہ ان کے حق میں انصاف کریں اور اُن کو پورا پورا حق مہر دیں۔ اور ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا انہیں حکم دیا گیا۔

أطرافه: ٢٤٩٤، ٢٧٦٣، ٤٥٧٣، ٤٥٧٤، ٤٦٠٠، ٥٠٩٢، ٥٠٩٨، ٥١٢٨، ٥١٣١، ٥١٤٠، ٦٩٦٥۔

تشریح: **التَّرْغِيبُ فِي النِّكَاحِ:** نکاح کے متعلق ترغیب دینا۔ روایت نمبر ۵۰۶۳ میں نیکی کے ایسے تصور کو رڈ کیا گیا ہے جس میں افراط و تفریط ہو۔ اسلام نے اعتدال کی تعلیم دی ہے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کو لازم و ملزوم قرار دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل نمونہ کو پیش فرمایا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دراصل ایک انسان کا خدا سے کامل تعلق تبھی ثابت ہوتا ہے کہ بظاہر بہت سے تعلقات میں وہ گرفتار ہو۔ بیویاں ہوں، اولاد ہو، تجارت ہو، زراعت ہو اور کئی قسم کے اُس پر بوجھ پڑے ہوئے ہوں اور پھر وہ ایسا ہو کہ گویا خدا کے سوا کسی کے ساتھ بھی اُس کا تعلق نہیں۔ یہی کامل انسانوں کے علامات ہیں۔ اگر ایک شخص

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامی کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو، دو دو اور تین تین اور چار چار۔ لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ (طریق) قریب تر ہے کہ تم ناانصافی سے بچو۔“

ایک بن میں بیٹھا ہے نہ اُس کی کوئی جورو ہے نہ اولاد ہے نہ دوست ہیں اور نہ کوئی بوجھ کسی قسم کے تعلق کا اُس کے دامن گیر ہے تو ہم کیونکر سمجھ سکتے ہیں کہ اس نے تمام اہل و عیال اور ملکیت اور مال پر خدا کو مقدم کر لیا ہے اور بے امتحان ہم اُس کے کیونکر قائل ہو سکتے ہیں۔ اگر ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیویاں نہ کرتے تو ہمیں کیونکر سمجھ آسکتا کہ خدا کی راہ میں جاں فشانی کے موقع پر آپؐ ایسے بے تعلق تھے کہ گویا آپؐ کی کوئی بھی بیوی نہیں تھی۔ مگر آپؐ نے بہت سی بیویاں اپنے نکاح میں لاکر صدہا امتحانوں کے موقعہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ کو جسمانی لذات سے کچھ بھی غرض نہیں اور آپؐ کی ایسی مجردانہ زندگی ہے کہ کوئی چیز آپؐ کو خدا سے روک نہیں سکتی…

اور آپؐ کی بیویاں بھی بجز حضرت عائشہؓ کے سب سن رسیدہ تھیں۔ بعض کی عمر ساٹھ ۶۰ برس تک پہنچ چکی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کا تعدّد ازواج سے یہی اہم اور مقدم مقصود تھا کہ عورتوں میں مقاصد دین شائع کئے جائیں اور اپنی صحبت میں رکھ کر علم دین اُن کو سکھایا جائے تا وہ دوسری عورتوں کو اپنے نمونہ اور تعلیم سے ہدایت دے سکیں۔ یہ آپؐ ہی کی سنت مسلمانوں میں اب تک جاری ہے کہ کسی عزیز کی موت کے وقت کہا جاتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرۃ:۱۵۷) یعنی ہم خدا کے ہیں اور خدا کا مال ہیں اور اُسی کی طرف ہمارا رجوع ہے۔ سب سے پہلے یہ صدق و وفا کے کلمے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے نکلے تھے پھر دوسروں کے لئے اس نمونہ پر چلنے کا حکم ہو گیا۔ اگر آنجناب بیویاں نہ کرتے اور لڑکے پیدا نہ ہوتے تو ہمیں کیونکر معلوم ہوتا کہ آپؐ خدا کی راہ میں اس قدر فدا شدہ ہیں کہ اولاد کو خدا کے مقابل پر کچھ بھی چیز نہیں سمجھتے۔"

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۹۸ تا ۳۰۰)

بَاب ۲: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ {مِنْكُمُ[1]} الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: تم میں سے جو بیاہ کی طاقت رکھے تو وہ شادی کرے کیونکہ شادی کرنا اُس کی نگاہ کو نیچا رکھنے اور اُس کی شرمگاہ کو بچانے کا زیادہ موجب ہو گا

وَهَلْ يَتَزَوَّجُ مَنْ لَّا أَرَبَ لَهُ فِي النِّكَاحِ؟

اور کیا وہ بھی شادی کرے جس کو نکاح کرنے کی کوئی خواہش نہ ہو؟

۵۰۶۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ بِمِنًى فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَخَلَيَا فَقَالَ عُثْمَانُ هَلْ لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْ نُزَوِّجَكَ بِكْرًا تُذَكِّرُكَ مَا كُنْتَ تَعْهَدُ؟ فَلَمَّا رَأَى عَبْدُ اللهِ أَنْ لَّيْسَ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى هَذَا أَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عَلْقَمَةُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ

۵۰۶۵: عمر بن حفص (بن غیاث) نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا۔ اعمش نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابراہیم (نخعی) نے مجھے بتایا۔ ابراہیم نے علقمہ (بن قیس) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) کے ساتھ تھا۔ حضرت عثمانؓ منیٰ میں اُن سے ملے اور کہنے لگے: ابوعبدالرحمٰنؓ! مجھے تم سے کچھ کام ہے اور وہ دونوں الگ ہو گئے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا: ابوعبدالرحمٰنؓ! کیا تمہیں خواہش ہے کہ ہم تمہاری ایسی کنواری سے شادی کر دیں جو تمہیں جوانی کا زمانہ یاد دلا دے۔ جب حضرت عبداللہؓ نے دیکھا کہ انہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں تو انہوں نے مجھے اشارہ کیا اور کہنے لگے: علقمہ! میں ان کے پاس گیا۔ اور وہ (حضرت عثمانؓ سے یہ) کہہ رہے تھے: دیکھیں اگر آپؓ یہ کہتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہم سے یہ فرما چکے ہیں: اے جوانو! جو تم میں

[1] یہ لفظ فتح الباری مطبوعہ انصاریہ کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۱۳۴) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

سے بیاہ کی طاقت رکھتا ہے تو وہ شادی کرلے اور جو طاقت نہیں رکھتا تو اسے روزے رکھنے چاہیں کیونکہ یہ اس کی شہوت کو کمزور کرنے کا موجب ہوں گے۔

أطرافُه: ١٩٠٥، ٥٠٦٦-

بَاب ٣: مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ

جو بیاہ نہ کرسکے تو چاہیے کہ روزہ رکھے

٥٠٦٦: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَابًا لَا نَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

٥٠٦٦: عمر بن حفص بن غیاث نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا۔ اعمش نے ہم سے بیان کیا، کہا: عُمارہ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں علقمہ اور اسوَد کے ساتھ حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) کے پاس گیا تو حضرت عبداللہؓ نے کہا: ہم جوان جوان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوا کرتے تھے۔ کسی قسم کی استطاعت نہ رکھتے (کہ شادی کریں) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کی جماعت! جو بیاہ کرسکے وہ شادی کرلے۔ کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا رکھنے اور شرمگاہ کو بچانے کا زیادہ موجب ہے۔ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے روزے رکھنے چاہیں کیونکہ یہ بھی شہوت کو کم کرنے کا موجب ہوگا۔

أطرافُه: ١٩٠٥، ٥٠٦٥-

تشریح: مَنْ لَّمْ يَسْتَطِعِ الْبَاءَةَ فَلْيَصُمْ: یعنی جو بیاہ نہ کرسکے تو چاہیے کہ روزہ رکھے۔ اسلام نے تجرد کی زندگی کو پسند نہیں کیا بلکہ ہر ایک مرد اور عورت کو جو شادی کے قابل ہو شادی کرنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ لَّمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔[1] یعنی نکاح میری سنت ہے۔ جو میری سنت پر عمل نہیں کرتا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام نے نکاح کے ذریعہ انسان

[1] (سنن ابن ماجه، کتاب النکاح، بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ النِّكَاحِ، روایت نمبر ۱۸۴۶)

کو عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارنے کی تعلیم دی ہے۔ جو شادی نہ کر سکے وہ روزے رکھے تا کہ شہوت کے غلبہ سے مغلوب ہو کر عفت اور پاکدامنی سے باہر نہ نکل جائے۔ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا: فِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهَا وِزْرٌ؟ فَكَذَلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ۔[1] کہ تم میں سے کسی کا ازدواجی تعلق قائم کرنا بھی صدقہ ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی اپنی خواہش پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اُس کے لئے اجر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر وہ اس کا ناجائز استعمال کرے گا تو کیا وہ اس پر گناہ نہیں ہو گا؟ پس اسی طرح خواہش کا جائز اور برمحل استعمال اس کے لئے اجر کا باعث ہو گا۔ اسلام انسان کے تمام قویٰ کا مربی اور متکفل ہے اور کسی بھی قوت اور طاقت کو ضائع کرنے کی اجازت نہیں دیتا کیونکہ یہ تمام طاقتیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی امانتیں ہیں اور ان کا برمحل استعمال نہ صرف ان طاقتوں کی حفاظت کا ذریعہ ہے بلکہ اس سے انسان ہر قسم کی جسمانی، اخلاقی، روحانی اور معاشرتی برائیوں سے محفوظ رہتا ہے۔ نکاح کا ایک بڑا مقصد بقائے نسلِ انسانی ہے اور اسلام ان تمام طریقوں اور صورتوں کو ردّ کرتا ہے جو محض شہوت کے طور پر اختیار کی جائیں اور جن کا نتیجہ یقینی طور پر نسل کُشی اور نسل انسانی کی بقا کے لئے خطرہ کا موجب اور غیر فطری فعل ہو۔ انبیاء اور خدا کے فرستادہ اور مقربین ان امانتوں کا حق ادا کرتے ہیں جو ان کی روحانی زندگی کے سفر میں مد اور معاون بنتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس جگہ یاد رہے کہ یہ خُلق جس کا نام احصان یا عفت ہے یعنی پاکدامنی۔ یہ اسی حالت میں خُلق کہلائے گا جبکہ ایسا شخص جو بدنظری یا بدکاری کی استعداد اپنے اندر رکھتا ہے یعنی قدرت نے وہ قویٰ اس کو دے رکھے ہیں جن کے ذریعہ سے اس جرم کا ارتکاب ہو سکتا ہے۔ اس فعل شنیع سے اپنے تئیں بچائے اور اگر بباعث بچہ ہونے یا نامرد ہونے یا خوجہ ہونے یا پیر فرتوت ہونے کے یہ قوت اس میں موجود نہ ہو تو اس صورت میں ہم اس کو اس خلق سے جس کا نام احصان یا عفت ہے موصوف نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ عفت اور احصان کی اس میں ایک طبعی حالت ہے۔ مگر ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ طبعی حالتیں خلق کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتیں بلکہ اس وقت خلق کی مد میں داخل کی جائیں گی جبکہ عقل کے زیر سایہ ہو کر اپنے محل پر صادر ہوں یا صادر ہونے کی قابلیت پیدا کر لیں۔ لہذا جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں کہ بچے اور نامرد اور ایسے لوگ جو کسی تدبیر سے اپنے تئیں نامرد کر لیں اس خلق کا

[1] (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، بَابُ بَيَانِ أَنَّ اسْمَ الصَّدَقَةِ يَقَعُ عَلَى كُلِّ نَوْعٍ مِنَ الْمَعْرُوفِ)

مصداق نہیں ٹھہر سکتے گو بظاہر عفت اور احصان کے رنگ میں اپنی زندگی بسر کریں بلکہ تمام صورتوں میں ان کی عفت اور احصان کا نام طبعی حالت ہو گا نہ اور کچھ۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱)

فرمایا:

"واضح ہو کہ احصان کا لفظ حصن سے مشتق ہے اور حصن قلعہ کو کہتے ہیں اور نکاح کرنے کا نام احصان اس واسطے رکھا گیا کہ اس کے ذریعہ سے انسان عفت کے قلعہ میں داخل ہو جاتا ہے اور بدکاری اور بد نظری سے بچ سکتا ہے اور نیز اولاد ہو کر خاندان بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور جسم بھی بے اعتدالی سے بچا رہتا ہے۔ پس گویا نکاح ہر یک پہلو سے قلعہ کا حکم رکھتا ہے۔"

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد ۱۰ حاشیہ صفحہ ۲۲)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:

"ہمیں قرآن نے تو یہ تعلیم دی ہے کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے: مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ۔ الجزو نمبر ۵۔ یعنی چاہئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقویٰ اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ حیوانات کی طرح محض نطفہ نکالنا ہی تمہارا مطلب ہو۔ اور محصنین کے لفظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ جو شادی نہیں کرتا وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری، دوسری حفظ صحت، تیسری اولاد۔"

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۲۲)

بَاب ٤ : كَثْرَةُ النِّسَاءِ

تعدد ازدواج

٥٠٦٧ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

۵۰۶۷: ابراہیم بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام بن یوسف نے ہمیں بتایا کہ ابن جریج نے انہیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: عطاء نے مجھے بتایا۔

قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جِنَازَةَ مَيْمُونَةَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا وَارْفُقُوا فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ كَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ.

کہا: ہم سرف میں حضرت ابن عباسؓ کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے جنازے میں شریک ہوئے۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ جب تم اِن کا جنازہ اُٹھاؤ تو اِسے ہلاؤ نہیں اور نہ اسے لڑکھڑاؤ اور آہستہ چلو۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نَو (ازواج) تھیں۔ آٹھ کے پاس تو باری باری جاتے تھے اور ایک کے لئے باری مقرر نہ کی ہوئی تھی۔

٥٠٦٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ وَلَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

۵۰۶۸: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یزید بن زُریع نے ہمیں بتایا۔ سعید (بن ابی عروبہ) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے پاس چکر لگایا کرتے تھے۔ اور اس وقت آپؐ کی نَو ازواج تھیں۔

وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اور خلیفہ (بن خیاط) نے مجھے کہا کہ یزید بن زُریع نے ہم سے بیان کیا کہ سعید نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت انسؓ نے اُن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہی روایت بیان کی۔

أطرافه: ٢٦٨، ٢٨٤، ٥٢١٥۔

٥٠٦٩: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ طَلْحَةَ الْيَامِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

۵۰۶۹: علی بن الحکم انصاری نے ہم سے بیان کیا کہ ابو عوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے رقبہ (بن مصقلہ) سے، رقبہ نے طلحہ یامی سے، طلحہ نے سعید

قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ لَا. قَالَ فَتَزَوَّجْ فَإِنَّ خَيْرَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَكْثَرُهَا نِسَاءً.

بن جبیر سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھ سے حضرت ابن عباسؓ نے پوچھا: کیا تم نے شادی کی ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: شادی کرلو کیونکہ اس امت میں سے جو بہتر تھے اُنہی کی زیادہ بیویاں تھیں۔

تشریح: كَثْرَةُ النِّسَاءِ: یعنی تعدّدِ ازدواج۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کثرت ازدواج کے متعلق صاف الفاظ قرآن کریم میں دو دو تین تین چار چار کر کے ہی آرہے ہیں مگر اسی آیت میں اعتدال کی بھی ہدایت ہے۔ اگر اعتدال نہ ہو سکے اور محبت ایک طرف زیادہ ہو جائے یا آمدنی کم ہو اور یا قوائے رجولیت ہی کمزور ہوں تو پھر ایک سے تجاوز کرنا نہیں چاہیئے۔ ہمارے نزدیک یہی بہتر ہے کہ انسان اپنے تئیں ابتلا میں نہ ڈالے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (البقرة:۱۹۱)" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۵۴)

فرمایا:

"کثرت ازدواج پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے بہت عورتوں کی اجازت دی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ کیا کوئی ایسا دلیر اور مردِ میدان معترض ہے جو ہم کو یہ دکھلا سکے کہ قرآن کہتا ہے کہ ضرور ضرور ایک سے زیادہ عورتیں کرو۔ ہاں یہ ایک سچی بات ہے۔ اور بالکل طبعی امر ہے کہ اکثر اوقات انسان کو ضرورت پیش آجاتی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ عورتیں کرے۔ مثلاً عورت اندھی ہوگئی یا کسی اور خطرناک مرض میں مبتلا ہو کر اس قابل ہوگئی کہ خانہ داری کے امور سرانجام نہیں دے سکتی۔ اور مرد از راہ ہمدردی یہ بھی نہیں چاہتا کہ اسے علیحدہ کرے یا رحم کی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو کر مرد کی طبعی ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتی تو ایسی صورت میں اگر نکاح ثانی کی اجازت نہ ہو تو بتلاؤ کیا اس سے بدکاری اور بداخلاقی کو ترقی نہ ہوگی؟ پھر اگر کوئی مذہب و شریعت کثرت ازدواج کو روکتی ہے تو یقیناً وہ بدکاری اور بداخلاقی کی مؤیّد ہے۔ لیکن اسلام جو دنیا سے بداخلاقی اور بدکاری کو دور کرنا چاہتا

ہے اجازت دیتا ہے کہ ایسی ضرورتوں کے لحاظ سے ایک سے زیادہ بیویاں کرے۔ ایسا ہی اولاد کے نہ ہونے پر جبکہ لاولد کے پس مرگ خاندان میں بہت سے ہنگامے اور کُشت وخون ہونے تک نوبت پہنچ جاتی ہے ایک ضروری امر ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں کر کے اولاد پیدا کرے۔ بلکہ ایسی صورت میں نیک اور شریف بیبیاں خود اجازت دے دیتی ہیں۔ پس جس قدر غور کروگے یہ مسئلہ صاف اور روشن نظر آئے گا۔ عیسائی کو تو حق ہی نہیں پہنچتا کہ اس مسئلہ پر نکتہ چینی کرے۔ کیونکہ ان کے مسلمہ نبی اور ملہم بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے بزرگوں نے سات سات سو اور تین تین سو بیبیاں کیں اور اگر وہ کہیں کہ وہ فاسق فاجر تھے تو پھر ان کو اس بات کا جواب دینا مشکل ہوگا کہ ان کے الہام خدا کے الہام کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ عیسائیوں میں بعض فرقے ایسے بھی ہیں جو نبیوں کی شان میں ایسی گستاخیاں جائز نہیں رکھتے۔ علاوہ ازیں انجیل میں صراحت سے اس مسئلہ کو بیان ہی نہیں کیا گیا۔ لنڈن کی عورتوں کا زور ایک باعث ہو گیا کہ دوسری عورت نہ کریں پھر اس کے نتائج خود دیکھ لو کہ لنڈن اور پیرس میں عفت اور تقویٰ کی کیسی قدر ہے۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸۷)

بَاب ۵: مَنْ هَاجَرَ أَوْ عَمِلَ خَيْرًا لِتَزْوِيجِ امْرَأَةٍ فَلَهُ مَا نَوَى

جس نے کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی یا نیک کام کیا تو اُس کو وہی ملے گا جو اُس نے نیت کی

۵۰۷۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ

۵۰۷۰: یحيٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ بن سعید (انصاری) سے، یحيٰ نے محمد بن ابراہیم بن حارث (تیمی) سے، انہوں نے علقمہ بن وقاص (بن محصن) سے، علقمہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جو اُس نے نیت کی ہوتی ہے۔ سو جس کی ہجرت اللہ اور

إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

اُس کے رسول کے لئے ہوئی تو اُس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہوئی تو اُس کی ہجرت اُس کے لئے ہے جس کی خاطر اُس نے ہجرت کی۔

أطرافه: ١، ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣۔

بَاب٦: تَزْوِيجُ الْمُعْسِرِ الَّذِي مَعَهُ الْقُرْآنُ وَالْإِسْلَامُ

اس تنگدست کی شادی کرانا جس کو کچھ قرآن یاد ہو اور وہ اسلام کا پابند بھی ہو

فِيهِ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس کے متعلق حضرت سہل بن سعدؓ (ساعدی) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٥٠٧١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ.

۵۰۷۱: محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ اسماعیل (بن ابی خالد) نے ہم سے بیان کیا، کہا: قیس (بن ابی حازم) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا کرتے تھے۔ ہمارے پاس عورتیں نہ ہوتیں۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ تو آپؐ نے ہمیں اِس سے روکا۔

طرفه: ٥٠٧٥۔

بَاب ٧

قَوْلُ الرَّجُلِ لِأَخِيهِ انْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ شِئْتَ حَتَّى أَنْزِلَ لَكَ عَنْهَا

کسی شخص کا اپنے بھائی سے کہنا: دیکھو میری بیویوں میں سے جو (بھی) تم چاہو میں تمہاری خاطر اُس سے دست بردار ہو جاتا ہوں

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اس کو روایت کیا۔

٥٠٧٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ وَعِنْدَ الْأَنْصَارِيِّ امْرَأَتَانِ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَأَتَى السُّوقَ فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَشَيْئًا مِنْ سَمْنٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ أَنْصَارِيَّةً قَالَ فَمَا سُقْتَ؟ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۵۰۷۲: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے سفیان (ثوری) سے، سفیان نے حمید طویل سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف (مدینہ میں) آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اور حضرت سعد بن ربیع انصاریؓ کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ انصاری (بھائی) کے پاس دو عورتیں تھیں تو اُنہوں نے حضرت عبدالرحمٰنؓ کے سامنے یہ پیش کیا کہ وہ اپنی بیویاں اور اپنی جائیداد سے آدھوں آدھ بانٹ دیتے ہیں۔ (حضرت عبدالرحمٰنؓ نے سن کر) کہا: اللہ تمہیں تمہاری بیویوں اور تمہاری جائیداد میں برکت دے۔ تم مجھے منڈی کا پتہ دو۔ وہ منڈی میں آئے اور کچھ پنیر اور کچھ گھی نفع میں لائے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰنؓ کو کئی دنوں کے بعد دیکھا۔ اُن پر زرد رنگ کے دھبے تھے۔ آپؐ نے پوچھا: عبدالرحمٰن یہ کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کر لی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: مہر کیا دیا ہے؟ انہوں نے کہا: گٹھلی کے برابر سونا۔ آپؐ نے فرمایا: ولیمہ کرو گو ایک ہی بکری سے۔

أطرافه: ٢٠٤٩، ٢٢٩٣، ٣٧٨١، ٣٩٣٧، ٥١٤٨، ٥١٥٣، ٥١٥٥، ٥١٦٧، ٦٠٨٢، ٦٣٨٦-

بَابٌ ٨: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ

مجرد رہنا اور خصی کرنا جو ناپسندیدہ ہے

٥٠٧٣: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ

۵۰۷۳: احمد بن یونس نے ہم سے بیان کیا کہ

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ رَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

طرفه: ٥٠٧٤۔

ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ ابن شہاب نے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے سعید بن مسیب سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کہتے سنا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کو مجرد رہنے کی اجازت نہ دی اور اگر آپؐ انہیں اجازت دیتے تو ہم ضرور خصی ہو جاتے۔

٥٠٧٤: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ لَقَدْ رَدَّ ذَلِكَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ وَلَوْ أَجَازَ لَهُ التَّبَتُّلَ لَاخْتَصَيْنَا.

طرفه: ٥٠٧٣۔

۵۰۷۴: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زُہری سے روایت کی۔ کہا: سعید بن مسیب نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: آپؐ نے اسے ردّ کر دیا۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعونؓ کو اجازت نہیں دی۔ اور اگر آپؐ ان کو مجرد رہنے کی اجازت دیتے تو ہم خصی ہی ہو جاتے۔

٥٠٧٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ لَنَا شَيْءٌ فَقُلْنَا أَلَا نَسْتَخْصِي؟ فَنَهَانَا عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَنْكِحَ الْمَرْأَةَ بِالثَّوْبِ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا

۵۰۷۵: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ جریر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسماعیل (بن ابی خالد بجلی) سے، اسماعیل نے قیس (بن ابی حازم) سے روایت کی۔ کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کے لئے نکلا کرتے تھے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا۔ ہم نے کہا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپؐ نے ہم کو اس سے روکا۔ پھر آپؐ نے ہمارے لئے آسان کر دیا کہ ہم عورت سے کپڑے کے

يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (المائدة: ٨٨)

طرفه: ٥٠٧١-

٥٠٧٦: وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ وَأَنَا أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ فَسَكَتَ عَنِّي. ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي. ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَسَكَتَ عَنِّي. ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرْ.

عوض میں نکاح کرلیں۔ پھر آپؐ نے ہمارے سامنے یہ آیت پڑھی: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ... یعنی اے وہ جو ایمان لائے ہو! پاکیزہ چیزیں جو اللہ نے تمہارے لئے جائز قرار دی ہیں حرام قرار نہ دو، حد سے نہ بڑھو، اللہ حد سے بڑھنے والوں سے محبت نہیں رکھتا۔

۵۰۷۶: اور اصبغ (بن فرج) نے کہا: (عبداللہ) ابن وہب نے مجھے خبر دی۔ انہوں نے یونس بن یزید (ایلی) سے، یونس نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے ابوسلمہ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ وہ کہتے تھے: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جوان مرد ہوں اور میں اپنے متعلق ڈرتا ہوں کہ کہیں گناہ نہ کر بیٹھوں اور میں اتنی استطاعت بھی نہیں رکھتا کہ جس سے عورتوں سے شادی کروں۔ آپؐ میری بات سن کر خاموش ہو رہے۔ پھر میں نے ویسے ہی کہا۔ آپؐ پھر خاموش رہے۔ پھر میں نے ویسے ہی کہا۔ تب بھی آپؐ خاموش رہے۔ پھر میں نے ویسے ہی کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہؓ! جو تمہیں ملنا تھا اُس کو لکھ کر قلم خشک ہوگئی۔ اس تقدیر کے ہوتے ہوئے اب خصی کرو یا نہ کرو۔

تشریح: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ: یعنی مجرد رہنا اور خصی کرنا جو ناپسندیدہ ہے۔
حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے

بچاوے۔ مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دست بردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں۔ مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے اس لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات پر ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدا تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے۔ اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے۔ پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبہ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے۔ مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے؟“

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

بَاب ۹: نِكَاحُ الْأَبْكَارِ

کنواریوں سے نکاح کرنا

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِعَائِشَةَ لَمْ يَنْكِحِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكْرًا غَيْرَكِ.

ابن ابی ملیکہ کہتے تھے: حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کے سوا کسی کنواری سے نکاح نہیں کیا۔

۵۰۷۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ

۵۰۷۷: اسماعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: میرے بھائی (عبدالحمید) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے سلیمان (بن بلال) سے، سلیمان نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلْتَ وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا وَوَجَدْتَ شَجَرًا لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا فِي أَيِّهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعِيرَكَ؟ قَالَ فِي الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا. يَعْنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكْرًا غَيْرَهَا.

نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بتائیے اگر آپؐ کسی وادی میں اُتریں جس میں درخت ہوں جن کے پتے کھالئے گئے ہوں۔ اور آپؐ ایک ایسا درخت پائیں کہ ابھی جس کے پتے نہیں چرے گئے تو آپؐ اپنے اُونٹ کو کس میں چرائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: اُس میں جس کو ابھی چرا نہ گیا ہو۔ (حضرت عائشہؓ کی) مراد یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے سوا کسی باکرہ سے شادی نہیں کی۔

۵۰۷۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ.

أطرافه: ۳۸۹۵، ۵۱۲۵، ۷۰۱۱، ۷۰۱۲۔

۵۰۷۸: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابواسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تم خواب میں دو دفعہ دکھائی گئی ہو۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص ہے جس نے تمہیں ریشم کے ٹکڑے میں اُٹھایا ہوا ہے اور کہتا ہے یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں اُس کو جو کھولتا ہوں تو کیا دیکھتا ہوں کہ تم ہو۔ تو میں کہتا ہوں اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہوا تو وہ اس کو پورا کر دے گا۔

بَاب ۱۰: تَزْوِيجُ الثَّيِّبَاتِ

وہ عورتیں جن کی شادی ہو چکی ہو اور پھر وہ کسی وجہ سے بے شوہر ہو جائیں اُن کی شادی کرنا

وَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ

حضرت اُم حبیبہؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

مجھ سے فرمایا: تم اپنی بیٹیاں میرے سامنے پیش نہ کیا کرو اور نہ ہی اپنی بہنیں۔

٥٠٧٩: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَفَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ فَتَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِّنَ الْإِبِلِ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ؟ قُلْتُ كُنْتُ حَدِيثَ عَهْدٍ بِعُرُسٍ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ ثَيِّبًا. قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ. قَالَ فَلَمَّا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ قَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ.

۵۰۷۹: ابونعمان نے ہم سے بیان کیا۔ ہشیم نے ہمیں بتایا۔ سیار (بن ابی سیار وردن) نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے شعبی سے، شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ سے واپس لوٹے۔ میں اپنے ایک سُست اُونٹ کو جلدی چلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ میرے پیچھے سے ایک سوار مجھے آملا اور اُس نے اپنے بھالے سے جو اُس کے پاس تھا میرے اُونٹ کو چوب دی تو میرا اُونٹ ایسی عمدگی سے چلنے لگا کہ جو تم اونٹ چلتے دیکھا کرتے ہو۔ میں کیا دیکھتا ہوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ نے پوچھا: تمہیں کیا جلدی پڑی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: باکرہ سے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا: ثیبہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: باکرہ کیوں نہ کی؟ تم اُس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ (حضرت جابرؓ) کہتے تھے: جب ہم مدینہ داخل ہونے لگے آپؐ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ رات کو یعنی عشاء کے وقت داخل ہونا تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کرلے اور جس کا خاوند غائب رہا ہو وہ پاکی کرلے۔

أطرافُه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧۔

٥٠٨٠: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ تَزَوَّجْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَزَوَّجْتَ؟ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا. فَقَالَ مَا لَكَ وَلِلْعَذَارَى وَلِعَابِهَا؟ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَقَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ.

۵۰۸۰: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ محارب نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا: کس سے شادی کی؟ میں نے کہا: ثیبہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: کنواری سے کیوں نہ کی تا کہ اس سے کھیلتے۔ (محارب کہتے تھے:) میں نے عمرو بن دینار سے اس کا ذکر کیا تو عمرو نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ فرمایا: باکرہ کیوں نہ کی کہ جس سے تم کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔

أطرافه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٢٤٣ ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧-

تشریح: **تَزْوِيجُ الثَّيِّبَاتِ:** یعنی وہ عورتیں جن کی شادی ہو چکی ہو اور پھر وہ کسی وجہ سے بے شوہر ہو جائیں اُن کی شادی کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا بُرا جانتی ہے جیسا کہ کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے اور پاکدامن بیوی ہو گئی ہوں۔ حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے جو بیوہ ہونے کی حالت میں بُرے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں جن کے ذریعہ سے

شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے اُس کو چاہیئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کر لے۔ اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے۔" (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۷)

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس کی خدمت میں پیش ہوا کہ بیوہ عورتوں کا نکاح کن صورتوں میں فرض ہے؟ اس کے نکاح کے وقت عمر، اولاد، موجودہ اسباب نان ونفقہ کا لحاظ رکھنا چاہیئے یا کہ نہیں؟ یعنی کیا بیوہ باوجود عمر زیادہ ہونے کے یا اولاد بہت ہونے کے یا کافی دولت پاس ہونے کے ہر حالت میں مجبور ہے کہ اس کا نکاح کیا جائے؟

فرمایا:

"بیوہ کے نکاح کا حکم اسی طرح ہے جس طرح کہ باکرہ کے نکاح کا حکم ہے۔ چونکہ بعض قومیں بیوہ عورت کا نکاح خلاف عزت خیال کرتے ہیں اور یہ بدرسم بہت پھیلی ہوئی ہے۔ اس واسطے بیوہ کے نکاح کے واسطے حکم ہوا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ ہر بیوہ کا نکاح کیا جائے۔ نکاح تو اسی کا ہو گا جو نکاح کے لائق ہے۔ اور جس کے واسطے نکاح ضروری ہے۔ بعض عورتیں بوڑھی ہو کر بیوہ ہوتی ہیں۔ بعض کے متعلق دوسرے حالات ایسے ہوتے ہیں کہ وہ نکاح کے لائق نہیں ہوتیں۔ مثلاً کسی کو ایسا مرض لاحق ہے کہ وہ قابل نکاح ہی نہیں یا کافی اولاد اور تعلقات کی وجہ سے ایسی حالت میں ہے کہ اس کا دل پسند ہی نہیں کر سکتا کہ وہ اب دوسرا خاوند کرے۔ ایسی صورتوں میں مجبوری نہیں کہ عورت کو خواہ مخواہ جکڑ کر خاوند کرایا جائے۔ ہاں اس بدرسم کو مٹا دینا چاہیے کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۱۹، ۳۲۰)

بَاب ١١: تَزْوِيجُ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

چھوٹی عمر والیوں کا بڑوں سے نکاح کرنا

٥٠٨١: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۸۱: عبد اللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید (بن ابی حبیب) سے، یزید نے عراک (بن مالک)

خَطَبَ عَائِشَةَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ إِنَّمَا أَنَا أَخُوكَ فَقَالَ لَهُ أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللهِ وَكِتَابِهِ وَهِيَ لِي حَلَالٌ.

سے، عراک نے عروہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کو حضرت عائشہؓ سے شادی کرنے کا پیغام بھیجا تو حضرت ابوبکرؓ نے آپؐ سے کہا: میں تو آپؐ کا بھائی ہوں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا: تم میرے بھائی ہو اللہ کے دین میں اور اس کی کتاب کی رُو سے اور عائشہؓ میرے لئے حلال ہے۔

تشریح: تَزْوِيجُ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ: یعنی چھوٹی عمر والیوں کا بڑوں سے نکاح کرنا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"خاص حالات میں اسلام نے چھوٹی عمر کی شادی کی اجازت دی ہے مگر عام حالات میں اسے پسند نہیں کیا تاکہ نہ تو نسل کی صحت پر کوئی خراب اثر پڑے اور نہ بعد میں امکانی جھگڑے اٹھ کر باہمی تعلقات میں تلخی پیدا کرنے کا موجب بنیں... البتہ اگر کوئی خاص خاندانی یا قومی فوائد متوقع ہوں تو استثنائی صورت میں چھوٹی عمر میں بھی شادی ہو سکتی ہے۔" (مضامین بشیر، خاندانی منصوبہ بندی، جلد ۳ صفحہ ۲۱۷)

ایک آریہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی پر بایں الفاظ اعتراض کیا:
"بھلا اس مسئلہ پر بھی کبھی توجہ فرمائی ہے کہ حضرت رسول خدا محمدؐ صاحب کا اپنی بیوی حضرت عائشہ نو سالہ سے ہم بستر ہونا کیا اولاد پیدا کرنے کی نیت سے تھا؟"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اما الجواب۔ یہ اعتراض محض جہالت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ کاش اگر نادان معترض پہلے کسی محقق ڈاکٹر یا طبیب سے پوچھ لیتا تو اس اعتراض کرنے کے وقت بجز اس کے کسی اور نتیجہ کی توقع نہ رکھتا کہ ہر یک حقیقت شناس کی نظر میں نادان اور احمق ثابت ہو گا۔ ڈاکٹر مون صاحب جو علوم طبعی اور طبابت کے ماہر اور انگریزوں میں بہت مشہور محقق ہیں وہ لکھتے ہیں کہ گرم ملکوں میں عورتیں آٹھ یا نو برس کی عمر میں شادی کے لائق ہو جاتی ہیں۔ کتاب موجود ہے تم بھی اسی جگہ ہو اگر طلب حق ہے تو آ کر دیکھ لو۔ اور حال میں ایک ڈاکٹر صاحب جنہوں نے کتاب

معدن الحکمت تالیف کی ہے۔ وہ اپنی کتاب تدبیر بقاء نسل میں بعینہ یہی قول لکھتے ہیں جو اوپر نقل ہو چکا۔ اور صفحہ ۴۶ میں لکھتے ہیں کہ ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ ثابت ہے کہ نو یا آٹھ یا پانچ یا چھ برس کی لڑکیوں کو حیض آیا۔ یہ کتاب بھی میرے پاس موجود ہے جو چاہے دیکھ لے۔ ان کتابوں میں کئی اور ڈاکٹروں کا نام لے کر حوالہ دیا گیا ہے اور چونکہ یہ تحقیقاتیں بہت مشہور ہیں اور کسی دانا پر مخفی نہیں اس لئے زیادہ لکھنے کی حاجت نہیں۔ اور حضرت عائشہ کا نو سالہ ہونا تو صرف بے سروپا اقوال میں آیا ہے۔ کسی حدیث یا قرآن سے ثابت نہیں لیکن ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لینسٹ نمبر ۱۵ مطبوعہ اپریل ۱۸۸۱ء میں اس طرح لکھا ہے کہ انہوں نے ایسی عورت کو جنایا جس کو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا اور آٹھویں برس حاملہ ہوئی اور آٹھ برس دس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔

اب اے نادان آریو کسی کنوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو کہ تحقیق کی رو سے تمہارا ہر یک الزام جھوٹا نکلا۔ یہی سزا ایسے لوگوں کی ہے جو ہمیشہ بخل اور تعصب سے بات کرتے ہیں، کبھی ساری عمر میں بھی ان کو خیال نہیں آتا کہ کسی سچائی کو بھی قبول کر لیں۔

اے غافلو۔ کیا تم ہمیشہ زندہ رہو گے؟ کیا کبھی تم پوچھے نہیں جاؤ گے؟ کیوں حد سے بڑھتے ہو؟ کچھ اس مالک کا خوف کرو جو کبھی شریر کو بے سزا نہیں چھوڑے گا۔“

(آریہ دھرم، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۶۳، ۶۴)

بَاب ۱۲: إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

کن عورتوں سے نکاح کرے اور کونسی عورتیں بہتر ہیں

وَمَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَتَخَيَّرَ لِنُطَفِهِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ.

اور اپنے نطفہ کے لئے بہتر منتخب کرنا پسندیدہ ہے، واجب نہیں۔

۵۰۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

۵۰۸۲: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں خبر دی۔ ابوزناد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ.

أطرافه: ٣٤٣٤، ٥٣٦٥.

رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جو عورتیں اُونٹوں پر سوار ہوتی ہیں ان میں سے بہتر قریش کی وہ صالح عورتیں ہیں جو اپنی اولاد پر بچپن میں بہت مہربان ہوتی ہیں اور اپنے خاوند کی ملکیت کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

بَاب ١٣: اتِّخَاذُ السَّرَارِيِّ

لونڈیوں کا رکھنا

وَمَنْ أَعْتَقَ جَارِيَةً[1] ثُمَّ تَزَوَّجَهَا.

اور جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کرکے پھر اُس سے شادی کی۔

٥٠٨٣: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ عِنْدَهُ وَلِيدَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا وَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ وَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ - يعني - بِي فَلَهُ أَجْرَانِ. وَأَيُّمَا مَمْلُوكٍ أَدَّى حَقَّ مَوَالِيهِ وَحَقَّ رَبِّهِ فَلَهُ أَجْرَانِ. قَالَ الشَّعْبِيُّ

۵۰۸۳: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالواحد (بن زیاد) نے ہمیں بتایا۔ صالح بن صالح ہمدانی نے ہم سے بیان کیا۔ (عمر) شعبی نے ہمیں بتایا کہ ابوبُردہ (بن ابی موسیٰ اشعری) نے مجھے خبر دی۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور وہ اُس کو تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے اور اُس کو ادب سکھائے اور اچھا ادب سکھائے اور پھر اُس کو آزاد کردے اور اس سے شادی کرلے تو اُس کو دو ثواب ملیں گے۔ اور اہل کتاب میں سے جو شخص بھی اپنے نبی پر ایمان لایا اور مجھ پر بھی ایمان لایا

---

[1] عمدۃ القاری میں اس جگہ لفظ جَارِيَتَهُ ہے۔ (فتح الباری جزء۹ حاشیہ صفحہ ۱۵۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

خُذْهَا بِغَيْرِ شَيْءٍ قَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَهَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

اُس کو بھی دو ثواب ملیں گے۔ اور جس غلام نے اپنے مالکوں کا اور اپنے ربّ کا حق ادا کیا اُس کو بھی دو اجر ملیں گے۔ (عمر) شعبی نے کہا: اس حدیث کو یونہی مفت لے لو۔ آدمی اس سے ادنیٰ بات کے لئے مدینہ سوار ہو کر جایا کرتا تھا۔

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا ثُمَّ أَصْدَقَهَا.

اور ابوبکر (بن عیاش) نے بھی اس حدیث کو ابو حَصین سے نقل کیا۔ ابو حصین نے ابوبُردہ سے، ابوبردہ نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ (اس میں یہ الفاظ ہیں:) اُس کو آزاد کیا اور اُس کو حق مہر دیا۔

أطرافُه: ٩٧، ٢٥٤٤، ٢٥٤٧، ٢٥٥١، ٣٠١١، ٣٤٤٦۔

٥٠٨٤: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ بَيْنَمَا إِبْرَاهِيمُ مَرَّ بِجَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ.. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.. فَأَعْطَاهَا هَاجَرَ قَالَتْ كَفَّ اللهُ يَدَ الْكَافِرِ وَأَخْدَمَنِي آجَرَ.

۵۰۸۴: سعید بن تلید نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابن وہب نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: جریر بن حازم نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نیز سلیمان (بن حرب) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حماد بن زید سے، حماد نے ایوب سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ حضرت ابراہیمؑ نے تین باتوں کے سوا خلافِ واقعہ نہیں کہا۔ ایک بار حضرت ابراہیمؑ ایک ظالم بادشاہ کے ملک سے گزرے اور حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

حضرت سارہؓ تھیں۔ انہوں نے سارا واقعہ بیان کیا (اور کہا:) بادشاہ نے حضرت سارہؓ کو حضرت ہاجرہؓ دی۔[1] حضرت سارہؓ نے (حضرت ابراہیمؑ سے) کہا: اللہ نے کافر کا ہاتھ روکا اور آجر خدمت کے لئے دلوائی۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: اے آسمان کے پانی کے بیٹو! یہی تمہاری ماں ہے۔

أطرافه: ۲۲۱۷، ۲۶۳۵، ۳۳۵۷، ۳۳۵۸، ۶۹۵۰۔

۵۰۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ أُمِرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأَلْقَى

۵۰۸۵: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حُمَید سے، حُمَید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن قیام کیا کہ حضرت صفیہ بنت حیيؓ کو آپؐ کے ہاں رخصت کیا جائے۔ پھر میں نے مسلمانوں کو آپؐ کے ولیمہ کی دعوت دی۔ اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت۔

---

[1] حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں: "ارض القرآن کے مصنف سلیمان ندوی مرحوم نے کتاب پیدائش باب ۱۶ کی شرح کا حوالہ نقل کیا ہے جس کا شارح ایک یہودی عالم ربی شلوملو اسحٰق ہے... اس نے لکھا ہے کہ شاہِ مصر نے حضرت سارہ کی وجہ سے کرامات دیکھیں تو کہا: میری بیٹی کا اس کے گھر میں لونڈی ہو کر رہنا دوسرے گھر میں ملکہ ہو کر رہنے سے بہتر ہے۔ (ارض القرآن، ہاجرہ-جزء ۲ صفحہ ۴۱) ... حضرت ہاجرہ علیہا السلام لونڈی نہ تھیں۔ بلکہ مصری شاہی خاندان کی بیٹی تھیں جنہوں نے ایک اور اسرائیلی روایت کے مطابق حضرت سارہ علیہا السلام کے گھر میں ان کے تقویٰ و تقدس اور خدا پرستی کی وجہ سے بطور لونڈی رہنا خود پسند کیا۔

(The Jewish Encyclopedia, under word:Hagar, In Rebbinical Literature)

دونوں روایتوں کا ملخص یہی ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام حسب و نسب میں شریف زادی تھیں لونڈی نہ تھیں۔ جس کی تصدیق حضرت ابوہریرہؓ والی روایت سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض شارحین نے فقرہ تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ کے یہ معنی کئے ہیں کہ نسب کے لحاظ سے تم ایسے ہی خالص ہو جیسے آسمان کا پانی۔"

(صحیح بخاری ترجمہ و شرح، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۱۰، جلد ۶ صفحہ ۲۶۳)

فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ. فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ. فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّى لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

چمڑے کے دستر خوان بچھانے کا حکم دیا گیا اور اس پر آپؐ نے کھجور، پنیر اور گھی رکھ دیا اور یہی آپؐ کا ولیمہ تھا۔ مسلمان کہنے لگے: کیا یہ اُمہات المؤمنین میں سے ایک ہیں یا اُن لونڈیوں میں سے ہیں جن پر جائز طور پر قبضہ کیا گیا۔ لوگوں نے کہا: اگر آپؐ نے اُن کو پردہ میں رکھا تو وہ اُمہات المؤمنین میں سے ہیں اور اگر اُن کو پردے میں نہ رکھا تو وہ اُن لونڈیوں میں سے ہیں جن پر جائز طور پر قبضہ کیا گیا۔ جب آپؐ نے کوچ کیا تو آپؐ نے حضرت صفیہؓ کے لئے اپنے پیچھے بیٹھنے کی جگہ درست کی اور اُن کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔

أطرافُهُ: ٣٧١، ٦١٠، ٩٤٧، ٢٢٢٨، ٢٢٣٥، ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ٢٩٤٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٥، ٢٩٩١، ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٣٣٦٧، ٣٦٤٧، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٤١٩٧، ٤١٩٨، ٤١٩٩، ٤٢٠٠، ٤٢٠١، ٤٢١١، ٤٢١٢، ٤٢١٣، ٥١٥٩، ٥١٦٩، ٥٣٨٧، ٥٤٢٥، ٥٥٢٨، ٥٩٦٨، ٦١٨٥، ٦٣٦٣، ٦٣٦٩، ٧٣٣٣۔

بَاب ١٣:[۱] مَنْ جَعَلَ عِتْقَ الْأَمَةِ صَدَاقَهَا

جس نے لونڈی کی آزادی میں اس کا مہر مقرر کیا

٥٠٨٦: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّشُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا.

٥٠٨٦: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ حماد (بن زید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثابت (بنانی) اور شعیب بن حبحاب سے، ان دونوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور اُن کی آزادی ہی اُن کا مہر مقرر کیا۔

---

[۱] فتح الباری مطبوعہ دار السلام میں اِس باب کا اور اس سے پچھلے باب کا نمبر ایک ہی ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ صفحہ ۱۶۱)

بَاب ١٤ : تَزْوِيجُ الْمُعْسِرِ

تنگ دست کا شادی کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى إِنْ يَكُونُوا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ (النور:٣٣)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُنہیں غنی کر دے گا۔

٥٠٨٧: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي. قَالَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ. فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا

۵۰۸۷: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ عبد العزیز بن ابی حازم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ (سلمہ بن دینار) سے، انہوں نے حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! میں اس لئے آئی ہوں کہ اپنے تئیں آپؐ کو ہبہ کرلوں۔ (حضرت سہلؓ) کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نظر اُٹھا کر دیکھا اور اس کو اُوپر تلے غور سے دیکھا اور نظر نیچے کرلی۔ پھر آپؐ نے اپنا سر جھکالیا۔ جب اُس عورت نے دیکھا کہ آپؐ نے اس کے متعلق کچھ فیصلہ نہیں کیا وہ بیٹھ گئی۔ آپؐ کے ساتھیوں میں سے ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اگر آپؐ کو اس عورت کی ضرورت نہیں تو آپؐ مجھ سے ہی اس کی شادی کر دیں۔ آپؐ نے پوچھا: اور کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ اس نے کہا: یارسول اللہ! بخدا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا تمہیں کوئی چیز مل سکتی ہے۔ وہ گیا اور پھر لوٹ آیا اور کہنے لگا: بخدا! مجھے کچھ نہیں ملا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مِّنْ حَدِيدٍ. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

نے فرمایا: دیکھو ایک لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ وہ گیا اور پھر لوٹ آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! بخدا کچھ نہیں ملا۔ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ یہ میرا تہ بند ہے۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے: اس کے پاس (اُوپر اوڑھنے کی) چادر بھی نہ تھی۔ (وہ کہنے لگا: یہ تہ بند) آدھا اس کو دے دیتا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے تہ بند سے کیا کرے گی۔ اگر تم نے اِس کو پہنا تو اِس میں سے اُس پر کچھ نہ رہے گا اور اگر اُس نے لیا تو تم پر اس میں سے کچھ نہ رہے گا۔ (یہ سن کر) وہ شخص بیٹھ گیا یہاں تک کہ بہت دیر تک بیٹھے بیٹھے آخر کھڑا ہو کر چل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو پیٹھ موڑ کر جاتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے اُس کو بلوانے کے لئے فرمایا اور اُسے بلایا گیا۔ جب وہ آیا آپؐ نے پوچھا: تمہیں قرآن سے کیا یاد ہے؟ اس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورۃ یاد ہے۔ اُس نے ان کو شمار کیا۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تم انہیں زبانی پڑھا کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ، میں نے اُن سورتوں کے بدلہ میں جو تمہیں یاد ہیں یہ عورت تمہارے قبضہ میں کر دی۔

أطرافه: ۲۳۱۰، ۵۰۲۹، ۵۰۳۰، ۵۱۲۱، ۵۱۲۶، ۵۱۳۲، ۵۱۳۵، ۵۱۴۱، ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۸۷۱، ۷۴۱۷۔

بَاب ١٥ : الْأَكْفَاءُ فِي الدِّينِ

دین میں برابر کے لوگ

وَقَوْلُهُ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا (الفرقان:٥٥)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اور وہی ہے جس نے پانی سے بشر کو پیدا کیا اور اس کے لئے خاندانی رشتے اور دامادی تعلقات بنائے اور تیرا ربّ بہت ہی بڑی قدرت رکھتا ہے۔

٥٠٨٨: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا. وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ وَمَوَالِيكُمْ (الاحزاب:٦) فَرُدُّوا إِلَى آبَائِهِمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ. فَجَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيِّ وَهِيَ

٥٠٨٨: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے زُہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضرت ابوحذیفہؓ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس نے، اور وہ اُن لوگوں میں سے تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر میں شریک ہوئے، سالمؓ (بن معقل) کو اپنا بیٹا بنایا اور اُن سے اپنی بھتیجی ہندؓ کی شادی کر دی جو ولید بن عتبہ بن ربیعہ کی بیٹی تھیں۔ اور یہ (سالمؓ) ایک انصاری عورت کے (آزاد کردہ) غلام تھے۔ انہوں نے اس کو اُسی طرح بیٹا بنایا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ کو بیٹا بنایا تھا۔ اور جاہلیت میں جو کسی شخص کو اپنا بیٹا بناتا تو لوگ اس کو اسی کی طرف منسوب کر کے پکارتے اور وہ اُس کی وراثت کا وارث ہوتا۔ (یہی حال رہا) یہاں تک کہ اللہ نے یہ حکم نازل کیا: یعنی (چاہیئے کہ) اُن (لے پالکوں) کو اُن کے باپوں کا بیٹا کہہ کر پکارو۔ یہ اللہ کے نزدیک زیادہ منصفانہ

امْـرَأَةُ أَبِـي حُذَيْفَـةَ بْـنِ عُتْبَـةَ النَّبِـيَّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ فَقَالَـتْ يَـا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا وَقَدْ أَنْـزَلَ اللهُ فِيـهِ مَا قَـدْ عَلِمْـتَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

طرفه: ٤٠٠٠۔

فعل ہے۔ اور اگر تم کو معلوم نہ ہو کہ اُن کے باپ کون ہیں تو (بہر حال) وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور دینی دوست ہیں، اس لئے وہ پھر اُن کے باپوں کی طرف ہی منسوب کئے جانے لگے۔ جس کا باپ معلوم نہ ہوتا وہ مولیٰ اور دینی بھائی کے نام سے پکارا جاتا۔ حضرت سہلہؓ بنت سہیل بن عمرو قریشی عامری جو کہ حضرت ابو حذیفہؓ بن عتبہ کی بیوی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: یارسول اللہ! ہم سالم کو بیٹا سمجھا کرتے تھے اور اب اللہ نے اس کے متعلق وہ کچھ حکم نازل کیا ہے جو آپؐ جانتے ہی ہیں۔ پھر انہوں نے ساری حدیث کا ذکر کیا۔

٥٠٨٩: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللهِ لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ.

۵۰۸۹: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابواسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ فرماتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ضباعہ بنت زبیرؓ کے پاس آئے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا: شاید تو حج کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس نے کہا: بخدا میں تو اپنے تئیں بیمار ہی پاتی ہوں۔ آپؐ نے اس سے فرمایا: حج کا احرام باندھ لو اور مشروط کر دو اور کہو: اے اللہ! میں وہیں احرام کھول دوں گی جہاں بھی تو نے مجھے روک دیا۔ اور یہ حضرت مقداد بن اسودؓ کی بیوی تھی۔

٥٠٩٠: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

٥٠٩٠: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبیداللہ (عمری) سے روایت کی۔ (عبیداللہ نے) کہا: سعید بن ابی سعید نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: چار غرضوں سے عورت سے نکاح کیا جاتا ہے۔ اس کے مال کی وجہ سے، اس کے حسب نسب کی وجہ سے، اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کی دین داری کی وجہ سے۔ دین دار عورت کو غنیمت سمجھو۔ ورنہ تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں گے۔

٥٠٩١: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟ قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْتَمَعَ، قَالَ ثُمَّ سَكَتَ، فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟ قَالُوا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَّا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَّا يُسْتَمَعَ. فَقَالَ

٥٠٩١: ابراہیم بن حمزہ نے ہم سے بیان کیا کہ (عبدالعزیز) ابن ابی حازم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت سہلؓ (بن سعد ساعدی) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ آپؐ نے پوچھا: تم اس شخص کے متعلق کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: اس شان کا ہے کہ اگر نکاح کا پیغام بھیجے تو اِس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول ہو اور اگر وہ بات کرے تو اس کی بات توجہ سے سنی جائے۔ (سہلؓ) کہتے تھے: یہ سن کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ پھر غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ الْأَرْضِ مِثْلَ هَذَا.

طرفه: ٦٤٤٧۔

گزرا۔ آپؐ نے پوچھا: اس کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ اس قابل ہے کہ اگر شادی کا پیغام بھیجے تو اس کا کہیں بھی نکاح نہ کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ ہو اور اگر بات کرے تو توجہ سے نہ سنی جائے۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شخص ایسا ہے کہ اگر پہلے شخص جیسے انسانوں سے زمین بھر بھی جائے تو بھی یہ ان سے بہتر ہے۔

بَاب ١٦: الْأَكْفَاءُ فِي الْمَالِ وَتَزْوِيجِ الْمُقِلِّ الْمُثْرِيَةَ

مال میں برابر کے لوگ اور غریب کا مالدار عورت سے شادی کرنا

٥٠٩٢: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَإِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى (النساء: ٤) قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَّنْتَقِصَ صَدَاقَهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُّقْسِطُوا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ قَالَتْ وَاسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ

۵۰۹۲: یحيٰ بن بُکیر نے مجھ سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عُقَیل سے، عُقَیل نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: عروہ نے مجھے خبر دی کہ اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: وَاِنْ خِفْتُمْ ...[1] سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: میرے بھانجے یہ وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور وہ اس کی خوبصورتی اور اس کی جائیداد پر للچاتے ہوئے یہ چاہے کہ اس سے نکاح کرلے اور اس کو مہر بھی کم دے۔ اس لئے انہیں ایسی یتیم لڑکیوں سے نکاح کرنے سے روک دیا سوائے اس کے کہ وہ پورا پورا حق مہر ادا کرنے میں انصاف کریں۔ اور انہیں ان کے سوا عورتوں سے نکاح

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: "اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے۔"

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ إِلَى وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ (النساء:۱۲۸) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَهُمْ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ جَمَالٍ وَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبَةً عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ. قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ.

کرنے کے لئے حکم دیا گیا۔ فرماتی تھیں کہ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بعد فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ...[1] اس لئے اللہ نے ان کے لئے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم اگر خوبصورت اور مالدار ہو، وہ پورا مہر ادا کر کے اس سے نکاح کرنے اور اس کے خاندان سے تعلق پیدا کرنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اگر وہ بوجہ اپنے مال اور خوبصورتی کی کمی کے ناپسندیدہ ہے تو وہ اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے سوا اَور عورتوں کو لیتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: تو جیسا کہ یہ لوگ اس یتیم لڑکی کو اُس وقت چھوڑ دیتے ہیں جب وہ اُن کے لئے بے رغبت ہو تو اُن کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس یتیم لڑکی سے نکاح کر لیں جبکہ اس کی خواہش رکھتے ہوں۔ مگر اسی حالت میں کہ وہ اس کے حق میں انصاف کریں اور اُس کو جو اُس کا مہر میں حق ہے پورا کا پورا دیں۔

أطرافه: ۲٤۹٤، ۲۷٦۳، ٤٥۷۳، ٤٥۷٤، ٤٦۰۰، ٥۰٦٤، ٥۰۹۸، ٥۱۲۸، ٥۱۳۱، ٥۱٤۰، ٦۹٦٥۔

تشریح: إِلَى مَنْ يَنْكِحُ وَأَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ: یعنی کن عورتوں سے نکاح کرے اور کون سی عورتیں بہتر ہیں۔ مذکورہ بالا ابواب میں نکاح کی مختلف صورتوں کے جواز کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً یہ کہ کنوارے رشتے تلاش کرنا، بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرنا، چھوٹی عمر کی لڑکی کا بڑی عمر کے مرد سے شادی کرنا، مالدار کا

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں تُو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور (متوجہ کرتا ہے اس طرف) جو تم پر کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جا چکا ہے جن کو تم وہ نہیں دیتے جو اُن کے حق میں فرض کیا گیا حالانکہ خواہش رکھتے ہو کہ اُن سے نکاح کرو۔“

غریب سے شادی کرنا، غریب آدمی کا امیر سے شادی کرنا وغیرہ۔ ان روایات میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اگرچہ نکاح کرنے میں انسان با اختیار ہے اور اس کی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ مالدار، اچھی شکل و صورت یا دیندار عورت کا انتخاب کرے مگر ازدواجی رشتہ کے اس بندھن میں بسا اوقات بعض چیزوں کی قربانی کر کے اور بعض فوائد کو چھوڑ کر بعض اور خوبیوں کی وجہ سے کسی مرد کا عورت سے یا عورت کا مرد سے نکاح ہو سکتا ہے اور یہ چیزیں مثلاً عمر، تعلیم، مالی حیثیت، دینی حیثیت وغیرہ شادی کے بابرکت حکم سے محروم ہونے کا موجب نہیں بننی چاہئیں۔ ہر ایک مرد اور عورت کو خدا اور اس کے رسول کے حکم پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور اس طرح اپنے آپ کو اور دوسروں کو اور معاشرے کو شادی نہ کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے نقصانات سے بچانا چاہیئے۔ اور اس میں شادی کے لئے اگر کسی بڑے اہتمام کی توفیق نہ ہو یا موقع نہ ہو تو بھی نکاح کے اس بڑے مقصد کی خاطر جیسے حالات ہوں نکاح کر لینا چاہیئے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونہ سے دوران سفر اور جنگوں میں صحابہ کو معمولی حیثیت میں شادیاں کرنے کی تعلیم دی اور تجرد سے بچنے کا حکم دیا۔ کیونکہ تجرد خلافِ فطرت ہے سوائے اس کے کہ کسی کی حقیقی مجبوری ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”اگر حسب مراد رشتہ ملے تو اپنی کفو میں کرنا بہ نسبت غیر کفو کے بہتر ہے۔ لیکن یہ امر ایسا نہیں کہ بطور فرض کے ہو۔ ہر ایک شخص ایسے معاملات میں اپنی مصلحت اور اپنی اولاد کی بہتری کو خوب سمجھ سکتا ہے۔ اگر کفو میں وہ کسی کو اس لائق نہیں دیکھتا تو دوسری جگہ دینے میں حرج نہیں اور ایسے شخص کو مجبور کرنا کہ وہ بہرحال اپنی کفو میں اپنی لڑکی دیوے، جائز نہیں ہے۔“

(فقہ المسیح صفحہ ۲۴۵- بدر ۱۱، اپریل ۱۹۰۷ صفحہ ۳)

بَاب ۱۷ : مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ

عورت کی نحوست سے بچنا

وَقَوْلُـهُ تَعَـالَى: اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ (التغابن: ۱۵).

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: یعنی تمہاری بیویوں اور بچوں سے بعض تمہارے دشمن بھی ہیں۔

۵۰۹۳ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

۵۰۹۳: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا، کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے حمزہ اور سالم سے جو حضرت

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الْمَرْأَةِ وَالدَّارِ وَالْفَرَسِ.

عبداللہ بن عمرؓ کے بیٹے تھے، ان دونوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نحوست عورت اور گھر اور گھوڑے میں (بھی) ہوتی ہے۔

أطرافُه: ۲۰۹۹، ۲۸۵۸، ۵۰۹۴، ۵۷۵۳، ۵۷۷۲۔

۵۰۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَسْقَلَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرُوا الشُّؤْمَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ.

۵۰۹۴: محمد بن منہال نے ہمیں بتایا کہ یزید بن زُریع نے ہم سے بیان کیا۔ عمر بن محمد عسقلانی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نحوست کا ذکر کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر نحوست کسی چیز میں ہو تو پھر گھر، عورت اور گھوڑے میں ہو گی۔

أطرافُه: ۲۰۹۹، ۲۸۵۸، ۵۰۹۳، ۵۷۵۳، ۵۷۷۲۔

۵۰۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالْمَسْكَنِ.

۵۰۹۵: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے، ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد (ساعدیؓ) سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی چیز میں ہے تو پھر گھوڑے، عورت اور گھر میں۔

طرفُه: ۲۸۵۹۔

۵۰۹۶: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

۵۰۹۶: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے سلیمان (بن طرخان) تیمی سے روایت کی۔ سلیمان

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

نے کہا: میں نے ابوعثمان نہدی سے سنا۔ انہوں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے، حضرت اسامہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: مردوں کو نقصان دینے والا کوئی فتنہ عورتوں سے بڑھ کر میں نے اپنے بعد نہ چھوڑا۔

تشریح: مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ: یعنی عورت کی نحوست سے بچنا۔ زیر باب روایات میں گھوڑے، عورت اور مکان کی نحوست کے بارہ میں ذکر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں فرمایا تھا۔ مَا قَالَهُ وَإِنَّمَا قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَتَطَيَّرُونَ مِنْ ذٰلِكَ۔[1] یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہا بلکہ فرمایا کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ مذکورہ بالا چیزوں سے بُرا شگون لیتے تھے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کرنے پر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ يَقُولُونَ إِنَّ الشُّؤْمَ فِي ثَلَاثَةٍ۔[2] یعنی کہ یہود ہلاک ہوں وہ کہتے ہیں کہ تین چیزوں میں نحوست ہے۔

قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ: آپؐ نے فرمایا مردوں کو نقصان دینے والا کوئی فتنہ عورتوں سے بڑھ کر میں نے اپنے بعد نہیں چھوڑا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انتباہ آج کے زمانہ میں اپنی ہولناکیوں اور تباہ کاریوں کے ساتھ انٹرنیٹ، سوشل میڈیا اور مواصلات کے جدید ذرائع میں ایک سیلاب کی صورت میں بہہ رہا ہے اور کوئی طبقہ انسانی اس سے محفوظ نہیں۔ مرد، عورتیں، بچے، بوڑھے، جوان اس دجالی دھواں کے تعفن سے مسموم ہو رہے ہیں سوائے ان کے جو إِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ (ھود: ۱۲۰)[3] کے حصن حصین میں آ جائیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے شیطان کو روزِ اوّل سے یہ چیلنج کر دیا تھا: إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ (الحجر: ۴۳)[4] پس شہوت اور بے حیائی کے اس طوفان سے آج وہی محفوظ ہیں جو اس زمانہ کے نوح کی کشتی میں سوار ہو کر اس کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے إِنِّي أُحَافِظُ كُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ[5] (تذکرہ، صفحہ ۳۴۸) کے حصن حصین میں پناہ لیتے ہیں۔

---

[1] (مسند احمد بن حنبل، حدیث السیدۃ عائشۃ، جزء ۶ صفحہ ۲۴۰)

[2] (مسند أبی داود الطیالسی، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، الأفراد عن عائشۃ، جزء ۳ صفحہ ۱۲۴)

[3] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: "سوائے اس کے جس پر تیرا ربّ رحم کرے۔"

[4] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: "یقیناً (جو) میرے بندے (ہیں) ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہو گا۔"

[5] یعنی میں اس کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہے۔

بَاب ١٨: الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ

آزاد عورت کا غلام کے تحت ہونا

٥٠٩٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُرْمَةٌ عَلَى النَّارِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ؟ فَقِيلَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

۵۰۹۷: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے، ربیعہ نے قاسم بن محمد سے، قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، وہ فرماتی تھیں: بریرہؓ میں تین قابل عمل نمونے ہیں۔ وہ آزاد ہوئی اور اسے (اپنے خاوند کے پاس رہنے کا) اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وراثت کا حق اُسی کا ہے جو آزاد کرے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر آئے۔ اور ہانڈی آگ پر تھی۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور گھر کے سالن میں سے کچھ سالن پیش کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں نے ہانڈی نہیں دیکھی تھی؟ آپؐ سے کہا گیا: گوشت ہے جو بریرہؓ کو بطور صدقہ دیا گیا ہے اور آپؐ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپؐ نے فرمایا: وہ اُس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ۔

أطرافه: ٤٥٦، ١٤٩٣، ٢١٥٥، ٢١٦٨، ٢٥٣٦، ٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٣، ٢٥٦٤، ٢٥٦٥، ٢٥٧٨، ٢٧١٧، ٢٧٢٦، ٢٧٢٩، ٢٧٣٥، ٥٢٧٩، ٥٢٨٤، ٥٤٣٠، ٦٧١٧، ٦٧٥١، ٦٧٥٤، ٦٧٥٨، ٦٧٦٠-

بَاب ١٩: لَا يَتَزَوَّجُ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعٍ

چار عورتوں سے زیادہ شادی نہ کرے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ. (النساء: ٤)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: دو دو (سے) اور تین تین (سے) اور چار چار۔

وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَام يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أُولِيٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (الفاطر: ٢) يَعْنِي مَثْنَى أَوْ ثُلَاثَ أَوْ رُبَاعَ.

اور علی بن حسین (زین العابدین) علیہما السلام نے کہا: اس آیت سے یہ مراد ہے دو یا تین یا چار۔ جیسے اللہ جلّ ذکرہ نے (اس آیت میں) فرمایا: اُولِیٓ اَجْنِحَةٍ... یعنی دو پنکھ والے یا تین پنکھ والے یا چار پنکھ والے۔

٥٠٩٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى (النساء: ٤) قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ وَهُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهَا مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ.

۵۰۹۸: محمد (بن سلام بیکندی) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدہ نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی: وَاِنْ خِفْتُمْ...[1] جو آیت ہے، (حضرت عائشہؓ نے) فرمایا: اس سے وہ یتیم لڑکی مراد ہے جو کسی شخص کے پاس ہو اور وہ اس کا سرپرست ہو پھر وہ اس کے مال کی وجہ سے اُس سے شادی کر لے اور اس سے بُرا سلوک کرے اور اُس کے مال میں انصاف سے تصرف نہ کرے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ اس کے سوا دوسری عورتوں سے جو اُسے پسند ہوں نکاح کر لے دو سے یا تین سے یا چار سے۔

أطرافُه: ٢٤٩٤، ٢٧٦٣، ٤٥٧٣، ٤٥٧٤، ٤٦٠٠، ٥٠٦٤، ٥٠٩٢، ٥١٢٨، ٥١٣١، ٥١٤٠، ٦٩٦٥۔

بَاب ٢٠: وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيٓ اَرْضَعْنَكُمْ (النساء: ٢٤)

یعنی تمہاری وہ مائیں بھی حرام ہیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے

وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

اور دودھ پلانے سے وہ رشتہ بھی حرام ہو جاتا ہے جو رشتہ نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتا ہے۔

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے۔“

٥٠٩٩: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ؟ فَقَالَ نَعَمْ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ.

أطرافُه: ٢٦٤٦، ٣١٠٥-

۵۰۹۹: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے، عبداللہ نے عَمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہؓ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے اور انہوں نے ایک شخص کی آواز سنی جو حضرت حفصہؓ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں نے کہا: یارسول اللہ! یہ ایک شخص ہے جو آپؐ کے گھر میں جانے کی اجازت مانگتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ فلاں ہے جو حضرت حفصہؓ کا رضاعی چچا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنے رضاعی چچا کے متعلق پوچھا: اگر فلاں زندہ ہوتا تو وہ میرے پاس اندر آتا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ رضاعت بھی اُن رشتوں کو معزز کر دیتی ہے جنہیں ولادت معزز کرتی ہے۔

٥١٠٠: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَزَوَّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

۵۱۰۰: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ سے، شعبہ نے قتادہ سے، قتادہ نے جابر بن زید سے، جابر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: کیا آپؐ حمزہؓ کی بیٹی سے شادی نہیں کر لیتے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

وَقَالَ بِشْرُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ

اور بشر بن عمر نے بھی اسی طرح نقل کیا۔ انہوں نے

قَتَادَةَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ.. مِثْلَهُ.

طرفه: ٢٦٤٥۔

کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ میں نے قتادہ سے سنا۔ (انہوں نے کہا:) میں نے جابر بن زید سے سنا۔

٥١٠١: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ فَقَالَ أَوَتُحِبِّينَ ذَلِكِ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي. قُلْتُ فَإِنَّا نُحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ. فَقَالَ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي. إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ وثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ وَكَانَ أَبُو لَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا مَاتَ

۵۱۰۱: حکم بن نافع نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں خبر دی۔ اُنہوں نے زُہری سے روایت کی، کہا: عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے اُنہیں خبر دی کہ حضرت ابوسفیانؓ کی بیٹی حضرت اُمّ حبیبہؓ نے انہیں بتایا۔ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! آپؐ میری بہن سے جو ابوسفیانؓ کی بیٹی ہے نکاح کر لیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس کو پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا: ہاں میں آپؐ کے لئے تنہا تو ہوں نہیں، اور پسند کرتی ہوں کہ جو بھلائی میں میری شریک ہو وہ میری بہن ہو۔ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ میرے لئے جائز نہیں۔ (حضرت ام حبیبہؓ کہتی تھیں) میں نے کہا: ہمیں بتایا جاتا ہے کہ آپؐ ابوسلمہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اُم سلمہؓ کی بیٹی سے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر وہ میری پرورش میں میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی میرے لئے جائز نہ ہوتی، کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور ابوسلمہؓ کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ اس لئے تم اپنی بیٹیاں مجھ پر پیش نہ کیا کرو اور نہ ہی اپنی بہنیں۔ عروہ نے کہا: اور ثویبہ ابولہب کی لونڈی تھی۔ ابولہب نے اُسے آزاد کر دیا تھا۔ اور اُس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا تھا۔ جب ابولہب مر گیا تو اُس

أَبُو لَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيبَةٍ قَالَ لَهُ مَاذَا لَقِيتَ؟ قَالَ أَبُو لَهَبٍ لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ. غَيْرَ أَنِّي سُقِيتُ فِي هَذِهِ بِعَتَاقَتِي ثُوَيْبَةَ.

أطرافه: ٥١٠٦، ٥١٠٧، ٥١٢٣، ٥٣٧٢-

کے کسی رشتہ دار کو نہایت ہی بُرے حال میں خواب میں دکھایا گیا۔ اس نے اس سے پوچھا: کیسے گزری؟ ابولہب نے کہا: تم سے جدا ہونے کے بعد آرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کے عوض میں مجھے کچھ پانی پلا دیا جاتا ہے۔

تشریح: وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ: یعنی اور تمہاری وہ مائیں بھی حرام ہیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے۔ اسلام نے ان رشتوں کو بھی حرمت کے رشتوں میں شمار کیا ہے جو رضاعت یعنی دودھ پلانے سے بنتے ہیں اور ان کی حرمت بھی ویسی ہے جیسی حقیقی رشتوں کی۔ یعنی ماں، بہن، بیٹی وغیرہ کی ہے۔ اس سے اسلام نے حرمت کے دائرہ کو ایسی وسعت دی ہے کہ بہت سارے غیر حقیقی رشتوں کو حقیقی رشتوں کی لڑی میں پرو کر خاندان کا دائرہ اس قدر بڑھا دیا ہے کہ وہ روز افزوں ترقی کے ساتھ ساتھ تمام انسانی معاشرہ کو ایک ناطے میں باندھ کر ایک جسم کی صورت بنا دیتا ہے کہ اُس کے ایک حصہ کی تکلیف کو سارا بدن محسوس کرتا ہے اور ایک حصہ کی خوشی سارے وجود کو مسرور کر دیتی ہے۔ اس سے دراصل تمام انسانی رشتوں کے احترام کی تعلیم دی ہے جو معاشرے کو جنت نظیر بنانے کا ایک نہایت حکیمانہ منصوبہ ہے جس کی حکمتیں وقت اور زمانے کے ساتھ ساتھ کھلتی جائیں گی اور انسان اسلامی تعلیم کی ان خوبیوں کا دلدادہ بنتا جائے گا۔

بَاب ۲۱: مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ

جس نے کہا کہ دو سال کے بعد دودھ نہ پلایا جائے

لِقَوْلِهِ تَعَالَى حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ (البقرة: ٢٣٤) وَمَا يُحَرِّمُ مِنْ قَلِيلِ الرَّضَاعِ وَكَثِيرِهِ.

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یعنی دو برس دودھ پلانا ہوگا، یہ اس کے لئے جو پورے طور پر دودھ پلانا چاہے، اور جو رشتے معزز ہو جاتے ہیں بوجہ تھوڑے دودھ پلانے سے یا زیادہ۔

٥١٠٢: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ

۵۱۰۲: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اشعث سے، اشعث نے اپنے باپ (سلیم بن اسود) سے، انہوں نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس آئے

كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ إِنَّهُ أَخِي فَقَالَ انْظُرْنَ مَا[1] إِخْوَانُكُنَّ فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

اور اُن کے پاس ایک شخص تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے آپؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا جیسے آپؐ نے اسے بُرا منایا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: یہ میرا (رضاعی) بھائی ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا: دیکھ بھال لیا کرو کون تمہارے بھائی ہیں۔ کیونکہ رضاعت وہی ہے جو بھوک دُور کرنے کی غرض سے ہو۔

طرفه: ٢٦٤٧۔

بَاب ٢٢: لَبَنُ الْفَحْلِ

نر کا دودھ (رضاعی باپ کا رشتہ)

٥١٠٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ.

۵۱۰۳: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ابن شہاب سے ابن شہاب نے عروہ بن زبیر سے، عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ افلح جو ابوالقعیس کے بھائی تھے آئے اور اُن سے اندر آنے کی اجازت مانگنے لگے، اور وہ اُن کے رضاعی چچا تھے۔ یہ حجاب نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ میں نے اُن کو اجازت دینے سے انکار کیا۔ جب رسول اللہ ﷺ آئے تو میں نے آپؐ کو جو میں نے کیا تھا بتایا، آپؐ نے مجھے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو۔

أطرافه: ٢٦٤٤، ٤٧٩٦، ٥١١١، ٥٢٣٩، ٦١٥٦۔

بَاب ٢٣: شَهَادَةُ الْمُرْضِعَةِ

دودھ پلانے والی کی شہادت

٥١٠٤: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا

۵۱۰۴: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں بتایا۔ ایوب

[1] فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں اس جگہ لفظ "مَنْ" ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۱۸۳) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ- قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ لَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ - قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ لِي إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ قُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ. قَالَ كَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ. وَأَشَارَ إِسْمَاعِيلُ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِي أَيُّوبَ.

(سختیانی) نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھ سے عبید بن ابی مریم نے بیان کیا۔ وہ حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت کرتے تھے۔ (عبداللہ بن ابی ملیکہ نے) کہا: اور میں نے بھی یہ حدیث خود حضرت عقبہؓ سے سنی مگر عبید کی حدیث مجھے زیادہ یاد ہے۔ (حضرت عقبہؓ نے) کہا: میں نے ایک عورت سے شادی کی۔ اتنے میں ایک سیاہ فام عورت آئی، وہ کہنے لگی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ یہ سن کر میں نبی ﷺ کے پاس آیا اور میں نے کہا: میں نے فلاں عورت سے جو فلاں کی بیٹی ہے شادی کی۔ پھر ایک سیاہ فام عورت ہمارے پاس آئی اور اس نے مجھے کہا: میں نے تو تم دونوں کو دودھ پلایا تھا حالانکہ وہ جھوٹی ہے۔ آپؐ نے مجھ سے منہ پھیر لیا۔ میں آپؐ کے سامنے اس طرف سے آیا جس طرف آپؐ کا منہ تھا۔ میں نے کہا وہ جھوٹی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اب تم اس کے ساتھ کیسے رہ سکتے ہو جبکہ وہ عورت یہ کہتی ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا تھا۔ اس عورت کو علیحدہ کر دو۔ اور اسماعیل نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی سبابہ اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا کہ ایوب نے اس طرح اشارہ کیا تھا۔

أطرافه: ۸۸، ۲۰۵۲، ۲٦٤۰، ۲٦٥۹، ۲٦٦۰-

تشریح: شَهَادَةُ الْمُرْضِعَةِ: یعنی دودھ پلانے والی کی شہادت۔ باب ۲۰ سے ۲۳ تک کی احادیث میں رضاعت کے نتیجہ میں قائم ہونے والے رشتوں اور ان کے تعلق سے دیگر مسائل کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں فقہ احمدیہ کا ایک مفید نوٹ درج ذیل ہے:

۱. وہ رشتے جو بر بنائے نسب حرام ہیں اگر وہی رشتے بر بنائے رضاعت قائم ہوں تو اُن سے بھی نکاح ابدی حرام

ہے۔ مثلاً رضاعی ماں، رضاعی بہن، رضاعی نواسی، رضاعی پوتی، رضاعی بیٹی، رضاعی خالہ، رضاعی پھوپھی وغیرہ۔ البتہ حرمت بربنائے رضاعت صرف دودھ پینے والے تک محدود رہتی ہے اس کے بہن بھائی اس سے متاثر نہیں ہوتے۔ رضاعی رشتوں میں رضاعی ماں اور رضاعی بہنوں کی حرمت نص صریح کی بناء پر ہے۔ جیسا کہ فرمایا: وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ (النساء:۲۴) یعنی تمہاری وہ مائیں بھی تم پر حرام ہیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی۔

باقی رضاعی رشتوں کی حرمت نص حدیث پر مبنی ہے۔ حرمت رضاعت محض ایک دو مرتبہ دودھ چوس لینے سے واقع نہیں ہوتی۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ، أَوِ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ[1] یعنی ایک دو مرتبہ یا ایک دو گھونٹ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

"رَضْعَةٌ" دراصل ایک مرتبہ سیر ہو کر دودھ پینے کو کہتے ہیں اور بچہ اوسطاً دن میں پانچ مرتبہ دودھ پیتا ہے اور ایک حدیث سے ثابت ہے کہ پانچ بار دودھ پینے سے حرمت رضاعت قائم ہوتی ہے۔ پس اگر کوئی بچہ کم از کم پانچ مرتبہ سیر ہو کر دودھ پیئے خواہ مختلف اوقات میں تو اس سے حرمت ثابت ہو جائے گی اس سے کم پر نہیں۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں: قَالَتْ عَائِشَةُ أُنْزِلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ خَمْسٌ، وَصَارَ إِلَى خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ[2] یعنی پہلے دس بار دودھ پینے سے حرمت قائم ہونے کا حکم تھا پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور پانچ بار دودھ پینے سے حرمت ثابت ہونے کا قانون مقرر ہوا۔

اکثر ائمہ کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ رضاعت کی عمر یعنی دو سال کی عمر کے اندر اندر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کا یہی مسلک ہے۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ رضاعت مجاعت سے ہوتی ہے اور مجاعت اس بھوک کو کہتے ہیں جو رضاعت کی عمر کے اندر بچہ دودھ کے لئے محسوس کرتا ہے۔ روایت کے الفاظ یہ ہیں: فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ[3] یعنی رضاعت اس عمر میں دودھ پینے کا نام ہے جبکہ بچہ کی بھوک دور کرنے کا زیادہ تر انحصار دودھ کی خوراک پر ہو۔ ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں: لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ، وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ[4] یعنی دودھ پینے سے حرمت اس وقت قائم ہوتی ہے جبکہ دودھ سے بچہ پیٹ بھرے۔ یعنی دودھ اس کی خوراک ہو اور دودھ چھڑانے کی عمر سے پہلے اس نے کسی دوسری عورت کا دودھ پیا ہو۔

اس بارہ میں صاحب بدایۃ المجتہد علامہ ابن رُشد لکھتے ہیں: وَاتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ الرَّضَاعَ يُحَرِّمُ فِي الْحَوْلَيْنِ. وَاخْتَلَفُوا فِي رَضَاعِ الْكَبِيرِ فَقَالَ مَالِكٌ، وَأَبُو حَنِيفَةَ، وَالشَّافِعِيُّ وَكَافَّةُ الْفُقَهَاءِ: لَا يُحَرِّمُ رَضَاعُ الْكَبِيرِ[5] یعنی علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بچہ اگر دو سال کی عمر میں دودھ پیئے تو رضاعت ثابت ہو گی اور بڑی عمر کا بچہ اگر دودھ پیئے تو

---

[1] (سنن ابن ماجه، كتاب النكاح، بَابُ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ، جزء اول صفحہ ۶۲۴)

[2] (سنن الترمذی، أَبْوَابُ الرَّضَاعِ، بَابُ مَا جَاءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ، جزء ۳ صفحہ ۴۴۸)

[3] (صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب مَنْ قَالَ لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ، روایت نمبر ۵۱۰۲)

[4] (سنن الترمذی، أَبْوَابُ الرَّضَاعِ، بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ، جزء ۳ صفحہ ۴۵۰)

[5] (بداية المجتهد، كتاب النكاح، الباب الثانی، الْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي مَانِعِ الرَّضَاعِ، جزء ۳ صفحہ ۶۰)

رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔ امام مالک، امام ابو حنیفہ، امام شافعی اور اکثر فقہاء کا یہی مسلک ہے۔

پس فقہاء کی ان تصریحات اور بیان کردہ روایات کی بناء پر نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اگر کوئی بچہ رضاعت کی عمر کے دوران پانچ مرتبہ پیٹ بھر کر دودھ پی لے تو حرمت ثابت ہو گی ورنہ نہیں۔

۲. دودھ پینے والے لڑکے یا لڑکی کا رشتہ دودھ پلانے والی کی اولاد کے علاوہ اس کے یا اس کے خاوند کے دوسرے رشتہ داروں سے بھی نہیں ہو سکتا۔ رضاعی ماں اور بہن کے علاوہ دیگر رضاعی رشتوں کی حرمت حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بناء پر ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ[1] یعنی دودھ پینے والے پر رضاعت کی وجہ سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (ماخوذ از فقہ احمدیہ حصہ دوم مشتمل بر اَحکامِ شخصیہ، صفحہ ۳۳ تا ۳۵)

بَاب ۲۴: مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ

جن عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے اور جن سے ممانعت ہے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَ أَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْأَخِ وَ بَنٰتُ الْأُخْتِ إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ إِلَى إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. (النساء: ۲۴، ۲۵)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ ... عَلِيْمًا حَكِيْمًا.[2]

[1] (صحیح البخاری، کتاب الشهادات، بَابُ الشهادة على الأنساب، روایت نمبر ۲۶۴۵)

[2] ترجمہ حضرت خلیفة المسیح الرابعؒ: "تم پر تمہاری مائیں حرام کر دی گئی ہیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھائی کی بیٹیاں اور بہن کی بیٹیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے۔ اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور جن بیویوں سے تم ازدواجی تعلقات قائم کر چکے ہو اُن کی وہ پچھلگ بیٹیاں بھی تم پر حرام ہیں جو تمہارے گھر میں پلی ہوں۔ ہاں اگر تم ان (یعنی بیویوں) سے ازدواجی تعلقات قائم نہ کر چکے ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں۔ نیز تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں بھی جو تمہاری پشت سے ہوں۔ نیز یہ بھی (تم پر حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو (اپنے نکاح میں) اکٹھا کرو سوائے اس کے جو پہلے گزر چکا۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور عورتوں میں سے وہ (بھی تم پر حرام ہیں) جن کے خاوند موجود ہوں سوائے اُن کے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوں۔ یہ اللہ کی طرف سے تم پر فریضہ ہے اور تمہارے لئے حلال کر دیا گیا ہے جو اس کے علاوہ ہے کہ تم (انہیں) اپنانا چاہو، اپنے اموال کے ذریعہ اپنے کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نہ کہ بے حیائی اختیار کرتے ہوئے۔ پس اُن کو اُن کے مہر فریضہ کے طور پر دو اس بنا پر کہ جو تم اُن سے استفادہ کر چکے ہو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارہ میں جو تم مہر مقرر ہونے کے بعد (کسی تبدیلی پر) باہم رضامند ہو جاؤ۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔"

وَقَالَ أَنَسٌ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ (النساء:٢٥) ذَوَاتُ الْأَزْوَاجِ الْحَرَائِرُ حَرَامٌ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء:٢٥) لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يَّنْزِعَ الرَّجُلُ جَارِيَتَهُ مِنْ عَبْدِهِ. وَقَالَ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ (البقرة:٢٢٢).

اور حضرت انسؓ نے کہا: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ سے مراد وہ خاوند والیاں ہیں جو آزاد ہیں، وہ بھی حرام ہیں۔ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی سوائے اُن کے جن کے تم اپنے معاہدات کی رُو سے جائز مالک بنے ہو۔ حضرت انسؓ (اس آیت کی بنا پر اس میں) حرج نہیں سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنے غلام سے اپنی لونڈی کو جدا کرے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ یعنی مشرک عورتوں سے جب تک کہ وہ مؤمن نہ ہو جائیں نکاح نہ کرو۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا زَادَ عَلَى أَرْبَعٍ فَهُوَ حَرَامٌ كَأُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ.

اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: چار عورتوں سے جو زیادہ ہو وہ بھی اسی طرح حرام ہے جیسے اپنی ماں یا اپنی بیٹی یا اپنی بہن۔

٥١٠٥: وَقَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي حَبِيبٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَرُمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَّمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ. ثُمَّ قَرَأَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ (النساء:٢٤) الْآيَةَ. وَجَمَعَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ بَيْنَ ابْنَةِ عَلِيٍّ وَامْرَأَةِ عَلِيٍّ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ لَا بَأْسَ

۵۱۰۵: اور احمد بن حنبل نے ہم سے کہا کہ یحيٰ بن سعید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سفیان (ثوری) سے روایت کی کہ حبیب (بن ابی ثابت) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ خاندانی رشتوں میں سے سات حرام ہیں اور دامادی رشتوں میں سے بھی سات حرام ہیں۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے یہ آیت پڑھی: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ۔[1] اور حضرت عبداللہ بن جعفر (بن ابی طالبؓ) نے حضرت

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: "تم پر تمہاری مائیں حرام کر دی گئی ہیں۔"

بِهِ وَكَرِهَهُ الْحَسَنُ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ. وَجَمَعَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَيْنَ ابْنَتَيْ عَمٍّ فِي لَيْلَةٍ وَكَرِهَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لِلْقَطِيعَةِ وَلَيْسَ فِيهِ تَحْرِيمٌ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَ أُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ (النساء:٢٥). وَقَالَ عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِأُخْتِ امْرَأَتِهِ لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ. وَيُرْوَى عَنْ يَّحْيَى الْكِنْدِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ وأَبِي جَعْفَرٍ فِيمَنْ يَّلْعَبُ بِالصَّبِيِّ إِنْ أَدْخَلَهُ فِيهِ فَلَا يَتَزَوَّجَنَّ أُمَّهُ. وَيَحْيَى هٰذَا غَيْرُ مَعْرُوفٍ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ. وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا زَنَى بِهَا لَمْ تَحْرُمْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي نَصْرٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَرَّمَهُ. وَ أَبُو نَصْرٍ هٰذَا لَمْ يُعْرَفْ بِسَمَاعِهِ مِنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَيُرْوَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ

علیؓ کی بیٹی اور حضرت علیؓ کی بیوی[1] دونوں کو ایک وقت میں اپنے نکاح میں رکھا۔ اور ابن سیرین نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور حسن (بصری) نے ایک دفعہ اسے بُرا منایا اور پھر کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اور حسن بن حسن بن علی نے ایک ہی رات میں اپنے چچا کی دو بیٹیوں[2] سے شادی کی۔ اور جابر بن زید نے اسے بُرا منایا، اس لئے کہ (بہنوں میں) ناچاقی ہوتی ہے، اور اس میں حرمت نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَ أُحِلَّ لَكُمْ... یعنی ان کے سوا تمہارے لئے حلال کی گئیں۔ اور عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا: اگر اپنی بیوی کی بہن سے زنا کرے تو اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔ اور یحيٰ (بن قیس) کندی سے مروی ہے کہ انہوں نے شعبی اور ابوجعفر سے اس شخص کے متعلق روایت کی جو اغلام باز ہو۔ اگر وہ اس کے ساتھ پورے طور پر بدکاری کرے تو اس کی ماں سے نکاح نہ کرے۔ اور یہ یحيٰ راوی غیر معروف ہے، روایت میں کسی نے اس کی پیروی نہیں کی۔ اور عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا: اگر کسی نے اپنی خوشدامن سے زنا کیا تو اس کی بیوی

---

[1] حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ نے (حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کی بیٹی) حضرت زینبؓ اور (حضرت علیؓ کی بیوی) لیلیٰ بنت مسعود سے شادی کی تھی۔ (فتح الباری جزء ۹ صفحہ ۱۹۴)

[2] حسن بن حسن بن علی نے اپنے دو چچا محمد بن علی اور عمر بن علی کی بیٹیوں سے نکاح کیا تھا۔ (فتح الباری جزء ۹ صفحہ ۱۹۴)

بْنِ زَيْدٍ وَالْحَسَنِ وَبَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ تَحْرُمُ عَلَيْهِ. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ حَتَّى يُلْزِقَ بِالْأَرْضِ يَعْنِي حَتَّى يُجَامِعَ. وَجَوَّزَهُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ عَلِيٌّ لَا يَحْرُمُ وَهَذَا مُرْسَلٌ.

اس پر حرام نہ ہوگی۔ اور ابو نصر سے بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے اس کو حرام قرار دیا۔ اور یہ ابو نصر ایسا شخص ہے اس کے متعلق معلوم نہیں ہوا کہ اس نے یہ روایت حضرت ابن عباسؓ سے سنی۔ اور حضرت عمران بن حصینؓ اور جابر بن زید اور حسن (بصری) اور بعض اہل عراق سے مروی ہے کہ وہ اس پر حرام ہو جائے گی۔ اور حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ جب تک اس کو زمین پر چت نہ لگادے وہ حرام نہ ہوگی۔ اور (سعید) بن مسیب، عروہ اور زُہری نے اس کو جائز قرار دیا۔ اور زُہری نے کہا: حضرت علیؓ کہتے تھے کہ حرام نہ ہوگی۔ اور یہ روایت مرسل ہے۔

بَاب ٢٥

وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ (النساء: ٢٤)

اور تمہاری ربائب (یعنی سوتیلی لڑکیاں) جو تمہاری پرورش میں ہیں، تمہاری ان عورتوں سے ہیں جن سے تم خلوت کر چکے ہو

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدُّخُولُ وَالْمَسِيسُ وَاللِّمَاسُ هُوَ الْجِمَاعُ. وَمَنْ قَالَ بَنَاتُ وَلَدِهَا هُنَّ مِنْ بَنَاتِهَا فِي التَّحْرِيمِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ حَبِيبَةَ لَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ وَكَذَلِكَ حَلَائِلُ وَلَدِ الْأَبْنَاءِ هُنَّ حَلَائِلُ الْأَبْنَاءِ. وَهَلْ تُسَمَّى الرَّبِيبَةَ وَإِنْ لَّمْ

حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ دخول اور مسیس اور لماس ان سب سے مراد جماع ہے۔ اور جس نے یہ کہا: پوتیاں بھی حرمت کے اعتبار سے اپنی لڑکیاں ہی ہیں، اس لئے کہ نبی ﷺ نے حضرت اُم حبیبہؓ سے فرمایا: تم مجھ پر اپنی بیٹیاں نہ پیش کیا کرو اور نہ ہی اپنی بہنیں، اور ایسا ہی پوتوں کی بیویاں، وہ بھی اپنی بہوئیں ہی ہیں۔ اور کیا اس لڑکی کو ربیبہ

تَكُنْ فِي حَجْرِهِ؟ وَدَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبِيبَةً لَهُ إِلَى مَنْ يَكْفُلُهَا وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ابْنَتِهِ ابْنًا.

کہا جائے گو وہ اس کی پرورش میں نہ ہو؟ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ربیبہ ایسے شخص کو دی جو اس کی سرپرستی کرے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے کو بیٹا فرمایا۔

٥١٠٦: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ قَالَ فَأَفْعَلُ مَاذَا؟ قُلْتُ تَنْكِحُ. قَالَ أَتُحِبِّينَ؟ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِيكَ أُخْتِي. قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قُلْتُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ. قَالَ ابْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ. فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ دُرَّةُ بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ.

أطرافه: ٥١٠١، ٥١٠٧، ٥١٢٣، ٥٣٧٢۔

۵۱۰۶: (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے ہمیں بتایا۔ سفیان (بن عیینہ) نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام (بن عروہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت زینب (بنت ابی سلمہؓ) سے، حضرت زینبؓ نے حضرت اُم حبیبہؓ سے روایت کی، وہ کہتی تھیں کہ میں نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپؐ کو ابوسفیان کی بیٹی (سے شادی) کی خواہش ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں اسے کیا کروں گا۔ میں نے کہا: آپؐ نکاح کریں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا: میں آپؐ کے لئے اکیلی نہیں رہنے کی اور آپؐ میں جو میرا شریک ہو مجھے زیادہ پسند ہے کہ میری بہن ہو۔ آپؐ نے فرمایا: وہ میرے لئے جائز نہیں۔ میں نے کہا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپؐ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اُم سلمہؓ کی بیٹی سے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر وہ میری ربیبہ نہ ہوتی تب بھی وہ میرے لئے جائز نہ تھی، ثویبہ نے مجھے اور اس کے باپ کو دودھ پلایا تھا۔ تم اپنی بیٹیاں مجھے نہ پیش کیا کرو اور نہ اپنی بہنیں۔ لیث (بن سعد) نے کہا کہ ہم سے ہشام نے بیان کیا کہ وہ حضرت دُرّہ بنت اُم سلمہؓ تھیں۔

بَاب ٢٦: وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ (النساء: ٢٤)

یعنی یہ (بھی حرام ہے) کہ تم دو بہنوں کو اکٹھا کرو سوائے اس کے کہ جو گزر چکا

٥١٠٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّينَ؟ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟ قَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ. فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

أطرافه: ٥١٠١، ٥١٠٦، ٥١٢٣، ٥٣٧٢-

٥١٠٧: عبد اللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عُقَیل سے، عُقَیل نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عروہ بن زبیر نے انہیں خبر دی کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے ان کو بتایا کہ حضرت اُم حبیبہؓ کہتی تھیں، میں نے کہا: یارسول اللہ! آپؐ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کرلیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم پسند کرو گی؟ میں نے کہا: ہاں میں اکیلی تو رہنے کی نہیں اور بھلائی میں جو میری شریک ہو مجھے زیادہ پسند ہے کہ وہ میری بہن ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو میرے لئے جائز نہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم ہم آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ آپؐ دُرّہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ام سلمہؓ کی بیٹی سے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم اگر وہ میری پرورش میں نہ ہوتی تب بھی میرے لئے جائز نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ ثویبہ نے مجھے اور ابوسلمہ کو دودھ پلایا تھا۔ اس لئے اپنی بیٹیاں مجھے نہ پیش کیا کرو اور نہ اپنی بہنیں۔

بَاب٢٧: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا

کسی عورت سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے

٥١٠٨: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا.

٥١٠٨: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ عاصم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبی سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روکا ہے کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی یا خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔

وَقَالَ دَاوُدُ وَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

داؤد اور ابن عون نے شعبی سے، شعبی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہوئے یہی کہا۔

٥١٠٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا.

طرفہ: ٥١١٠۔

٥١٠٩: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوزناد سے، ابوزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کو اس کی پھوپھی کے ساتھ اکٹھا نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی عورت کو اس کی خالہ کے ساتھ (اکٹھا کیا جائے۔)

٥١١٠: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى

٥١١٠: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: یونس نے زُہری سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ کہا: قبیصہ بن ذؤیب نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ

عَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا فَنُرَى خَالَةَ أَبِيهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ.

علیہ وسلم نے اس سے روکا کہ کسی عورت سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور کسی عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے نکاح کیا جائے۔ (زُہری کہتے تھے کہ) ہم اس عورت کے باپ کی خالہ کو بھی اسی درجہ پہ سمجھتے ہیں۔

طرفہ: ۵۱۰۹۔

۵۱۱۱: لِأَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ.

۵۱۱۱: کیونکہ عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ وہ کہتی تھیں: رضاعت کی وجہ سے وہی رشتے حرام سمجھو جو نسب کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں۔

أطرافه: ۲٦٤٤، ٤٧٩٦، ٥١٠٣، ٥٢٣٩، ٦١٥٦۔

تشریح: **مَا يَحِلُّ مِنَ النِّسَاءِ وَمَا يَحْرُمُ:** یعنی جن عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے اور جن سے ممانعت ہے۔ مذکورہ روایات میں بدکاری وغیرہ کے نتیجہ میں بعض جائز رشتوں کی حرمت کے جو اقوال ہیں وہ اِن علماء کی ذاتی رائے ہے۔ نیز ان روایات کے غیر ثقہ اور غیر مستند ہونے کا ذکر انہی روایات میں موجود ہے۔ امام بخاری ان اقوال کو لا کر ان روایات کے سقم کو ظاہر کر کے ان کا ردّ کرنا چاہتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ شریعت میں کہیں یہ بیان نہیں ہے کہ کسی ناجائز کام کے نتیجہ میں کوئی جائز کام بھی منع ہو جاتا ہے۔

سورۂ نساء آیات ۲۳ تا ۲۵ میں اُن عورتوں کا ذکر ہے جن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ ان آیات کی تفسیر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”ان عورتوں کے سوا جو ذکر ہو چکیں باقی سب عورتیں تم پر حلال ہیں مگر اس شرط سے کہ وہ تعلق صرف شہوت رانی کا ناجائز تعلق نہ ہو بلکہ نیک اور پاک مقاصد کی بنا پر نکاح ہو… اور یہ محض خدا کا حق ہے کہ جن چیزوں کو چاہے حلال کرے اور جن چیزوں کو چاہے حرام کرے اور وہی اپنے مصالح کو خوب جانتا ہے۔“

(چشمۂ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۵۱)

بَاب ۲۸: الشِّغَارُ
شغار

۵۱۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ. وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ الْآخَرُ ابْنَتَهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ.

۵۱۱۲: عبد اللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے روکا۔ اور شغار یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کو اس شرط پر بیاہ دے کہ دوسرا اپنی بیٹی کو اُس سے بیاہ دے۔ ان کے درمیان کوئی مہر نہ ہو۔

طرفہ: ۶۹۶۰۔

تشریح: الشِّغَارُ: شغار۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اسلام نے اس قسم کی شادی کو ناپسند کیا ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی دوسرے شخص کے لڑکے کو اس شرط پر دے کہ اس کے بدلہ میں وہ بھی اپنی لڑکی اس کے لڑکے کو دے۔ لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اگر طرفین کے فیصلے الگ الگ اوقات میں ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کو لڑکی دینے کی شرط پر نہ ہوئے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔“

(خطبات محمود، خطبہ نکاح فرمودہ ۲۷، دسمبر ۱۹۱۷، جلد ۳ صفحہ ۲۸)

بَاب ۲۹: هَلْ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِأَحَدٍ؟
کیا عورت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے تئیں کسی کو ہبہ کر دے

۵۱۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ خَوْلَةُ بِنْتُ حَكِيمٍ

۵۱۱۳: محمد بن سلام نے ہمیں بتایا کہ (محمد) بن فضیل نے ہم سے بیان کیا۔ ہشام (بن عروہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔

مِنَ اللَّائِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَمَا تَسْتَحِي الْمَرْأَةُ أَنْ تَهَبَ نَفْسَهَا لِلرَّجُلِ؟ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرْجِئُ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ (الاحزاب: ۵۲) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ فِي هَوَاكَ.

انہوں نے کہا: حضرت خولہ بنت حکیمؓ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے اپنے تئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کیا تھا۔ حضرت عائشہؓ کہنے لگیں: کیا عورت شرماتی نہیں کہ اپنے تئیں کسی آدمی کو ہبہ کردے؟ جب یہ آیت نازل ہوئی: تُرْجِئُ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ۔ یعنی ان میں سے جسے تو چاہے الگ کردے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں آپؐ کے ربّ کے متعلق یہی سمجھتی ہوں کہ وہ جلدی سے آپؐ کی خواہش کو پورا کر دیتا ہے۔

رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ. يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

اس حدیث کو ابوسعید (محمد بن مسلم) مؤدب اور محمد بن بشر اور عبدہ (بن سلیمان) نے بھی ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔ ان میں سے ایک دوسرے سے زیادہ بیان کرتا تھا۔

طرفه: ٤٧٨٨۔

بَاب ۳۰: نِكَاحُ الْمُحْرِمِ

محرم کا نکاح کرنا

٥١١٤: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۵۱۱۴: مالک بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ (سفیان) بن عیینہ نے ہمیں بتایا۔ عمرو (بن دینار) نے ہمیں خبر دی کہ جابر بن زید نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کی جبکہ آپؐ احرام باندھے ہوئے تھے۔

أطرافه: ١٨٣٧، ٤٢٥٨، ٤٢٥٩۔

بَاب ۳۱

نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيْرًا

آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متعہ کے نکاح سے روک دینا

۵۱۱۵: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَأَخُوهُ عَبْدُ اللهِ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ.

أطرافه: ٤٢١٦، ٥٥٢٣، ٦٩٦١-

۵۱۱۵: مالک بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ (سفیان) بن عیینہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زُہری سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حسن بن محمد بن علی اور ان کے بھائی عبداللہ (بن محمد بن علی) نے مجھے خبر دی۔ ان دونوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباسؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر (کی جنگ) کے زمانہ میں متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا۔

۵۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَرَخَّصَ فَقَالَ لَهُ مَوْلًى لَهُ إِنَّمَا ذَلِكَ فِي الْحَالِ الشَّدِيدِ وَفِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ أَوْ نَحْوَهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ.

۵۱۱۶: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر (محمد بن جعفر) نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوجمرۃ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے (حضرت عبداللہ) بن عباسؓ سے سنا کہ ان سے عورتوں سے متعہ کرنے کے متعلق مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا۔ اس پر ان کے ایک غلام نے ان سے کہا: یہ اضطراری حالت میں جائز ہوگا اور اس وقت جبکہ عورتوں کی کمی ہو یا کچھ ایسے ہی الفاظ کہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: ہاں۔

۵۱۱۷، ۵۱۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا

۵۱۱۷، ۵۱۱۸: علی (بن عبداللہ مدینی) نے ہم

سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَا كُنَّا فِي جَيْشٍ فَأَتَانَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا.

سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عمرو (بن دینار) نے حسن بن محمد (بن علی بن ابی طالب) سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کی۔ ان دونوں نے کہا: ہم ایک فوج میں تھے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی ہمارے پاس آیا اور اس نے کہا: تمہیں اجازت دے دی گئی ہے۔ اس لئے تم متعہ کرلو۔

۵۱۱۹: وَقَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ تَوَافَقَا فَعِشْرَةُ مَا بَيْنَهُمَا ثَلَاثُ لَيَالٍ فَإِنْ أَحَبَّا أَنْ يَتَزَايَدَا أَوْ يَتَتَارَكَا تَتَارَكَا. فَمَا أَدْرِي أَشَيْءٌ كَانَ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً.

۵۱۱۹: اور ابن ابی ذئب نے کہا: مجھے ایاس بن سلمہ بن اکوع نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ ان کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو مرد اور عورت آپس میں متفق ہو جائیں تو وہ تین دن رات آپس میں مل کر رہیں۔ اگر وہ اس سے زیادہ رہنا چاہیں تو رہیں اور اگر ایک دوسرے سے الگ ہونا چاہیں تو الگ ہو جائیں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ ایسی اجازت تھی کہ ہمارے لئے خاص تھی یا تمام لوگوں کے لئے عام ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَدْ بَيَّنَهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ.

ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا: اور حضرت علیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اس کو واضح کیا کہ اجازت منسوخ ہے۔

تشریح: نَهْيُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ أَخِيرًا: آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا متعہ کے نکاح سے روک دینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"نادان عیسائیوں کو معلوم نہیں کہ اسلام نے متعہ کو رواج نہیں دیا۔ بلکہ جہاں تک ممکن تھا اس کو دنیا میں سے گھٹایا۔ اسلام سے پہلے نہ صرف عرب میں بلکہ دنیا کی

اکثر قوموں میں متعہ کی رسم تھی یعنی یہ کہ ایک وقت خاص تک نکاح کرنا پھر طلاق دے دینا اور اس رسم کے پھیلانے والے اسباب میں سے ایک یہ بھی سبب تھا کہ جو لوگ لشکروں میں منسلک ہو کر دوسرے ملکوں میں جاتے تھے یا بطریق تجارت ایک مدت تک دوسرے ملک میں رہتے تھے ان کو موقت نکاح یعنی متعہ کی ضرورت پڑتی تھی اور کبھی یہ بھی باعث ہوتا کہ غیر ملک کی عورتیں پہلے سے بتلا دیتی تھیں کہ وہ ساتھ جانے پر راضی نہیں اس لئے اسی نیت سے نکاح ہوتا تھا کہ فلاں تاریخ طلاق دی جائے گی۔ پس یہ سچ ہے کہ ایک دفعہ یا دو دفعہ اس قدیم رسم پر بعض مسلمانوں نے بھی عمل کیا۔ مگر وحی اور الہام سے نہیں بلکہ جو قوم میں پرانی رسم تھی معمولی طور پر اس پر عمل ہو گیا۔ لیکن متعہ میں بجز اس کے اور کوئی بات نہیں کہ وہ ایک تاریخ مقررہ تک نکاح ہوتا ہے اور وحی الٰہی نے آخر اس کو حرام کر دیا۔“

(نور القرآن نمبر ۲، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۵۰)

بَاب ۳۲: عَرْضُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

عورت کا اپنے تئیں کسی نیک شخص پر پیش کرنا

۵۱۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ قَالَ أَنَسٌ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَكَ بِي حَاجَةٌ؟ فَقَالَتْ بِنْتُ أَنَسٍ مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا وَا سَوْأَتَاهْ. قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ رَغِبَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۵۱۲۰: علی بن عبد اللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ مرحوم (بن عبد العزیز بصری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے ثابت بنانی سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں حضرت انسؓ کے پاس تھا۔ اس وقت اُن کے پاس ان کی ایک بیٹی بھی بیٹھی تھی۔ حضرت انسؓ نے کہا: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی کہ اپنے تئیں آپؐ کو پیش کرے۔ کہنے لگی: یا رسول اللہ! کیا آپؐ کو میری ضرورت ہے؟ حضرت انسؓ کی بیٹی یہ سن کر بولی: کیا ہی بے حیا وہ تھی، کیا ہی عار کی بات کی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا.

(حضرت انسؓ نے) کہا: وہ تم سے بہتر تھی جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند کیا اور پھر اپنے تئیں آپؐ کو پیش کیا۔

طرفه: ٦١٢٣۔

٥١٢١: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا. فَقَالَ مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ اذْهَبْ فَالْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي وَلَهَا نِصْفُهُ. قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِدَاءٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ. فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ- أَوْ دُعِيَ لَهُ- فَقَالَ لَهُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ مَعِي سُورَةُ

٥١٢١: سعید بن ابی مریم نے ہمیں بتایا کہ ابوغسان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ایک عورت نے اپنے تئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیش کیا تو ایک شخص نے آپؐ سے کہا: یارسول اللہ! آپؐ اس سے میرا نکاح کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور کچھ ڈھونڈو، اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو۔ چنانچہ وہ گیا اور کچھ دیر بعد لوٹ آیا اور کہنے لگا: کچھ نہیں، اللہ کی قسم کچھ نہیں ملا۔ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ البتہ یہ میرا تہ بند ہے۔ اس کا آدھا اسے دیئے دیتا ہوں۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے: اس کے پاس اوپر کی چادر بھی نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے تہ بند سے کیا کرے گی۔ اگر تو نے پہنا تو اس کے پہننے کے لئے اس میں سے کچھ نہ رہے گا اور اگر اس نے پہنا تو تمہارے پہننے کے لئے کچھ نہ رہے گا۔ وہ شخص بیٹھ گیا اور آخر جب اسے بیٹھے ہوئے بہت دیر ہوگئی تو وہ اُٹھ کر چل پڑا۔ نبی ﷺ نے اس کو جاتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے اس کو بلایا

كَذَا وَسُورَةُ كَذَا- لِسُوَرٍ يُعَدِّدُهَا- فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَكْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

یا(کہا:) اس کو بلا کر (آپؐ کے پاس) لائے۔ آپؐ نے اس سے پوچھا: تمہیں قرآن سے کیا کچھ یاد ہے۔ اس نے چند سورتوں کو گن کر کہا: مجھے فلاں فلاں سورۃ یاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہیں یہ قبضے میں دے دی ان سورتوں کے بدلے میں جو تمہیں قرآن سے یاد ہیں۔

أطرافُه: ۲۳۱۰، ۵۰۲۹، ۵۰۳۰، ۵۰۸۷، ۵۱۲۶، ۵۱۳۲، ۵۱۳۵، ۵۱۴۱، ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۸۷۱، ۷۴۱۷۔

بَاب۳۳: عَرْضُ الْإِنْسَانِ ابْنَتَهُ أَوْ أُخْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْخَيْرِ

آدمی کا اپنی بیٹی یا اپنی بہن کو نیک آدمیوں کے سامنے پیش کرنا

۵۱۲۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ - فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي. فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ

۵۱۲۲: عبد العزیز بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے صالح بن کیسان سے، صالح نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے سالم بن عبد اللہ نے خبر دی کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے سنا کہ جب حضرت حفصہ بنت عمرؓ، خنیس بن حذافہ سہمیؓ کے فوت ہونے سے بیوہ ہوگئیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے اور مدینہ میں فوت ہوگئے تو حضرت عمر بن خطابؓ کہتے تھے کہ میں عثمان بن عفانؓ کے پاس آیا اور میں نے حفصہؓ (کا رشتہ) ان کے سامنے پیش کی۔ انہوں نے کہا: میں اپنے متعلق غور کروں گا۔ میں کئی رات انتظار کرتا رہا پھر اس کے بعد وہ مجھے ملے اور کہنے لگے: مجھے یہی مناسب

قَدْ بَدَا لِي أَنْ لَّا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا. قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا وَكُنْتُ أَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ. ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَّ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا. قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا.

أطرافه: ٤٠٠٥، ٥١٢٩، ٥١٤٥-

معلوم ہوا ہے کہ میں فی الحال شادی نہ کروں۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے: پھر میں ابو بکر صدیقؓ سے ملا اور میں نے کہا: اگر آپؓ چاہیں تو میں آپؓ سے حفصہ بنت عمرؓ کا نکاح کر دیتا ہوں۔ ابو بکرؓ یہ سن کر خاموش رہے اور مجھے کچھ جواب نہ دیا، تو عثمانؓ کی نسبت میں ان سے زیادہ رنجیدہ خاطر ہوا۔ میں چند راتیں ٹھہرا رہا۔ پھر اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حفصہؓ کے متعلق) نکاح کا پیغام بھیجا اور میں نے حفصہؓ کا نکاح آپؐ سے کر دیا۔ پھر مجھے ابو بکرؓ ملے اور کہنے لگے: شاید تم مجھ پر ناراض ہوئے ہو، تم نے جب میرے سامنے حفصہؓ کا رشتہ پیش کیا تھا اور میں نے جواب نہ دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: ہاں۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: دیکھو جو بات تم نے میرے سامنے پیش کی تھی اس کے متعلق تمہیں جواب دینے سے مجھے صرف اسی بات نے روکا تھا کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا تھا اور میں ایسا نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا کرتا اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہؓ سے نکاح کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے تو میں اس کو قبول کر لیتا۔

٥١٢٣: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ

۵۱۲۳: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، یزید نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے ان

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ؟ لَوْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

أطرافُه: ۵۱۰۱، ۵۱۰۶، ۵۱۰۷، ۵۳۷۲۔

کو خبر دی کہ حضرت اُم حبیبہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: ہم تو یہ باتیں کر رہے تھے کہ آپؐ دُرّہ بنت ابی سلمہؓ سے نکاح کرنے والے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اُم سلمہؓ کے ہوتے ہوئے؟ اگر میں نے اُم سلمہؓ سے نکاح نہ بھی کیا ہوتا تب بھی وہ میرے لئے جائز نہ تھی۔ اس کا باپ تو میرا دودھ بھائی ہے۔

بَاب ۳۴

قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ اللهُ الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (البقرة:۲۳۶)

اللہ عزوجل کا فرمانا: یعنی اور عورتوں سے نکاح کی درخواست کے متعلق جو بات تم اشارۃً (اُن سے) کہو یا اپنے دلوں میں رکھو اس پر تمہیں کوئی گناہ نہیں۔ اللہ جانتا ہے کہ تمہیں ضرور اُن کا خیال آئے گا لیکن تم اُن سے خفیہ طور پر (کوئی) معاہدہ نہ کرلو۔ ہاں یہ (اجازت ہے) کہ تم اُن سے کوئی مناسب بات کہہ دو اور جب تک (عدت کا) حکم اپنی میعاد کو (نہ) پہنچ جائے (اس وقت تک) تم نکاح باندھنے کا پختہ ارادہ نہ کرو۔ اور جان لو کہ تمہارے دلوں میں جو کچھ (بھی) ہے اللہ اسے جانتا ہے۔ پس تم اس (بات) سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بہت بخشنے والا (اور) بُردبار ہے۔

اَكْنَنْتُمْ أَضْمَرْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ. وَكُلُّ شَيْءٍ صُنْتَهُ وَأَضْمَرْتَهُ فَهُوَ مَكْنُونٌ.

اَكْنَنْتُمْ یعنی تم اپنے نفسوں میں چھپائے رکھو۔ اور ہر وہ چیز جس کو تم محفوظ رکھو اور چھپائے رکھو تو اس کو مَكْنُوْنٌ کہتے ہیں۔

۵۱۲۴: وَقَالَ لِي طَلْقٌ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ (البقرة:۲۳۶) يَقُولُ إِنِّي أُرِيدُ

۵۱۲۴: اور مجھے طلق (بن غنام) نے کہا کہ ہمیں زائدہ (بن قدامہ) نے بتایا۔ انہوں نے منصور (بن معتمر) سے، منصور نے مجاہد سے، مجاہد نے حضرت ابن عباسؓ سے فِيْمَا عَرَّضْتُمْ... کے متعلق

التَّزْوِيجَ وَلَوَدِدْتُ أَنَّهُ يُيَسَّرُ لِي امْرَأَةٌ صَالِحَةٌ. وَقَالَ الْقَاسِمُ يَقُولُ إِنَّكِ عَلَيَّ كَرِيمَةٌ وَإِنِّي فِيكِ لَرَاغِبٌ وَإِنَّ اللهَ لَسَائِقٌ إِلَيْكِ خَيْرًا أَوْ نَحْوَ هَذَا. وَقَالَ عَطَاءٌ يُعَرِّضُ وَلَا يَبُوحُ يَقُولُ إِنَّ لِي حَاجَةً وَأَبْشِرِي وَأَنْتِ بِحَمْدِ اللهِ نَافِقَةٌ. وَتَقُولُ هِيَ قَدْ أَسْمَعُ مَا تَقُولُ وَلَا تَعِدُ شَيْئًا وَلَا يُوَاعِدُ وَلِيُّهَا بِغَيْرِ عِلْمِهَا. وَإِنْ وَاعَدَتْ رَجُلًا فِي عِدَّتِهَا ثُمَّ نَكَحَهَا بَعْدُ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَهُمَا. وَقَالَ الْحَسَنُ لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا (البقرة:۲۳۶) الزِّنَا. وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ (البقرة:۲۳۶) انْقِضَاءُ الْعِدَّةِ.[۱]

روایت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کہتے تھے: (اس سے یہ مراد ہے کہ عورت سے کہے:) میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔ (یا یہ کہے کہ) میں یہ خواہش رکھتا ہوں کہ مجھے کوئی نیک عورت مل جائے۔ اور قاسم (بن محمد) نے کہا: (اس سے یہ مراد ہے کہ) کوئی یہ کہے کہ تم مجھے اچھی معلوم ہوتی ہو (یا کہے) میں تمہیں بہت پسند کرتا ہوں (یا یوں کہے) اللہ تم سے اچھا ہی سلوک کرنے والا ہے یا اسی طرح کے اور کلمے۔ اور عطاء (بن ابی رباح) نے کہا: (اس سے یہ مراد ہے کہ) اشارۃً بات کرے اور کھول کر بیان نہ کرے۔ مثلاً کہے: مجھے بھی (نکاح کرنے کی) ضرورت ہے یا تمہیں خوشی ہو اور بِحَمْدِ اللهِ تمہاری تو بہت ضرورت ہے۔ اور وہ عورت یہ کہے: جو تم کہتے ہو میں بھی سنتی ہوں اور کچھ وعدہ نہ کرے اور اس کا سرپرست بھی بغیر اس کے علم کے کسی سے وعدہ نہ کرے۔ اور اگر اس نے کسی شخص سے اپنی عدت کے اندر وعدہ کرلیا پھر اس شخص نے اس عورت سے بعد میں نکاح کرلیا تو انہیں جدا نہ کیا جائے۔ اور حسن (بصری) نے کہا: لَا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا سے زنا مراد ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ سے مذکور ہے کہ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ سے مراد یہ ہے کہ (اس کی) عدت گزر جائے۔

---

[۱] فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں اس جگہ "تَنْقَضِيَ الْعِدَّةُ" ہے۔ (فتح الباری جزء۹ حاشیہ صفحہ ۲۲۴)

بَاب ٣٥: النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ
شادی کرنے سے پہلے عورت کو دیکھنا

٥١٢٥: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْتُكِ[1] فِي الْمَنَامِ يَجِيءُ بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِّنْ حَرِيرٍ فَقَالَ لِي هَذِهِ امْرَأَتُكَ فَكَشَفْتُ عَنْ وَّجْهِكِ الثَّوْبَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَقُلْتُ إِنْ يَّكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ.

أطرافه: ٣٨٩٥، ٥٠٧٨، ٧٠١١، ٧٠١٢-

۵۱۲۵: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میں نے تمہیں خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ٹکڑے میں لپیٹ کر لایا ہے۔ اس نے مجھے کہا: یہ تمہاری بیوی ہے۔ میں نے تمہارے منہ سے کپڑا جو کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تم ہو۔ میں نے کہا: اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اس کو ضرور پورا کردے گا۔

٥١٢٦: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ لِأَهَبَ لَكَ نَفْسِي. فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ. فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا

۵۱۲۶: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب (بن عبدالرحمٰن) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے، ابوحازم نے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کی کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! میں اس لئے آئی ہوں تا اپنے تئیں آپؐ کو ہبہ کردوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نظر اٹھا کر دیکھا اور اس کو اوپر تلے غور سے دیکھا، پھر آپؐ نے سر نیچے کر لیا۔ جب اس عورت نے دیکھا کہ آپؐ نے اس کے

[1] فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں لفظ رأيتُكِ ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۲۲۶) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا. فَقَالَ وَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ اذْهَبْ إِلَى أَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا. قَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ. فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِي- قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ- فَلَهَا نِصْفُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ؟ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَادَّهَا. قَالَ أَتَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ؟

متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا تو بیٹھ گئی۔ اتنے میں آپؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص اُٹھا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! اگر آپؐ کو اس کی ضرورت نہ ہو تو آپؐ مجھ سے اس کا نکاح کر دیں آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے بھی؟ اس نے کہا: کچھ نہیں بخدا یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا تم کچھ پیش کر سکتے ہو۔ وہ گیا اور تھوڑی دیر بعد لوٹ آیا اور کہنے لگا: بخدا یارسول اللہ! مجھے کچھ نہیں ملا۔ آپؐ نے فرمایا: دیکھو گو لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ پھر وہ گیا۔ اور کہنے لگا: نہیں بخدا یارسول اللہ! لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ یہ میرا تہ بند ہے۔ یہ اس کو آدھا دیئے دیتا ہوں۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے: اس کے پاس (اوپر کی) چادر بھی نہیں تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے تہ بند سے یہ کیا کرے گی؟ اگر تم نے اس کو پہنا تو اس کے پہننے کے لئے اس میں سے کچھ نہیں رہے گا اور اگر اس نے اس کو پہنا تو تمہارے پہننے کے لئے کچھ نہ رہے گا۔ یہ سن کر وہ شخص بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ جب اس کو بیٹھے ہوئے بہت دیر ہو گئی تو وہ پھر اُٹھ کر چلا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پیٹھ موڑ کر جاتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے اسکے بلوانے کا حکم دیا اور اسے بلایا گیا۔ جب وہ آیا تو آپؐ نے فرمایا: تم کو قرآن سے کیا کیا سورتیں یاد ہیں؟ اس نے کہا:

قَالَ نَعَمْ. قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

مجھے فلاں سورة یاد ہے اور فلاں سورة یاد ہے اور فلاں سورة یاد ہے۔ اس نے ان کو شمار کیا۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تم ان کو زبانی پڑھتے ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ میں نے یہ عورت تمہارے قبضہ میں دے دی ان سورتوں کے عوض میں جو تمہیں قرآن سے یاد ہیں۔

أطرافه: ۲۳۱۰، ۵۰۲۹، ۵۰۳۰، ۵۰۸۷، ۵۱۲۱، ۵۱۳۲، ۵۱۳۵، ۵۱۴۱، ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۸۷۱، ۷۴۱۷۔

تشریح: النَّظَرُ إِلَى الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ: یعنی شادی کرنے سے پہلے عورت کو دیکھنا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بیان کیا مجھ سے میاں عبد اللہ صاحب سنوری نے کہ مدت کی بات ہے کہ جب میاں ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کی پہلی بیوی فوت ہو گئی اور اُن کو دوسری بیوی کی تلاش ہوئی تو ایک دفعہ حضرت صاحب نے اُن سے کہا کہ ہمارے گھر میں دو لڑکیاں رہتی ہیں اُن کو میں لاتا ہوں آپ اُن کو دیکھ لیں۔ پھر اُن میں سے جو آپ کو پسند ہو اس سے آپ کی شادی کر دی جاوے۔ چنانچہ حضرت صاحب گئے اور ان دو لڑکیوں کو بلا کر کمرہ کے باہر کھڑا کر دیا۔ اور پھر اندر آ کر کہا کہ وہ باہر کھڑی ہیں آپ چِک کے اندر سے دیکھ لیں۔ چنانچہ میاں ظفر احمد صاحب نے اُن کو دیکھ لیا اور پھر حضرت صاحب نے اُن کو رخصت کر دیا اور اس کے بعد میاں ظفر احمد صاحب سے پوچھنے لگے کہ اب بتاؤ تمہیں کون سی لڑکی پسند ہے۔ وہ نام تو کسی کا جانتے نہ تھے اس لئے انہوں نے کہا کہ جس کا منہ لمبا ہے وہ اچھی ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب نے میری رائے لی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں نے تو نہیں دیکھا۔ پھر آپؑ خود فرمانے لگے کہ ہمارے خیال میں تو دوسری لڑکی بہتر ہے جس کا منہ گول ہے۔ پھر فرمایا: جس شخص کا چہرہ لمبا ہوتا ہے وہ بیماری وغیرہ کے بعد عموماً بدنما ہو جاتا ہے لیکن گول چہرہ کی خوبصورتی قائم رہتی ہے۔ میاں عبد اللہ صاحب نے بیان کیا کہ اس وقت حضرت صاحب اور میاں ظفر احمد صاحب اور میرے سوا

اور کوئی شخص وہاں نہ تھا۔ اور نیز یہ کہ حضرت صاحب ان لڑکیوں کو کسی احسن طریق سے وہاں لائے تھے۔ اور پھر ان کو مناسب طریق پر رخصت کر دیا تھا جس سے ان کو کچھ معلوم نہیں ہوا۔ مگر ان میں سے کسی کے ساتھ میاں ظفر احمد صاحب کا رشتہ نہیں ہوا۔ یہ مدت کی بات ہے۔" (سیرت المہدی جلد اول، صفحہ ۲۴۰، ۲۴۱)

بَاب ٣٦: مَنْ قَالَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

جس نے یہ کہا کہ ولی کے بغیر کوئی نکاح نہیں

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ (البقرة:٢٣٣)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ... یعنی اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پورا کر لیں تو تم انہیں مت روکو۔

فَدَخَلَ فِيهِ الثَّيِّبُ وَكَذٰلِكَ الْبِكْرُ وَقَالَ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا (البقرة:٢٢٢) وَقَالَ: وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ (النور:٣٣)

اس میں ثیبہ بھی اور باکرہ بھی آ گئی اور فرمایا: وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا یعنی مشرکوں کو نکاح میں نہ دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں۔ اور فرمایا: وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ اور جو تم میں سے بیوہ ہوں ان کا نکاح کرا دو۔

٥١٢٧: قَالَ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ. ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ فَنِكَاحٌ مِنْهَا

۵۱۲۷: یحيٰ بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا کہ (عبد اللہ) ابن وہب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے روایت کی۔ (امام بخاریؒ نے کہا:) احمد بن صالح نے بھی ہم سے بیان کیا کہ عنبسہ (بن خالد) نے ہمیں بتایا۔ یونس نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا، کہا: عروہ بن زبیر نے مجھے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ نے ان سے بیان کیا کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح سے ہوا کرتا تھا۔ ان میں سے

نِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ وَلِيَّتَهُ أَوْ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا. وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَمْثِهَا أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَمْلُهَا مِنْ ذَلِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ وَإِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ فَكَانَ هَذَا النِّكَاحُ نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ. وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ مَا دُونَ الْعَشَرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا فَإِذَا حَمَلَتْ وَوَضَعَتْ وَمَرَّ {عَلَيْهَا[1]} لَيَالٍ بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ أَنْ يَّمْتَنِعَ حَتَّى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا تَقُولُ لَهُمْ قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِكُمْ وَقَدْ وَلَدْتُّ فَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ تُسَمِّي مَنْ أَحَبَّتْ بِاسْمِهِ فَيَلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا

ایک نکاح وہی ہے جو آج کل لوگ کرتے ہیں۔ ایک مرد دوسرے مرد سے اس عورت کے متعلق جو اس کی سرپرستی میں ہو یا اس کی بیٹی کے متعلق پیغام نکاح بھیجتا ہے اور پھر وہ اس کا مہر ٹھہرا کر اس کا نکاح کر دیتا ہے۔ اور ایک اور نکاح تھا۔ آدمی اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہوتی یوں کہتا کہ فلاں کو بلا بھیجو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ اور اس کا خاوند اس سے الگ رہتا اور اس کو قطعاً نہ چھوتا جب تک کہ اس شخص سے اس کا حمل ظاہر نہ ہو جاتا جس سے اس نے فائدہ اٹھایا تھا۔ جب اس کا حمل نمایاں ہو جاتا تو اس کا خاوند بھی اگر وہ چاہتا تو اس سے مباشرت کرتا اور وہ اپنی عورت سے محض اس خواہش کی وجہ سے الگ رہتا کہ تا بچہ شریف عمدہ پیدا ہو۔ تو یہ نکاح نکاح استبضاع تھا۔ اور ایک اور نکاح تھا کہ کچھ آدمی جو دس سے کم ہوتے، اکٹھے ہوتے، وہ عورت کے پاس آتے اور ان میں سے ہر ایک اس سے مباشرت کرتا۔ جب وہ حاملہ ہو جاتی اور بچہ جنتی اور بچہ جننے کے بعد اس پر کئی راتیں گزر جاتیں تو ان کو بلا بھیجتی اور ان میں سے کوئی شخص بھی آنے سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ جب اس کے پاس اکٹھے ہوتے تو وہ ان سے کہتی: تم اچھی طرح جانتے ہو اس فعل کو جو تم سے ہوا اور اب میں نے بچہ جنا ہے۔ اے فلاں! یہ تمہارا

[1] یہ لفظ فتح الباری مطبوعہ انصاریہ کے مطابق ہے۔ (فتح الباری جزء۹ حاشیہ صفحہ ۲۲۹) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّمْتَنِعَ بِهِ الرَّجُلُ. وَنِكَاحُ الرَّابِعِ يَجْتَمِعُ النَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْنَعُ مَنْ[1] جَاءَهَا وَهُنَّ الْبَغَايَا كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَاتٍ تَكُونُ عَلَمًا فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ وَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جُمِعُوا لَهَا وَدَعَوْا لَهُمُ الْقَافَةَ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ فَالْتَاطَتْهُ[2] بِهِ وَدُعِيَ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَلِكَ. فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ.

بیٹا ہے۔ جس شخص کا نام لینا چاہتی اس کا نام لے لیتی تو پھر اس کا لڑکا اسی مرد کی طرف منسوب ہوتا اور وہ مرد اس سے انکار نہ کر سکتا۔ ایک چوتھا نکاح یہ تھا کہ بہت سے لوگ اکٹھے ہوتے اور وہ ایک عورت کے پاس آتے اور وہ جو بھی اس کے پاس آتے ان سے انکار نہ کرتی۔ اور یہی وہ کنچنیاں ہیں جو اپنے دروازوں پر جھنڈے گاڑ دیا کرتی تھیں جو پہچاننے کا نشان ہوتے۔ جو مرد بھی ان کے پاس جانا چاہتا ان کے پاس جاتا اور جب ان میں سے کوئی عورت حاملہ ہوتی اور وہ بچہ جنتی۔ وہ سب اس کے لئے اکٹھے کئے جاتے اور ان کے لئے قیافہ شناس بلاتے پھر وہ اس کا بچہ اسی کے حوالے کرتے جس کے مشابہ دیکھتے۔ وہ اسی سے مل جاتا اور اسی کا بیٹا کہلاتا، وہ اس سے انکار نہ کر سکتا۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ مبعوث ہوئے تو انہوں نے جاہلیت کے سب نکاح ملیا میٹ کر دیئے سوائے اس نکاح کے جو آج کل لوگ کرتے ہیں۔

٥١٢٨: حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ

٥١٢٨: یحییٰ (بن موسیٰ) نے ہم سے بیان کیا کہ وکیع نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ (یہ جو آیت ہے:)

---

[1] فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں "تَمْتَنِعُ مِمَّنْ" ہے۔ (فتح الباری جزء ٩ حاشیہ صفحہ ٢٢٩) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

[2] کشمیہنی کے نسخہ کے مطابق یہاں "فَالْتَاطَ" ہے۔ (فتح الباری جزء ٩ صفحہ ٢٣٣) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ (النساء:۱۲۸) قَالَتْ هَذَا فِي الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ شَرِيكَتَهُ فِي مَالِهِ وَهُوَ أَوْلَى بِهَا- فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَّنْكِحَهَا فَيَعْضُلَهَا لِمَالِهَا وَلَا يُنْكِحَهَا غَيْرَهُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَّشْرَكَهُ أَحَدٌ فِي مَالِهَا.

وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ [1] کہتی تھیں: یہ اس یتیم لڑکی کے متعلق ہے جو کسی شخص کے پاس ہو تو اس خیال سے کہ شاید وہ اس کی جائیداد میں اس کی شریک ہو اور وہ اس کا قریبی رشتہ دار بھی ہے وہ اس سے نکاح کرنے کا خواہش مند ہوتا اور اس کی جائیداد کی وجہ سے اسے روکے رکھتا اور اپنے سوا کسی سے اس کا نکاح نہ کرتا کیونکہ وہ ناپسند کرتا کہ کوئی اس عورت کی جائیداد میں اس کا شریک ہو۔

أطرافه: ٢٤٩٤، ٢٧٦٣، ٤٥٧٣، ٤٥٧٤، ٤٦٠٠، ٥٠٦٤، ٥٠٩٢، ٥٠٩٨، ٥١٣١، ٥١٤٠، ٦٩٦٥-

٥١٢٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنَ ابْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ تُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ عُمَرُ لَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِي فَقَالَ بَدَا لِي أَنْ لَّا أَتَزَوَّجَ

۵۱۲۹: عبد اللہ بن محمد (مسندی) نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام (بن یوسف) نے ہمیں بتایا۔ معمر نے ہمیں خبر دی کہ زُہری نے ہمیں بتایا۔ کہا: سالم نے مجھے خبر دی کہ حضرت ابن عمرؓ نے انہیں بتایا۔ جب حضرت حفصہ بنت عمر (خنیسؓ) بن حذافہ سہمی کے فوت ہونے پر بیوہ ہوگئی۔ اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شامل ہوئے، وہ مدینہ میں فوت ہوگئے تھے۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے: میں عثمان بن عفانؓ سے ملا اور میں نے ان کے سامنے (حفصہؓ کے ساتھ نکاح کرنے کی) تجویز پیش کی۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تم سے حفصہؓ کا نکاح کئے دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: میں اپنے متعلق غور کروں گا۔ کچھ رات میں ٹھہرا رہا۔ پھر وہ مجھے

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: "اور (متوجہ کرتا ہے اس طرف) جو تم پر کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جاچکا ہے جن کو تم وہ نہیں دیتے جو اُن کے حق میں فرض کیا گیا حالانکہ خواہش رکھتے ہو کہ اُن سے نکاح کرو۔"

يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ.

أطرافُه: ٤٠٠٥، ٥١٢٢، ٥١٤٥-

ملے اور کہنے لگے: مجھے یہ مناسب معلوم ہوا ہے کہ میں ان دنوں شادی نہ کروں۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے: پھر میں ابو بکرؓ سے ملا۔ میں نے کہا: اگر تم چاہو تو میں حفصہؓ کا نکاح تم سے کئے دیتا ہوں۔

٥١٣٠: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ(البقرة:۲۳۳) قَالَ حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ قَالَ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا لَا وَاللهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ. فَأَنْزَلَ اللهُ هَذِهِ الْآيَةَ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ(البقرة:۲۳۳) فَقُلْتُ الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ.

أطرافُه: ٤٥٢٩، ٥٣٣٠، ٥٣٣١-

۵۱۳۰: احمد بن ابی عمرو نے ہم سے بیان کیا، کہا: میرے باپ (حفص بن عبداللہ) نے مجھے بتایا، کہا: ابراہیم (بن طہمان) نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے حسن (بصری) سے روایت کی۔ کہا: فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ (جو آیت ہے۔) کہتے تھے: مجھ سے حضرت معقل بن یسارؓ نے بیان کیا کہ یہ ان کے متعلق نازل ہوئی۔ کہتے تھے: میں نے اپنی بہن کی شادی ایک شخص سے کر دی تو اُس نے اس کو طلاق دے دی۔ جب اس کی عدت ختم ہوئی، وہ آیا اور اس کے نکاح کے پیغام دینے لگا۔ میں نے اس سے کہا: میں نے تمہاری شادی کی اور تمہیں آرام کا سامان دیا اور تمہاری خاطر تواضع کی مگر تم نے اس کو طلاق دے دی۔ پھر اب آئے ہو اس کے نکاح کا پیغام دینے۔ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم اب وہ تمہارے پاس کبھی نہیں لوٹے گی۔ اور وہ کچھ بُرا آدمی نہ تھا اور وہ عورت اس کے پاس لوٹنا چاہتی تھی۔ اللہ نے یہ آیت نازل کی: فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ یعنی تم انہیں مت روکو میں نے کہا: یا رسول اللہ! ابھی کئے دیتا ہوں۔ (حسن) کہتے تھے: پھر اس نے اپنی بہن کا نکاح اس شخص سے کر دیا۔

بَاب ۳۷

إِذَا كَانَ الْوَلِيُّ هُوَ الْخَاطِبَ. وَخَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ امْرَأَةً هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِهَا فَأَمَرَ رَجُلًا فَزَوَّجَهُ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لِأُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ قَارِظٍ أَتَجْعَلِينَ أَمْرَكِ إِلَيَّ؟ قَالَتْ نَعَمْ. فَقَالَ قَدْ تَزَوَّجْتُكِ. وَقَالَ عَطَاءٌ لِيُشْهِدْ أَنِّي قَدْ نَكَحْتُكِ أَوْ لِيَأْمُرْ رَجُلًا مِنْ عَشِيرَتِهَا. وَقَالَ سَهْلٌ قَالَتْ امْرَأَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَبُ لَكَ نَفْسِي. فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَمْ تَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا.

جب سرپرست ہی نکاح کا پیغام دینے والا ہو۔ اور حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے ایک عورت کو نکاح کا پیغام دیا جس کے وہ سب لوگوں سے زیادہ قریبی رشتہ دار تھے تو انہوں نے ایک شخص سے کہا اور اس نے ان کا نکاح پڑھ دیا۔ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اُم حکیمؓ بنت قارظ سے کہا: کیا تم اپنا معاملہ میرے سپرد کرتی ہو؟ اس نے کہا: ہاں۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: پھر میں نے تم سے نکاح کر لیا۔ اور عطاء (بن ابی رباح) نے کہا: وہ گواہوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے تم سے نکاح کیا ہے یا اپنے قبیلہ میں سے کسی شخص سے کہہ دے (کہ وہ اس کا نکاح پڑھا دے۔) اور حضرت سہل (بن سعد ساعدیؓ) نے کہا: ایک عورت نے نبی ﷺ سے کہا: میں اپنے تئیں آپؐ کو ہبہ کرتی ہوں تو ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اگر آپؐ کو اس کی حاجت نہ ہو تو مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے۔

۵۱۳۱: حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ۭ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ (النساء:۱۲۸) إِلَى آخِرِ

۵۱۳۱: (محمد) بن سلام نے ہم سے بیان کیا کہ ابو معاویہ نے ہمیں خبر دی۔ ہشام (بن عروہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَيَسْتَفْتُوْنَكَ...[1] کے متعلق روایت کی۔

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: "اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں۔ تُو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے۔"

الْآيَةِ قَالَ[1] هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَدْخُلَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فَيَحْبِسُهَا فَنَهَاهُمُ اللهُ عَنْ ذَلِكَ.

وہ کہتی تھیں: یہ وہ یتیم لڑکی ہے جو کسی کی پرورش میں ہو، اس کی جائیداد میں اس کی شریک بھی ہو، وہ اس سے شادی کرنے کی بھی خواہش رکھتا ہو اور یہ بھی ناپسند کرتا ہو کہ اس کی شادی کسی اور سے کردے تاکہ وہ اس کی جائیداد میں اس کا شریک نہ ہو جائے اور وہ اس کو روک رکھتا ہے۔ اس لئے اللہ نے ان کو اس سے روک دیا۔

أطرافُه: ٢٤٩٤، ٢٧٦٣، ٤٥٧٣، ٤٥٧٤، ٤٦٠٠، ٥٠٦٤، ٥٠٩٢، ٥٠٩٨، ٥١٢٨، ٥١٤٠، ٦٩٦٥-

٥١٣٢: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَّضَ فِيهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يُرِدْهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ أَعِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ. قَالَ وَلَا خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيدٍ؟ قَالَ وَلَا خَاتَمٌ وَلَكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هَذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ قَالَ لَا هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ

۵۱۳۲: احمد بن مقدام نے ہم سے بیان کیا کہ فضیل بن سلیمان نے ہمیں بتایا۔ ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت سہل بن سعدؓ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک عورت آئی اور اس نے اپنے تئیں آپؐ کے سامنے پیش کیا۔ آپؐ نے نگاہ نیچی کرکے اس کو دیکھا اور نظر اٹھا کر دیکھا اور آپؐ نے اس کو نہ چاہا۔ آپؐ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا: یا رسول اللہ! مجھ سے اس کا نکاح کردیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ وہ بولا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں؟ اس نے کہا: (لوہے کی) انگوٹھی بھی نہیں۔ البتہ میں اپنی چادر پھاڑ دیتا ہوں اور آدھی اس کو دے دیتا ہوں

[1] عمدۃ القاری کے مطابق اس جگہ لفظ "قَالَتْ" ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۲۰ صفحہ ۱۲۵) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

اور آدھی میں لے لیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تمہیں قرآن سے کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ جو تمہیں قرآن یاد ہے اس کے عوض میں مَیں نے تم سے اس کا نکاح کر دیا۔

أطرافه: ۲۳۱۰، ۵۰۲۹، ۵۰۳۰، ۵۰۸۷، ۵۱۲۱، ۵۱۲٦، ۵۱۳۵، ۵۱٤۱، ۵۱٤۹، ۵۱۵۰، ۵۸۷۱، ۷٤۱۷۔

بَاب ۳۸: إِنْكَاحُ الرَّجُلِ وَلَدَهُ الصِّغَارَ

آدمی کا اپنے چھوٹے بچوں کا نکاح کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَالّٰٓـِٔي لَمْ يَحِضْنَ (الطلاق:۵) فَجَعَلَ عِدَّتَهَا ثَلَاثَةَ أَشْهُرٍ قَبْلَ الْبُلُوغِ.

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور وہ عورتیں جن کو ابھی حیض نہیں آیا، تو اُن عورتوں کی بھی بالغ ہونے سے پہلے تین مہینے عدت ٹھہرائی۔

۵۱۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا.

۵۱۳۳: محمد بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی جبکہ وہ چھ سال کی تھیں۔ اور آپؐ کے پاس رخصتانہ ہوا جبکہ وہ نو برس کی تھیں۔ اور وہ آپؐ کے پاس نو برس رہیں۔

أطرافه: ۳۸۹٤، ۳۸۹٦، ۵۱۳٤، ۵۱۵٦، ۵۱۵۸، ۵۱٦۰۔

بَاب ۳۹: تَزْوِيجُ الْأَبِ ابْنَتَهُ مِنَ الْإِمَامِ

باپ کا اپنی بیٹی کی امام سے شادی کر دینا

وَقَالَ عُمَرُ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

اور حضرت عمرؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ حَفْصَةَ فَأَنْكَحْتُهُ.

حفصہؓ کے متعلق پیغام بھیجا اور میں نے (اس کا) نکاح آپؐ سے کر دیا۔

٥١٣٤: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ قَالَ هِشَامٌ وَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَهُ تِسْعَ سِنِينَ.

۵۱۳۴: معلی بن اسد نے ہم سے بیان کیا کہ وہیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے اس وقت نکاح کیا جبکہ وہ چھ سال کی تھیں۔ اور اُن کو گھر لائے جبکہ وہ نو برس کی تھیں۔ ہشام نے کہا: اور مجھے بتایا گیا کہ وہ آپؐ کے پاس نو برس رہیں۔

أطرافه: ٣٨٩٤، ٣٨٩٦، ٥١٣٣، ٥١٥٦، ٥١٥٨، ٥١٦٠۔

بَاب ٤٠: السُّلْطَانُ وَلِيٌّ

بادشاہ ولی ہوتا ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے جو قرآن تمہیں یاد ہے اس کے بدلے میں اس کا نکاح تم سے کر دیا۔

٥١٣٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ مِنْ نَفْسِي فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ

۵۱۳۵: عبد اللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے، ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد (ساعدیؓ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں نے اپنے آپ کو ہبہ کر دیا ہے، اور وہ دیر تک ٹھہری رہی۔ اتنے میں ایک شخص نے کہا: اگر آپؐ کو اس کی حاجت نہ ہو تو مجھ

شَيْءٍ تُصْدِقُهَا؟ قَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي فَقَالَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا إِيَّاهُ جَلَسْتَ لَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا فَقَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ كَانَ خَاتَمًا مِنْ حَدِيد. فَلَمْ يَجِدْ فَقَالَ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

سے ہی اس کی شادی کر دیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے بھی کہ جو تُو اُسے مہر دے؟ وہ بولا: میرے پاس سوائے میرے تہ بند کے کچھ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم نے یہ تہ بند اس کو دے دیا تو تم بغیر تہ بند کے بیٹھ رہو گے۔ اس لئے کچھ اَور چیز ڈھونڈو۔ اس نے کہا: میں کسی چیز کی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپؐ نے فرمایا: ڈھونڈو۔ گو لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ مگر اس کو نہ ملی۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تمہیں کچھ قرآن بھی یاد ہے؟ اس نے کچھ سورتوں کا نام لے کر کہا: ہاں فلاں فلاں سورت۔ آپؐ نے فرمایا: اس قرآن کے بدلہ میں جو تمہیں یاد ہے ہم نے اس کا نکاح تم سے کر دیا۔

أطرافه: ٢٣١٠، ٥٠٢٩، ٥٠٣٠، ٥٠٨٧، ٥١٢١، ٥١٢٦، ٥١٣٢، ٥١٤١، ٥١٤٩، ٥١٥٠، ٥٨٧١، ٧٤١٧۔

بَاب ٤١: لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهِمَا

باپ اور اس کے سوا کوئی دوسرا کنواری یا ثیبہ کا نکاح بغیر اس کی رضامندی کے نہ کرے

٥١٣٦: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ

٥١٣٦: معاذ بن فضالہ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام (دستوائی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ (بن ابی کثیر) سے، یحيٰ نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ حضرت ابوہریرہؓ نے انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے مشورہ نہ لیا جائے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اُس سے اجازت نہ لی جائے۔

وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ أَنْ تَسْكُتَ.

أطرافه: ٦٩٦٨، ٦٩٧٠-

لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ! اور اس کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپؐ نے فرمایا: یہ کہ خاموش رہے۔

٥١٣٧: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى عَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي قَالَ رِضَاهَا صَمْتُهَا.

أطرافه: ٦٩٤٦، ٦٩٧١-

۵۱۳۷: عمرو بن ربیع بن طارق نے ہم سے بیان کیا۔ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، انہوں نے ابوعمرو (ذکوان) سے جو حضرت عائشہؓ کے غلام تھے، ابوعمرو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کنواری تو شرماتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کی رضامندی اس کی خاموشی ہے۔

بَاب ٤٢: إِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ

اگر کوئی اپنی بیٹی کی شادی کرے اور وہ ناپسند کرتی ہو تو اس کا نکاح ردّ ہوگا

٥١٣٨: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الْأَنْصَارِيَّةِ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهْيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهَا.[1]

أطرافه: ٥١٣٩، ٦٩٤٥، ٦٩٦٩-

۵۱۳۸: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا، کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے، انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع سے جو دونوں یزید بن جاریہ کے بیٹے تھے۔ انہوں نے حضرت خنساء بنت خذام انصاریہؓ سے روایت کی کہ ان کے باپ نے ان کی شادی کر دی اور وہ ثیبہ تھیں اور انہوں نے اس بات کو ناپسند کیا۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپؐ نے باپ کا کیا ہوا نکاح ردّ کر دیا۔

[1] فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اس جگہ لفظ نِكَاحَهُ ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۲۴۳) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

٥١٣٩ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا يَحْيَى أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ وَمُجَمِّعَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَجُلًا يُدْعَى خِذَامًا أَنْكَحَ ابْنَةً لَّهُ.. نَحْوَهُ.

أطرافه: ٥١٣٨، ٦٩٤٥، ٦٩٦٩-

۵۱۳۹: اسحاق (بن منصور) نے ہم سے بیان کیا کہ یزید (بن ہارون) نے ہمیں خبر دی کہ یحيٰ (بن سعید انصاری) نے ہمیں بتایا۔ قاسم بن محمد نے ان سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن یزید اور مجمع بن یزید نے ان کو بتایا کہ ایک شخص جس کو خذامؓ کر کے پکارتے تھے۔ اُس نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا۔ پھر انہوں نے ایسی حدیث بیان کی۔

تشریح: لَا يُنْكِحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ الْبِكْرَ وَالثَّيِّبَ إِلَّا بِرِضَاهُمَا: یعنی باپ اور اس کے سوا کوئی دوسرا کنواری یا ثیبہ کا نکاح بغیر اس کی رضامندی کے نہ کرے۔

ایک لڑکی کے دو بھائی تھے اور ایک والدہ۔ ایک بھائی اور والدہ ایک لڑکے کے ساتھ اس لڑکی کے نکاح کے لیے راضی تھے۔ مگر ایک بھائی مخالف تھا۔ وہ اَور جگہ رشتہ پسند کرتا تھا اور لڑکی بھی بالغ تھی۔ اس کی نسبت مسئلہ دریافت کیا گیا کہ اس کا نکاح کہاں کیا جاوے۔ حضرت اقدس علیہ اسلام نے دریافت کیا کہ لڑکی کس بھائی کی رائے سے اتفاق کرتی ہے؟ جواب دیا گیا کہ اپنے اس بھائی کے ساتھ جس کے ساتھ والدہ بھی متفق ہے۔ فرمایا کہ

”پھر وہاں ہی اس کا رشتہ ہو جہاں لڑکی اور اس کا بھائی دونوں متفق ہیں۔“

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۵۵)

بَاب ٤٣ : تَزْوِيجُ الْيَتِيمَةِ

یتیم لڑکی کا نکاح کر دینا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوا (النساء: ٤) وَإِذَا قَالَ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَمَكُثَ سَاعَةً أَوْ قَالَ مَا مَعَكَ؟ فَقَالَ مَعِي كَذَا وَكَذَا أَوْ لَبِثَا ثُمَّ قَالَ زَوَّجْتُكَهَا فَهُوَ جَائِزٌ. فِيهِ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یعنی اگر تم ڈرو کہ یتیموں کے متعلق انصاف نہیں کرو گے تو (پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند ہوں اُن سے) نکاح کر لو۔ اور اگر کوئی سرپرست سے کہے: فلانی لڑکی کا مجھ سے نکاح کرو پھر وہ کچھ دیر ٹھہرا رہے یا کہے: تمہارے پاس کیا جائیداد ہے؟ اور وہ کہے: میرے پاس فلاں فلاں جائیداد ہے۔ یا وہ دونوں انتظار

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کرتے رہیں۔ پھر (سرپرست) کہے: میں نے تم سے اس کا نکاح کر دیا تو یہ جائز ہے۔ اس کے متعلق حضرت سہلؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی۔

٥١٤٠: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَ لَهَا يَا أُمَّتَاهْ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى إِلَى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء: ٤) قَالَتْ عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ إِلَى

۵۱۴۰: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زُہری سے روایت کی۔ نیز لیث (بن سعد) نے کہا کہ مجھے عُقیل نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ عروہ بن زبیر نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ اُن سے کہا: اماں جان! وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى ... مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ [1] سے کیا مراد ہے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا: میرے بھانجے یہ وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے سرپرست کی پرورش میں ہو اور وہ اس کی خوبصورتی اور اس کی جائیداد پر للچاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اُس کو اس کا مہر کم مقرر کرے۔ اس لئے ان کو ایسی یتیم لڑکیوں کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دیا گیا سوائے اس کے کہ وہ پورا مہر دے کر ان کے حق میں انصاف کرے۔ اور انہیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کرنے کا حکم دیا گیا۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: اس کے بعد

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: "اور اگر تم ڈرو کہ تم یتامیٰ کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو دو دو اور تین تین اور چار چار، لیکن اگر تمہیں خوف ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر صرف ایک (کافی ہے) یا وہ جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔"

وَ تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ (النساء: ۱۲۸) فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَّجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَنَسَبِهَا وَالصَّدَاقِ وَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَأَخَذُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَّنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُّقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ.

لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق فتویٰ پوچھا تو اللہ نے یہ آیت نازل کی: وَ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ ... وَ تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ۔[1] اس لئے اللہ عزوجل نے اس آیت میں ان کے لئے یہ حکم نازل کیا کہ یتیم لڑکی جب مالدار اور خوبصورت ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے اور اس کے رشتہ داروں کے ساتھ تعلق پیدا کرنے اور مہر دینے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور جب مال اور خوبصورتی کی کمی کی وجہ سے وہ ناپسندیدہ ہو تو اُس کو چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے سوا اَور عورتیں لے لیتے ہیں۔ (حضرت عائشہؓ) فرماتی تھیں: جس طرح وہ اُس کو اُس وقت چھوڑ دیتے ہیں کہ جب وہ اس کی خواہش نہیں رکھتے تو انہیں جائز نہیں کہ وہ اس سے اس وقت نکاح کریں جبکہ وہ اس کے خواہش مند ہوں سوائے اس کے کہ اس کے لئے انصاف کریں اور اس کو اس کا وہ حق دیں جو کہ مہر میں زیادہ سے زیادہ ہے۔

أطرافه: ۲۴۹۴، ۲۷۶۳، ۴۵۷۳، ۴۵۷۴، ۴۶۰۰، ۵۰۶۴، ۵۰۹۲، ۵۰۹۸، ۵۱۲۸، ۵۱۳۱، ۶۹۶۵۔

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارہ میں فتویٰ پوچھتے ہیں تُو کہہ دے کہ اللہ تمہیں ان کے متعلق فتویٰ دیتا ہے اور (متوجہ کرتا ہے اس طرف) جو تم پر کتاب میں اُن یتیم عورتوں کے متعلق پڑھا جاچکا ہے جن کو تم وہ نہیں دیتے جو اُن کے حق میں فرض کیا گیا حالانکہ خواہش رکھتے ہو کہ اُن سے نکاح کرو۔“

بَاب ٤٤

إِذَا قَالَ الْخَاطِبُ لِلْوَلِيِّ زَوِّجْنِي فُلَانَةَ فَقَالَ قَدْ زَوَّجْتُكَ بِكَذَا وَكَذَا جَازَ النِّكَاحُ وَإِنْ لَّمْ يَقُلْ لِلزَّوْجِ أَرَضِيتَ أَوْ قَبِلْتَ

اگر نکاح کا پیغام دینے والا سرپرست سے یوں کہے کہ فلاں لڑکی کا نکاح مجھ سے کر دو اور وہ یہ کہے: میں نے تم سے فلاں فلاں کے عوض میں نکاح کر دیا تو یہ نکاح جائز ہو گیا۔ گو وہ خاوند سے یہ نہ پوچھے کیا تم نے اس کو پسند کر لیا یا قبول کر لیا۔

٥١٤١: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَ مَا لِي الْيَوْمَ فِي النِّسَاءِ مِنْ حَاجَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا قَالَ مَا عِنْدَكَ؟ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ أَعْطِهَا وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَمَا عِنْدَكَ مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

۵۱۴۱: ابو نعمان نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابو حازم سے، ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد (ساعدی) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اس نے اپنے تئیں آپؐ کے سامنے پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا: ان دنوں تو مجھے عورتوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ سن کر ایک شخص بولا: یا رسول اللہ! مجھ سے اس کا نکاح کر دیجئے۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ وہ بولا میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو کچھ دو گو لوہے کی انگوٹھی ہی۔ اُس نے کہا: میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر قرآن سے تمہیں کیا کچھ یاد ہے؟ اُس نے کہا: فلاں فلاں سورۃ۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر میں نے اُسے تمہارے قبضے میں کر دیا ان سورتوں کے عوض میں جو تمہیں قرآن سے یاد ہیں۔

أطرافه: ٢٣١٠، ٥٠٢٩، ٥٠٣٠، ٥٠٨٧، ٥١٢١، ٥١٢٦، ٥١٣٢، ٥١٣٥، ٥١٤٩، ٥١٥٠، ٥٨٧١، ٧٤١٧۔

بَاب ٤٥: لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

اپنے بھائی کے پیغام پر اس وقت تک پیغام نہ بھیجو کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے

٥١٤٢: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ.

أطرافه: ٢١٣٩، ٢١٦٥۔

۵۱۴۲: مکی بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ ابن جریج نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے نافع سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے کہ تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع کرے اور نہ ہی کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام بھیجے جب تک کہ وہ جو اُس سے پہلے پیام نکاح بھیجنے والا ہے چھوڑ نہ دے یا وہ اُس کو اجازت نہ دے دے۔

٥١٤٣: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا.

أطرافه: ٦٠٦٤، ٦٠٦٦، ٦٧٢٤۔

۵۱۴۳: یحیٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے، جعفر نے اعرج سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپؐ نے فرمایا: بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاتے رہنا کیونکہ بدگمانی بہت ہی بڑا جھوٹا خیال ہے۔ اور تجسس نہ کیا کرو اور نہ کان نکال کر باتیں سنا کرو اور آپس میں بغض نہ رکھو اور بھائی بھائی ہوکر رہو۔

٥١٤٤: وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ.

۵۱۴۴: اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر اس وقت تک پیام نکاح نہ بھیجے جب تک کہ وہ نکاح کرے یا چھوڑ دے۔

أطرافه: ٢١٤٠، ٢١٤٨، ٢١٥٠، ٢١٥١، ٢١٦٠، ٢١٦٢، ٢٧٢٣، ٢٧٢٧، ٥١٥٢، ٦٦٠١۔

بَاب ٤٦ : تَفْسِيرُ تَرْكِ الْخِطْبَةِ

پیغام نکاح چھوڑنے کی تشریح

٥١٤٥: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حِينَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ قَالَ عُمَرُ لَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتَ إِلَّا أَنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا فَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَقَبِلْتُهَا.

۵۱۴۵: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے زُہری سے روایت کی۔ (زُہری نے) کہا: سالم بن عبداللہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمر بن خطابؓ کہتے تھے: میں ابوبکرؓ سے ملا اور میں نے کہا: اگر آپؓ چاہیں تو میں حفصہ بنت عمرؓ کا نکاح آپؓ سے کئے دیتا ہوں۔ میں کئی راتیں انتظار کرتا رہا۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کے نکاح کا پیغام بھیجا۔ پھر ابوبکرؓ مجھ سے ملے اور کہنے لگے: جو بات تم نے پیش کی تھی اس کے متعلق تمہیں جواب دینے سے مجھے صرف اس بات نے روکا تھا کہ مجھے علم ہو چکا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہؓ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا نہیں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشا کر دیتا۔ اگر آپؐ اسے چھوڑ دیتے تو میں اسے ضرور قبول کرتا۔

تَابَعَهُ يُونُسُ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

(شعیب کی طرح) اس حدیث کو یونس (بن یزید) اور موسیٰ بن عقبہ اور (محمد بن عبداللہ) ابن ابی عتیق نے زُہری سے روایت کیا۔

أطرافه: ٤٠٠٥، ٥١٢٢، ٥١٢٩۔

بَاب ٤٧ : الْخُطْبَةُ

خطبہ نکاح

٥١٤٦ : حَـدَّثَنَا قَبِيصَـةُ حَـدَّثَنَا سُـفْيَانُ عَـنْ زَيْـدِ بْـنِ أَسْـلَمَ قَـالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ رَجُلَانِ مِـنَ الْمَشْـرِقِ فَخَطَبَـا فَقَـالَ النَّبِـيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا.

طرفه: ٥٧٦٧-

۵۱۴۶: قبیصہ (بن عقبہ) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زید بن اسلم سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: دو شخص مشرق کی طرف سے آئے اور ان دونوں نے تقریر کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض تقریریں بھی جادو ہوتی ہیں۔

بَاب ٤٨ : ضَرْبُ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ

نکاح اور ولیمہ کے وقت ڈھولکی وغیرہ بجانا

٥١٤٧ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَـالَ قَالَـتِ الرُّبَيِّـعُ بِنْـتُ مُعَوِّذِ بْـنِ عَفْـرَاءَ جَـاءَ النَّبِـيُّ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ يَـدْخُلُ[1] حِـينَ بُنِـيَ عَلَـيَّ فَجَلَـسَ عَلَـى فِرَاشِـي كَمَجْلِسِـكَ مِنِّي فَجَعَلَـتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَـا يَضْرِبْنَ بِالـدُّفِّ وَيَنْـدُبْنَ مَنْ قُتِـلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هَـذِهِ

۵۱۴۷: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ بشر بن مفضل نے ہمیں بتایا۔ خالد بن ذکوان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ کہتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور جب میرا رخصتانہ کیا گیا تو آپؐ میرے پاس اندر آئے اور میرے بستر پر اس طرح بیٹھ گئے جیسے تم میرے پاس بیٹھے ہوئے ہو۔ تو اس وقت ہماری چند لڑکیاں دف بجانے لگیں اور میرے ان بزرگوں کی تعریفیں کرنے لگیں جو جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔ اتنے میں اُن میں سے ایک لڑکی نے کہا: ہم میں ایک ایسا نبی ہے جو

[1] فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں اس جگہ "فَدَخَلَ" ہے (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۲۵۳) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ. جانتا ہے کہ کل کیا کچھ ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو جانے دو اور وہی گاؤ جو پہلے گا رہی تھیں۔

طرفه: ۴۰۰۱۔

تشریح: ضَرْبُ الدُّفِّ فِي النِّكَاحِ وَالْوَلِيمَةِ: یعنی نکاح اور ولیمہ کے وقت ڈھولکی وغیرہ بجانا۔ سوال کیا گیا کہ لڑکی یا لڑکے والوں کے ہاں جو جوان عورتیں مل کر گھر میں گاتی ہیں۔ وہ کیسا ہے؟ فرمایا:

"اصل یہ ہے کہ یہ بھی اسی طرح پر ہے۔ اگر گیت گندے اور ناپاک نہ ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لے گئے تو لڑکیوں نے مل کر آپؐ کی تعریف میں گیت گائے تھے۔

مسجد میں ایک صحابی نے خوش الحانی سے شعر پڑھے تو حضرت عمرؓ نے ان کو منع کیا۔ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پڑھے ہیں تو آپؐ نے منع نہیں کیا، بلکہ آپؐ نے ایک بار اس کے شعر سنے تو آپؐ نے اس کے لیے "رحمت اللہ" فرمایا۔ اور جس کو آپؐ یہ فرمایا کرتے تھے وہ شہید ہو جایا کرتا تھا۔ غرض اس طرح پر اگر فسق و فجور کے گیت نہ ہوں تو منع نہیں۔ مگر مردوں کو نہیں چاہیے کہ عورتوں کی ایسی مجلسوں میں بیٹھیں۔ یہ یاد رکھو کہ جہاں ذرا بھی مظنّہ فسق و فجور کا ہو وہ منع ہے... یہ ایسی باتیں ہیں کہ انسان خود ان میں فتویٰ لے سکتا ہے جو امر تقویٰ اور خدا کی رضا کے خلاف ہے، مخلوق کو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ منع ہے۔ اور پھر جو اسراف کرتا ہے، وہ سخت گناہ کرتا ہے۔ اگر ریاکاری کرتا ہے، تو گناہ ہے۔ غرض کوئی ایسا امر جس میں اسراف، ریا، فسق، ایذائے خلق کا شائبہ ہو وہ منع ہے اور جو اُن سے صاف ہو وہ منع نہیں، گناہ نہیں۔ کیونکہ اصل اشیاء کی حلّت ہے۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۱۱)

بَاب ۴۹: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً (النساء:۵)

اللہ تعالیٰ کا فرمانا: تم عورتوں کو اُن کے جو مہر ہیں خوشی سے دو

وَكَثْرَةُ الْمَهْرِ وَأَدْنَى مَا يَجُوزُ مِنَ الصَّدَاقِ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: وَاٰتَيْتُمْ اور مہر زیادہ دینا یا کم از کم جو مہر ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا...

إِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَأْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا (النساء:٢١) وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ أَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً (البقرة:٢٣٧) وَقَالَ سَهْلٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ.

یعنی اگر تم ان میں سے کسی کو ڈھیروں ڈھیر مال دو تو تم اُس میں سے کچھ نہ لو۔ اور اللہ جل ذکرہ کا یہ فرمانا: أَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً یعنی یا تم ان کے لئے کچھ مقرر کر چکے ہو۔ اور حضرت سہل (بن سعد ساعدیؓ) نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گو لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔

٥١٤٨: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ فَرَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَاشَةَ الْعُرْسِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ.

۵۱۴۸: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے، عبدالعزیز نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا) کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ایک عورت سے کھجور کی ایک گٹھلی کے برابر سونا دے کر نکاح کیا۔ اور نبی ﷺ نے شادی کی خوشی دیکھ کر ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے وزن کے برابر (دے کر) نکاح کر لیا ہے۔

وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ.

اور اس سند سے قتادہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا دے کر ایک عورت سے شادی کی۔

أطرافه: ٢٠٤٩، ٢٢٩٣، ٣٧٨١، ٣٩٣٧، ٥٠٧٢، ٥١٥٣، ٥١٥٥، ٥١٦٧، ٦٠٨٢، ٦٣٨٦۔

بَاب ٥٠: التَّزْوِيجُ عَلَى الْقُرْآنِ وَبِغَيْرِ صَدَاقٍ

قرآن پڑھانے کے عوض میں اور بغیر مہر دینے کے نکاح کرنا

٥١٤٩: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ

۵۱۴۹: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ میں نے ابو حازم

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ. فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا. ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ. فَلَمْ يُجِبْهَا شَيْئًا. ثُمَّ قَامَتْ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْكِحْنِيهَا. قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ لَا. قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ. فَذَهَبَ وَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ مَا وَجَدْتُّ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيدٍ. قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا. قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ أَنْكَحْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے کہ میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھا تھا کہ اتنے میں ایک عورت کھڑی ہوئی اور وہ کہنے لگی: یارسول اللہ! اس نے اپنے تئیں آپؐ کے لئے ہبہ کر دیا ہے۔ اس کے متعلق آپؐ کی جو رائے ہو آپؐ کریں تو آپؐ نے اس کو کچھ جواب نہیں دیا۔ پھر وہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! اس نے اپنے تئیں آپؐ کے لئے ہبہ کر دیا ہے۔ اس کے متعلق آپؐ کی جو رائے ہو کیجئے۔ آپؐ نے اس کو کچھ جواب نہ دیا۔ پھر وہ تیسری بار کھڑی ہوئی اور کہنے لگی: اس نے اپنے تئیں آپؐ کے سامنے ہبہ کیا۔ اس کے متعلق جو آپؐ کی رائے ہو وہ کریں۔ تب ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! مجھ ہی سے اس کا نکاح کر دیں۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے بھی؟ وہ کہنے لگا: نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ اور کچھ ڈھونڈو گو لوہے کی انگوٹھی ہی۔ پس وہ گیا اور تلاش کی۔ پھر آیا اور کہنے لگا: مجھے کچھ نہیں ملا۔ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تمہیں قرآن سے کچھ یاد ہے۔ اس نے کہا: مجھے فلانی فلانی سورۃ یاد ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جاؤ میں نے اس کی تم سے ان سورتوں کے عوض میں شادی کر دی جو تمہیں قرآن سے یاد ہیں۔

أطرافُه: ۲۳۱۰، ۵۰۲۹، ۵۰۳۰، ۵۰۸۷، ۵۱۲۱، ۵۱۲۶، ۵۱۳۲، ۵۱۳۵، ۵۱۴۱، ۵۱۵۰، ۵۸۷۱، ۷۴۱۷۔

بَاب ٥١: الْمَهْرُ بِالْعُرُوضِ وَخَاتَمٌ مِّنْ حَدِيدٍ

سامان اور لوہے کی انگوٹھی مہر میں دینا

٥١٥٠: حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ تَزَوَّجْ وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِّنْ حَدِيدٍ.

۵۱۵۰: یحيٰ (بن موسیٰ بلخی) نے ہم سے بیان کیا کہ وکیع (بن جراح) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سفیان (ثوری) سے، سفیان نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: نکاح کرلو، گو ایک لوہے کی انگوٹھی ہی دے کر۔

أطرافه: ٢٣١٠، ٥٠٢٩، ٥٠٣٠، ٥٠٨٧، ٥١٢١، ٥١٢٦، ٥١٣٢، ٥١٣٥، ٥١٤١، ٥١٤٩، ٥٨٧١، ٧٤١٧-

بَاب ٥٢: الشُّرُوطُ فِي النِّكَاحِ

نکاح میں شرطیں لگانا

وَقَالَ عُمَرُ مَقَاطِعُ الْحُقُوقِ عِنْدَ الشُّرُوطِ. وَقَالَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ فَأَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي.

اور حضرت عمرؓ نے کہا: حقوق کو اس وقت پورا کیا جائے جب شرطیں پوری کی جائیں۔ اور حضرت مسور بن مخرمہؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے اپنے ایک داماد کا ذکر کیا اور آپؐ نے اس کی تعریف کی کہ اس نے اپنی دامادی کے حق کو اچھی طرح ادا کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس نے مجھ سے جو بات کی سچی کی اور مجھ سے جو وعدہ کیا وہ پورا کیا۔

٥١٥١: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ

۵۱۵۱: ابوالولید ہشام بن عبدالملک (طیالسی) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، یزید نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَقُّ مَا أَوْفَيْتُمْ مِّنَ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ.

ابوالخیر سے، ابوالخیر نے حضرت عقبہؓ سے، حضرت عقبہؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: ان شرطوں میں سے جو تم پورا کرتے ہو وہ شرطیں زیادہ پورا کرنے کے لائق ہیں جن کے ذریعہ سے تم نے شرمگاہوں کو اپنے لئے حلال سمجھا۔

طرفه: ٢٧٢١۔

بَاب٥٣: الشُّرُوطُ الَّتِي لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

وہ شرطیں جو نکاح میں جائز نہیں

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَا تَشْتَرِطِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا.

اور حضرت (عبداللہ) ابن مسعودؓ نے کہا: عورت اپنی بہن کی طلاق کی شرط نہ لگائے۔

٥١٥٢: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكَرِيَّاءَ هُوَ ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا.

۵۱۵۲: عبید اللہ بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے زکریا سے جو ابوزائدہ کے بیٹے ہیں۔ زکریا نے سعد بن ابراہیم سے، سعد نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنی بہن کی طلاق کا سوال اٹھائے تاکہ وہ اس کا پیالہ بھی خود انڈیل لے کیونکہ اس کو صرف اتنا ہی ملے گا جو اس کے لئے مقدر کیا گیا۔

أطرافه: ٢١٤٠، ٢١٤٨، ٢١٥٠، ٢١٥١، ٢١٦٠، ٢١٦٢، ٢٧٢٣، ٢٧٢٧، ٥١٤٤، ٦٦٠١۔

بَاب ٥٤: الصُّفْرَةُ لِلْمُتَزَوِّجِ

شادی کرنے والے کو زردی لگانا

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اسے نبی صلی اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

٥١٥٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

علیہ وسلم سے روایت کیا۔

۵۱۵۳: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے حمید طویل سے، حمید نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ان پر زردی کا نشان تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا تو انہوں نے آپؐ کو بتایا کہ انہوں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے۔ آپؐ نے پوچھا: اس کو کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: کھجور کی گٹھلی برابر سونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو گو ایک بکری ہی کا سہی۔

أطرافُه: ٢٠٤٩، ٢٢٩٣، ٣٧٨١، ٣٩٣٧، ٥٠٧٢، ٥١٤٨، ٥١٥٥، ٥١٦٧، ٦٠٨٢، ٦٣٨٦-

باب ٥٥

٥١٥٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ فَأَوْسَعَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا فَخَرَجَ كَمَا يَصْنَعُ إِذَا تَزَوَّجَ فَأَتَى حُجَرَ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ يَدْعُو وَيَدْعُونَ لَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ فَرَجَعَ لَا أَدْرِي

۵۱۵۴: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حمید سے، حمید نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ آپؓ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ کا ولیمہ کیا اور مسلمانوں کو خوب کھلا کھلایا۔ پھر آپؐ باہر گئے جیسا کہ آپؐ جب شادی کر کے جایا کرتے تھے۔ اور اُمہات المؤمنین کے حجروں میں آئے، آپؐ اُن کے لئے دعا کرتے اور وہ آپؐ کے لئے

آخْبَرْتُهُ أَوْ أُخْبِرَ بِخُرُوجِهِمَا.

دعا کرتیں۔ پھر واپس لوٹے تو دو آدمی دیکھے۔ آپؐ پھر لوٹ گئے۔ میں نہیں جانتا آیا میں نے آپؐ کو خبر دی یا کسی اور نے آپؐ کو خبر دی کہ وہ دونوں چلے گئے ہیں۔

أطرافُه: ٤٧٩١، ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٦٣، ٥١٦٦، ٥١٦٨، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٥٤٦٦، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١۔

بَاب٥٦: كَيْفَ يُدْعَى لِلْمُتَزَوِّجِ

دُلہا کے لئے کیسے دعا کی جائے

٥١٥٥: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هَذَا؟ قَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ. قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ. أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

۵۱۵۵: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے جو کہ زید کے بیٹے ہیں ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثابت سے، ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ پر زردی کا نشان دیکھا، آپؐ نے فرمایا: یہ کیسی ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے برابر سونے کے عوض میں شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تمہارے لئے مبارک کرے۔ ولیمہ کرو، گو ایک ہی بکری سے سہی۔

أطرافُه: ٢٠٤٩، ٢٢٩٣، ٣٧٨١، ٣٩٣٧، ٥٠٧٢، ٥١٤٨، ٥١٥٣، ٥١٦٧، ٦٠٨٢، ٦٣٨٦۔

بَاب٥٧: الدُّعَاءُ لِلنِّسوَةِ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْعَرُوسَ وَلِلْعَرُوسِ

اُن عورتوں کو دعا دینا جو دلہن کو گھر لے کر آئیں، نیز دلہن کو دعا دینا

٥١٥٦: حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

۵۱۵۶: فروہ بن ابی المغراء نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَإِذَا نِسْوَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ.

عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھے گھر لے گئیں تو کیا دیکھتی ہوں کہ گھر میں کچھ انصاری عورتیں ہیں۔ وہ کہنے لگیں: خیر و برکت سے اور اچھے نصیب سے ہو۔

أطرافه: ۳۸۹٤، ۳۸۹٦، ۵۱۳۳، ۵۱۳٤، ۵۱۵۸، ۵۱٦۰۔

بَاب ۵۸: مَنْ أَحَبَّ الْبِنَاءَ قَبْلَ الْغَزْوِ

جس نے جنگ کرنے سے پہلے دلہن کو گھر میں لانا پسند کیا

۵۱۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَزَا نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَّبْنِيَ بِهَا وَلَمْ يَبْنِ بِهَا.

۵۱۵۷: محمد بن علاء نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن مبارک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے معمر (بن راشد) سے، معمر نے ہمام سے، ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: انبیاء میں سے ایک نبی جنگ کے لئے نکلا اور اس نے اپنی فوج سے کہا: وہ شخص میرے ساتھ نہ آئے جس نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو اور وہ اس کو اپنے گھر میں لانا چاہتا ہو اور ابھی اس کو نہیں لایا اور ابھی اس سے ہم بستر نہیں ہوا۔

طرفه: ۳۱۲٤۔

بَاب ۵۹: مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

جو کسی عورت سے شادی کرے جبکہ وہ نو برس کی ہو

۵۱۵۸: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ

۵۱۵۸: قبیصہ بن عقبہ نے ہم سے بیان کیا کہ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا.

سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے عروہ سے روایت کی کہ نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا جبکہ وہ چھ برس کی تھیں اور اُن کو گھر میں لائے جبکہ وہ نو برس کی تھیں اور وہ آپؐ کے پاس نو برس رہیں۔

أطرافه: ۳۸۹۴، ۳۸۹۶، ۵۱۳۳، ۵۱۳۴، ۵۱۵۶، ۵۱۶۰۔

تشریح. مَنْ بَنَى بِامْرَأَةٍ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ: جو کسی عورت سے شادی کرے جبکہ وہ نو برس کی ہو۔ پادری فتح مسیح سکنہ فتح گڑھ ضلع گورداسپور نے گندہ دہنی سے کام لیتے ہوئے ہمارے سید و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سے اعتراضات کئے۔ جن میں سے ایک اعتراض اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی شادی کے وقت عمر کے متعلق بھی کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”پادری صاحب ہمیں آپ کی حالت پر رونا آتا ہے کہ آپ زبان عربی سے تو بے نصیب تھے ہی مگر وہ علوم جو دینیات سے کچھ تعلق رکھتے ہیں، جیسے طبعی اور طبابت، ان سے بھی آپ بے بہرہ ہی ثابت ہوئے۔ آپ نے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کر کے نو برس کی رسم شادی کا ذکر لکھا ہے۔ اول تو نو برس کا ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے ثابت نہیں اور نہ اس میں کوئی وحی ہوئی اور نہ اخبار متواترہ سے ثابت ہوا کہ ضرور نو برس ہی تھے۔ صرف ایک راوی سے منقول ہے۔ عرب کے لوگ تقویم پترے نہیں رکھا کرتے تھے کیونکہ اُمّی تھے اور دو تین برس کی کمی بیشی ان کی حالت پر نظر کر کے ایک عام بات ہے۔ جیسے کہ ہمارے ملک میں بھی اکثر ناخواندہ لوگ دو چار برس کے فرق کو اچھی طرح محفوظ نہیں رکھ سکتے۔ پھر اگر فرض کے طور پر تسلیم بھی کر لیں کہ فی الواقع دن دن کا حساب کر کے نو برس ہی تھے۔ لیکن پھر بھی کوئی عقلمند اعتراض نہیں کرے گا مگر احمق کا کوئی علاج نہیں... حال کے محقق ڈاکٹروں کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ نو برس تک بھی لڑکیاں بالغ ہو سکتی ہیں۔ بلکہ سات برس تک بھی اولاد ہو سکتی ہے اور بڑے بڑے مشاہدات سے ڈاکٹروں نے اس کو ثابت کیا ہے اور خود صدہا لوگوں کی

یہ بات چشم دید ہے کہ اسی ملک میں آٹھ آٹھ نو نو برس کی لڑکیوں کے یہاں اولاد موجود ہے مگر آپ پر تو کچھ بھی افسوس نہیں اور نہ کرنا چاہئے کیونکہ آپ صرف متعصب ہی نہیں بلکہ اول درجہ کے احمق بھی ہیں۔ آپ کو اب تک اتنی بھی خبر نہیں کہ گورنمنٹ کے قانون عوام کی درخواست کے موافق ان کی رسم اور سوسائٹی کی عام وضع کی بنا پر تیار ہوتے ہیں، ان میں فلاسفروں کی طرز پر تحقیقات نہیں ہوتی... بلکہ قوانین بنانے کا اصول رعایا کی کثرت رائے ہے۔ گورنمنٹ پر کوئی وحی نازل نہیں ہوتی تا وہ اپنے قوانین میں غلطی نہ کرے۔ اگر ایسے ہی قوانین محفوظ ہوتے تو ہمیشہ نئے نئے قانون کیوں بنتے رہتے۔ انگلستان میں لڑکیوں کے بلوغ کا زمانہ (۱۸) برس قرار دیا ہے اور گرم ملکوں میں تو لڑکیاں بہت جلد بالغ ہو جاتی ہیں۔ آپ اگر گورنمنٹ کے قوانین کو کالوحی من السماء سمجھتے ہیں کہ ان میں امکان غلطی نہیں۔ تو ہمیں بواپسی ڈاک اطلاع دیں تا انجیل اور قانون کا تھوڑا سا مقابلہ کر کے آپ کی کچھ خدمت کی جائے۔ غرض گورنمنٹ نے اب تک کوئی اشتہار نہیں دیا کہ ہمارے قوانین بھی توریت اور انجیل کی طرح خطا اور غلطی سے خالی ہیں۔ اگر آپ کو کوئی اشتہار پہنچا ہو تو اُس کی ایک نقل ہمیں بھی بھیج دیں۔ پھر اگر گورنمنٹ کے قوانین خدا کی کتابوں کی طرح خطا سے خالی نہیں تو اُن کا ذکر کرنا یا تو حمق کی وجہ سے ہے یا تعصب کے سبب سے، مگر آپ معذور ہیں۔ اگر گورنمنٹ کو اپنے قانون پر اعتماد تھا تو کیوں ان ڈاکٹروں کو سزا نہیں دی جنہوں نے حال میں یورپ میں بڑی تحقیقات سے نو۹ برس بلکہ سات برس کو بھی بعض عورتوں کے بلوغ کا زمانہ قرار دے دیا ہے۔ اور نو۹ برس کی عمر کے متعلق آپ اعتراض کر کے پھر توریت یا انجیل کا کوئی حوالہ نہ دے سکے، صرف گورنمنٹ کے قانون کا ذکر کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ کا توریت اور انجیل پر ایمان نہیں رہا۔ ورنہ نو برس کی حرمت یا تو توریت سے ثابت کرتے یا انجیل سے ثابت کرنی چاہیئے تھی۔ پادری صاحب یہی تو دجل ہے کہ الہامی کتب کے مسائل میں آپ نے گورنمنٹ کے قانون کو پیش کر دیا۔ اگر آپ کے نزدیک گورنمنٹ کے قانون کی تمام باتیں خطا سے خالی ہیں اور الہامی

کتابوں کی طرح بلکہ ان سے افضل ہیں تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ جن نبیوںؑ نے خلاف قانون انگریزی کئی لاکھ شیر خوار بچے قتل کئے اگر وہ اس وقت ہوتے تو گورنمنٹ ان سے کیا معاملہ کرتی۔ اگر وہ لوگ گورنمنٹ کے سامنے چالان ہو کر آتے جنہوں نے بیگانے کھیتوں کے خوشے توڑ کر کھالئے تھے تو گورنمنٹ اُن کو اور ان کے اجازت دینے والے کو کیا کیا سزا دیتی؟ پھر میں پوچھتا ہوں کہ وہ شخص جو انجیر کا پھل کھانے دوڑا تھا اور انجیل سے ثابت ہے کہ وہ انجیر کا درخت اس کی ملکیت نہ تھا بلکہ غیر کی مِلک تھا۔ اگر وہ شخص گورنمنٹ کے سامنے یہ حرکت کرتا تو گورنمنٹ اس کو کیا سزا دیتی۔ انجیل سے یہ بھی ثابت ہے کہ بہت سے سؤر جو بیگانہ مال تھے اور جن کی تعداد بقول پادری کلارک دو ہزار تھے، مسیح نے تلف کئے۔ اب آپ ہی بتلائیں کہ تعزیرات کی رو سے اس کی سزا کیا ہے۔ بالفعل اسی قدر لکھنا کافی ہے۔"

(نور القرآن نمبر ۲، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۷۷- ۳۸۰)

حضرت عائشہؓ کی عمر کے متعلق تحقیقی نوٹ کے لئے دیکھئے سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ ۴۷۹ تا ۴۸۸۔

بَاب ٦٠: الْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ

سفر میں رخصتانہ کی رسم ادا کرنا

٥١٥٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَّلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَأُلْقِيَ فِيهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ

۵۱۵۹: محمد بن سلام (بیکندی) نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حمید سے، حمید نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر اور مدینہ کے درمیان تین دن ٹھہرے رہے تا حضرت صفیہؓ بنت حیّ آپؐ کے پاس رخصت کی جائیں۔ میں نے مسلمانوں کو آپؐ کے ولیمہ میں بلایا۔ اس میں نہ روٹی تھی نہ گوشت۔ آپؐ نے دستر خوان بچھائے جانے کا حکم دیا۔ پھر ان پر کھجوریں، پنیر اور گھی رکھ

فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ.

دیا گیا تو یہ آپؐ کا ولیمہ تھا۔ مسلمان کہنے لگے: آیا یہ اُمہات المومنین میں سے ایک ہوں گی یا اُن لونڈیوں میں سے ہیں جن کے آپؐ معاہدے کی رُو سے جائز طور پر مالک ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا: اگر تو آپؐ نے ان کو پردہ میں رکھا تو وہ اُمہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر انہیں پردہ میں نہ رکھا تو پھر وہ ان لونڈیوں میں سے ہی ہیں جن کے آپؐ معاہدے کی رُو سے جائز طور پر مالک ہوئے۔ جب آپؐ نے کوچ کیا تو آپؐ نے اپنے پیچھے حضرت صفیہؓ کے لئے جگہ درست کی اور ان کے اور لوگوں کے درمیان پردہ تان دیا۔

أطرافُه: ٣٧١، ٦١٠، ٩٤٧، ٢٢٢٨، ٢٢٣٥، ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ٢٩٤٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٥، ٢٩٩١، ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٣٣٦٧، ٣٦٤٧، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٤١٩٧، ٤١٩٨، ٤١٩٩، ٤٢٠٠، ٤٢٠١، ٤٢١١، ٤٢١٢، ٤٢١٣، ٥٠٨٥، ٥١٦٩، ٥٣٨٧، ٥٤٢٥، ٥٥٢٨، ٥٩٦٨، ٦١٨٥، ٦٣٦٣، ٦٣٦٩، ٧٣٣٣۔

بَاب ٦١: الْبِنَاءُ بِالنَّهَارِ بِغَيْرِ مَرْكَبٍ وَلَا نِيرَانٍ

دن کو رخصتانہ کیا جانا بغیر سواری کے اور بغیر آگ روشن کرنے کے

٥١٦٠: حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْنِي أُمِّي فَأَدْخَلَتْنِي الدَّارَ فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

۵۱۶۰: فروہ بن ابی مغراء نے مجھ سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شادی کی تو میری ماں میرے پاس آئیں اور مجھے گھر لے گئیں تو میں گھبرا گئی کہ اچانک رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى.

صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کے وقت گھر آ گئے۔

أطرافه: ٣٨٩٤، ٣٨٩٦، ٥١٣٣، ٥١٣٤، ٥١٥٦، ٥١٥٨۔

بَاب ٦٢: الْأَنْمَاطُ وَنَحْوُهَا لِلنِّسَاءِ

عورتوں کے لئے سوزنیاں[1] بچھانا

٥١٦١: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ.

۵۱۶۱: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ محمد بن منکدر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے سوزنیاں بنائیں؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے سوزنیاں کہاں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ عنقریب ضرور ہوں گی۔

طرفه: ٣٦٣١۔

بَاب ٦٣: النِّسْوَةُ اللَّاتِي يَهْدِينَ الْمَرْأَةَ إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائُهُنَّ بِالْبَرَكَةِ

وہ عورتیں جو بیوی کو اس کے خاوند کے پاس رخصتانہ کے وقت لے جائیں اور اُن کا برکت کی دعا دینا

٥١٦٢: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا زَفَّتِ امْرَأَةً إِلَى رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ

۵۱۶۲: فضل بن یعقوب نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن سابق نے ہمیں بتایا۔ اسرائیل نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے ایک عورت کا ایک

---

[1] سوزنی: روئی بھرا کپڑا جس پر سوزن کاری (کشیدہ کاری) کی گئی ہو۔ (فیروز اللغات)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ.

انصاری شخص کے پاس رخصتانہ کیا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہؓ! تمہارے ساتھ کچھ گانا بجانا نہ تھا؟ کیونکہ انصار گانا بجانے سے خوش ہوتے ہیں۔

بَاب ٦٤: الْهَدِيَّةِ لِلْعَرُوسِ

دلہن کو ہدیہ دینا

٥١٦٣: وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ- واسْمُهُ الْجَعْدُ- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ بِنَا فِي مَسْجِدِ بَنِي رِفَاعَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهَا. ثُمَّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَقَالَتْ لِي أُمُّ سُلَيْمٍ لَوْ أَهْدَيْنَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً فَقُلْتُ لَهَا افْعَلِي. فَعَمَدَتْ إِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَ أَقِطٍ فَاتَّخَذَتْ حَيْسَةً فِي بُرْمَةٍ فَأَرْسَلَتْ بِهَا مَعِي إِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لِي ضَعْهَا. ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَالَ ادْعُ لِي رِجَالًا- سَمَّاهُمْ- وَادْعُ لِي

۵۱۶۳: اور ابراہیم (بن طہمان) نے ابوعثمان سے کہا۔ اور ان کا نام جعد (بن دینار) تھا۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت انسؓ بنی رفاعہ کی مسجد میں ہمارے سامنے سے گزرے۔ میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قاعدہ تھا کہ جب وہ حضرت اُم سلیمؓ کے پڑوس سے گزرتے تو ان کے پاس آتے اور ان کو سلام کہتے۔ پھر حضرت انسؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ سے شادی ہوئی تو مجھ سے حضرت ام سلیمؓ نے کہا: اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ہدیہ بھیجیں (تو اچھا ہے) میں نے ان سے کہا: بھیجیں۔ انہوں نے کچھ کھجوریں اور گھی اور پنیر لیا اور ان سے ہانڈی میں حلوہ بنایا اور میرے ذریعہ وہ حلوہ آپؐ کو بھیجا۔ میں وہ لے کر آپؐ کے پاس گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو رکھ دو۔ پھر آپؐ نے مجھے حکم دیا اور فرمایا: میرے پاس کچھ آدمی بلاؤ۔ آپؐ نے ان کا نام لیا

مَنْ لَقِيتَ. قَالَ فَفَعَلْتُ الَّذِي أَمَرَنِي فَرَجَعْتُ فَإِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِأَهْلِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَأْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ حَتَّى تَصَدَّعُوا كُلُّهُمْ عَنْهَا فَخَرَجَ مِنْهُمْ مَنْ خَرَجَ وَبَقِيَ نَفَرٌ يَتَحَدَّثُونَ قَالَ وَجَعَلْتُ أَغْتَمُّ. ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ الْحُجُرَاتِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَقُلْتُ إِنَّهُمْ قَدْ ذَهَبُوا فَرَجَعَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ وَأَرْخَى السِّتْرَ وَإِنِّي لَفِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ يَقُولُ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۫ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ (الاحزاب:٥٤) قَالَ أَبُو عُثْمَانَ قَالَ

اور (فرمایا کہ) جس کو بھی تم ملو اُس کو میرے پاس بلا لاؤ۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: جو آپؐ نے مجھے حکم دیا تھا میں نے وہ کیا۔ میں جو لوٹ کر آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ گھر لوگوں سے بھرا ہے اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے دونوں ہاتھ اس حلوہ پر رکھے اور جو اللہ نے چاہا اس حلوہ پر پڑھا۔ پھر دس دس کو اس میں سے کھانے کے لئے بلانے لگے اور ان سے فرماتے جاتے: اللہ کا نام لو اور ہر ایک شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: یہاں تک کھاتے رہے کہ سب خوب سیر ہو کر اس سے ہٹتے۔ اور اُن میں سے جنہوں نے جانا تھا چلے گئے اور کچھ تھوڑے سے رہ گئے جو باتیں کرتے تھے۔ کہتے تھے اور میں رنج محسوس کرنے لگا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے حجروں کی طرف چلے گئے اور میں بھی آپؐ کے پیچھے پیچھے گیا۔ میں نے کہا کہ وہ اب چلے گئے ہیں تو آپؐ لوٹ آئے، آپؐ گھر میں داخل ہوئے اور پردہ ڈال دیا اور ابھی میں حجرے میں ہی تھا اور آپؐ یہ آیت پڑھ رہے تھے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا... یعنی اے وہ جو مومن ہو نبی کے گھروں میں نہ جایا کرو سوائے اس کے کہ تم کو کھانے کے لئے اندر آنے کی اجازت دے مگر اس کے پکنے کا انتظار نہ کرتے رہا کرو۔ لیکن اگر تمہیں

أَنَسٌ إِنَّهُ خَدَمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ.

بلایا جائے تم اندر جاؤ اور جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جایا کرو اور باتوں میں مزے لینے نہ لگ جایا کرو۔ یہ بات نبی کو تکلیف دیتی تھی اور وہ تم سے شرماتا تھا۔ اور اللہ حق بات کہنے سے نہیں جھینپتا۔ ابوعثمان (جعد بن دینار) نے کہا کہ حضرت انسؓ کہتے تھے: انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس سال خدمت کی۔

أطرافه: ٤٧٩١، ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٥٤، ٥١٦٦، ٥١٦٨، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٥٤٦٦، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١۔

بَاب ٦٥: اسْتِعَارَةُ الثِّيَابِ لِلْعَرُوسِ وَغَيْرِهَا

دلہن کے لئے کپڑے وغیرہ عاریۃً لینا

٥١٦٤: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللهُ خَيْرًا فَوَاللهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ إِلَّا جَعَلَ اللهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا وَجُعِلَ لِلْمُسْلِمِينَ

۵۱۶۴: عبید بن اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ابواسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت اسماءؓ سے ہار لیا تھا اور وہ ضائع ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے کچھ لوگوں کو اس کی تلاش میں بھیجا اور انہیں نماز کا وقت آ گیا اور انہوں نے بغیر وضو ہی نماز پڑھ لی۔ جب وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے آپؐ سے اس کا شکوہ کیا۔ تب تیمم کی آیت نازل ہوئی۔ اور حضرت اسید بن حضیرؓ (حضرت عائشہؓ سے) کہنے لگے: اللہ آپؓ کو بہتر بدلہ دے۔ کیونکہ اللہ کی قسم! آپؓ سے کبھی کوئی

فِيهِ بَرَكَةٌ.

حادثہ پیش نہیں آیا مگر اللہ نے آپؐ کے لئے اس سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی صورت ضرور پیدا کر دی اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت ڈال دی۔

أطرافه: ٣٣٤، ٣٣٦، ٣٦٧٢، ٣٧٧٣، ٤٥٨٣، ٤٦٠٧، ٤٦٠٨، ٥٢٥٠، ٥٨٨٢، ٦٨٤٤، ٦٨٤٥۔

بَاب٦٦: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

مرد جب اپنی بیوی سے ہم بستر ہو تو کیا کہے

٥١٦٥: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ثُمَّ قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

۵۱۶۵: سعد بن حفص نے ہم سے بیان کیا کہ شیبان (بن عبدالرحمٰن) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور (بن معتمر) سے، منصور نے سالم بن ابی جعد سے، سالم نے کریب سے، کریب نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر ان میں سے کوئی جب وہ اپنی بیوی سے مباشرت کرنے لگے کہے: اللہ کے نام سے۔ اے اللہ! مجھ سے شیطان کو دُور رکھیو اور شیطان کو جو تم نے ہمیں دیا ہے اس سے دور رکھیو، تو پھر اس دعا کی وجہ سے ان دونوں سے ایسا بچہ مقدر ہو گایا (فرمایا:) ایسا بچہ پیدا ہونے کے لئے فیصلہ کیا جائے گا کہ اس کو شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

أطرافه: ١٤١، ٣٢٧١، ٣٢٨٣، ٦٣٨٨، ٧٣٩٦۔

بَاب٦٧: الْوَلِيمَةُ حَقٌّ

ولیمہ کرنا ضروری ہے

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے کہا: مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو گو ایک بکری سہی۔

٥١٦٦: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ. وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةٍ فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ

٥١٦٦: یحيٰ بن بُکَیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عُقَیل سے، عُقَیل نے ابن شہاب سے روایت کی۔ کہتے تھے: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ آنے کے وقت دس برس کے تھے اور میری مائیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے کے لئے ہمیشہ کہتی رہتی تھیں اور میں نے آپؐ کی دس سال خدمت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فوت ہوئے جب میں بیس سال کا تھا اور میں حجاب کے متعلق جب اس کا حکم نازل کیا گیا تمام لوگوں سے زیادہ واقف تھا اور پہلے پہل جو اس کا حکم نازل کیا گیا تو اس وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحشؓ کو اپنے گھر میں لائے۔ صبح جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے تو آپؐ حضرت زینبؓ کے دولہا تھے۔ آپؐ نے لوگوں کو دعوت دی اور اُنہوں نے کھانا کھایا پھر چلے گئے اور اُن میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ.

بیٹھے رہے اور دیر تک بیٹھے رہے۔ آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کر باہر چلے گئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ گیا تا کہ وہ بھی چلے جائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چل پڑے اور میں بھی چلا یہاں تک کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دہلیز پر آئے۔ پھر آپؐ نے خیال کیا کہ وہ چلے گئے ہیں اور آپؐ (یہ خیال کر کے) لوٹے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لوٹا۔ جب حضرت زینبؓ کے پاس اندر آئے تو معلوم ہوا کہ ابھی وہ بیٹھے ہوئے ہیں، اُٹھے نہیں۔ یہ معلوم کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ گئے اور میں بھی لوٹا۔ جب آپؐ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی دہلیز پر پہنچے اور خیال کیا کہ وہ نکل گئے ہوں گے تو آپؐ لوٹ آئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لوٹا تو کیا دیکھا کہ وہ نکل گئے تھے۔ تب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور حجاب کا حکم نازل کیا گیا۔

أطرافه: ٤٧٩١، ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٥٤، ٥١٦٣، ٥١٦٨، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٥٤٦٦، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١۔

بَاب ٦٨: الْوَلِيمَةُ وَلَوْ بِشَاةٍ

ولیمہ کرنا گو ایک بکری سہی

٥١٦٧: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ كَمْ

۵۱۶۷: علی (بن عبد اللہ مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے کہا: حمید (طویل) نے مجھے بتایا کہ اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے پوچھا

أَصْدَقْتَهَا قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ. وَعَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ لَمَّا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ نَزَلَ الْمُهَاجِرُونَ عَلَى الْأَنْصَارِ فَنَزَلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ عَلَى سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ أُقَاسِمُكَ مَالِي وَأَنْزِلُ لَكَ عَنْ إِحْدَى امْرَأَتَيَّ. قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ. فَخَرَجَ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَ وَاشْتَرَى فَأَصَابَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ فَتَزَوَّجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ.

اور اُنہوں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی تھی، تم نے اُس کو مہر کتنا دیا؟ اُنہوں نے عرض کیا، کھجور کی گٹھلی برابر سونا۔ اور (اِسی سند سے) حُمَید سے مروی ہے، اُنہوں نے کہا کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب صحابہؓ مدینہ میں آئے تو مہاجرین انصار کے پاس اُترے اور حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف حضرت سعدؓ بن ربیعؓ کے پاس اترے تھے۔ حضرت سعدؓ نے کہا: میں تمہیں اپنی جائیداد آدھی دیئے دیتا ہوں اور اپنی دونوں بیویوں میں سے ایک سے تمہارے لیے دست بردار ہو جاتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا: اللہ تمہیں تمہاری بیویوں اور تمہارے مال میں برکت دے۔ پھر وہ منڈی کو گئے اور وہاں بیچا اور خریدا اور کچھ پنیر اور گھی نفع میں لیا اور آخر اُنہوں نے شادی کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: ولیمہ کرو گو ایک بکری سہی۔

أطرافه: ۲۰۴۹، ۲۲۹۳، ۳۷۸۱، ۳۹۳۷، ۵۰۷۲، ۵۱۴۸، ۵۱۵۳، ۵۱۵۵، ۶۰۸۲، ۶۳۸۶۔

۵۱۶۸: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَى زَيْنَبَ أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

۵۱۶۸: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ثابت سے، ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کی اُنہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں میں سے کسی کا ولیمہ اتنا نہیں کیا جتنا کہ حضرت زینبؓ کا۔ آپؐ نے ایک بکری سے ولیمہ کیا۔

أطرافه: ۴۷۹۱، ۴۷۹۲، ۴۷۹۳، ۴۷۹۴، ۵۱۵۴، ۵۱۶۳، ۵۱۶۶، ۵۱۷۰، ۵۱۷۱، ۵۴۶۶، ۶۲۳۸، ۶۲۳۹، ۶۲۷۱، ۷۴۲۱۔

٥١٦٩: حَـــدَّثَنَا مُسَـــدَّدٌ حَـــدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَأَوْلَمَ عَلَيْهَا بِحَيْسٍ.

۵۱۶۹: مسدد نے ہمیں بتایا کہ عبدالوارث نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے شعیب سے، شعیب نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کیا اور ان سے شادی کی اور ان کی آزادی ہی اُن کا مہر ٹھہرائی اور ان کا ولیمہ ملیدہ [1] سے کیا۔

أطرافُه: ٣٧١، ٦١٠، ٩٤٧، ٢٢٢٨، ٢٢٣٥، ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ٢٩٤٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٥، ٢٩٩١، ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٣٣٦٧، ٣٦٤٧، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤ ، ٤١٩٧، ٤١٩٨، ٤١٩٩، ٤٢٠٠، ٤٢٠١، ٤٢١١، ٤٢١٢، ٤٢١٣، ٥٠٨٥، ٥١٥٩، ٥٣٨٧، ٥٤٢٥، ٥٥٢٨، ٥٩٦٨، ٦١٨٥، ٦٣٦٣، ٦٣٦٩، ٧٣٣٣۔

٥١٧٠: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُـولُ بَنَـى النَّبِـيُّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَةٍ فَأَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا إِلَى الطَّعَامِ.

۵۱۷۰: مالک بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ زُہیر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے بیان (بن بشر) سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے شادی کی۔ (دعوتِ ولیمہ پر بلانے کے لیے) آپؐ نے مجھے بھیجا تو میں کچھ لوگوں کو کھانے کے لئے بلا لایا۔

أطرافُه: ٤٧٩١، ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٥٤، ٥١٦٣، ٥١٦٦، ٥١٦٨، ٥١٧١، ٥٤٦٦، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١۔

بَاب ٦٩: مَنْ أَوْلَمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

جو اپنی بیویوں میں سے کسی کے ولیمہ میں دوسریوں کے ولیمہ کی نسبت زیادہ کھانا تیار کرائے

٥١٧١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ ذُكِرَ تَزْوِيجُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عِنْدَ أَنَسٍ فَقَالَ

۵۱۷۱: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ثابت سے روایت کی۔ ثابت نے کہا: حضرت انسؓ کے پاس حضرت زینب

[1] کھجور، گھی اور پنیر کو ملا کر اچھی طرح گوندھا اور مسلا جاتا ہے یہاں تک کہ جب وہ یکجان ہو جائے تو اس میں جَو کا آٹا ڈال کر کھانے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ (أقرب الموارد-حيس)

مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلَمَ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ عَلَيْهَا أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

بنت جحشؓ کی شادی کا ذکر کیا گیا تو اُنہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ نے اپنی ازواج میں سے کسی کا ولیمہ اتنا کیا ہو جتنا کہ اُن کا کیا۔ آپؐ نے ایک بکری سے ولیمہ کیا۔

أطرافه: ٤٧٩١، ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٥٤، ٥١٦٣، ٥١٦٦، ٥١٦٨، ٥١٧٠، ٥٤٦٦، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١۔

بَاب ٧٠: مَنْ أَوْلَمَ بِأَقَلَّ مِنْ شَاةٍ

جس نے بکری سے کم پر ولیمہ کیا

٥١٧٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ أَوْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ.

۵۱۷۲: محمد بن یوسف (فریابی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور بن صفیہ سے، منصور نے اپنی ماں حضرت صفیہ بنت شیبہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج کا ولیمہ دو مُد جَو سے بھی کیا۔

بَاب ٧١: حَقُّ إِجَابَةِ الْوَلِيمَةِ وَالدَّعْوَةِ

ولیمہ کی دعوت اور ہر دعوت کو قبول کرنا ضروری ہے

وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ وَلَمْ يُوَقِّتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَلَا يَوْمَيْنِ

اور جس نے سات دن تک یا قریباً اتنے ہی دن ولیمہ کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یا دو دِن کی تعیین نہیں کی۔

٥١٧٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ

۵۱۷۳: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَأْتِهَا.

طرفه: ٥١٧٩۔

فرمایا: جب تم میں سے کوئی ولیمہ کے لیے بلایا جائے تو وہ اس میں آئے۔

٥١٧٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيبُوا الدَّاعِيَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ.

أطرافه: ٣٠٤٦، ٥٣٧٣، ٥٦٤٩، ٧١٧٣۔

۵۱۷۴: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے سفیان (ثوری) سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: مجھے منصور (بن معتمر) نے بتایا۔ اُنہوں نے ابووائل سے، ابووائل نے حضرت ابوموسیٰ (اشعریؓ) سے، حضرت ابوموسیٰ (اشعریؓ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت پر بلانے والے کی دعوت قبول کرو اور بیمار کی عیادت کرو۔

٥١٧٥: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَشْعَثِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ وَعَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ. تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَالشَّيْبَانِيُّ

۵۱۷۵: حسن بن ربیع نے ہم سے بیان کیا کہ ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے اشعث (بن ابی شعثاء) سے، اشعث نے معاویہ بن سُوَید سے روایت کی کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے کہا: ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کے کرنے کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ آپؐ نے ہمیں بیمار پرسی کرنے اور جنازوں کے ساتھ جانے اور چھینک مارنے والے کو دعا دینے اور قسم پوری کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے اور عام طور پر سب کو سلام کرنے اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا حکم دیا اور آپؐ نے ہمیں سونے کی انگوٹھیاں پہننے اور چاندی کے برتن اور ریشمی

عَنْ أَشْعَثَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ.

زین پوشوں اور قسّی[1] استبرق[2] اور دیباج[3] (ریشم) کے استعمال کرنے سے روکا۔ (ابوالاحوص کی طرح) ابوعوانہ اور شیبانی نے بھی اشعث سے عام طور پر سب لوگوں کو سلام کرنے کے متعلق روایت کی ہے۔

أطرافُه: ١٢٣٩، ٢٤٤٥، ٥٦٣٥، ٥٦٥٠، ٥٨٣٨، ٥٨٤٩، ٥٨٦٣، ٦٢٢٢، ٦٢٣٥، ٦٦٥٤۔

٥١٧٦: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ وَكَانَتِ امْرَأَتُهُ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ. قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَكَلَ سَقَتْهُ إِيَّاهُ.

٥١٧٦: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن ابی حازم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: ابواُسید ساعدیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی اور ان کی بیوی ہی ان دنوں ان کے گھر کا کام کاج کرتی تھیں اور وہ اُس وقت دلہن بھی تھیں۔ حضرت سہلؓ نے کہا: تم جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس مشروب سے تواضع کی؟ اس نے آپؐ کے لئے رات کو کھجوریں بھگو چھوڑیں جب آپؐ کھانا کھا چکے تو اس نے آپؐ کو وہی (مشروب) پلایا۔

أطرافُه: ٥١٨٢، ٥١٨٣، ٥٥٩١، ٥٥٩٧، ٦٦٨٥۔

بَاب ٧٢: مَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ

جس نے دعوت کو قبول نہ کیا تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی

٥١٧٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ

٥١٧٧: عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ

---

[1] مصر و شام میں تُسر کے بُنے جانے والے کپڑے جن پر تُرنج کی شکلیں ہوتی تھیں۔ (قاموس الوحید- قسّ)
[2] موٹا ریشمی کپڑا۔ (قاموس الوحید- الاستبرق)
[3] ریشمین قیمتی کپڑا جس کا تانا بانا ریشم کا ہوتا ہے۔ (قاموس الوحید- دبج)

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مالک نے ہمیں بتایا، اُنہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ بدترین کھانا ولیمہ کا وہ کھانا ہے کہ جس کے لئے مال داروں کو بلایا جائے اور فقراء کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے دعوت کو قبول نہ کیا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

بَاب ٧٣: مَنْ أَجَابَ إِلَى كُرَاعٍ

جس نے بکری کے پائے کی دعوت کو بھی قبول کیا

٥١٧٨: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ دُعِيتُ إِلَى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ.

طرفه: ٢٥٦٨۔

۵۱۷۸: عبدان نے ہمیں بتایا، اُنہوں نے ابوحمزہ سے، ابوحمزہ نے اعمش سے، اعمش نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہؓ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے بکری کے پائے کی بھی دعوت دی جائے تو میں ضرور قبول کروں اور اگر مجھے بکری کا پایہ تحفہ دیا جائے تو میں ضرور قبول کرلوں۔

بَاب ٧٤: إِجَابَةُ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ

شادی وغیرہ میں دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا

٥١٧٩: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ

۵۱۷۹: علی بن عبداللہ بن ابراہیم (بغدادی) نے ہم سے بیان کیا کہ حجاج بن محمد (اعور) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے کہا: ابن جریج نے کہا: موسیٰ بن عقبہ نے مجھے خبر دی، موسیٰ نے نافع

عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِيبُوا هَذِهِ الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ لَهَا قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْتِي الدَّعْوَةَ فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَهُوَ صَائِمٌ.

طرفه: ۵۱۷۳۔

سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دعوت کو قبول کیا کرو جب تمہیں اس کے لیے بلایا جائے۔ نافع نے کہا: حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) شادی وغیرہ کی دعوت میں جایا کرتے تھے جبکہ وہ روزہ دار بھی ہوتے۔

بَاب ۷۵: ذَهَابُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى الْعُرْسِ

عورتوں اور بچوں کا شادی میں جانا

۵۱۸۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَبْصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءً وَصِبْيَانًا مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ مُمْتَنًّا فَقَالَ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ.

طرفه: ۳۷۸۵۔

۵۱۸۰: عبدالرحمٰن بن مبارک نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوارث (بن سعید) نے ہمیں بتایا کہ عبدالعزیز بن صہیب نے ہمیں بتایا، اُنہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ عورتوں اور بچوں کو شادی سے آتے ہوئے دیکھا آپؐ خوشی سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: بارے خدایا، تم مجھے تمام لوگوں سے پیارے ہو۔

بَاب ۷۶: هَلْ يَرْجِعُ إِذَا رَأَى مُنْكَرًا فِي الدَّعْوَةِ

کیا وہ لوٹ جائے جب دعوت میں کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے

وَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ صُورَةً فِي الْبَيْتِ فَرَجَعَ. وَدَعَا ابْنُ عُمَرَ أَبَا أَيُّوبَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ سِتْرًا عَلَى الْجِدَارِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ غَلَبَنَا عَلَيْهِ النِّسَاءُ

اور حضرت ابن مسعودؓ نے گھر میں تصویر دیکھی اور وہ لوٹ گئے اور حضرت ابن عمرؓ نے حضرت ابو ایوبؓ کو بلایا اور انہوں نے گھر میں دیوار پر پردہ دیکھا اور حضرت ابن عمرؓ کہنے لگے: عورتوں نے

فَقَالَ مَنْ كُنْتُ أَخْشَى عَلَيْهِ فَلَمْ أَكُنْ أَخْشَى عَلَيْكَ وَاللهِ لَا أَطْعَمُ لَكُمْ طَعَامًا فَرَجَعَ.

ہمیں اس میں بے بس کر دیا ہے۔ حضرت ابو ایوبؓ نے کہا: ایسے بھی ہیں جن کے متعلق میں ڈرتا تھا مگر تمہارے متعلق نہیں ڈرتا تھا۔ اللہ کی قسم میں تمہارا کھانا نہیں کھاؤں گا اور وہ لوٹ گئے۔

٥١٨١: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ هَذِهِ النُّمْرُقَةِ قَالَتْ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ وَقَالَ إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ.

۵۱۸۱: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ اُنہوں نے نافع سے، نافع نے قاسم بن محمد (بن ابی بکر) سے، قاسم نے حضرت عائشہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے روایت کی۔ حضرت عائشہؓ نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر نہیں آئے۔ میں نے آپؐ کے چہرے پر ناپسندیدگی کو پہچانا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف رجوع کرتی ہوں، میں نے کیا قصور کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گدا کیسا ہے؟ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں میں نے کہا: میں نے یہ آپؐ کے لیے خریدا ہے تا کہ آپؐ اس پر بیٹھا کریں اور اس پر تکیہ لگائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تصویروں والوں کو قیامت کے دن سزا دی جائے گی اور اُن سے کہا جائے گا اب زندہ بھی کرو جنہیں تم نے بنایا۔ نیز آپؐ نے فرمایا: اور وہ گھر جس میں مورتیاں ہوں اس میں ملائکہ نہیں داخل ہوتے۔

أطرافه: ٢١٠٥، ٣٢٢٤، ٥٩٥٧، ٥٩٦١، ٧٥٥٧-

بَاب ٧٧: قِيَامُ الْمَرْأَةِ عَلَى الرِّجَالِ فِي الْعُرْسِ وَخِدْمَتِهِمْ بِالنَّفْسِ

شادی میں خود عورت کا مردوں کی خاطر تواضع کرنا اور ان کی خدمت کرنا

٥١٨٢: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ لَمَّا عَرَّسَ أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ فَمَا صَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا وَلَا قَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ إِلَّا امْرَأَتُهُ أُمُّ أُسَيْدٍ بَلَّتْ تَمَرَاتٍ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَاثَتْهُ لَهُ فَسَقَتْهُ تُتْحِفُهُ بِذَلِكَ.

۵۱۸۲: سعید بن ابی مریم نے ہمیں بتایا کہ ابوغسان (محمد بن مطرف) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے کہا: مجھے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے حضرت سہلؓ (بن سعد ساعدی) سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ اُنہوں نے کہا: جب ابواُسید ساعدیؓ نے شادی کی تو اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کو دعوت دی تو اُن کی بیوی اُم اُسیدؓ نے ہی ان کے لئے کھانا بنایا اور اُن کے سامنے کھانا پیش کیا۔ اُنہوں نے رات کو ایک پتھر کے پیالے میں کچھ کھجوریں بھگو دیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوئے تو اُنہوں نے اسے آپؐ کے لیے حل کیا اور آپؐ کو خصوصیت سے بطور تحفہ یہ مشروب پلایا۔

أطرافه: ٥١٧٦، ٥١٨٣، ٥٥٩١، ٥٥٩٧، ٦٦٨٥-

بَاب ٧٨: النَّقِيعُ وَالشَّرَابُ الَّذِي لَا يُسْكِرُ فِي الْعُرْسِ

شادی میں کھجور کا شربت یا کوئی اور شربت جو نشہ آور نہ ہو (پلانا)

٥١٨٣: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ

۵۱۸۳: یحییٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابوحازم سے، ابوحازم نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد (ساعدیؓ) سے سنا کہ ابواُسید ساعدیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی پر دعوت دی اور اس دن ان کی بیوی ہی دعوت پر آنے والوں کی

وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ أَوْ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا أَنْقَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

خدمت کرتی تھیں حالانکہ وہ اس وقت دلہن تھیں۔ یہ کہتی تھیں یا حضرت سہلؓ کہتے تھے: تم جانتے ہو کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا شربت تیار کیا؟ اُنہوں نے آپؐ کے لئے رات کو ایک پیالے میں کچھ کھجوریں بھگو رکھی تھیں۔

أطرافه: ٥١٧٦، ٥١٨٢، ٥٥٩١، ٥٥٩٧، ٦٦٨٥-

تشریح: **اَلْوَلِيمَةُ حَقٌّ:** ولیمہ کرنا ضروری ہے۔ باب ۶۷ سے باب ۷۸ تک ولیمہ کے متعلق مختلف امور بیان کیے گئے۔ انسان کی زندگی میں خوشی غمی عُسر یُسر لازمۂ بشر ہیں۔ اسلام نے ان تمام مواقع کی مناسبت سے جامع تعلیم دی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاک اسوہ سے اس تعلیم کی عملی سنت قائم کر کے ہمیشہ کے لیے رہنمائی مہیا فرما دی ہے۔ شادی بیاہ انسان کی طبعی ضرورتوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرہ کے قیام کی وہ بنیادی کڑی ہے جس سے نہ صرف دو افراد اپنا گھر بناتے ہیں اور معاشرہ میں ایک نئے یونٹ کا اضافہ ہوتا ہے بلکہ دو خاندان اور رشتوں کی مناسبت سے دراصل کئی خاندان باہمی رشتوں میں منسلک ہوتے ہیں۔ ان مواقع پر رشتہ داروں اور دوست احباب کا ایک دوسرے کی خوشی میں شریک ہونا باہمی محبت اور معاشرتی رشتوں کو مضبوط کرتا ہے اور ایک اعتبار سے ولیمہ وغیرہ کی دعوت میں شامل ہونے والے تمام لوگ اس شادی کے گواہ بن جاتے ہیں جو اس رشتہ کی مضبوطی اور بہتری کا باعث بنتے ہیں۔ میاں بیوی کے رشتۂ ازدواج میں منسلک ہونے کے بعد اگلے دن یا سات دن تک ولیمہ ہو سکتا ہے بلکہ بعض مجبوریوں کی صورت میں یہ دن بڑھائے بھی جا سکتے ہیں جیسا کہ ان ابواب کی روایات میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ایام کی حد بندی نہیں کی اس لیے شادی شدہ جوڑا یا خاندان اپنی خوشی کی اس تقریب کو حسبِ موقع جب چاہیں کر لیں اور وہ جن عزیز و اقارب، دوست احباب کو دعوت دیں، انہیں اس دعوت میں ضرور شریک ہونا چاہیئے۔

إِجَابَةُ الدَّاعِي فِي الْعُرْسِ وَغَيْرِهِ: شادی وغیرہ میں دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمدنی تعلقات کے سب سے بڑے ذریعہ اور سب سے بڑے میدان یعنی آپس کی دعوتوں اور کھانے پینے کی ملاقاتوں وغیرہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں کہ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى لَهَا الْأَغْنِيَاءُ وَيُتْرَكُ الْفُقَرَاءُ وَمَنْ تَرَكَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللهَ وَرَسُولَهُ۔ یعنی سب سے بُری اور سب

سے زیادہ قابل نفرت دعوت وہ دعوت ہے جس میں صرف امیر بلائے جائیں اور غریبوں کو نہ بلایا جائے اور جو شخص کسی بھائی کی دعوت کا انکار کرتا ہے وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔ اس مبارک ارشاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو سخت ناپسند فرمایا ہے کہ امیر لوگ اپنی دعوتوں وغیرہ میں صرف امیروں کو مدعو کریں اور غریبوں کو گویا کوئی اور جنس خیال کرتے ہوئے بھول جائیں۔ اور دراصل مساوات کی روح زیادہ تر تمدنی معاملات میں ہی بگڑنی شروع ہوتی ہے۔ کیونکہ اس قسم کے تمدنی معاملات کا اثر براہ راست دل پر پڑتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے یہ تاکید بھی فرمائی ہے کہ اگر کوئی غریب کسی امیر کی دعوت کرے تو امیر کے لئے ہرگز مناسب نہیں کہ وہ اپنی امارت کے گھمنڈ میں آکر یا یہ خیال کرکے کہ غریب کے ہاں کا کھانا اس کی عادت اور مزاج کے مطابق نہیں ہوگا غریب کی دعوت قبول کرنے سے انکار کردے۔ چنانچہ اس قسم کی دعوتوں کا رستہ کھولنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لَوْ دُعِيْتُ إِلٰى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ۔ یعنی اگر کوئی غریب شخص کسی بکری یا بھیڑ کا ایک پایہ پکا کر بھی مجھے دعوت میں بلائے تو میں اس کی دعوت کو ضرور قبول کروں گا۔ یاد رہے کہ اس جگہ کُراع کے معنی پائے کے نچلے حصہ کے ہیں جو ٹخنوں سے نیچے ہوتا ہے اور یقیناً وہ ایک ادنیٰ قسم کی غذا ہے کیونکہ ٹخنوں کے نیچے کا حصہ قریباً کُھر ہی بن جاتا ہے، لیکن اگر کُراع کے معنی پورے پائے کے بھی سمجھے جائیں تو پھر بھی عربوں کی روایات سے یہ ثابت ہے کہ قدیم زمانہ میں عرب لوگ پائے کو اچھی غذا نہیں سمجھتے تھے ۔... بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اپنا ذاتی اسوہ پیش کرکے مسلمانوں کو تحریک فرمائی ہے کہ خواہ دعوت کرنے والا کتنا ہی غریب ہو اس کی دعوت کو غربت کی وجہ سے ردّ نہ کرو، ورنہ یاد رکھو کہ تمہاری سوسائٹی میں ایسا رخنہ پیدا ہو جائے گا جو آہستہ آہستہ سب کو تباہ کرکے رکھ دے گا۔“

(سیرت خاتم النبیین ﷺ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے، صفحہ ۷۸۰، ۷۸۱)

بَاب ۷۹: الْمُدَارَاةُ مَعَ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا

وَقَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: عورت تو ایک پسلی کی طرح ہے۔

٥١٨٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ كَالضِّلَعِ إِنْ أَقَمْتَهَا كَسَرْتَهَا وَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ.

۵۱۸۴: عبدالعزیز بن عبداللہ (اویسی) نے ہم سے بیان کیا اُنہوں نے کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابوزناد سے، ابوزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پسلی کی طرح ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنے لگو تو اس کو توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھانا چاہو تو تم اس سے فائدہ اٹھاؤ گو اس میں ٹیڑھا پن ہی رہے۔

أطرافه: ٣٣٣١، ٥١٨٦۔

بَاب ٨٠: اَلْوَصَاةُ بِالنِّسَاءِ

عورتوں سے اچھا سلوک کرنے کی تاکید کرنا

٥١٨٥: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ...

۵۱۸۵: اسحاق بن نصر نے ہم سے بیان کیا کہ حسین (بن علی) جعفی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زائدہ (بن قدامہ) سے، زائدہ نے میسرہ (بن عمار اشجعی) سے، میسرہ نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہؓ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخری دن پر ایمان لاتا ہے تو اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے۔

أطرافه: ٦٠١٨، ٦١٣٦، ٦١٣٨، ٦٤٧٥۔

٥١٨٦ :... وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا.

أطرافه: ٣٣٣١، ٥١٨٤۔

٥١٨٦: اور اپنی عورتوں سے اچھا سلوک کرتے رہا کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور دیکھو پسلی میں سب سے ٹیڑھا حصہ اس کے اوپر کا ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنے لگو تو اس کو توڑ دو گے اور اگر تم اسے چھوڑ دو تو ٹیڑھا ہی رہے گا۔ اس لئے عورتوں سے اچھا سلوک کیا کرو۔

٥١٨٧: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَّقِي الْكَلَامَ وَالِانْبِسَاطَ إِلَى نِسَائِنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَيْبَةً أَنْ يَنْزِلَ فِينَا شَيْءٌ فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكَلَّمْنَا وَانْبَسَطْنَا.

٥١٨٧: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے، عبداللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اپنی عورتوں سے بات چیت اور دل لگی کرنے سے بچا کرتے تھے، اس خوف سے کہ کہیں ہمارے متعلق کوئی حکم نہ نازل ہو جائے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو ہم باتیں کرنے لگے اور دل لگی کرنے لگے۔

بَاب ٨١: قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحريم: ٧)

اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ

٥١٨٨: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ

٥١٨٨: ابونعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے نافع سے، نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ.

تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے پُرسش ہوگی۔ امام بھی نگران ہے اور اس سے پوچھا جائے گا اور آدمی بھی اپنے متعلقین کا نگران ہے اور اس سے پوچھا جائے گا اور عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی پاسبان ہے اور اس سے بھی پوچھا جائے گا۔ اور غلام بھی اپنے مالک کے مال کا پاسبان ہے اور اس سے بھی پوچھا جائے گا۔ دیکھو تم میں سے ہر ایک پاسبان ہے اور تم میں سے ہر ایک سے پُرسش ہوگی۔

بَاب ۸۲: حُسْنُ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ

اپنے گھر والوں سے اچھا سلوک کرتے ہوئے زندگی بسر کرنا

۵۱۸۹: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا. قَالَتِ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ لَا سَهْلٍ فَيُرْتَقَى وَلَا سَمِينٍ فَيُنْتَقَلُ. قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ

۵۱۸۹: سلیمان بن عبدالرحمٰن اور علی بن حُجر نے ہم سے بیان کیا۔ دونوں نے کہا: ہمیں عیسیٰ بن یونس نے خبر دی، عیسیٰ نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے عبداللہ بن عروہ سے، عبداللہ نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ کہتی تھیں کہ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور اُنہوں نے آپس میں یہ قول و اقرار کیا کہ وہ اپنے خاوندوں کے پوشیدہ معاملات سے کچھ نہ چھپائیں گی۔ پہلی نے کہا: میرا خاوند مریل اونٹ کا گوشت ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر ہو، نہ تو آسان راستہ ہے کہ اس پر چڑھا جائے اور نہ ہی وہ گوشت چربی والا ہے کہ اسے (وہاں سے) لایا جائے۔ دوسری نے کہا: میرا خاوند میں

أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ. قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ أُعَلَّقْ. قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا حَرٌّ وَلَا قُرٌّ وَلَا مَخَافَةَ وَلَا سَآمَةَ. قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِذَا[1] دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ. قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلَا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ. قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ أَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْفَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ. قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ. قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ. قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ، مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَإِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ

اس کا راز افشا نہیں کروں گی۔ میں ڈرتی ہوں کہ سب بیان نہ کرسکوں گی۔ اگر اس کا ذکر کروں تو پھر اس کے سب کھلے چھپے عیب بیان کروں۔ تیسری نے کہا: میرا خاوند لم دھڑنگ ہے اگر کچھ بولوں تو مجھے طلاق دے دی جائے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکی رہوں۔ چوتھی نے کہا: میرا خاوند تہامہ کی رات جیسا ہے نہ گرمی ہے نہ سردی نہ ڈر ہے اور نہ اکتانا۔ پانچویں نے کہا: میرا خاوند اگر (گھر میں) آئے تو ایک چیتا ہے اگر باہر جائے تو شیر ہے اور جو چیز سپرد کر دی اس کے متعلق پوچھتا ہی نہیں۔ چھٹی نے کہا: میرا خاوند اگر کھانے بیٹھے تو سبھی چٹ کر جائے اور اگر پینے لگے تو سبھی نگل جائے اور اگر لیٹے تو الگ تھلگ لیٹے اور ہاتھ نہ ڈالے کہ پریشانی کو معلوم کرے۔ ساتویں نے کہا: میرا خاوند جاہل مطلق ہے یا کہا کہ ناکارہ ہے۔ سینے سے لگا کر اوندھا پڑ جائے۔ ہر ایک بیماری اسی کی بیماری ہے۔ تمہارا سر پھوڑ ڈالے یا تمہارا ہاتھ توڑ ڈالے یا تم سے دونوں ہی کرے۔ آٹھویں نے کہا: میرا خاوند چھوؤ تو جیسے خرگوش کو چھوا اور خوشبو جیسے زعفران کی خوشبو۔ نویں نے کہا: میرا خاوند گھر کا اونچا، تلوار کے لمبے پرتلا[2] والا، راکھ کے ڈھیروں ڈھیر والا،

---

[1] فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق اس جگہ لفظ "إِنْ" ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۳۱۶)

[2] پرتلا: پٹی جو تلوار لٹکانے کے لیے کندھے پر ڈالتے ہیں۔ (فیروز اللغات)

أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ.

ہر مشورہ سے اس کا گھر نزدیک ہے۔ دسویں نے کہا: میرا خاوند مالک ہے اور مالک بھی کیسا اچھا مالک، اس کے اتنے اونٹ ہیں کہ اُن کے بیٹھنے کی جگہیں بے شمار ہیں چرنے کو کم نکلتے ہیں اور جونہی باجے کی آواز سنی، اُنہیں یقین ہو گیا کہ اب وہ نہیں رہیں گے۔

قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ. أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ. ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجِعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ. بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا وَمِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا. جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ

گیارہویں نے کہا: میرا خاوند ابوزرع ہے اور ابوزرع بھی کیا۔ میرے دونوں کان ہر قسم کے زیور سے جھلا دیئے اور میرے دونوں بازو چربی سے بھر دیئے اور مجھے بڑا بنا دیا اور میرا نفس بھی مجھے دیکھ کر فخر کرنے لگا۔ اس نے مجھے ایسے لوگوں میں پایا کہ جن کی تھوڑی سی بکریاں تھیں، نہایت تنگی میں تھے اور پھر اُس نے مجھے ایسے لوگوں میں کر دیا کہ جو گھوڑوں، اونٹوں اور کھیتوں والے ہیں اور جن کے پاس لوگ ہر وقت آتے جاتے ہیں۔ پھر اس کے سامنے میں کچھ کہتی ہوں تو مجھ پر بُرا نہیں منایا جاتا۔ اور اگر میں سوتی رہوں تو صبح ہی کو جاگتی ہوں اور پیتی ہوں تو عمدہ پیتی ہوں۔ ابوزرع کی ماں، کیا بتاؤں کہ ابوزرع کی ماں کیسی ہے۔ اس کی گٹھڑیاں بھاری بھرپور، اس کا گھر اچھا کشادہ۔ ابوزرع کا بیٹا، کیا بتاؤں ابوزرع کا بیٹا کیسا ہے۔ اس کے سونے کی جگہ ایسی ہے جیسے تلوار کا پھل اور بکری کے بچے کا پایہ اُسے سیر کر دے۔ ابوزرع کی لڑکی، کیا بتاؤں کہ ابوزرع کی بیٹی کیسی

أَبُو زَرْعٍ وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ قَالَتْ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ.

ہے۔ اپنے باپ کی فرمانبردار اور اپنی ماں کی فرمانبر دار، اپنے کپڑے میں سمانے والی اور اپنی پڑوسن کو غصہ دلانے والی۔ ابوزرع کی لونڈی، کیا بتاؤں کہ ابوزرع کی لونڈی کیسی ہے۔ ہماری باتوں کا ذرا بھی افشا نہیں کرتی اور ہمارے کھانے سے ذرا بھی نہیں چُراتی اور ہمارے گھر کو گھاس پھونس سے نہیں بھر دیتی۔ کہنے لگی: ابوزرع کہیں باہر گیا اور مشکیزوں میں دودھ بُلویا جارہا تھا تو وہ ایک عورت سے ملا جس کے ساتھ اس کے دو ایسے بچے تھے جیسے دو چیتے جو اس کے پہلو میں دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔ اس نے مجھ کو طلاق دی اور اُس سے نکاح کر لیا اور میں نے اُس کے بعد ایک ایسے سردار شخص سے نکاح کیا جو گھوڑے کا اچھا سوار تھا اور برچھا بردار تھا اور اس نے بھی مجھے بہت سے موٹے تازے جانور دیئے اور اس نے ہر ایک سامان سے مجھے ایک ایک جوڑا دیا اور کہا: اُمِّ زرع تم بھی کھاؤ اور اپنے خویش و اقارب کو بھی کھلاؤ۔ کہتی تھیں: اگر میں وہ سب کچھ بھی اکٹھا کرلوں جو اس نے مجھے دیا تو وہ ابوزرع کے چھوٹے سے چھوٹے برتن تک بھی نہ پہنچے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ هِشَامٌ وَلَا تُعَشِّشُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا.

حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسا ابوزرع اُمِّ زرع کے لئے۔ سعید بن سلمہ نے ہشام سے نقل کیا۔ انہوں نے کہا (اس میں یہ الفاظ ہیں) کہ وہ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَأَتَقَمَّحُ بِالْمِيمِ وَهَذَا أَصَحُّ.

ہمارے گھر کو آشیانہ نہیں بناتی۔ ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا: اور بعض راویوں نے أَتَقَنَّحُ کو أَتَقَمَّحُ بیان کیا ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۵۱۹۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الْحَبَشُ يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ فَسَتَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَنْظُرُ فَمَا زِلْتُ أَنْظُرُ حَتَّى كُنْتُ أَنَا أَنْصَرِفُ فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ تَسْمَعُ اللَّهْوَ.

۵۱۹۰: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام نے ہمیں بتایا۔ معمر نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے زُہری سے، زُہری نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے بیان کیا کہ حبشی لوگ اپنے بھالوں سے کھیلا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی آڑ میں لیتے اور میں (کھیل) دیکھتی اور میں دیکھتی رہتی یہاں تک کہ میں خود ہی لوٹ جاتی۔ اب تم خود ہی اندازہ کرلو کہ کم سن لڑکی جو کھیل کود کو دیکھ سن رہی ہو، کتنی دیر دیکھتی رہتی تھی۔

أطرافه: ٤٥٤، ٤٥٥، ٩٥٠، ٩٨٨، ٢٩٠٦، ٣٥٢٩، ٥٢٣٦۔

بَاب۸۳: مَوْعِظَةُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ لِحَالِ زَوْجِهَا

آدمی کا اپنی بیٹی کو اس کے خاوند کی حالت کو مدنظر رکھ کر نصیحت کرنا

۵۱۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ

۵۱۹۱: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب (بن ابی حمزہ) نے ہمیں خبر دی۔ اُنہوں نے زُہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن ابی ثور نے خبر دی۔ انہوں نے (حضرت عبداللہ) بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: مجھے ہمیشہ یہ خواہش

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَآ إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا (التحريم: ٥) حَتَّى حَجَّ وَحَجَجْتُ مَعَهُ وَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِإِدَاوَةٍ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَا فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ تَعَالَى إِنْ تَتُوبَآ إِلَى اللهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا (التحريم: ٥) قَالَ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ هُمَا عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهُمْ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِمَا حَدَثَ مِنْ خَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ أَوْ غَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ

رہی کہ میں حضرت عمر بن خطابؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے اُن دو ازواج کے متعلق پوچھوں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یعنی اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو (یہی زیبا ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل مائل ہو چکے تھے۔ اُنہوں نے حج کیا اور میں بھی حج کو گیا۔ وہ راستہ سے ہٹ کر ایک طرف گئے، میں بھی چھاگل لے کر اس طرف گیا۔ وہ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر آئے اور میں نے اس (چھاگل) سے اُن کے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور وہ وضو کرنے لگے۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے وہ دو عورتیں کون ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یعنی اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو (یہی زیبا ہے کیونکہ) تم دونوں کے دل مائل ہو چکے تھے۔ انہوں نے کہا: ابن عباسؓ تم پر تعجب ہے (یہ بھی معلوم نہیں۔) وہ عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں۔ یہ کہہ کر حضرت عمرؓ وہ سارا واقعہ مسلسل بیان کرنے لگے۔ اُنہوں نے کہا: میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ بنی اُمیہ بن زید میں رہتے تھے اور یہ لوگ مدینہ کے آس پاس کے بالائی مقامات میں رہا کرتے تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باری باری سے جایا کرتے تھے۔ ایک دن وہ جاتا اور ایک دن میں جاتا۔ جب میں جاتا تو اس دن جو

نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ. فَصَخِبْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي قَالَتْ وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهُ وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ. فَأَفْزَعَنِي ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهَا قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذَلِكِ مِنْهُنَّ. ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَنَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ حَفْصَةُ أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ قَدْ خِبْتِ وَخَسِرْتِ أَفَتَأْمَنِينَ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَهْلِكِي؟ لَا تَسْتَكْثِرِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَلَا تَهْجُرِيهِ وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ. قَالَ عُمَرُ

نئی بات وحی وغیرہ سے ہوتی اس کی خبر میں اس کے پاس لاتا اور جب وہ جاتا تو وہ بھی ایسا ہی کرتا اور ہم قریش کے لوگ عورتوں کو دبا کر رکھتے تھے اور جب ہم انصار کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ اُن کی عورتیں اُن کو دبا کر رکھتی ہیں۔ اُن کے دیکھا دیکھی ہماری عورتیں بھی انصار کی عورتوں کا وتیرہ اختیار کرنے لگیں۔ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا ڈپٹا اس نے مجھے جواب دیا میں نے اس کو بُرا منایا کہ وہ مجھے جواب دے۔ وہ بولی میں جو تمہیں جواب دوں تو بُرا کیوں مناتے ہو۔ اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تو اُن کو جواب دیتی ہیں اور اُن میں سے کوئی تو آپؐ سے سارا دن رات تک الگ رہتی ہے۔ اس بات نے مجھے گھبرا دیا اور میں نے اپنی بیوی سے کہا: اُن عورتوں میں سے جس نے ایسا کیا وہ تو گھاٹے میں رہی۔ میں نے (جلدی سے) اپنے پورے کپڑے پہنے اور میں مدینہ اُتر کر حفصہؓ کے پاس گیا۔ میں نے اس سے کہا: حفصہؓ! کیا تم میں سے کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا دن، رات تک ناراض رکھتی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ میں نے کہا: تم تو تباہ ہوئی اور گھاٹے میں رہی۔ کیا تم اس سے مطمئن ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ ناراض ہو گا اور تم ہلاک نہ ہو جاؤ گی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت مطالبے نہ کیا کرو اور نہ ہی کسی بات میں

وَكُنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ إِلَيْنَا عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا وَقَالَ أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ الْيَوْمَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ مَا هُوَ أَجَاءَ غَسَّانُ؟ قَالَ لَا بَلْ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَأَهْوَلُ. طَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ.

آپؐ کو جواب دیا کرو اور نہ آپؐ سے الگ رہو اور جو تمہیں ضرورت ہو مجھ سے مانگو اور یہ بات تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری۔ ان کی مراد حضرت عائشہؓ سے تھی۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے اور اُن دنوں ہمارے درمیان یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ غسان کا قبیلہ ہم پر حملہ کرنے کے لئے اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہا ہے۔ میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے دن مدینہ گیا اور کہیں عشاء کے وقت ہمارے پاس لوٹ کر آیا۔ اس نے میرے دروازے کو زور سے کھٹکھٹایا اور پوچھا: کیا وہ یہی ہیں؟ میں اس سے گھبرایا اور اس کے پاس باہر آیا۔ وہ کہنے لگا: آج بہت ہی بڑا حادثہ ہوا ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ کیا غسان آگئے؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اور زیادہ ہولناک۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی۔

وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ فَقَالَ اعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَزْوَاجَهُ. فَقُلْتُ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ. وَقَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ. فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

اور عبید بن حنین نے کہا: حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے سنا۔ آپؓ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے الگ ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا: حفصہؓ تباہ ہو گئی اور گھاٹے میں رہی۔ میں تو سمجھ گیا تھا کہ یہ عنقریب ہو کر رہے گا۔ میں نے اپنے (اوپر کے) کپڑے پہنے اور جا کر صبح کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی اور نبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ أَلَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ هَذَا أَطَلَّقَكُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ لَا أَدْرِي هَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي الْمَشْرُبَةِ فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِغُلَامٍ لَهُ أَسْوَدَ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ الْغُلَامُ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ كَلَّمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ. ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَرَجَعْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَأْذِنْ

اللہ علیہ وسلم اپنے ایک بالا خانہ میں چلے گئے اور اس میں جا کر الگ بیٹھے رہے۔ میں حفصہؓ کے پاس گیا۔ کیا دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ میں نے کہا: اب روتی کیوں ہو؟ کیا میں نے تمہیں پہلے سے اس سے چوکس نہیں کر دیا تھا؟ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ وہ کہنے لگیں: میں نہیں جانتی۔ وہ بالا خانہ میں الگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں وہاں سے نکل کر منبر کے پاس آیا تو کیا دیکھا اس کے اردگرد کچھ لوگ بیٹھے ہیں اُن میں سے بعض رو رہے ہیں۔ میں اُن کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھا۔ پھر جو تکلیف میں محسوس کر رہا تھا اس نے مجھے بے تاب کر دیا۔ میں اس بالا خانہ کے پاس آیا جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے آپؐ کے حبشی غلام سے کہا: عمرؓ کے لئے اجازت مانگو۔ غلام اندر گیا، اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی۔ پھر وہ لوٹ آیا، کہنے لگا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا اور حضور سے آپؓ کا ذکر گیا تھا، حضورؐ خاموش رہے۔ میں یہ سن کر مڑ گیا اور آکر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس تھے۔ پھر اس غم نے جو میں محسوس کر رہا تھا مجھے بے قرار کر دیا اور پھر میں آیا اور غلام سے کہا: عمرؓ کے لئے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور لوٹ آیا کہنے لگا: میں نے حضورؐ سے آپؓ کا ذکر کیا تھا وہ خاموش رہے۔ یہ سن کر میں واپس لوٹ آیا اور

لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا قَالَ إِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي فَقَالَ قَدْ أَذِنَ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ إِلَيَّ بَصَرَهُ فَقَالَ لَا. فَقُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ إِذَا قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَهَا لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ عَائِشَةَ. فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اُن لوگوں کے ساتھ جو منبر کے پاس تھے بیٹھ گیا۔ پھر جو رنج میں محسوس کر رہا تھا اس نے مجھے بے قرار کیا اور میں اس غلام کے پاس آیا۔ میں نے کہا: عمرؓ کے لئے اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور پھر میرے پاس لوٹ آیا اور کہنے لگا: میں نے حضورؐ سے آپؓ کا ذکر کیا وہ خاموش رہے۔ جب میں پیٹھ موڑ کر جانے لگا۔ حضرت عمرؓ کہتے تھے: کیا سنتا ہوں کہ غلام مجھے بلا رہا ہے۔ اس نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو اجازت دے دی ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو کیا دیکھا کہ آپؐ خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں اس کے اور آپؐ کے درمیان کوئی بچھونا نہیں۔ چٹائی نے آپؐ کے پہلو میں نشان ڈالے ہیں۔ آپؐ چمڑے کے ایک تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے تھے جس میں کھجور کی چھال کے ریشے بھرے ہوئے تھے۔ میں نے آپؐ کو سلام کیا اور پھر عرض کیا اس حال میں کہ میں کھڑا ہی تھا، یا رسول اللہ! کیا آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپؐ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: نہیں۔ میں نے اللہ اکبر کہا۔ پھر میں نے عرض کیا اور میں کھڑا ہی تھا، آپؐ کا دل بہلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ یا رسول اللہ! آپؐ دیکھئے ہم قریش کے لوگ عورتوں پر دباؤ رکھتے تھے جب ہم مدینہ میں آئے تو کیا دیکھا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان پر ان کی

تَبَسُّمَةً أُخْرَى فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ قَدْ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ. فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ أَوَفِي هَذَا أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ. إِنَّ أُولَئِكَ قَوْمٌ قَدْ عُجِّلُوا طَيِّبَاتِهِمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرْ لِي. فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ كُنْتَ قَدْ أَقْسَمْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّمَا أَصْبَحْتَ مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا

عورتیں دباؤ رکھتی ہیں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے پھر میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپؐ دیکھئے میں حفصہؓ کے پاس گیا اور میں نے اس سے کہا: تجھے یہ بات دھوکا نہ دے کہ تمہاری ہمسائی تم سے زیادہ خوبصورت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیاری ہے۔ ان کی مراد حضرت عائشہؓ سے تھی۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور دفعہ مسکرائے۔ جب میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ مسکرائے ہیں تو میں بیٹھ گیا۔ میں نے نگاہ اٹھا کر آپؐ کے گھر کو دیکھا تو اللہ کی قسم میں نے آپؐ کے گھر میں کوئی ایسی چیز نہ دیکھی جو نگاہ کو بھاتی سوائے تین کچی کھالوں کے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپؐ کی اُمت کو کشائش دے۔ کیونکہ فارس اور روم کو بہت کشائش دی گئی ہے اور اُنہیں دنیا ملی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ بیٹھے اور آپؐ تکیہ لگائے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ابن خطابؓ کیا تم اِس دھن میں ہو۔ یہ تو وہ لوگ ہیں جنہیں اُن کی عمدہ چیزیں اِسی دنیا کی زندگی میں جلدی سے دے دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ غرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج سے اسی بات کی وجہ سے انتیس راتیں الگ رہے تھے، جب حفصہؓ نے عائشہؓ سے اسے افشا کر دیا تھا۔ آپؐ نے ان پر سخت ناراضگی کی وجہ سے یہ کہا

فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَكَانَ ذَلِكَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى آيَةَ التَّخَيُّرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ فَاخْتَرْتُهُ ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ كُلَّهُنَّ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ.

تھا کہ میں ان کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا، جب اللہ عزوجل نے آپؐ کو تنبیہ کی تھی۔ جب انتیس راتیں گزر گئیں تو آپؐ عائشہؓ کے پاس آئے اور اُن سے باری شروع کی۔ عائشہؓ نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپؐ ہمارے پاس مہینہ بھر نہیں آئیں گے، آپؐ کو تو آج صبح صرف انتیس راتیں ہوئی ہیں۔ میں تو اُن کو ایک ایک کر کے گنتی رہی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: مہینہ انتیس رات کا بھی ہوتا ہے اور وہ مہینہ انتیس رات کا ہی تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی تھیں: پھر اللہ تعالیٰ نے آیت تخییر نازل کی تو آپؐ کی ازواج میں سے پہلی عورت میں ہی تھی جس سے آپؐ نے شروع کیا۔ میں نے آپؐ کو اختیار کیا۔ پھر اس کے بعد آپؐ نے اپنی تمام ازواج کو اختیار دیا اور اُنہوں نے بھی ویسے ہی کہا جو عائشہؓ نے کہا تھا۔

أطرافه: ۸۹، ۲٤٦۸، ٤۹۱۳، ٤۹۱٤، ٤۹۱٥، ٥۲۱۸، ٥۸٤۳، ۷۲٥٦، ۷۲٦۳۔

تشریح: **اَلْمُدَارَاةُ مَعَ النِّسَاءِ:** عورتوں کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آنا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی کرو۔ اور حدیث میں ہے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ اُن کے لئے دُعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد، خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد مت توڑو۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷، حاشیہ صفحہ ۷۵)

نیز فرمایا:

”قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ اگر مرد اپنی عورت کو مروّت اور احسان کی رُو سے ایک پہاڑ سونے کا بھی دے تو طلاق کی حالت میں واپس نہ لے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام میں عورتوں کی کس قدر عزت کی گئی ہے ایک طور سے تو مردوں کو عورتوں کا نوکر ٹھہرایا گیا ہے اور بہرحال مردوں کے لئے قرآنِ شریف میں یہ حکم ہے کہ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروّت سے پیش آتے ہو۔ علاوہ اِس کے شریعت اسلام نے صرف مرد کے ہاتھ میں ہی یہ اختیار نہیں رکھا کہ جب کوئی خرابی دیکھے یا ناموافقت پاوے تو عورت کو طلاق دے دے بلکہ عورت کو بھی یہ اختیار دیا ہے کہ وہ بذریعہ حاکم وقت کے طلاق لے لے۔ اور جب عورت بذریعہ حاکم کے طلاق لیتی ہے تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام خُلع ہے۔ جب عورت مرد کو ظالم پاوے یا وہ اُس کو ناحق مارتا ہو یا اور طرح سے ناقابلِ برداشت بدسلوکی کرتا ہو یا کسی اور وجہ سے ناموافقت ہو یا وہ مرد دراصل نامرد ہو یا تبدیل مذہب کرے یا ایسا ہی کوئی اور سبب پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے عورت کو اُس کے گھر میں آباد رہنا ناگوار ہو تو ان تمام حالتوں میں عورت یا اُس کے کسی ولی کو چاہئے کہ حاکم وقت کے پاس یہ شکایت کرے اور حاکم وقت پر یہ لازم ہوگا کہ اگر عورت کی شکایت واقعی درست سمجھے تو اس عورت کو اس مرد سے اپنے حکم سے علیحدہ کر دے اور نکاح کو توڑ دے لیکن اس حالت میں اس مرد کو بھی عدالت میں بلانا ضروری ہوگا کہ کیوں نہ اُس کی عورت کو اُس سے علیحدہ کیا جائے۔“ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۸، ۲۸۹)

بَاب ٨٤: صَوْمُ الْمَرْأَةِ بِإِذْنِ زَوْجِهَا تَطَوُّعًا

عورت کا اپنے خاوند کی اجازت سے نفلی روزہ رکھنا

٥١٩٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

۵۱۹۲: محمد بن مقاتل (مروزی) نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا کہ معمر

هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ.

نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ہمام بن منبہ سے، ہمام نے حضرت ابوہریرہؓ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: عورت جبکہ اس کا خاوند موجود ہو بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے۔

أطرافُه: ۲۰۶٦، ۵۱۹۵، ۵۳٦۰۔

بَاب۸۵: إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا

جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر الگ رات گزارے

۵۱۹۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ أَنْ تَجِيءَ لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ.

۵۱۹۳: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعدی کے بیٹے نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے شعبہ (بن حجاج) سے، شعبہ نے سلیمان (اعمش) سے، سلیمان نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جب کوئی مرد اپنی عورت کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کرے تو ملائکہ صبح تک اُس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

أطرافُه: ۳۲۳۷، ۵۱۹۴۔

۵۱۹٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاتَتِ الْمَرْأَةُ مُهَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا

۵۱۹۴: محمد بن عرعرہ نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا، اُنہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے زُرارہ سے، زرارہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر

الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تَرْجِعَ.

الگ رات گزارے تو ملائکہ جب تک وہ لوٹ نہ آئے اُس پر لعنت کرتے رہیں گے۔

أطرافه: ۳۲۳۷، ۵۱۹۳۔

بَاب ۸۶: لَا تَأْذَنُ الْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا لِأَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ

عورت کسی کو بھی اپنے خاوند کے گھر میں بغیر اس کی اجازت کے آنے کی اجازت نہ دے

۵۱۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَلَا تَأْذَنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدَّى إِلَيْهِ شَطْرُهُ. وَرَوَاهُ أَبُو الزِّنَادِ أَيْضًا عَنْ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الصَّوْمِ.

۵۱۹۵: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں خبر دی۔ ابوزناد نے ہمیں بتایا، اُنہوں نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کو جائز نہیں کہ اس کا خاوند موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے گھر میں آنے کی اجازت دے اور جو خرچ بھی وہ اس کے حکم کے بغیر کرے گی تو اس شخص کو بھی اس کا آدھا ثواب دیا جائے گا۔ اور ابوزناد نے موسیٰ (بن ابی عثمان) سے بھی روزوں کے متعلق یہی روایت کی ہے۔ موسیٰ نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔

أطرافه: ۲۰۶۶، ۵۱۹۲، ۵۳۶۰۔

باب ۸۷

۵۱۹۶: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي

۵۱۹۶: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل (بن عُلَیّہ) نے ہمیں بتایا کہ (سلیمان) تیمی نے

عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةَ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ.

طرفه: ٦٥٤٧۔

ہمیں خبر دی۔ انہوں نے ابوعثمان (نہدی) سے، ابوعثمان نے حضرت اُسامہ (بن زیدؓ) سے حضرت اُسامہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو مسکین ہی اکثر وہ لوگ تھے جو اس میں داخل ہوئے اور بختاور روک دیئے گئے مگر جو آگ کے مستحق تھے انہیں آگ کی طرف لے جانے کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اکثر جو اس میں داخل ہوئے ہیں عورتیں ہی ہیں۔

بَاب۸۸: كُفْرَانُ الْعَشِيرِ

خاوند کی ناشکر گزاری کرنا

وَهُوَ الزَّوْجُ وَهُوَ الْخَلِيطُ مِنَ الْمُعَاشَرَةِ، فِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عشیر سے مراد خاوند بھی ہے اور شریک بھی ہے۔ یہ معاشرت سے نکلا ہے (یعنی اکٹھے زندگی بسر کرنا) اس کے متعلق حضرت ابوسعید (خدریؓ) سے روایت ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٥١٩٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ

۵۱۹۷: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے زید بن اسلم سے، زید نے عطاء بن یسار سے، عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی۔ اُنہوں

عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا نَحْوًا مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ. فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ. قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ هَذَا ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرِيتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُودًا وَلَوْ

نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا اور آپؐ نے نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپؐ بڑی دیر تک کھڑے رہے، تقریباً اتنے ہی جتنے میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ پھر آپؐ نے ایک لمبا رکوع کیا۔ پھر آپؐ نے سر اُٹھایا اور بڑی دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے ایک لمبا رکوع کیا اور یہ رکوع پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے سر اُٹھایا۔ پھر سجدہ کیا۔ پھر اس کے بعد کھڑے ہوئے اور دیر تک کھڑے رہے اور یہ اس سے پہلے کے قیام سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے ایک لمبا رکوع کیا اور یہ اس سے پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے سر اٹھایا اور دیر تک کھڑے رہے اور یہ قیام اس سے پہلے کے قیام سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے ایک لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے سر اٹھایا پھر سجدہ کیا اور پھر نماز سے فارغ ہوئے اور اس وقت سورج روشن ہو چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: دیکھو سورج اور چاند اللہ کے نشانوں میں سے دو نشان ہیں۔ کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے۔ سو جب تم یہ گرہن دیکھو تو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ۔ صحابہ نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ اپنی اس

أَخَذْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ. قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

جگہ کھڑے کھڑے کوئی چیز ہاتھ بڑھا کر لے رہے تھے۔ پھر ہم نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ پیچھے کو ہٹے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے جنت دیکھی تھی یا فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی تھی تو میں اس کا ایک خوشہ لینے لگا تھا۔ اگر میں اس کو لے لیتا تم اس سے کھاتے رہتے جب تک کہ دنیا باقی رہتی اور میں نے آگ دیکھی اور آج جیسا نظارہ میں نے کبھی نہیں دیکھا اور میں نے اس آگ کے رہنے والوں میں اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابہؓ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ کیونکر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اُن کے کفر کی وجہ سے۔ آپؐ سے کہا گیا کہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: خاوند کا کفر کرتی ہیں، احسان کی ناشکر گزاری کرتی ہیں۔ اگر تو اُن میں سے کسی پر ساری عمر بھی احسان کرتا رہے پھر وہ تجھ سے کوئی بات دیکھے تو کہہ دے گی میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

أطرافه: ۲۹، ۴۳۱، ۷۴۸، ۱۰۵۲، ۳۲۰۲-

۵۱۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ.

۵۱۹۸: عثمان بن ہیثم نے ہم سے بیان کیا کہ عوف نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابو رجاء (عمران بن ملحان) سے، ابو رجاء نے حضرت عمران (بن حصینؓ) سے، حضرت عمرانؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اس کے رہنے والے اکثر غریب

تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَسَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ.

ہی دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اس کے رہنے والوں میں اکثر عورتیں ہی دیکھیں۔ (عوف کی طرح) ایوب سختیانی اور سلم بن زریر نے بھی یہی روایت بیان کی۔

أطرافه: ۳۲۴۱، ٦٤٤٩، ٦٥٤٦۔

تشریح: **كُفْرَانُ الْعَشِيرِ**: عشیر کی ناشکر گزاری کرنا۔ اسلام اعتدال اور توازن کی تعلیم دیتا ہے مرد عورت کے تعلق میں فرماتا ہے: لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَ لِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (البقرة:۲۲۹) اور جس طرح ان (عورتوں) پر کچھ ذمہ داریاں ہیں (ویسے ہی) مطابق دستور انہیں بھی (کچھ حقوق) حاصل ہیں۔ ہاں مگر مردوں کو ان پر ایک طرح کی فوقیت حاصل ہے اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے۔ میاں بیوی کے جھگڑوں میں بسا اوقات یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کا حق ادا نہیں کرتا مگر اپنا حق لینے پر مُصر ہوتا ہے۔ فی زمانہ مغربی اقوام میں بالخصوص اور ان کی تقلید میں دنیا کا قریباً ہر معاشرہ اس مسئلہ کا شکار ہے اور حقوق کا مطالبہ کرنے والی یہ عورتیں اپنے تو حقوق مانگتی ہیں مگر خاوند کے حقوق کو اپنی آزادی کے خلاف قرار دے کر ادا کرنے سے انکاری ہوتی ہیں۔ جن سے باہم کشیدگی، نفرت اور لڑائی جھگڑا بالآخر علیحدگی پر منتج ہوتا ہے۔ اسلام نے عورت کو اس حوالہ سے بطورِ خاص تنبیہ کی ہے۔ باب نمبر ۸۵، ۸۷، ۸۸ کی مذکورہ احادیث میں اس حوالہ سے بیوی کو بڑا سخت انذار کیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی اجازت کے بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لائے۔ اور پس پشت اس کے لیے اس کی خیر خواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں۔ ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں۔ اور نیز فرمایا ہے کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند

کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں۔‘‘
(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۷، ۴۸)

نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’عورتوں میں بت پرستی کی جڑ ہے کیونکہ ان کی طبائع کا میلان زینت پرستی کی طرف ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ بت پرستی کی ابتدا انہی سے ہوئی ہے بزدلی کا مادہ بھی ان میں زیادہ ہوتا ہے کہ ذرا سی سختی پر اپنے جیسی مخلوق کے آگے ہاتھ جوڑنے لگ جاتی ہے اس لیے جو لوگ زن پرست ہوتے ہیں رفتہ رفتہ ان میں بھی یہ عادتیں سرایت کر جاتی ہیں۔ پس بہت ضروری ہے کہ ان کی اصلاح کی طرف متوجہ رہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ (النساء: ۳۵) اور اسی لیے مرد کو عورتوں کی نسبت قویٰ زیادہ دیئے گئے ہیں۔ اس وقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہیں ان کی عقلوں پر تعجب آتا ہے وہ ذرا مردوں کی جگہ عورتوں کی فوجیں بنا کر جنگوں میں بھیج کر دیکھیں تو سہی کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے یا مختلف؟ ایک طرف تو اسے حمل ہے اور ایک طرف جنگ ہے وہ کیا کر سکے گی۔ غرض کہ عورتوں میں مردوں کی نسبت قویٰ کمزور ہیں اور کم بھی ہیں اس لیے مرد کو چاہیے کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھے۔‘‘ (ملفوظات، جلد ۴ صفحہ ۱۰۴)

نیز فرمایا:

’’عورتوں کے لیے خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ اپنے خاوندوں کی اطاعت کریں گی تو خدا ان کو ہر ایک بلا سے بچائے گا۔ اور ان کی اولاد عمر والی ہوگی اور نیک بخت ہوگی۔‘‘ (مکتوبات احمد، مکتوب نمبر ۸۳، جلد ۳ صفحہ ۲۴۷)

بَاب ۸۹: لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقٌّ

تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے

قَالَهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس کو حضرت ابوجحیفہؓ (وہب بن عبداللہ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا۔

٥١٩٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا.

۵۱۹۹: محمد بن مقاتل (مروزی) نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ اوزاعی نے ہمیں بتایا، اُنہوں نے کہا: یحیٰ بن ابی کثیر نے مجھ سے بیان کیا۔ یحیٰ نے کہا: مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: مجھ سے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ! کیا مجھے نہیں بتایا گیا کہ تم دن کو روزہ رکھتے اور رات کو کھڑے عبادت کرتے رہتے ہو۔ میں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا: ایسا نہ کرو۔ روزے بھی رکھو اور افطار بھی کرو۔ رات کو اُٹھ کر عبادت بھی کرو اور سو بھی رہو۔ کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر ایک حق ہے اور تمہاری آنکھ کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔

أطرافه: ١١٣١، ١١٥٢، ١١٥٣، ١٩٧٤، ١٩٧٥، ١٩٧٦، ١٩٧٧، ١٩٧٨، ١٩٧٩، ١٩٨٠، ٣٤١٨، ٣٤١٩، ٣٤٢٠، ٥٠٥٢، ٥٠٥٣، ٥٠٥٤، ٦١٣٤، ٦٢٧٧-

بَاب ٩٠: الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت اپنے خاوند کے گھر میں پاسبان ہے

٥٢٠٠: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْأَمِيرُ رَاعٍ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى

۵۲۰۰: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں بتایا۔ موسیٰ نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر

أَهْلِ بَيْتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

ایک سے اس کی رعیت کے متعلق پُرسش ہوگی۔ حاکم بھی ایک نگران ہے اور آدمی بھی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور عورت بھی اپنے خاوند کے گھر اور اُس کی اولاد کی نگران ہے۔ غرض تم میں سے ہر ایک پاسبان ہے اور تم میں سے ہر ایک کو اُس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔

أطرافه: ۸۹۳، ۲٤۰۹، ۲٥٥٤، ۲٥٥۸، ۲۷٥۱، ٥۱۸۸، ۷۱۳۸۔

بَاب ۹۱: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ إِلَى قَوْلِهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا (النساء: ۳۵)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: یعنی مرد عورتوں پر نگران ہیں اس فضیلت کی وجہ سے جو اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر بخشی ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ اپنے اموال (ان پر) خرچ کرتے ہیں پس نیک عورتیں فرمانبردار اور غیب میں بھی ان چیزوں کی حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں جن کی حفاظت کی اللہ نے تاکید کی ہے اور وہ عورتیں جن سے تمہیں باغیانہ رویے کا خوف ہو تو ان کو (پہلے تو) نصیحت کرو، پھر ان کو بستروں میں الگ چھوڑ دو اور پھر (عند الضرورت) اُنہیں بدنی سزا بھی دو پس اگر وہ تمہاری اطاعت کریں تو پھر ان کے خلاف کوئی حجت تلاش نہ کرو یقیناً اللہ بہت بلند (اور) بہت بڑا ہے۔

۵۲۰۱: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَقَعَدَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَعِشْرِينَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْراً قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ

۵۲۰۱: خالد بن مخلد نے ہمیں بتایا کہ سلیمان (بن بلال) نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: حمید (طویل) نے مجھ سے بیان کیا۔ حمید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس مہینہ بھر نہ جانے کی قسم کھائی اور آپؐ اپنے ایک بالا خانہ میں قیام پذیر رہے۔ پھر آپؐ انتیسویں دن کو اُترے۔ آپؐ سے کہا گیا:

تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

یارسول اللہ! آپؐ نے مہینہ بھر کی قسم کھائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: مہینہ اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

أطرافه: ٣٧٨، ٦٨٩، ٧٣٢، ٧٣٣، ٨٠٥، ١١١٤، ١٩١١، ٢٤٦٩، ٥٢٨٩، ٦٦٨٤-

بَاب ٩٢: هِجْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي غَيْرِ بُيُوتِهِنَّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیویوں کو اُن کے گھروں میں چھوڑ کر کسی اور جگہ جانا

وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَفَعَهُ غَيْرَ أَنْ لَا تُهْجَرَ إِلَّا فِي الْبَيْتِ، وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

اور حضرت معاویہ بن حیدہؓ سے مرفوعاً ذکر کیا جاتا ہے کہ عورت کو صرف گھر ہی میں رہ کر چھوڑا جائے اور جگہ نہیں۔ اور پہلی زیادہ صحیح ہے۔

٥٢٠٢: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَفَ لَا يَدْخُلُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِنَّ أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا قَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا.

طرفه: ١٩١٠-

٥٢٠٢: ابوعاصم نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابن جریج سے روایت کی۔ نیز محمد بن مقاتل (مروزی) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ ابن جریج نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے کہا: یحيٰ بن عبداللہ بن صیفی نے مجھے خبر دی کہ عکرمہ بن عبدالرحمٰن بن حارث نے اُنہیں خبر دی کہ حضرت اُم سلمہؓ نے اُنہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ وہ اپنی بعض بیویوں کے پاس مہینہ تک نہیں جائیں گے۔ جب انتیس روز گزرے تو آپؐ اُن کے پاس صبح گئے یا (کہا:) شام کو گئے۔ آپؐ سے کہا گیا: اللہ کے نبی آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ آپؐ اُن کے پاس مہینہ تک نہ جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۵۲۰۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي غُرْفَةٍ لَهُ فَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَنَادَاهُ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ.

۵۲۰۳: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ مروان بن معاویہ (فزاری) نے ہمیں بتایا کہ ابویعفور (عبدالرحمٰن بن عبید کوفی) نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: ہم نے ابوضحیٰ کے پاس آپس میں ذکر کیا تو اُنہوں نے کہا: حضرت ابن عباسؓ نے ہم سے بیان کیا۔ کہتے تھے کہ ہم ایک روز صبح کو اُٹھے، دیکھتے کیا ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رو رہی ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک زوجہ کے پاس اُن کے رشتہ دار ہیں۔ میں مسجد آیا تو دیکھا کہ وہ لوگوں سے بھری ہے۔ اتنے میں حضرت عمر بن خطابؓ آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اوپر) چڑھ کر گئے اُس وقت آپؐ اپنے ایک بالا خانہ میں تھے۔ اُنہوں نے آپؐ کو سلام کیا مگر اُن کو کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر اُنہوں نے سلام کیا۔ پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر اُنہوں نے سلام کیا۔ پھر بھی کسی نے جواب نہیں دیا۔ پھر اس کے بعد آپؐ نے اُن کو بلوایا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور پوچھا: کیا آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں نے اُن سے قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ تک اُن کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اس لئے آپؐ انتیس دن تک ٹھہرے۔ پھر آپؐ اپنی بیویوں کے پاس گئے۔

بَاب ٩٣: مَا يُكْرَهُ مِنْ ضَرْبِ النِّسَاءِ

عورتوں کو مارنا جو ناپسندیدہ ہے

وَ قَوْلُ اللهِ وَاضْرِبُوهُنَّ (النساء:٣٥) أَيْ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ.

اور اللہ (تعالیٰ) کا یہ فرمانا: وَاضْرِبُوهُنَّ تو اس سے مراد ہے ایسا مارنا جو تکلیف دہ نہ ہو۔

٥٢٠٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي آخِرِ الْيَوْمِ.

۵۲۰۴: محمد بن یوسف (فریابی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عبداللہ بن زمعہؓ سے، حضرت عبداللہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے۔ پھر دن کے آخری حصے میں اُس سے جماع کرتا ہے۔

أطرافه: ٣٣٧٧، ٤٩٤٢، ٦٠٤٢۔

بَاب ٩٤: لَا تُطِيعُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي مَعْصِيَةٍ

کسی گناہ میں عورت اپنے خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے

٥٢٠٥: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَتَهَا فَتَمَعَّطَ شَعَرُ رَأْسِهَا فَجَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجَهَا أَمَرَنِي أَنْ

۵۲۰۵: خلاد بن یحییٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم بن نافع نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے حسن سے جو کہ مسلم کے بیٹے ہیں، حسن نے حضرت صفیہؓ (بنت شیبہ) سے، حضرت صفیہؓ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک انصاری عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی۔ اُس کے سر کے بال گر گئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس نے آپؐ

أَصِلَ فِي شَعَرِهَا فَقَالَ لَا إِنَّهُ قَدْ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ.

طرفه: ٥٩٣٤۔

سے اِس کا ذکر کیا وہ کہنے لگی کہ اس کے خاوند نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے بالوں میں پیوند لگاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ دیکھو بالوں کو پیوند لگانے والیوں کو لعنت کی گئی ہے۔

بَاب ٩٥: وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا (النساء: ١٢٩)

یعنی اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت یا اعراض کا خوف کرے

٥٢٠٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا... (النساء: ١٢٩) قَالَتْ هِيَ الْمَرْأَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَا يَسْتَكْثِرُ مِنْهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا وَيَتَزَوَّجُ غَيْرَهَا تَقُولُ لَهُ أَمْسِكْنِي وَلَا تُطَلِّقْنِي ثُمَّ تَزَوَّجْ غَيْرِي فَأَنْتَ فِي حِلٍّ مِنَ النَّفَقَةِ عَلَيَّ وَالْقِسْمَةِ لِي فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ. (النساء: ١٢٩)

أطرافه: ٢٤٥٠، ٢٦٩٤، ٤٦٠١۔

٥٢٠٦: محمد بن سلام نے ہم سے بیان کیا کہ ابو معاویہ (محمد بن خازم) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ وَ اِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا... یعنی اور اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے مخاصمانہ رویّے یا عدمِ توجّہی کا خوف کرے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: اس سے مراد وہ عورت ہے جو کسی مرد کے پاس ہو وہ اُس کے ساتھ زیادہ میل جول نہیں رکھتا اور اُس کو طلاق دینا چاہتا ہے اور دوسری سے شادی کرنا چاہتا ہے وہ اُس سے کہتی ہے مجھے اپنے پاس رہنے دو اور طلاق نہ دو، میرے سوا کسی اور سے شادی کر لو تم میرے لئے خرچ کرنے اور باری مقرر کرنے سے بھی آزاد ہو۔ تو یہ مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اِس قول سے یعنی اُن پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ آپس میں ایسی صلح کریں جو صلح کا حق ہے اور صلح ہی بہتر ہوتی ہے۔

تشریح: باب ۸۹ سے باب ۹۵ میں عورتوں کے مردوں پر اور مردوں کے عورتوں پر حقوق کا ذکر ہے۔ اسلام کی تعلیم کا ہر پہلو جامع اور مکمل صورت پیش کرتا ہے عورتیں جنہیں آج کے محاورہ میں صنفِ نازک کہا جاتا ہے بانیٔ اسلام نے چودہ سو سال پہلے انہیں آبگینے کہہ کر ان کی نزاکتِ طبع کا نہایت لطیف رنگ میں بیان کر دیا اور ان کے جملہ حقوق کی حفاظت کی ان کا ازدواجی حق ان کا نان ونفقہ اور رہائش و دیگر تمام ضروریاتِ زندگی کا مرد کو مکلف کیا اور مرد کے حقوق میں ازدواجی حقوق کے ساتھ مرد کے مال گھر اور بچوں کی ذمہ داری عورت پر ڈالی مگر بعض صورتوں میں اصلاحِ احوال کی خاطر وقتی علیحدگی اور انتہائی صورت میں کسی قدر سختی کو بھی روا رکھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ اس تعلیم کی کامل تصویر پیش کرتا ہے۔ آپؐ نے کبھی کسی عورت پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں اور فرمایا: ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے اور درحقیقت یہ ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکریہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔“

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ ۳۰۷)

بَاب ۹٦: الْعَزْلُ

عزل کرنا

۵۲۰۷: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۲۰۷: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ بن سعید نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابن جریج سے، ابن جریج نے عطاء (بن ابی رباح) سے، عطاء نے حضرت جابرؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے فرمایا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے۔

أطرافه: ۵۲۰۸، ۵۲۰۹۔

۵۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي

۵۲۰۸: علی بن عبد اللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں

عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

نے کہا: عمرو (بن دینار) کہتے تھے کہ عطاء (بن ابی رباح) نے مجھے خبر دی۔ اُنہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے: ہم عزل کیا کرتے تھے اور اُس وقت قرآن بھی نازل ہوتا تھا۔

أطرافه: ٥٢٠٧، ٥٢٠٩-

٥٢٠٩: وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ.

۵۲۰۹: اور عمرو (بن دینار) سے مروی ہے اُنہوں نے عطاء سے، عطاء نے حضرت جابرؓ سے یہی روایت کی اُنہوں نے فرمایا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کیا کرتے تھے جبکہ قرآن بھی نازل ہو رہا تھا۔

أطرافه: ٥٢٠٧، ٥٢٠٨-

٥٢١٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبْيًا فَكُنَّا نَعْزِلُ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَوَإِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ.

۵۲۱۰: عبد اللہ بن محمد بن اسماء نے ہم سے بیان کیا کہ جویریہ (بن اسماء) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے مالک بن انس سے، مالک نے زہری سے، زہری نے (عبد اللہ) بن محیریز سے، اُنہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: ہم نے لڑائی میں عورتیں قید کیں اور ہم عزل کیا کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم ایسا کرتے ہو؟ آپؐ نے تین بار فرمایا: کوئی بھی جان ایسی نہیں جو قیامت کے دن تک ہونے والی ہے مگر وہ ضرور ہی ہو کر رہے گی۔

أطرافه: ٢٢٢٩، ٢٥٤٢، ٤١٣٨، ٦٦٠٣، ٧٤٠٩-

تشریح: اَلْعَزْلُ: عزل کرنا۔ احادیث الباب میں عزل یعنی ضبطِ تولید یا برتھ کنٹرول کا ذکر ہے یہ جنگوں کے موقع کی روایات ہیں جہاں لونڈیاں جنگی قوانین کے مطابق ملکیت میں آتی تھیں۔ ان سے

ازدواجی تعلق چونکہ جائز ہے تو اس کے نتیجہ میں ان کے حاملہ ہونے کا امکان بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پوچھنے کا انداز أَوَ إِنَّكُمْ لَتَفْعَلُونَ کہ کیا تم ایسا کرتے ہو، سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ان لوگوں کا ذاتی فعل تھا۔ پوچھنے پر آپؐ نے منع تو نہیں فرمایا مگر اس حقیقت کا بیان فرمادیا کہ اگر کسی نفس کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے مقدر کر دیا ہے تو تمہاری ساری احتیاطیں فیل ہو جائیں گی اور وہ روح پیدا ہو جائے گی۔ یہ دراصل ایک استثنائی صورت کا بیان ہے ورنہ عام قانون کے مطابق اگر ضبطِ تولید کے لیے کوئی منصوبہ بندی کی جائے اور بعض احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں تو عام قاعدہ کے مطابق شرح پیدائش رک جاتی ہے اس کا تجربہ بہت سے افراد اور قوموں نے کیا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”غزوہ بنو مصطلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کے دریافت کرنے پر عزل یعنی برتھ کنٹرول کے متعلق فرمایا کہ میں اسے ناجائز نہیں کہتا۔ یعنی بالفاظ دیگر آپ نے اس بات کو جائز قرار دیا کہ کوئی شخص کسی ضرورت و مصلحت سے کوئی ایسی تدبیر اختیار کرے کہ اس کی بیوی کو اس کی مجامعت سے حمل نہ ٹھہرے۔ اس فتویٰ کی رو سے ایک مسلمان کے لئے جائز ہوگا کہ اپنی بیوی کی صحت و تندرستی یا اولاد کی صحت و تندرستی یا کسی اور جائز مصلحت سے برتھ کنٹرول کے اصول پر عمل پیرا ہو۔ مگر جیسا کہ ایک قرآنی آیت سے استدلال ہوتا ہے اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ غربت اور مالی تنگی کے اندیشہ سے برتھ کنٹرول کا طریق اختیار کیا جاوے۔ اور نہ اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ بیوی کی رضامندی کے بغیر یہ طریق اختیار کیا جاوے۔ یہ مسئلہ گو اُس زمانہ کے لحاظ سے ایک بالکل غیر اہم سا مسئلہ تھا مگر موجودہ زمانہ میں اس نے خاصی اہمیت اور دلچسپی اختیار کر لی ہے۔“

(سیرت خاتم النبیین ﷺ، مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے، صفحہ ۶۴۴، ۶۴۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”آپؐ سے عزل کے متعلق پوچھا کہ اس بارہ میں آپؐ کا کیا حکم ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَالِكَ الْوَأْدُ الْخَفِيُّ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی ایک وأدِ خفی ہے۔ یہ روایت مسلم نے سعید بن ابی ایوب سے اور مالک بن انس سے بھی نقل کی ہے اور ابو داؤد اور الترمذی اور النسائی نے یہ روایت ابی الاسود سے روایت کی ہے۔ اس روایت سے بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ

جب عزل بھی وأدِ خفی ہے تو یہ فعل بھی کسی سزا کا مستحق ہونا چاہیئے لیکن یہ بات روایت سے درست معلوم نہیں ہوتی۔ اوّل تو اگر عزل منع ہے اس وجہ سے کہ عزل وأدِ خفی ہے تو پھر حاملہ سے جماع بھی منع ہونا چاہیئے مگر حمل کے ایام میں جماع کی حرمت کہیں سے ثابت نہیں حالانکہ وہ وأدِ خفی اور یقینی ہے۔ دوسرے عزل کے جائز ہونے کے متعلق بھی احادیث آتی ہیں مثلاً ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عزل کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا بے شک کرو جس متنفس کو خدا نے پیدا کرنا ہے وہ تو اُسے بہر حال پیدا کر کے رہے گا (بخاری کتاب القدر باب کان امر اللہ قدراً مقدوراً) پس چونکہ عزل کا جواز بعض دوسری احادیث سے ثابت ہے اس لئے گو یہ حدیث بڑے بلند پایہ کی ہے مگر میرے نزدیک اس کے یہی معنے ہیں کہ بلاضرورت ایسا کرنا ٹھیک نہیں۔ اگر کوئی شخص بلاضرورت ایسا کرتا ہے تو وہ وأدِ خفی سے کام لیتا ہے یعنی وہ شخص جس کی عزل سے غرض نسل انسانی کا انقطاع ہو وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک مجرم اور گنہگار ہے ورنہ اور کئی صورتیں ایسی ہو سکتی ہیں جن میں عزل ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی بیوی بیمار ہے۔ وُہ دوسری شادی کی توفیق نہیں رکھتا لیکن خود اُس میں خدا نے قوائے شہوانیہ پیدا کئے ہیں۔ دوسری طرف ڈاکٹر کہتا ہے کہ اگر عورت کو حمل ہو گیا تو اس کی جان کا خطرہ ہو گا ایسی حالت میں نہ صرف عزل جائز ہو گا بلکہ اگر حمل ہو جائے تو اُس کا نکلوا دینا بھی جائز ہو گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے میں نے خود سنا ہے کہ ایسی حالت میں اگر کوئی عورت حمل نہیں نکلواتی اور وہ مر جاتی ہے تو ہمارے نزدیک وہ خودکشی کرنے والی ہے۔ آپ نے فرمایا ایسی حالت میں ضروری ہے کہ بچہ کو نکلوا دیا جائے کیوں کہ بچہ کے متعلق تو ہمیں کچھ علم نہیں کہ اُس نے کیسا بننا ہے مگر ایک زندہ وجود ہمارے سامنے ہوتا ہے اور اُس کی جان کی حفاظت اس بات کی متقاضی ہوتی ہے کہ اس کو بچایا جائے اور اس کے بچے کو تلف ہونے دیا جائے۔ لیکن اگر کوئی خشیۃ املاق کی وجہ سے عزل کرتا یا حمل کو نکلواتا ہے تو وہ ایک ناجائز فعل کا ارتکاب کرتا ہے۔ بہر حال عزل

کے جواز یا عدم جواز کا فتوے عورت کے حالات کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اگر ضرورت کے موقع پر ایسا کیا جاتا ہے تو یہ جائز ہے۔ اگر بلاضرورت کیا جاتا ہے تو ناپسندیدہ ہے اور اگر نسل انسانی کے انقطاع کے لئے ایسا کیا جاتا ہے تو حرام ہے۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ التکویر، زیر آیت وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ جلد ۸ صفحہ ۲۲۳)

بَاب ۹۷: الْقُرْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

عورتوں میں قرعہ ڈالنا جب سفر پر جانے کا ارادہ کرے

۵۲۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَراً أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ فَقَالَتْ حَفْصَةُ أَلَا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكِ تَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ فَقَالَتْ بَلَى فَرَكِبَتْ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ عَلَيْهَا ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الْإِذْخِرِ وَتَقُولُ رَبِّ

۵۲۱۱: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالواحد بن ایمن نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے کہا: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتایا۔ ابن ابی ملیکہ نے قاسم (بن محمد) سے، قاسم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب کہیں سفر کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کے نام پر قرعہ نکلا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ باتیں کرتے جاتے۔ حضرت حفصہؓ نے (حضرت عائشہؓ سے) کہا: کیا آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہوگی اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں اور تم بھی تماشا دیکھو گی اور میں بھی دیکھوں گی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: کیوں نہیں ضرور چنانچہ وہ سوار ہوگئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے اونٹ کے پاس آئے اور اس پر حضرت

سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

حفصہؓ سوار تھیں۔ آپؐ نے اُنہیں السلام علیکم کہا، پھر چل پڑے۔ یہاں تک کہ پڑاؤ کیا۔ حضرت عائشہؓ آپؐ سے محروم رہیں۔ جب اُنہوں نے پڑاؤ کیا تو حضرت عائشہؓ نے اپنے دونوں پاؤں اِذخر گھاس میں ڈال دیے اور کہنے لگیں: اے ربّ مجھ پر کسی بچھو یا سانپ کو مسلط کر جو مجھے کاٹ کھائے اور میں آپؐ سے کچھ کہہ نہیں سکتی۔

بَاب ٩٨: الْمَرْأَةُ تَهَبُ يَوْمَهَا مِنْ زَوْجِهَا لِضَرَّتِهَا وَكَيْفَ يَقْسِمُ ذَلِكَ

جو عورت اپنی باری کو جو اُس کے خاوند سے مقرر ہے اپنی سوکن کو ہبہ کر دے اور یہ باری کیونکر تقسیم کرے

٥٢١٢: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا لِعَائِشَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ بِيَوْمِهَا وَيَوْمِ سَوْدَةَ.

۵۲۱۲: مالک بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ زہیر (بن معاویہ) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ حضرت سودہؓ بنت زمعہ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو ہبہ کر دی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس اُن کی باری میں اور حضرت سودہؓ کی باری میں آیا کرتے تھے۔

أطرافُه: ٢٥٩٣، ٢٦٣٧، ٢٦٦١، ٢٦٨٨، ٢٨٧٩، ٤٠٢٥، ٤١٤١، ٤٦٩٠، ٤٧٤٩، ٤٧٥٠، ٤٧٥٧، ٦٦٦٢، ٦٦٧٩، ٧٣٦٩، ٧٣٧٠، ٧٥٠٠، ٧٥٤٥-

بَاب ٩٩: الْعَدْلُ بَيْنَ النِّسَاءِ

عورتوں کے درمیان انصاف کرنا

وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ (اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا:) اور تم یہ توفیق نہیں پا سکو

إِلَى قَوْلِهِ وَاسِعًا حَكِيمًا.

(النساء: ۱۳۰، ۱۳۱)

گے کہ عورتوں کے درمیان کامل عدل کا معاملہ کرو خواہ تم کتنا ہی چاہو اس لئے (یہ تو کرو کہ کسی ایک کی طرف) کلیۃً نہ جھک جاؤ کہ اس (دوسری) کو گویا لٹکتا ہوا چھوڑ دو اور اگر تم اصلاح کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو یقیناً اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں تو اللہ ہر ایک کو اس کی توفیق کے مطابق غنی کر دے گا اور اللہ بہت وسعتیں دینے والا (اور) حکمت والا ہے۔

بَاب ۱۰۰: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ

اگر کوئی ثیبہ کے ہوتے ہوئے کنواری سے نکاح کرے

۵۲۱۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ قَالَ السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

طرفه: ۵۲۱٤۔

۵۲۱۳: مسدد نے ہمیں بتایا کہ بشر (بن مفضل) نے ہم سے بیان کیا کہ خالد (حذاء) نے ہمیں بتایا خالد نے ابوقلابہ سے، ابوقلابہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ (ابوقلابہ نے کہا:) اور اگر میں چاہوں تو یوں کہوں کہ نبی ﷺ نے فرمایا، مگر حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ سنت یوں ہے کہ جب کوئی کنواری سے شادی کرے تو وہ اس کے پاس سات دن ٹھہرے اور جب ثیبہ سے شادی کرے تو اس کے پاس تین دن ٹھہرے۔

بَاب ۱۰۱: إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ

اگر کوئی کنواری کے ہوتے ہوئے ثیبہ سے شادی کرے

۵۲۱٤: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ رَاشِدٍ

۵۲۱۴: یوسف بن راشد نے ہم سے بیان کیا کہ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَخَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَقَسَمَ وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَسَمَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ إِنَّ أَنَسًا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ وَخَالِدٍ قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

طرفه: ۵۲۱۳۔

ابواُسامہ نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے سفیان (ثوری) سے روایت کی کہ ہمیں ایوب (سختیانی) اور خالد (حذاء) نے بتایا۔ انہوں نے ابوقلابہ سے، ابوقلابہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: سنت یہ ہے کہ جب کوئی مرد ثیبہ کے ہوتے ہوئے کنواری سے شادی کرے تو اس کے پاس سات دن ٹھہرے اور پھر باری مقرر کرے اور جب باکرہ کے ہوتے ہوئے ثیبہ سے نکاح کرے تو اُس کے پاس تین دن رہے پھر باری مقرر کرے۔ ابوقلابہ نے کہا: اگر میں چاہوں تو یہ کہہ دوں کہ حضرت انسؓ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے۔ اور عبدالرزاق نے کہا کہ ہمیں سفیان (ثوری) نے ایوب اور خالد سے روایت کرتے ہوئے بتایا، خالد نے کہا: اگر میں چاہوں تو یہ کہہ دوں کہ اُنہوں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے۔

بَاب ۱۰۲: مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ

جو ایک ہی غسل سے اپنی سب عورتوں کے پاس سے ہو آئے

۵۲۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي اللَّيْلَةِ

۵۲۱۵: ہمیں عبدالاعلیٰ بن حماد نے بتایا کہ ہم سے یزید بن زُریع نے بیان کیا کہ سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے اُن سے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رات میں اپنی تمام

الْوَاحِدَةِ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ.

بیویوں کے پاس ہو آتے اور اُن دنوں آپؐ کی نو بیویاں تھیں۔

أطرافه: ٢٦٨، ٢٨٤، ٥٠٦٨۔

بَاب۱۰۳: دُخُولُ الرَّجُلِ عَلَى نِسَائِهِ فِي الْيَوْمِ

آدمی کا ایک ہی دن میں اپنی بیویوں کے پاس جانا

۵۲۱٦: حَدَّثَنَا فَرْوَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ.

۵۲۱٦: فروہ (بن ابی المغراء) نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ فرماتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عصر کی نماز سے فارغ ہوتے تو اپنی تمام بیویوں کے پاس جاتے اور اُن میں سے کسی کے پاس بیٹھتے بھی۔ ایک بار حفصہؓ کے پاس گئے اور وہاں اُس سے زیادہ ٹھہرے رہے جتنا کہ آپؐ عادتاً ٹھہرا کرتے تھے۔

أطرافه: ٤٩١٢، ٥٢٦٧، ٥٢٦٨، ٥٤٣١، ٥٥٩٩، ٥٦١٤، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢۔

تشریح: مَنْ طَافَ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ: جو ایک ہی غسل سے اپنی سب عورتوں کے پاس سے ہو آئے۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

”یہ سوال کہ تمام بیویوں کے ساتھ آپؐ نے مباشرت کی ہوگی۔ اس کے متعلق جواب دینے کے یہ معنی ہیں کہ پہلے یہ فرض کر لیا جائے کہ سب عورتیں حالت طہر میں تھیں۔ ان میں سے کوئی بھی حائضہ نہ تھی۔ پھر اس کے ساتھ طَافَ فِي نِسَائِهِ کے معنوں کو جماع کے معنوں میں محدود کرنا ہوگا۔ اور تمام عورتوں کو شامل کرنا ہوگا اور اگر سبھی کو شامل کیا جائے تو اس کے ساتھ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے بھی آپ نے اس رات مباشرت کی تھی جو بوجہ

بڑھاپے کے ناقابل ہو چکی تھیں۔ علاوہ ازیں یہ امر بھی فرض کرنا ہوگا کہ آپ سے دریافت کیا گیا تھا اور آپ نے بتلایا تھا کہ میں نے سب کے ساتھ مباشرت کی ہے۔ یہ سب باتیں دُور از قیاس ہیں۔ طبعی حیا اس قسم کے سوال کرنے اور جواب دینے سے مانع ہوتی ہے۔... اگر طواف کے معنی جماع کے ہی کئے جائیں تو زیادہ سے زیادہ جو بات ثابت ہوتی ہے، وہ مطلق اعادۂ جماع ہے۔... معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا یہ جانا ان کی خبر گیری کرنے اور بازار سے سودا وغیرہ لانے اور دیگر ضروریاتِ زندگی پورا کرنے کی غرض سے تھا۔“

(صحیح بخاری ترجمہ و شرح، کتاب الغسل، باب اذا جامع ثم عاد، جلد اول صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸)

بَاب ١٠٤

إِذَا اسْتَأْذَنَ الرَّجُلُ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ بَعْضِهِنَّ فَأَذِنَّ لَهُ

اگر کوئی شخص اپنی بیویوں سے یہ اجازت مانگے کہ اُن میں سے کسی ایک کے گھر میں اس کی تیمارداری کی جائے اور وہ اس کو اجازت دیں

٥٢١٧: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْأَلُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَيْنَ أَنَا غَدًا أَيْنَ أَنَا غَدًا يُرِيدُ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَذِنَ لَهُ أَزْوَاجُهُ يَكُونُ حَيْثُ شَاءَ فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ حَتَّى مَاتَ عِنْدَهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَاتَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانَ يَدُورُ عَلَيَّ فِيهِ فِي بَيْتِي فَقَبَضَهُ

۵۲۱۷: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: سلیمان بن بلال نے مجھے بتایا کہ ہشام بن عروہ نے کہا: مجھے میرے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس بیماری میں جس میں آپؐ فوت ہوئے پوچھتے تھے کل میں کہاں ہوں گا، کل میں کہاں ہوں گا۔ آپؐ کی مراد حضرت عائشہؓ کی باری معلوم کرنا تھی۔ یہ دیکھ کر آپؐ کی بیویوں نے آپؐ کو اجازت دے دی کہ جہاں چاہیں رہیں۔ چنانچہ آپؐ حضرت عائشہؓ کے گھر میں رہے۔ یہاں تک

اللهُ وَإِنَّ رَأْسَهُ لَبَيْنَ نَحْرِي وَسَحْرِي وَخَالَطَ رِيقُهُ رِيقِي.

کہ اُنہی کے پاس فوت ہوگئے۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں آپؐ اس دن فوت ہوئے جس میں آپؐ میرے گھر میں میرے پاس باری پر آیا کرتے تھے اور اللہ نے آپؐ کو وفات دے دی اس حال میں کہ آپؐ کا سر میرے گلے اور میرے سینے کے درمیان تھا اور آپؐ کا لعاب بھی میرے لعاب سے ملا۔

أطرافُه: ٨٩٠، ١٣٨٩، ٣١٠٠، ٣٧٧٤، ٤٤٣٨، ٤٤٤٦، ٤٤٤٩، ٤٤٥٠، ٤٤٥١، ٦٥١٠۔

بَاب ١٠٥: حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَفْضَلَ مِنْ بَعْضٍ

کسی شخص کا اپنی بعض بیویوں سے بعض دوسری بیویوں سے بڑھ کر محبت کرنا

٥٢١٨: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَقَالَ يَا بُنَيَّةِ لَا يَغُرَّنَّكِ هَذِهِ الَّتِي أَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا يُرِيدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَصَصْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ.

۵۲۱۸: عبدالعزیز بن عبداللہ (اویسی) نے ہم سے بیان کیا کہ سلیمان (بن بلال) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے یحيٰ (بن سعید انصاری) سے، یحيٰ نے عبید بن حنین سے روایت کی۔ اُنہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا۔ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے تھے کہ وہ حضرت حفصہؓ کے پاس گئے اور فرمانے لگے: بیٹی! کہیں تمہیں یہ عورت دھوکہ نہ دے جس کو اُس کے حسن نے نازاں کیا ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اُن کی مراد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے تھی۔ پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بیان کیا تو آپؐ سن کر مسکرائے۔

أطرافُه: ٨٩، ٢٤٦٨، ٤٩١٣، ٤٩١٤، ٤٩١٥، ٥١٩١، ٥٨٤٣، ٧٢٥٦، ٧٢٦٣۔

بَاب١٠٦: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنَلْ وَمَا يُنْهَى مِنِ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ

جو چیزیں نہ ملی ہوں ان کے متعلق جھوٹ موٹ کہنے والا کہ مجھے ملی ہیں
نیز سوکن پر فخر کرنے سے جورو کا گیا ہے

٥٢١٩: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ.

۵۲۱۹: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے فاطمہ (بنت منذر) سے، فاطمہ نے حضرت اسماءؓ سے، حضرت اسماءؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

نیز محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام (بن عروہ) سے روایت کی کہ مجھے فاطمہ (بنت منذر) نے حضرت اسماءؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ ایک عورت نے کہا: یارسول اللہ! میری ایک سوکن ہے تو کیا مجھ پر گناہ ہوگا کہ اگر میں جھوٹ موٹ یہ کہوں کہ میرے خاوند سے مجھے یہ کچھ ملا ہے جو اُس نے مجھے نہیں دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو جھوٹ موٹ اُن چیزوں کے ملنے کے متعلق کہتا ہے جو اس کو دی نہیں گئیں وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے جھوٹ کے کپڑے پہنے ہوں۔

تشریح: **اَلْعَدْلُ بَيْنَ النِّسَاءِ:** ابواب ۹۹ سے ۱۰۶ میں مذکور احادیث میں بیویوں کے حقوق بیان کیے گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں جس طرح درجۂ کمال کو پہنچے ہوئے تھے اسی طرح حقوق العباد کی ادائیگی میں آپؐ بشریت کے معراج پر تھے احادیث الباب میں بیویوں

کے حقوق کی ادائیگی کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے پیش کیا گیا ہے کہ آپؐ روزانہ اپنی نو ازواج کے گھروں میں جاتے اور ان کی ضروریات پوری کرتے۔ نوگھروں کے حقوق جس عمدگی اور حسن واحسان سے آپؐ نے ادا کیے اس کا نیک اثر آپؐ کی ازواج پر اس قدر تھا کہ آپؐ کی ازواج کو جب یہ اختیار دیا گیا کہ چاہو تو دنیا کے مال و اسباب لے کر الگ ہو جاؤ تو تمام ازواج نے بیک زبان کہا ہمیں آپؐ کے سوا کچھ نہیں چاہیئے اور دنیا و آخرت میں ان کی سب سے بڑی تمنا یہی تھی کہ آپؐ کا قرب نصیب ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”عرب میں صدہا بیویوں تک نکاح کر لیتے تھے اور پھر ان کے درمیان اعتدال بھی ضروری نہیں سمجھتے تھے ایک مصیبت میں عورتیں پڑی ہوئی تھیں جیسا کہ اس کا ذکر جان ڈیون پورٹ اور دوسرے بہت سے انگریزوں نے بھی لکھا ہے۔ قرآن کریم نے ان صدہا نکاحوں کے عدد کو گھٹا کر چار تک پہنچا دیا بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً (النساء:۴) یعنی اگر تم ان میں اعتدال نہ رکھو تو پھر ایک ہی رکھو۔ پس اگر کوئی قرآن کے زمانہ پر ایک نظر ڈال کر دیکھے کہ دنیا میں تعدد ازدواج کس افراط تک پہنچ گیا تھا اور کیسی بے اعتدالیوں سے عورتوں کے ساتھ برتاؤ ہوتا تھا تو اسے اقرار کرنا پڑے گا کہ قرآن نے دنیا پر یہ احسان کیا کہ ان تمام بے اعتدالیوں کو موقوف کر دیا لیکن چونکہ قانون قدرت ایسا ہی پڑا ہے کہ بعض اوقات انسان کو اولاد کی خواہش اور بیوی کے عقیمہ ہونے کے سبب سے یا بیوی کے دائمی بیمار ہونے کی وجہ سے یا بیوی کی ایسی بیماری کے عارضہ سے جس میں مباشرت ہرگز ناممکن ہے جیسی بعض صورتیں خروجِ رحم کی جن میں چھونے کے ساتھ ہی عورت کی جان نکلتی ہے اور کبھی دس ۱۰ دس ۱۰ سال ایسی بیماریاں رہتی ہیں۔ اور یا بیوی کا زمانہ پیری جلد آنے سے یا اس کے جلد جلد حمل دار ہونے کے باعث سے فطرتاً دوسری بیوی کی ضرورت پڑتی ہے اس لئے اس قدر تعدد کے لئے جواز کا حکم دے دیا اور ساتھ اس کے اعتدال کی شرط لگا دی سو یہ انسان کی حالت پر رحم ہے تا وہ اپنی فطری ضرورتوں کے پیش آنے کے وقت الٰہی حکمت کے تدارک سے محروم نہ رہے جن کو اس بات کا علم نہیں کہ عرب کے باشندے قرآن شریف سے پہلے کثرت ازدواج میں کس بے اعتدالی

تک پہنچے ہوئے تھے ایسے بیوقوف ضرور کثرتِ ازدواجی کا الزام اسلام پر لگائیں گے مگر تاریخ کے جاننے والے اس بات کا اقرار کریں گے کہ قرآن نے ان رسموں کو گھٹایا ہے نہ کہ بڑھایا پس جس نے تعدد ازدواج کی رسم کو گھٹایا اور نہایت ہی کم کر دیا اور صرف اس اندازہ پر جواز کے طور پر رہنے دیا جس کو انسان کی تمدن کی ضرورتیں کبھی نہ کبھی چاہتی ہیں کیا اس کو کہہ سکتے ہیں کہ اُس نے شہوت رانی کی تعلیم سکھائی ہے؟ "(آریہ دھرم، روحانی خزائن، جلد ۱۰ صفحہ ۴۴، ۴۵)

بَاب ۱۰۷: الْغَيْرَةُ

غیرت کھانا

وَقَالَ وَرَّادٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ؟ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي

اور ورّاد نے حضرت مغیرہ (بن شعبہؓ) سے نقل کیا کہ سعد بن عبادہؓ نے کہا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھوں تو اُس کو تلوار سے اُڑا دوں جو خطا نہ جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سعدؓ کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ میں تو اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے

۵۲۲۰: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ.

أطرافه: ٤٦٣٤، ٤٦٣٧، ٧٤٠٣۔

۵۲۲۰: عمر بن حفص (بن غیاث) نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا کہ اعمش نے ہم سے بیان کیا۔ اعمش نے شقیق (بن سلمہ) سے، شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے، حضرت عبداللہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں اس لئے اُس نے بے حیائی کے کام حرام کر دیے اور کوئی ایسا نہیں ہے جس کو اللہ سے بڑھ کر تعریف پسند ہو۔

٥٢٢١ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللهِ أَنْ يَرَى عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ تَزْنِي. يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا.

۵۲۲۱: عبد اللہ بن مَسلمہ (قعنبی) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے مالک سے، مالک نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے محمدؐ کی اُمت! کوئی بھی ایسا نہیں کہ جو اللہ سے بڑھ کر زیادہ غیرت مند ہو ایسے وقت میں کہ وہ اپنے بندے یا اپنی بندی کو زنا کرتے دیکھے۔ اے محمدؐ کی اُمت! اگر تم جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تم ہنستے تھوڑا اور روتے بہت۔

أطرافه: ١٠٤٤، ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٥٠، ١٠٥٦، ١٠٥٨، ١٠٦٤، ١٠٦٥، ١٠٦٦، ١٢١٢، ٣٢٠٣، ٤٦٢٤، ٦٦٣١-

٥٢٢٢ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ أَسْمَاءَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيْءَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ.

۵۲۲۲: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام (بن یحییٰ) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے یحییٰ (بن ابی کثیر) سے، یحییٰ نے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن) سے روایت کی کہ عروہ بن زبیر نے اُنہیں بتایا۔ عروہ نے اپنی ماں حضرت اسماءؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: کوئی بھی اللہ سے بڑھ کر غیرت مند نہیں۔

٥٢٢٣ :وَعَنْ يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ، ح.

۵۲۲۳: اور یحییٰ (بن ابی کثیر) سے مروی ہے کہ ابوسلمہ نے اُن سے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اُنہیں بتایا کہ اُنہوں نے بھی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے) یہی سنا۔

حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ.

نیز ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ شیبان (بن عبدالرحمٰن نحوی) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے یحیٰ (بن ابی کثیر) سے، یحیٰ نے ابوسلمہ سے روایت کی کہ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ بھی غیرت کھاتا ہے اور اللہ کی غیرت اس وقت ہوتی ہے کہ جب مؤمن وہ بات کرے جس کو اللہ نے حرام قرار دیا۔

٥٢٢٤: حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ نَاضِحٍ وَغَيْرَ فَرَسِهِ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ جَارَاتٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ مِنِّي عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى

۵۲۲۴: محمود (بن غیلان) نے مجھ سے بیان کیا کہ ابواُسامہ نے ہمیں بتایا کہ ہشام (بن عروہ) نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا مجھے میرے باپ نے خبر دی، انہوں نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں کہ حضرت زبیرؓ نے مجھ سے شادی کی اور زمین میں اُن کی نہ کوئی جائیداد تھی اور نہ کوئی غلام لونڈی نہ ہی کوئی اور چیز سوائے ایک پانی ڈھونے والے اونٹ اور سوا اُن کی گھوڑی کے۔ میں اُن کی گھوڑی چرایا کرتی تھی اور پانی بھی لایا کرتی تھی اور اُن کے ڈول کو سیتی بھی تھی اور آٹا بھی گوندھتی تھی اور میں اچھی طرح روٹی نہ پکا سکتی تھی اور میری بعض انصاری پڑوسنیں روٹیاں پکایا کرتی تھیں اور وہ نہایت اچھی عورتیں تھیں اور میں زبیرؓ کی اُس زمین سے کھجوروں کی گٹھلیاں اپنے سر پر ڈھو کر

عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ إِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ فَعَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي قَدِ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ لَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَأَنَاخَ لِأَرْكَبَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ. قَالَتْ حَتَّى أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ تَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

طرفہ: ۳۱۵۱۔

لایا کرتی تھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو بطور جاگیر کے دی تھی اور یہ مجھ سے تین فرلانگ کے فاصلے پر تھی۔ ایک دن میں آئی اور گٹھلیاں میرے سر پر تھیں۔ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور آپؐ کے ساتھ کچھ انصاری لوگ تھے۔ آپؐ نے مجھے بلایا پھر آپؐ نے (اونٹ کے بٹھانے کے لئے) اِخ اِخ کہا تا کہ آپؐ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں مگر میں شرما گئی کہ مردوں کے ساتھ چلوں اور میں نے زبیرؓ اور اُن کی غیرت کا خیال کیا اور وہ لوگوں میں بہت ہی غیرت مند تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہچان گئے کہ میں شرما گئی ہوں اور آپؐ آگے چلے گئے۔ میں زبیرؓ کے پاس آئی اور میں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملے تھے اور میرے سر پر گٹھلیاں تھیں اور آپؐ کے ساتھ چند صحابہ تھے آپؐ نے اپنے اونٹ کو بٹھایا تا میں سوار ہو جاؤں لیکن میں آپؐ سے شرمائی اور تمہاری غیرت کو بھی سمجھتی تھی۔ وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! تمہارا گٹھلیاں اُٹھا کر لانا مجھے زیادہ ناگوار ہے بنسبت اِس کے کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوتی۔ کہتی تھیں: آخر حضرت ابو بکرؓ نے اِس کے بعد مجھے ایک خادم دے دیا، جو میری جگہ گھوڑی کی خدمت کرتا تھا مجھے ایسا معلوم ہوا کہ گویا اُنہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۵۲۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بِصَحْفَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتِ الَّتِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهَا يَدَ الْخَادِمِ فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ فَانْفَلَقَتْ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِلَقَ الصَّحْفَةِ ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتَّى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ فِيْهِ.

طرفه: ۲٤۸۱۔

۵۲۲۵: علی (بن عبداللہ) نے ہم سے بیان کیا کہ (اسماعیل) بن عُلَیَّہ نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے حمید سے، حمید نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کے پاس تھے تو اُمہات المؤمنین میں سے ایک نے پیالہ بھیجا جس میں کچھ کھانا تھا۔ اُس بیوی نے جس کے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے، خادم کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور وہ پیالہ گر گیا جس سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالے کے ٹکڑوں کو اکٹھا کیا پھر اس میں اس کھانے کو اکٹھا کرنے لگے جو اُس پیالے میں تھا اور فرمانے لگے: تمہاری ماں کو غیرت آگئی۔ پھر آپؐ نے خادم کو روکے رکھا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس اُس کے گھر سے پیالہ لایا گیا جس کے گھر میں آپؐ تھے اور آپؐ نے ثابت پیالہ اس بیوی کو بھجوایا جس کا پیالہ ٹوٹ گیا تھا اور ٹوٹا ہوا اُس کے گھر میں رکھا جس نے توڑا تھا۔

۵۲۲٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

۵۲۲٦: محمد بن ابی بکر مقدمی نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے عبیداللہ (بن عمر عمری) سے، عبیداللہ نے محمد بن منکدر سے، محمد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے، حضرت جابرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ أَوْ أَتَيْتُ الْجَنَّةَ فَأَبْصَرْتُ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَلَمْ يَمْنَعْنِي إِلَّا عِلْمِي بِغَيْرَتِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَعَلَيْكَ أَغَارُ.

أطرافه: ٣٦٧٩، ٧٠٢٤-

سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا یا (فرمایا:) جنت میں آیا تو ایک محل دیکھا میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے؟ کہنے لگے: عمر بن خطابؓ کا۔ میں نے چاہا کہ اُس کے اندر جاؤں مگر مجھے صرف اِس بات نے روکا کہ میں تمہاری غیرت کو جانتا تھا۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ نبی اللہ! کیا میں آپؐ سے غیرت کروں گا؟

٥٢٢٧: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا قَالَ هَذَا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا. فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ قَالَ أَوَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ.

أطرافه: ٣٢٤٢، ٣٦٨٠، ٧٠٢٣، ٧٠٢٥-

٥٢٢٧: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے یونس سے، یونس نے زہری سے، (زہری نے) کہا: (سعید) بن مسیب نے مجھے خبر دی۔ اُنہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا ہی تھا کہ میں نے اپنے آپؐ کو جنت میں دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عورت محل کے ایک طرف ہو کر وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا: یہ محل کس کا ہے؟ کسی نے کہا: یہ عمرؓ کا ہے۔ پھر میں نے اُن کی غیرت کا خیال کیا اور پیٹھ موڑ کر واپس چلا آیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ رو پڑے وہ اُس مجلس میں ہی تھے۔ پھر اُنہوں نے کہا: کیا آپؐ سے یارسول اللہ میں غیرت کروں گا؟

بَاب ١٠٨: غَيْرَةُ النِّسَاءِ وَوَجْدُهُنَّ

عورتوں کی غیرت اور اُن کا غصہ

٥٢٢٨: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

طرفه: ٦٠٧٨۔

۵۲۲۸: عبید بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ اُبو اسامہ نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی وہ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں خوب جانتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو۔ کہتی تھیں: میں نے پوچھا: آپ یہ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو: یوں نہیں محمدؐ کے ربّ کی قسم اور اگر تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: یوں نہیں ابراہیمؑ کے ربّ کی قسم۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: میں نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! یارسول اللہ میں صرف آپؐ کا نام چھوڑتی ہوں۔

٥٢٢٩: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ

۵۲۲۹: احمد بن ابی رجاء نے مجھ سے بیان کیا کہ نضر (بن شمیل) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام سے، (ہشام نے) کہا: مجھے میرے باپ نے خبر دی۔ اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی پر اتنی غیرت نہیں کھائی جتنی کہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ لَهَا فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ.

میں نے حضرت خدیجہؓ پر۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے اُن کا ذکر کرتے تھے اور اُن کی تعریف کیا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وحی بھی کی گئی کہ اُنہیں جنت میں اُن کے ایک ایسے گھر کی بشارت دیں جو خولدار موتیوں کا ہو۔

أطرافه: ۳۸۱٦، ۳۸۱۷، ۳۸۱۸، ٦۰۰٤، ۷٤۸٤۔

تشریح: **اَلْغَيْرَةُ:** ابواب نمبر ۱۰۷ تا ۱۰۸ میں غیرت کا مضمون بیان کیا گیا ہے حضرت سعد بن عبادہؓ کی غیرت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت اور عورتوں کی اپنی سوکن کے لیے غیرت اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان کیا گیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”واحدہٗ لاشریک ہونا خدا کی تعریف ہے۔ مگر عورتیں بھی شریک ہرگز پسند نہیں کرتی ہیں ایک بزرگ کہتے ہیں کہ میرے ہمسایہ میں ایک شخص اپنی بیوی سے بہت کچھ سختی کیا کرتا تھا۔ اور ایک مرتبہ اس نے دوسری بیوی کرنے کا ارادہ کیا۔ تب اس بیوی کو نہایت رنج پہنچا اور اس نے اپنے شوہر کو کہا کہ میں نے تیرے سارے دکھ سہے۔ مگر یہ دکھ مجھ سے نہیں دیکھا جاتا کہ تو میرا خاوند ہو کر اب دوسری کو میرے ساتھ شریک کرے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ان کے اس کلمہ نے میرے دل پر نہایت دردناک اثر پہنچایا میں نے چاہا کہ اس کلمہ کے مشابہ قرآن شریف میں پاؤں۔ سو یہ آیت مجھے ملی۔ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ (النساء:۱۱۷) یہ مسئلہ بظاہر بڑا نازک ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ جس طرح مرد کی غیرت نہیں چاہتی کہ اس کی عورت اس میں اور اس کے غیر میں شریک ہو۔ اسی طرح عورت کی غیرت بھی نہیں چاہتی کہ اس کا مرد اس میں اور اس کے غیر میں بٹ جاوے مگر میں خوب جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم میں نقص نہیں ہے اور نہ وہ خواص فطرت کے برخلاف ہے اس میں پوری تحقیق یہی ہے کہ مرد کی غیرت ایک حقیقی و کامل

غیرت ہے جس کا انفکاک واقعی لاعلاج ہے مگر عورت کی غیرت کامل نہیں بالکل مشتبہ اور زوال پذیر ہے اس میں وہ نکتہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا نہایت معرفت بخش نکتہ ہے کیونکہ جب حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی درخواست نکاح پر عذر کیا کہ آپؐ کی بہت بیویاں ہیں اور آئندہ بھی خیال ہے اور میں ایک عورت غیرت مند ہوں جو دوسری بیوی کو دیکھ نہیں سکتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تیرے لیے دعا کروں گا کہ تا خدا تعالیٰ تیری یہ غیرت دور کر دے اور صبر بخشے ... نئی بیوی کی دل جوئی نہایت ضروری ہے کہ وہ مہمان کی طرح ہے مناسب ہے کہ آپ کے اخلاق اس سے اول درجہ کے ہوں اور ان سے بے تکلف مخالطت اور محبت کریں اور اللہ جل شانہ سے چاہیں کہ اپنے فضل و کرم سے ان سے آپ کی صافی محبت و تعشق پیدا کر دے کہ یہ سب امور اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں۔“

(مکتوبات احمد، جلد ۲، مکتوب نمبر ۵۱، بنام حضرت مولانا حکیم نور الدین صاحب بھیرویؓ، صفحہ ۸۲، ۸۳)

بَاب ۱۰۹: ذَبُّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ

آدمی کا بوجہ غیرت اور انصاف اپنی بیٹی کی مدافعت کرنا

۵۲۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُوا فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ ثُمَّ لَا آذَنُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ

۵۲۳۰: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، ابن ابی ملیکہ نے حضرت مسور بن مخرمہؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ اس وقت منبر پر تھے، فرماتے تھے: بنو ہشام بن مغیرہ نے اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالبؓ سے کرنے کی اجازت مجھ سے مانگی۔ مگر میں اجازت نہیں دیتا، پھر اجازت نہیں دیتا، پھر اجازت نہیں دیتا

ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِنِّي يُرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا.

سوائے اس کے کہ ابو طالب کا بیٹا میری بیٹی کو طلاق دے دے اور اُن کی بیٹی سے نکاح کرے کیونکہ میری لڑکی میرا لختِ جگر ہے مجھے بھی وہ بات بے چین کرتی ہے جس نے اس کو بے چین کیا اور مجھ کو تکلیف دیتی ہے جس بات نے اس کو تکلیف دی۔ (آپ نے اِسی طرح فرمایا)

أطرافه: ۹۲۶، ۳۱۱۰، ۳۷۱٤، ۳۷۲۹، ۳۷٦۷، ۵۲۷۸۔

تشریح: **ذَبُّ الرَّجُلِ عَنِ ابْنَتِهِ فِي الْغَيْرَةِ وَالْإِنْصَافِ:** آدمی کا بوجہ غیرت اور انصاف اپنی بیٹی کی مدافعت کرنا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس شادی کو جو ابو جہل کی بیٹی سے وہ کرنا چاہتے تھے اُن کی پہلی بیوی حضرت فاطمہؓ نے ناپسند کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا اللہ کے رسول کی بیٹی اور دشمنِ خدا کی بیٹی ایک جگہ اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ اس پر اگر کوئی یہ سوال اٹھائے کہ آپؐ نے اپنی بیٹی پر سوکن کو ناپسند کیا جبکہ تعددِ ازدواج کی اسلام اجازت دیتا ہے اور خود آپؐ کا عمل اس کی تائید کرتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایسا فرمانا قرآنِ کریم کی دی گئی اجازت کے برخلاف نہیں تھا کیونکہ آپؐ نے خود اس موقع پر فرمایا کہ اِنِّي لَسْتُ أُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا (روایت نمبر ۳۱۱۰) یعنی میں کسی حلال بات کو حرام قرار نہیں دے رہا اور نہ حرام کو حلال کر رہا ہوں۔ گویا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا فرمانا اُس معین رشتہ کے متعلق تھا نہ کہ حضرت علیؓ کو دوسری شادی سے روکنے کے لیے۔ پس اس رشتہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی محض بیٹی کے دفاع اور غیرت پر نہ تھی بلکہ ابو جہل کی بیٹی کی تربیت اور دینی حالت کی وجہ سے آپؐ نے پسند نہ فرمایا کہ وہ آلِ رسول کا حصہ بنے۔ اس خاندان کا اس رشتہ کے لیے کوشش کرنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ خاندانِ نبوت سے رشتہ جوڑ کر اپنے بعض مقاصد حاصل کرنا چاہتے تھے جو آپؐ کی دور بین نگاہ دیکھ رہی تھی اس لیے آپؐ نے شر کا دروازہ آغاز ہی میں بند کر دیا۔

بَاب ۱۱۰: يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ

مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں بہت ہو جائیں گی

وَقَالَ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَى الرَّجُلَ الْوَاحِدَ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ نِسْوَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ

اور حضرت ابو موسیٰ (اشعریؓ) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا اور تم ایک مرد کو دیکھو گے کہ اس کے پیچھے چالیس عورتیں لگی ہوں گی۔ مردوں

قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ

کی کمی اور عورتوں کے زیادہ ہونے کی وجہ سے اس کی پناہ میں رہیں گی

۵۲۳۱: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْحَوْضِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزِّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.

أطرافه: ۸۰، ۸۱، ۵۵۷۷، ۶۸۰۸-

۵۲۳۱: حفص بن عمر حوضی نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: میں تم سے ایک بات بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ میرے سوا کوئی بھی تم کو وہ بات نہیں بتائے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: اس گھڑی کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت بہت پھیل جائے گی اور زنا بھی کثرت سے ہو گا اور شراب نوشی بھی کثرت سے ہو گی اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں بڑھ جائیں گی یہاں تک نوبت پہنچ جائے گی کہ پچاس عورتوں کا ایک ہی سرپرست ہو گا۔

تشریح: يَقِلُّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرُ النِّسَاءُ: مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں بہت ہو جائیں گی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:

"کسی قوم کی تباہی کے اسباب میں سے فقدانِ علم کو بھی شمار کیا گیا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ اس گھڑی کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ عورتیں بہت ہو جائیں گی اور آدمی گھٹ جائیں گے۔ ایک زمانہ وہ تھا کہ مسلمان قرونِ مظلمہ میں تاریک یورپ و جاہل ایشیا کے معلم ورہنما تھے اور ایک زمانہ یہ ہے کہ وہ اپنی جہالت کی وجہ سے جابجا مطعون ہیں۔ عفت و طہارت جو ان کے لئے مایہ ناز تھی

کھو بیٹھے ہیں۔ ان کی غیرت جس سے سارا جہان لرزاں تھا، آج ان سے مفقود ہو چکی ہے اور بدکاری جو خوف کے مارے ان کی دہلیزوں کے پاس پھٹکنے کی جرأت بھی نہ کرسکتی تھی۔ آج ان کے آنگنوں میں ہر قسم کے بے حیائی کے تماشے کر رہی ہے اور انہیں احساس تک نہیں۔ شراب جس کی بو سے بیزار تھے آج ان کی گھٹی میں ہے۔ ان کے گھر رانڈوں سے بھرے پڑے ہیں اور اس جنگ عظیم (اول) نے تو وہ تباہی ڈالی ہے کہ یہ سارے نظارے ہم نے اپنی آنکھوں سے ممالک اسلامیہ میں دیکھے ہیں۔ اس جنگ کے بعد اَلْقَیِّمُ الْوَاحِدُ کے عذاب کا نظارہ ایسے جلالی رنگ سے پورا ہوا ہے کہ سارا یورپ اب تک چیخ و پکار کر رہا ہے۔ گویا مسلمانوں کی تباہی جو دجالی فتنہ کے ذریعہ سے مقدر تھی وہ ایک ایسی ہولناک صورت میں ظاہر ہوئی کہ تمام جہان اس میں مبتلا ہو گیا۔"

(ترجمہ و شرح صحیح بخاری، کتاب العلم، باب رفع العلم وظهور الجهل، جلد اول صفحہ ۱۵۵، ۱۵۶)

بَاب ۱۱۱: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ

محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے

وَالدُّخُولُ عَلَى الْمُغِيبَةِ.

اور جس کا خاوند غیر حاضر ہو اس کے پاس (نہ) جانا۔

۵۲۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ. قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ.

۵۲۳۲: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے یزید بن ابی حبیب سے، یزید نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے، اُنہوں نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو عورتوں کے پاس جانے میں احتیاط کیا کرو۔ اِس پر ایک انصاری شخص نے کہا: یارسول اللہ! کیا خاوند کے قریبی رشتہ دار (بھائی) بھی؟ آپؐ نے فرمایا: یہ رشتہ دار تو موت ہیں۔

٥٢٣٣ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ ارْجِعْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

أطرافه: ١٨٦٢، ٣٠٠٦، ٣٠٦١-

۵۲۳۳: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہمیں بتایا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں خبر دی کہ عمرو (بن دینار) نے ہم سے بیان کیا، عمرو نے ابومعبد سے، ابومعبد نے حضرت ابن عباسؓ سے، حضرت ابن عباسؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: کوئی مرد کسی عورت کے پاس تنہا نہ رہے سوا اس کے کہ اُس کے ساتھ محرم بھی ہو۔ (یہ سن کر) ایک شخص کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میری بیوی حج کے لئے نکلی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

بَاب ١١٢: مَا يَجُوزُ أَنْ يَخْلُوَ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں کے پاس ہوتے ہوئے مرد کا عورت سے الگ ہو کر بات کرنا جائز ہے

٥٢٣٤ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلَا بِهَا فَقَالَ وَاللهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

أطرافه: ٣٧٨٦، ٦٦٤٥-

۵۲۳۴: محمد بن بشار نے ہم سے بیان کیا کہ غندر نے ہمیں بتایا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہشام (بن زید) سے، ہشام نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ایک انصاری عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ نے اس کے ساتھ ایک طرف الگ ہو کر باتیں کیں۔ آپؐ نے فرمایا: (اے انصار!) اللہ کی قسم! تم لوگ میرے بہت پیارے ہو۔

بَاب ۱۱۳: مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ

کسی عورت کے پاس ایسے مردوں کا آنا ممنوع ہے جو عورتوں کی طرح بنتے ہوں

۵۲۳۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَفِي الْبَيْتِ مُخَنَّثٌ فَقَالَ الْمُخَنَّثُ لِأَخِي أُمِّ سَلَمَةَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللهُ لَكُمُ الطَّائِفَ غَدًا أَدُلُّكَ عَلَى ابْنَةِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكُمْ.

أطرافه: ٤٣٢٤، ٥٨٨٧-

۵۲۳۵: عثمان بن ابی شیبہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدہ (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت زینب بنت اُمِ سلمہؓ سے، حضرت زینبؓ نے حضرت اُمِ سلمہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے اور اُس وقت گھر میں ایک ہیجڑا بھی تھا۔ اس ہیجڑے نے حضرت اُمِ سلمہؓ کے بھائی حضرت عبد اللہؓ بن ابی اُمیہ سے کہا: اگر اللہ نے کل تمہیں طائف فتح کرا دیا تو میں تمہیں غیلان کی بیٹی کا پتہ دوں گا کیونکہ وہ چار بل سے آتی ہے اور آٹھ بل سے جاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: یہ تمہارے پاس کبھی نہ آیا کرے۔

تشریح: **مَا يُنْهَى مِنْ دُخُولِ الْمُتَشَبِّهِينَ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْمَرْأَةِ:** کسی عورت کے پاس ایسے مردوں کا آنا ممنوع ہے جو عورتوں کی طرح بنتے ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بدوضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو۔“ (ملفوظات جلد ۵، صفحہ ۴۸)

بَاب ١١٤: نَظَرُ الْمَرْأَةِ إِلَى الْحَبَشِ وَنَحْوِهِمْ مِنْ غَيْرِ رِيبَةٍ

عورت کا حبشیوں کو نیز اُن جیسے آدمیوں کو دیکھنا جہاں کسی قسم کا کھٹکا نہ ہو

٥٢٣٦: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ عِيسَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ حَتَّى أَكُونَ أَنَا الَّتِي أَسْأَمُ. فَاقْدُرُوا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيثَةِ السِّنِّ الْحَرِيصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

۵۲۳۶: اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے عیسیٰ (بن یونس) سے، عیسیٰ نے اوزاعی سے، اوزاعی نے زہری سے، زہری نے عروہ سے، عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اپنی چادر سے مجھے پردہ کرتے تھے اور میں حبشیوں کو مسجد میں کھیلتے دیکھا کرتی تھی۔ یہاں تک کہ میں ہی ہوتی جو اکتا جاتی۔ اس لئے اب تم ہی اندازہ کرلو کہ کم سن لڑکی جو کھیل تماشا دیکھنے کا بڑا شوق رکھتی ہو کتنی دیر تک دیکھتی ہوگی۔

أطرافه: ٤٥٤، ٤٥٥، ٩٥٠، ٩٨٨، ٢٩٠٦، ٣٥٢٩، ٥١٩٠۔

بَاب ١١٥: خُرُوجُ النِّسَاءِ لِحَوَائِجِهِنَّ

عورتوں کا اپنے کام کاج کے لئے باہر نکلنا

٥٢٣٧: حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ لَيْلًا فَرَآهَا عُمَرُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ إِنَّكِ وَاللهِ يَا سَوْدَةُ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَرَجَعَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ

۵۲۳۷: فروہ بن ابی المغراء نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں: سودہ بنت زمعہ رات کو باہر گئیں۔ حضرت عمرؓ نے اُن کو دیکھ کر پہچان لیا اور کہنے لگے: سودہؓ! تم تو اللہ کی قسم ہم سے نہیں چھپ سکتی۔ یہ سن

ذَلِكَ لَهُ وَهُوَ فِي حُجْرَتِي يَتَعَشَّى وَإِنَّ فِي يَدِهِ لَعَرْقًا فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ فَرُفِعَ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قَدْ أَذِنَ اللهُ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ.

کر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ آئیں اور آپؐ سے یہ ذکر کیا۔ اس وقت آپؐ میرے حجرے میں بیٹھے رات کا کھانا کھا رہے تھے اور آپؐ کے ہاتھ میں گوشت کی ہڈی تھی۔ آپؐ پر وحی نازل ہوئی۔ پھر وہ حالت آپؐ سے جاتی رہی اور آپؐ یہ فرمانے لگے: تم کو اللہ نے اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضرورتوں کے لیے باہر جایا کرو۔

أطرافُه: ١٤٦، ١٤٧، ٤٧٩٥، ٦٢٤٠-

بَاب١١٦: اسْتِئْذَانُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَغَيْرِهِ

عورت کا اپنے خاوند سے مسجد وغیرہ جانے کے لئے اجازت مانگنا

٥٢٣٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتِ الْمَرْأَةُ أَحَدَكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا.

۵۲۳۸: علی بن عبد اللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ زہری نے ہم سے بیان کیا اُنہوں نے سالم سے، سالم نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ جب تم میں سے کسی کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے۔

أطرافُه: ٨٦٥، ٨٧٣، ٨٩٩، ٩٠٠-

بَاب١١٧: مَا يَحِلُّ مِنَ الدُّخُولِ وَالنَّظَرِ إِلَى النِّسَاءِ فِي الرَّضَاعِ

رضاعت کی وجہ سے عورتوں کے پاس جانا اور اُن کو دیکھنا جائز ہوتا ہے

٥٢٣٩: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۵۲۳۹: عبد اللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَأْذَنِي لَهُ قَالَ[1] فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ ضُرِبَ عَلَيْنَا الْحِجَابُ. قَالَتْ عَائِشَةُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ.

بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: میرا رضاعی چچا آیا اور اُس نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اُن کو اجازت دینے سے اُس وقت تک انکار کر دیا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ پوچھ لوں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور میں نے آپؐ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ تو تمہارے چچا ہیں اُنہیں اجازت دو۔ کہتی تھیں: میں نے کہا: یارسولؐ اللہ! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے اور مرد نے مجھے دودھ نہیں پلایا۔ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں۔ تمہارے پاس اندر آجائیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: اور یہ اُس وقت کا واقعہ ہے جبکہ ہمارے لئے پردہ مقرر ہوا۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: رضاعت کی وجہ سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں۔

أطرافه: ٢٦٤٤، ٤٧٩٦، ٥١٠٣، ٥١١١، ٦١٥٦-

بَاب ١١٨: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

ایک عورت دوسری عورت سے لپٹ کر نہ سوئے اور نہ اپنے خاوند سے اس کا حلیہ بیان کرے

٥٢٤٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي

۵۲۴۰: محمد بن یوسف (فریابی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے

[1] فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اِس جگہ لفظ "قَالَتْ" ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۴۱۹) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا.

طرفه: ٥٢٤١۔

منصور (بن معتمر) سے، منصور نے ابووائل سے، ابووائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے لپٹ کر نہ سوئے اور نہ وہ اپنے خاوند سے اُس کا اِس طرح حلیہ بیان کرے گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

٥٢٤١: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا كَأَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا.

طرفه: ٥٢٤٠۔

۵۲۴۱: عمر بن حفص بن غیاث نے ہم سے بیان کیا کہ میرے والد نے ہمیں بتایا کہ اعمش نے اُن سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: مجھ سے شقیق نے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ (بن مسعودؓ) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت کسی عورت سے لپٹ کر نہ سوئے اور نہ اپنے خاوند سے اس کا اس طرح حال بیان کرے گویا کہ وہ اس کو دیکھ رہا ہے۔

بَاب ١١٩: قَوْلُ الرَّجُلِ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي

آدمی کا یہ کہنا: میں آج رات اپنی تمام عورتوں سے ہو آؤں گا

٥٢٤٢: حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ بِمِائَةِ امْرَأَةٍ تَلِدُ كُلُّ

۵۲۴۲: محمود (بن غیلان) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے ہمیں بتایا کہ معمر نے ہمیں خبر دی۔ اُنہوں نے (عبداللہ) بن طاؤس سے، عبداللہ نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے:

امْرَأَةٍ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ. فَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ قُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ وَنَسِيَ فَأَطَافَ بِهِنَّ وَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ نِصْفَ إِنْسَانٍ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ أَرْجَى لِحَاجَتِهِ.

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: آج رات میں سو بیویوں کے پاس چکر لگاؤں گا اور پھر ہر ایک عورت ایک لڑکا جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ فرشتے نے اُن سے کہا: اِن شاء اللہ کہہ۔ مگر اُنہوں نے نہ کہا اور وہ بھول گئے تھے۔ وہ اُن کے پاس گئے اور اُن میں سے کسی نے نہ جنا سوائے ایک عورت کے وہ بھی ادھورا انسان۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اِن شاء اللہ کہتے تو قسم پوری ہوتی اور اُن کی حاجت براری کی زیادہ اُمید تھی۔

أطرافه: ٢٨١٩، ٣٤٢٤، ٦٦٣٩، ٦٧٢٠، ٧٤٦٩-

بَاب ١٢٠: لَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا

کوئی اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آئے

إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةَ مَخَافَةَ أَنْ يُخَوِّنَهُمْ أَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

اگر وہ دیر تک غائب رہے اِس خوف سے کہ کہیں اُن کو خائن قرار دے یا اُن کی لغزشوں کی جستجو کرے۔

٥٢٤٣: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ طُرُوقًا.

۵۲۴۳: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ محارب بن دثار نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ اُنہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو برا سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنے گھر والوں کے پاس رات کو آئے۔

أطرافه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧-

٥٢٤٤:حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ أَهْلَهُ لَيْلًا.

۵۲۴۴: محمد بن مقاتل (مروزی) نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ عاصم بن سلیمان نے ہمیں بتایا۔ عاصم نے (عامر) شعبی سے، شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے سنا، وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دیر تک غائب رہے تو وہ اپنے گھر والوں کے پاس اچانک رات کو نہ آئے۔

أطرافه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧ ، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧-

بَاب ١٢١: طَلَبُ الْوَلَدِ

اولاد حاصل کرنا

٥٢٤٥:حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يُعْجِلُكَ؟ قُلْتُ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ؟ قَالَ فَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً

۵۲۴۵: مسدد نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشیم (بن بشیر) سے، ہشیم نے سیار (بن وردان) سے، سیار نے شعبی سے، شعبی نے حضرت جابرؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: میں ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ جب ہم لوٹے تو میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار تھا، (مدینہ) جلدی جلدی پہنچنے کی کوشش کرتا تھا۔ اتنے میں ایک سوار میرے پیچھے سے آکر مجھے ملا۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تمہیں کیا جلدی پڑی ہے؟ میں نے کہا: میں نے

تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ. قَالَ وَحَدَّثَنِي الثِّقَةُ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الْكَيْسَ الْكَيْسَ يَا جَابِرُ يَعْنِي الْوَلَدَ.

نئی نئی شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا باکرہ سے شادی کی ہے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا: بلکہ ثیبہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: لڑکی کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے: جب ہم (مدینہ) پہنچے تو ہم شہر میں داخل ہونے لگے آپؐ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ، رات کو یعنی عشاء کے وقت داخل ہونا تا کہ جس کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ پاکی کر لے۔ ہشیم کہتے تھے اور مجھ سے ایک معتبر شخص نے بیان کیا کہ آپؐ نے اس گفتگو کے اثنا میں یہ بھی کہا: جابرؓ اچھی اولاد کو مد نظر رکھنا، اچھی اولاد کو مد نظر رکھنا۔ کَیْس کے معنے ہیں عقلمند اولاد کی خواہش رکھنا۔

أطرافُه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٤، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧-

٥٢٤٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ حَتَّى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ. قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَيْكَ بِالْكَيْسِ

۵۲۴۶: محمد بن ولید نے ہمیں بتایا کہ محمد بن جعفر نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے شعبہ سے، شعبہ نے سیار سے، سیار نے شعبی سے، شعبی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم رات کو پہنچو تو اُس وقت تک اپنے گھر والوں کے پاس نہ جانا جب تک کہ جس کا خاوند غیر حاضر رہا ہے وہ اُسترا اِستعمال نہ کر لے اور جس کے بال بکھرے ہیں وہ کنگھی نہ کر لے۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے:

الْكَيْسِ. تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَهْبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَيْسِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: دیکھنا اچھی اولاد کو مدنظر رکھنا، اچھی اولاد کو مدنظر رکھنا۔ (شعبی کی طرح) اِس حدیث کو عبید اللہ نے وہب (بن کیسان) سے بھی نقل کیا ہے، وہب نے حضرت جابرؓ سے، حضرت جابرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی اولاد کے حاصل کرنے کے متعلق روایت کیا۔

أطرافُه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٧، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧-

تشریح: طَلَبُ الْوَلَدِ: اولاد حاصل کرنا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”قرآن شریف میں صرف یہ آیت ہے: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۖ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (البقرۃ: ۲۲۴) یعنی تمہاری عورتیں تمہاری اولاد پیدا ہونے کے لئے ایک کھیتی ہیں۔ پس تم اپنی کھیتی کی طرف جس طور سے چاہو آؤ۔ صرف کھیتی ہونے کا لحاظ رکھو یعنی اس طور سے صحبت نہ کرو جو اولاد کی مانع ہو۔ بعض آدمی اسلام کے اوائل زمانہ میں صحبت کے وقت انزال کرنے سے پرہیز کرتے تھے اور باہر انزال کر دیتے تھے۔ اس آیت میں خدا نے اُن کو منع فرمایا اور عورتوں کا نام کھیتی رکھا یعنی ایسی زمین جس میں ہر قسم کا اناج اُگتا ہے پس اس آیت میں ظاہر فرمایا کہ چونکہ عورت درحقیقت کھیتی کی مانند ہے جس سے اناج کی طرح اولاد پیدا ہوتی ہے سو یہ جائز نہیں کہ اُس کھیتی کو اولاد پیدا ہونے سے روکا جاوے۔ ہاں اگر عورت بیمار ہو اور یقین ہو کہ حمل ہونے سے اُس کی موت کا خطرہ ہو گا ایسا ہی صحتِ نیّت سے کوئی اور مانع ہو تو یہ صورتیں مستثنیٰ ہیں ورنہ عند الشرع ہرگز جائز نہیں کہ اولاد ہونے سے روکا جائے۔ غرض جب کہ خدا تعالیٰ نے عورت کا نام کھیتی رکھا تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اسی واسطے اُس کا نام کھیتی رکھا کہ اولاد پیدا ہونے کی جگہ اُس کو قرار دیا اور نکاح کے اغراض میں سے

ایک یہ بھی غرض رکھی کہ تا اس نکاح سے خدا کے بندے پیدا ہوں جو اُس کو یاد کریں۔ دوسری غرض اللہ تعالیٰ نے یہ بھی قرار دی ہے کہ تا مرد اپنی بیوی کے ذریعہ اور بیوی اپنے خاوند کے ذریعہ سے بدنظری اور بدعملی سے محفوظ رہے۔ تیسری غرض یہ بھی قرار دی ہے کہ تا باہم اُنس ہو کر تنہائی کے رنج سے محفوظ رہیں۔ یہ سب آیتیں قرآن شریف میں موجود ہیں ہم کہاں تک کتاب کو طول دیتے جائیں۔" (چشمۂ معرفت، روحانی خزائن، جلد ۲۳، صفحہ ۲۹۲، ۲۹۳)

بَاب ١٢٢: تَسْتَحِدُّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطُ الشَّعِثَةُ

جس کا خاوند غیر حاضر رہا ہو وہ اُسترا اِستعمال کرے اور جس کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی کرے

٥٢٤٧: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا كُنَّا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ مِنْ خَلْفِي فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَسَارَ بَعِيرِي كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ أَتَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ

۵۲۴۷: یعقوب بن ابراہیم نے مجھے بتایا کہ ہشیم نے ہم سے بیان کیا کہ سیار نے ہمیں خبر دی۔ سیار نے شعبی سے، شعبی نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: ہم ایک غزوہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم لوٹے اور مدینہ کے قریب پہنچے میں نے اپنے ایک سست اونٹ پر سوار ہو کر جلدی جانے کی کوشش کی۔ اِتنے میں ایک سوار میرے پیچھے سے مجھے آملا اور اُس نے ایک چھڑی سے جو اُس کے پاس تھی میرے اونٹ کو کچوکا دیا اور میرا اونٹ نہایت عمدہ چلنے لگا ایسا کہ جیسے تم اونٹوں کو چلتے دیکھتے ہو۔ میں نے مڑ کر جو دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ میں

فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى تَدْخُلُوا لَيْلًا أَيْ عِشَاءً لِكَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ .

نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے پوچھا: باکرہ کہ ثیبہ؟ کہتے تھے، میں نے کہا: ثیبہ۔ آپؐ نے فرمایا: باکرہ کیوں نہ کی کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی؟ حضرت جابرؓ کہتے تھے: جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم شہر کے اندر جانے لگے، آپؐ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ رات کو داخل ہونا یعنی عشاء کے وقت تاکہ جس کے بال پراگندہ ہوں وہ کنگھی کر لے اور جس کا خاوند غیر حاضر رہا ہو وہ استرا لے۔

أطرافُه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٣٦٧، ٦٣٨٧-

بَاب ۱۲۳: وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلَى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ (النور: ۳۲)

اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیر نگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں

٥٢٤٨: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ اخْتَلَفَ النَّاسُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُووِيَ جُرْحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ؟ فَسَأَلُوا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَكَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ

۵۲۴۸: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: لوگوں نے آپس میں اختلاف کیا ہے کہ جنگ اُحد میں کس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کا علاج کیا گیا تو اُنہوں نے حضرت

بَقِيَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَعَلِيٌّ يَأْتِي بِالْمَاءِ عَلَى تُرْسِهِ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَحُرِّقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ.

سہل بن سعد ساعدیؓ سے پوچھا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن آخری صحابہ میں سے تھے جو مدینہ میں باقی تھے۔ اُنہوں نے کہا: لوگوں میں سے اب کوئی باقی نہیں رہا جو اِس کے متعلق مجھ سے بڑھ کر جانتا ہو۔ حضرت فاطمہ علیہا السلام آپؐ کے چہرے سے خون دھوتی تھیں اور حضرت علیؓ اپنی ڈھال میں پانی لاتے جاتے تھے۔ ایک بوریا لی گئی اور اُس کو جلا کر آپؐ کے زخم کو اُس سے بھر دیا گیا۔

أطرافه: ٢٤٣، ٢٩٠٣، ٢٩١١، ٣٠٣٧، ٤٠٧٥، ٥٧٢٢۔

بَاب ١٢٤: وَالَّذِينَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ (النور: ٥٩)

اور وہ جو تم میں سے ابھی بالغ نہیں ہوئے

٥٢٤٩: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَ أَضْحًى أَوْ فِطْرًا؟ قَالَ نَعَمْ وَلَوْ مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً. ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ

۵۲۴۹: احمد بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا، سفیان نے عبدالرحمٰن بن عابس سے روایت کی۔ (اُنہوں نے کہا:) میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، اُن سے ایک شخص نے پوچھا: کیا آپؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں شریک ہوئے؟ اُنہوں نے کہا: ہاں اور اگر میرا آپؐ سے تعلق نہ ہوتا تو میں اِس میں شریک نہ ہوتا یعنی کم سنی کی وجہ سے (شریک نہ ہوتا۔) حضرت ابن عباسؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپؐ نے نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں سے مخاطب

وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَأَيْتُهُنَّ يَهْوِينَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ يَدْفَعْنَ إِلَى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ إِلَى بَيْتِهِ.

ہو کر تقریر فرمائی اور حضرت ابن عباسؓ نے نہ اذان کا ذکر کیا نہ اقامت کا۔ پھر اِس کے بعد آپؐ عورتوں کے پاس آئے اور اُنہیں وعظ و نصیحت کی اور اُن کو صدقہ دینے کا حکم دیا۔ میں نے اُن عورتوں کو دیکھا کہ وہ جھک جھک کر اپنے کانوں اور گلوں کی طرف ہاتھ بڑھا رہی تھیں، حضرت بلالؓ کو دیتی جاتی تھیں۔ پھر آپؐ اور حضرت بلالؓ گھر کو چلے گئے۔

أطرافه: ۹۸، ۸٦۳، ۹٦۲، ۹٦٤، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۷۹، ۹۸۹، ۱٤۳۱، ۱٤٤۹، ٤۸۹۵، ۵۸۸۰، ۵۸۸۱، ۵۸۸۳، ۷۳۲۵-

بَاب ۱۲۵: قَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ هَلْ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ وَ طَعْنُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فِي الْخَاصِرَةِ عِنْدَ الْعِتَابِ

آدمی کا اپنے ساتھی سے کہنا: کیا آج رات تم اپنی بیوی کے پاس گئے
اور آدمی کا اپنی بیٹی کو ناراضگی کا اظہار کرتے وقت پہلو میں کونچا

۵۲۵۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ عَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي.

۵۲۵۰: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں خبر دی۔ اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے، اُنہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: حضرت ابو بکرؓ نے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کیا اور اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں کونچا لگایا اور مجھے ہلنے سے صرف یہی بات روکتی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرام کر رہے تھے اور آپؐ کا سر میری ران پر تھا۔

أطرافه: ۳۳٤، ۳۳٦، ۳٦۷۲، ۳۷۷۳، ٤۵۸۳، ٤٦۰۷، ٤٦۰۸، ۵۱٦٤، ۵۸۸۲، ٦۸٤٤، ٦۸٤۵-

تشریح. لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا ذُو مَحْرَمٍ: محرم کے سوا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہا نہ رہے۔ ابواب ۱۱۱ سے ۱۲۵ میں اسلام کی تعلیم کے اس حسن کی چمکار دکھائی گئی ہے جس میں نامحرم مرد عورت کے اختلاط کی ممانعت کا ذکر ہے۔ خصوصاً تنہائی میں ایک دوسرے سے ملنا اور روابط بڑھانا۔ تاہم لوگوں کی موجودگی میں انسانی ضرورتوں کے لیے مردوں عورتوں کا باہم ملنا منع نہیں ہے۔ پردے کے تعلق میں اسلام نے ایسی صورتوں میں احتیاط پر زور دیا ہے جہاں علیحدگی میں دونوں طرف سے بذریعۂ نظر یا جسمانی قربت وغیرہ کا امکان ہو۔ نیز بعض رشتوں کے متعلق خاص احتیاط کی تعلیم دی ہے۔ مثلاً دیور، جیٹھ، بہنوئی، کزنز وغیرہ۔ ان الفاظ میں ان تمام قریبی رشتوں کو بیان کیا گیا ہے جن کے نامحرم ہونے کے باوجود معاشرتی تقاضوں کی وجہ سے ملنے جلنے کے امکانات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ فرمایا: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ۔ (یعنی یہ رشتہ دار تو موت ہیں) اس میں یہ تمام قریبی رشتے بیان کیے گئے ہیں۔ اس احتیاط میں اس امر کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے ایسی عورتیں یا مرد جو ہیجڑے بن کر گھروں میں آجاتے ہیں۔ ننگی فحش گفتگو کرتے ہیں ان کو بھی گھروں میں نہ آنے دیا جائے۔ نیز دو مردوں اور دو عورتوں کا ایک بستر میں اکٹھا لیٹنا بھی منع کیا جس سے غلط نتائج نکلنے کے امکانات بہت زیادہ ہیں فی زمانہ ہم جنس پرستی عالمی سطح پر اشاعتِ فحشاء کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہے۔ حتیٰ کہ اس خلافِ فطرت عمل کے حق میں قانون بن چکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سو سال پہلے یہ تنبیہ فرمادی تھی۔ لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ (روایت نمبر ۵۲۴۰) کہ ایک عورت دوسری عورت سے لپٹ کر نہ سوئے۔ اور قرآنِ کریم نے مردوں کی ہم جنس پرستی کے متعلق فرمایا: أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعٰلَمِيْنَ ○ وَتَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِّنْ أَزْوَاجِكُمْ ۭ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○ (الشعراء: ۱۶۶، ۱۶۷) کیا تمام مخلوقات میں سے تم نے نروں کو اپنے لئے چنا ہے۔ اور تم ان کو چھوڑتے ہو جن کو تمہارے ربّ نے تمہاری بیویوں کی حیثیت سے پیدا کیا ہے (صرف یہی نہیں کہ تم ایسا فعل کرتے ہو) بلکہ (حقیقت یہ ہے کہ) تم (انسانی فطرت کے) تقاضوں کو ہر طرح توڑنے والی قوم ہو۔ جنسی بے راہ روی کی یہی وہ حد تھی جس سے تجاوز کے نتیجہ میں قومِ لوط تباہ کی گئی اور آج دجالی فتنوں نے مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (الأنبیاء: ۹۷) [1] کے قرآنی بیان کے مطابق ہر حد پھلانگ لی ہے۔ اور شہوانی طوفان میں ابنائے آدم اس قدر ڈوب چکے ہیں کہ انہیں کوئی خضرِ راہ دکھائی نہیں دیتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

> ”اسلامی پردہ پر اعتراض کرنا اُن کی جہالت ہے اللہ تعالیٰ نے پردہ کا ایسا حکم دیا ہی نہیں، جس پر اعتراض وارد ہو۔ قرآن مُسلمان مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غَضِّ بَصَر کریں۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں، تو محفوظ رہیں گے۔ یہ نہیں کہ انجیل کی طرح یہ حکم دے دیتا کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھ۔

---

[1] ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ: ”اور وہ ہر اونچی جگہ سے دوڑے چلے آئیں گے۔“

افسوس کی بات ہے کہ انجیل کے مصنف کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ شہوت کی نظر کیا ہے؟ نظر ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو شہوت انگیز خیالات کو پیدا کرتی ہے۔ اس تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ اُن لوگوں سے مخفی نہیں ہے جو اخبارات پڑھتے ہیں اُن کو معلوم ہوگا کہ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے کیسے شرمناک نظارے بیان کیے جاتے ہیں۔ اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی اُمور کے لیے پڑے، اُن کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے، وہ بیشک جائیں، لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ مساوات کے لیے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے اور نہ اُن کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ اسلام نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ اسلام شہوات کی بناء کو کاٹتا ہے۔ یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ کتوں اور کتیوں کی طرح زنا ہوتا ہے اور شراب کی اس قدر کثرت ہے کہ تین میل تک شراب کی دکانیں چلی گئی ہیں۔ یہ کس تعلیم کا نتیجہ ہے؟ کیا پردہ داری یا پردہ دری کا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۹۷، ۲۹۸)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

٦٨- كِتَابُ الطَّلَاقِ

بَاب ١ : قَوْلُ اللهِ تَعَالَى يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ (الطلاق: ٢)

اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اے نبیؐ جب تم عورتوں کو طلاق دو تو اُن کو اُن کی عدت پر طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو

أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ وَعَدَدْنَاهُ. وَطَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدَ شَاهِدَيْنِ.

أَحْصَيْنَاهُ کے معنی ہیں ہم نے اسے یاد رکھا اور اس کو شمار کیا اور مسنون طلاق یہ ہے کہ آدمی عورت کو طہر کی حالت میں بغیر جماع کرنے کے طلاق دے اور دو گواہ ٹھہرائے۔

٥٢٥١: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ

۵۲۵۱: اسماعیل بن عبداللہ (اُوَیسی) نے ہم سے بیان کرتے ہوئے کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ اُنہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ اُنہوں نے اپنی بیوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں طلاق دی اور وہ حائضہ تھی۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے اِس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے کہو کہ اس کو واپس لائے اور پھر اُس وقت تک اپنے پاس رکھے کہ جب تک وہ پاک نہ ہو جائے اور پھر اس کے بعد حائضہ ہو اور پھر پاک

شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ.

ہو پھر اس کے بعد اگر چاہے تو روکے، چاہے تو طلاق دے دے پیشتر اس کے کہ اس کو چھوئے یہی وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا کہ عورتوں کو اُن کی عدت پر طلاق دی جائے۔

أطرافہ: ۴۹۰۸، ۵۲۵۲، ۵۲۵۳، ۵۲۵۸، ۵۲۶۴، ۵۳۳۲، ۵۳۳۳، ۷۱۶۰۔

تشریح: **كِتَابُ الطَّلَاقِ:** علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں: یہ کتاب طلاق کے احکام اور اس کی اقسام کے بیان میں ہے۔ اس سے پہلے کتاب النکاح ہے اور نکاح اور طلاق میں مناسبت واضح ہے۔ لغت میں طلاق کے معنی ہیں مطلقاً قید کو اُٹھانا۔ إِطْلَاقُ الْبَعِيْرِ اونٹ کی رسی کھول دینے کو کہتے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں طلاق سے مراد نکاح کی قید کو اُٹھالینا یا عقدۂ نکاح کو کھول دینا یعنی نکاح کے بندھن کو ختم کر دینا ہے۔
(عمدۃ القاری جزء ۲۰ صفحہ ۲۲۵)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”دنیوی زندگی میں انسان کے لئے جو چیزیں ضروری اور لازمی ہیں اور جن کے ذریعہ انسان آرام اور سکینت حاصل کر سکتا ہے وہ میاں بیوی کے تعلقات ہیں۔ میاں بیوی کے تعلقات سے جو سکون اور آرام انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ اُسے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ان وجودوں کو ایک دوسرے کے لئے مودت اور رحمت کا موجب قرار دیا ہے۔ اسی طرح بائیبل میں آتا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کے لئے حوّا پیدا کی تا کہ وہ آدم کے لئے آرام اور سکون کا موجب ہو۔ یعنی حوّا کے بغیر آدم کے لئے تسکین اور آرام کی صورت اور کوئی نہ تھی۔ لیکن یہی دو وجود جو ایک دوسرے کے لئے تسکین اور آرام اور راحت کا موجب ہیں کبھی کبھی انہیں لڑائی اور جھگڑے کا موجب بنا لیا جاتا ہے اور راحت اور سکون کی بجائے انسان کے لئے اس کا مد مقابل یعنی خاوند کے لئے بیوی اور بیوی کے لئے خاوند دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف دینے کا موجب بن جاتا ہے۔ ہزاروں خاوند ایسے ہیں جو اپنی بیویوں کے لئے بدترین عذاب ہوتے ہیں۔ اور ہزاروں بیویاں ایسی ہیں جو اپنے خاوندوں کے لئے بدترین عذاب ہوتی ہیں۔ ایسے مواقع کے لئے اسلام کا حکم ہے کہ مرد عورت کو طلاق دے دے یا عورت مرد سے خلع کرالے۔ لیکن طلاق اور خلع سے پہلے اسلام نے کچھ احکام بیان کئے ہیں جن کو مدّنظر رکھنا مرد اور عورت

اور قاضیوں کا فرض قرار دیا گیا ہے تاکہ طلاق یا خلع عام نہ ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اِنَّ اَبْغَضَ الْحَلَالِ عِنْدَاللّٰہِ الطَّلَاقُ یعنی حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز خدا تعالیٰ کے نزدیک طلاق ہے۔ جب طلاق حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے تو ایک مومن جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہے وہ اس چیز کے کس طرح قریب جا سکتا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے، ہر کام جو جائز ہے ضروری نہیں کہ اسے کیا بھی جائے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ بنارس، کلکتہ، مدراس یا بمبئی وغیرہ جانا حلال ہے لیکن کتنے ہیں جو ان جگہوں میں گئے ہیں۔... جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ ہر حلال بات پر عمل کرنا ضروری نہیں۔ لیکن جب بیوی کو طلاق دینے کا معاملہ پیش آجائے تو یہ کہتے ہوئے کہ بیوی کو طلاق دینا جائز ہے فوراً بے سوچے سمجھے اسے طلاق دے دی جاتی ہے۔ حالانکہ بعض حلال چیزیں انسان اپنے نفس کی خاطر بعض اپنے دوستوں کی خاطر اور بعض سوسائٹی کی خاطر ہمیشہ چھوڑتا رہتا ہے درحقیقت ایسے موقعہ پر ایک مومن کی حالت یہ ہوتی ہے کہ وہ اس حلال کو خدا تعالیٰ کی خاطر چھوڑ دیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ چونکہ یہ کام میرے خدا کو پسند نہیں اس لئے میں یہ کام نہیں کرتا تا میرا خدا مجھ پر ناراض نہ ہو۔ پس رُشد وہدایت یہ نہیں کہ طلاق کو عام کیا جائے۔ بلکہ رشد وہدایت یہ ہے کہ طلاق سے بچنے کی کوشش کی جائے۔ حلال کے معنے یہ ہیں کہ چاہو تو کر سکتے ہو۔ یہ قانون کے لحاظ سے منع نہیں لیکن تمہیں دوسروں کے خیالات، دوسروں کے جذبات، دوسروں کی ہمدردی اور دوسروں کے پیار کو بھی ملحوظ رکھنا چاہیے۔ جس حلال پر عمل کرنے سے دوسروں کے خیالات، دوسروں کے جذبات، دوسروں کی ہمدردی اور دوسروں کے پیار کا خون ہوتا ہو، وہ حلال نہیں بلکہ ایسا حلال ایک جہت سے حلال ہے اور دوسری جہت سے حرام ہے۔ جب لوگ اپنے دوستوں کی ناراضگی اور قوم کی ناراضگی کا خیال رکھتے ہیں تو کیا خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہی ایسی چیز ہے جس سے انسان کو بے پرواہ ہو جانا چاہیے۔ کیا خدا تعالیٰ کا وجود ہی ایسا کمزور ہے کہ جس کی ناراضگی انسان کے لئے قابلِ اعتناء نہیں۔ جب دنیوی اور سفلی عشق رکھنے والے لوگ اپنے محبوب کی چھوٹی سے چھوٹی خفگی سے بھی ڈرتے ہیں۔ اور اُس کو ناراض ہونے کا موقعہ نہیں دیتے تو ایک مومن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پڑھ کر یا سن کر کہ اِنَّ اَبْغَضَ الْحَلَالِ عِنْدَاللّٰہِ

الطَّلَاقُ کس طرح آسانی سے یہ جرأت کر سکتا ہے کہ اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب شریعت کہتی ہے کہ تم اس اَبْغَضُ الْحَلَال کو اختیار کرنے سے پرہیز کرو تو ہر مومن کا فرض ہے کہ وہ ایسے امور میں کمی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور اس بات کو میاں بیوی کے تعلقات کی کشیدگی کے وقت بھول نہ جائے۔

(تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ البقرۃ زیر آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ... جلد دوم صفحہ ۵۱۹، ۵۲۰)

بَاب ۲: إِذَا طُلِّقَتِ الْحَائِضُ تَعْتَدُّ بِذٰلِكَ الطَّلَاقِ

اگر حائضہ کو طلاق دی جائے تو کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے

۵۲۵۲: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِينَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا. قُلْتُ تُحْتَسَبُ؟ قَالَ فَمَهْ؟. وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا. قُلْتُ تُحْتَسَبُ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۵۲۵۲: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے انس بن سیرین سے روایت کی۔ اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا، وہ کہتے تھے: حضرت ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی جبکہ وہ حائضہ تھی تو حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو واپس کرے۔ (انس بن سیرین کہتے تھے کہ) میں نے کہا: کیا وہ شمار ہوگی؟ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: چپ رہو۔ اور قتادہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے یونس بن جبیر سے، یونس نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ اس میں یوں ہے، آپؐ نے فرمایا: اس سے کہو کہ وہ اس کو واپس کرے۔ (یونس بن جبیر کہتے تھے کہ) میں نے کہا: کیا وہ شمار کی جائے گی؟ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: بھلا بتاؤ کہ تب بھی کہ جب وہ کسی فرض کو ادا نہ کر سکا ہو اور احمق بنا ہو۔

أطرافه: ۴۹۰۸، ۵۲۵۱، ۵۲۵۳، ۵۲۵۸، ۵۲۶۴، ۵۳۳۲، ۵۳۳۳، ۷۱۶۰۔

٥٢٥٣: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيْقَةٍ.

۵۲۵۳: ابو معمر نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوارث (بن سعید) نے ہمیں بتایا کہ ایوب (سختیانی) نے ہم سے بیان کیا۔ اُنہوں نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ اُنہوں نے کہا: میرے لئے ایک طلاق شمار کی گئی تھی۔

أطرافه: ٤٩٠٨، ٥٢٥١، ٥٢٥٢، ٥٢٥٨، ٥٢٦٤، ٥٣٣٢، ٥٣٣٣، ٧١٦٠۔

بَاب٣: مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

جس نے طلاق دی اور کیا آدمی طلاق دے کر اپنی بیوی کے آمنے سامنے ہو

٥٢٥٤: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ أَيُّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ لَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ لَهَا لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ. الْحَقِي بِأَهْلِكِ. قَالَ أَبُو عَبْد اللهِ رَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ عَنْ جَدِّهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ..

۵۲۵۴: (عبداللہ بن زبیر) حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ ولید (بن مسلم) نے ہمیں بتایا کہ اوزاعی نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے زہری سے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کس نے آپؐ سے پناہ مانگی تھی؟ زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ جَون کی بیٹی کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رخصت کیا گیا اور آپؐ اس کے قریب گئے وہ کہنے لگی: میں آپؐ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپؐ نے اس سے فرمایا: تم نے بہت ہی بڑے کی پناہ لی ہے۔ جاؤ اپنے رشتہ داروں سے جا ملو۔ ابوعبداللہ نے کہا: اس حدیث کو حجاج بن (یوسف بن) ابی منیع نے بھی اپنے دادا (ابومنیع عبیداللہ بن ابی زیاد) سے، اُن کے دادا نے زہری سے روایت کی کہ عروہ نے ان کو بتایا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا۔

۵۲۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ غَسِيْلٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْطَلَقْنَا إِلَى حَائِطٍ يُقَالُ لَهُ الشَّوْطُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى حَائِطَيْنِ جَلَسْنَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسُوْا هَا هُنَا وَدَخَلَ وَقَدْ أُتِيَ بِالْجَوْنِيَّةِ. فَأُنْزِلَتْ فِي بَيْتٍ فِي نَخْلٍ فِي بَيْتِ أُمَيْمَةَ بِنْتِ النُّعْمَانِ بْنِ شَرَاحِيْلَ وَمَعَهَا دَايَتُهَا حَاضِنَةٌ لَهَا- فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَبِي نَفْسَكِ لِي قَالَتْ وَهَلْ تَهَبُ الْمَلِكَةُ نَفْسَهَا لِلسُّوْقَةِ؟ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا لِتَسْكُنَ فَقَالَتْ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ. فَقَالَ قَدْ عُذْتِ بِمَعَاذٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ يَا أَبَا أُسَيْدٍ اكْسُهَا رَازِقِيَّيْنِ وَأَلْحِقْهَا بِأَهْلِهَا.

طرفہ: ۵۲۵۷۔

۵۲۵۵: ابونعیم (فضل بن دکین) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن غسیل (بن سلیمان بن عبداللہ بن حنظلہ انصاری) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے حمزہ بن ابی اُسید سے، حمزہ نے حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے روایت کی اُنہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ایک باغ کو چلے گئے جسے شوط کہتے تھے۔ ہم دو باغوں میں پہنچ کر اُن دونوں کے درمیان بیٹھ گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہاں بیٹھ جاؤ اور آپؐ باغ میں گئے اور وہاں آپؐ کے پاس جَون قبیلے کی ایک عورت لائی گئی تھی اور اُسے ایک گھر میں جو کھجور کے باغ میں تھا ٹھہرایا گیا تھا یعنی اُمیمہ بنت نعمان بن شراحیل کے گھر میں، اور اُس عورت کے ساتھ اُس کی دایہ بھی تھی جو اُس کی کھلائی تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس گئے آپؐ نے فرمایا: تم اپنے آپ کو مجھے ہبہ کردو۔ وہ بولی: کیا بادشاہ زادی بھی اپنے تئیں بازاریوں کو ہبہ کیا کرتی ہے؟ راوی نے کہا: آپؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ اس پر اپنا ہاتھ رکھیں تا کہ اس کی گھبراہٹ دور ہو۔ وہ کہنے لگی: تم سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپؐ نے یہ سن کر فرمایا: تم نے ایک ایسے کی پناہ لی ہے جس کی پناہ لی جاتی ہے اور یہ کہہ کر آپؐ ہمارے پاس باہر آگئے اور فرمایا: ابواُسیدؓ اِس کو ایک رازقی جوڑا پہننے کے لئے دو اور اِس کے گھر والوں کے پاس اِس کو پہنچادو۔

٥٢٥٦، ٥٢٥٧: وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيْدِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ وَأَبِي أُسَيْدٍ قَالَا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَيْمَةَ بِنْتَ شَرَاحِيْلَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ بَسَطَ يَدَهُ إِلَيْهَا فَكَأَنَّهَا كَرِهَتْ ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ أَنْ يُجَهِّزَهَا وَيَكْسُوَهَا ثَوْبَيْنِ رَازِقِيَّيْنِ.

٥٢٥٦، ٥٢٥٧: اور حسین بن ولید نیشا پوری نے کہا: اُنہوں نے عبدالرحمٰن (بن غسیل) سے، عبدالرحمٰن نے عباس بن سہل سے، عباس نے اپنے باپ (حضرت سہل بن سعدؓ) اور حضرت ابواُسیدؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا، اُن دونوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمیمہ بنت شراحیل سے شادی کی تھی۔ جب اس کو آپؐ کے پاس رخصت کیا گیا، آپؐ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو ایسا معلوم ہوا کہ جیسے اس نے اس کو ناپسند کیا ہے۔ یہ دیکھ کر آپؐ نے حضرت ابواُسیدؓ کو حکم دیا کہ اُس کے لئے سامانِ سفر تیار کریں اور ایک سفید کتانی جوڑا پہننے کے لئے بھی دیں۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْوَزِيْرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ بِهٰذَا.

عبداللہ بن محمد (مسندی) نے ہمیں بتایا کہ ابراہیم بن ابی الوزیر نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن (بن غسیل) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے حمزہ بن ابی اُسید سے، حمزہ نے اپنے باپ سے روایت کی۔ نیز (عبدالرحمٰن نے) عباس بن سہل بن سعد سے اور اُنہوں نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے یہی بتایا۔

طرف الحديث ٥٢٥٦: ٥٦٣٧۔
طرف الحديث ٥٢٥٧: ٥٢٥٥۔

٥٢٥٨: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ

٥٢٥٨: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام بن یحيٰی نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے ابوغلاب یونس بن جبیر سے روایت کی، وہ کہتے تھے: میں نے حضرت ابن عمرؓ سے کہا:

وَهِيَ حَائِضٌ. فَقَالَ تَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا. قُلْتُ فَهَلْ عَدَّ ذٰلِكَ طَلَاقًا؟ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایسے وقت میں طلاق دے دی ہو جبکہ وہ حائضہ ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: کیا تم ابن عمرؓ کو جانتے ہو؟ ابن عمرؓ نے بھی اپنی بیوی کو ایسے وقت میں طلاق دے دی تھی جب وہ حائضہ تھی۔ اس پر حضرت عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے یہ ذکر کیا تو آپؐ نے اُن کو حکم دیا کہ وہ اُس کو واپس لے لے۔ جب وہ حیض سے پاک ہو اور اُس کو طلاق دینا چاہے تو پھر اُس کو طلاق دے۔ (یونس کہتے تھے:) میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا: کیا آپؐ نے اُس کو طلاق شمار کیا؟ تو اُنہوں نے کہا: بھلا بتلاؤ تو سہی کہ تب بھی اگر وہ عاجز ہو اور احمق بنے۔

أطرافهُ: ٤٩٠٨، ٥٢٥١، ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٦٤، ٥٣٣٢، ٥٣٣٣، ٧١٦٠۔

تشریح: **مَنْ طَلَّقَ وَهَلْ يُوَاجِهُ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ:** جس نے طلاق دی اور کیا آدمی طلاق دے کر اپنی بیوی کے آمنے سامنے ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب عرب فتح ہوا اور اسلام پھیلنے لگا تو کندہ قبیلہ کی ایک عورت جس کا اسماء یا امیمہ نام تھا اور وہ جونیہ یا بنت الجون بھی کہلاتی تھی اُس کا بھائی لقمان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی قوم کی طرف سے بطور وفد حاضر ہوا اور اس موقع پر اُس نے یہ بھی خواہش کی کہ اپنی ہمشیرہ کی شادی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دے اور بالمشافہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست بھی کر دی کہ میری ہمشیرہ جو پہلے ایک رشتہ دار سے بیاہی ہوئی تھی اب بیوہ ہے نہایت خوبصورت اور لائق ہے آپؐ اس سے شادی کر لیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ قبائلِ عرب کا اتحاد منظور تھا آپؐ نے اس کی یہ دعوت منظور کر لی اور فرمایا ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی پر نکاح پڑھ دیا جائے۔ اُس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم معزز لوگ ہیں مہر تھوڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس سے زیادہ میں نے اپنی کسی بیوی یا لڑکی

کا مہر نہیں باندھا۔ جب اُس نے رضا مندی کا اظہار کر دیا تو نکاح پڑھا گیا اور اُس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ کسی آدمی کو بھیج کر اپنی بیوی منگوا لیجیئے۔ آپ نے ابا اُسیدؓ کو اس کام پر مقرر کیا۔ وہ تشریف لے گئے۔ جونیہ نے اُن کو اپنے گھر بلایا تو آپ نے کہا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں پر حجاب نازل ہو چکا ہے۔ اِس پر اُس نے دوسری ہدایات دریافت کیں جو آپ نے بتادیں اور اونٹ پر بٹھا کر مدینہ لے آئے۔ اور ایک مکان میں جس کے گرد کھجوروں کے درخت بھی تھے لا کر اُتارا۔ اُس کے ساتھ اُس کی دایہ بھی اُس کے رشتہ داروں نے روانہ کی تھی۔ جس طرح ہمارے ملک میں ایک بے تکلف نوکر ساتھ جاتی ہے تا کہ اُسے کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ چونکہ یہ عورت حسین مشہور تھی، اور یوں بھی عورتوں کو دلہن دیکھنے کا شوق ہوتا ہے مدینہ کی عورتیں اس کو دیکھنے گئیں۔ اور اس عورت کے بیان کے مطابق کسی عورت نے اُس کو سکھا دیا کہ رُعب پہلے دن ہی ڈالا جاتا ہے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پاس آئیں تو کہہ دیجیئو کہ میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں، اِس پر وہ تیرے زیادہ گرویدہ ہو جائیں گے۔ اگر یہ بات اس عورت کی بنائی ہوئی نہیں تو کچھ تعجب نہیں کہ کسی منافق نے اپنی بیوی یا اور کسی رشتہ دار کے ذریعہ یہ شرارت کی ہو۔ غرض جب اس کی آمد کی اطلاع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپؐ اس گھر کی طرف تشریف لے گئے جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ احادیث میں لکھا ہے کہ... جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو آپؐ نے اُسے فرمایا کہ تو اپنا نفس مجھے ہبہ کر دے اُس نے جواب دیا کہ کیا ملکہ بھی اپنے آپ کو عام آدمیوں کے سپرد کیا کرتی ہے؟ ابو اُسید کہتے ہیں کہ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس خیال سے کہ اجنبیت کی وجہ سے گھبرا رہی ہے اُسے تسلی دینے کے لئے اس پر اپنا ہاتھ رکھا۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ ابھی رکھا ہی تھا کہ اُس نے یہ نہایت ہی گندہ اور نامعقول فقرہ کہہ دیا کہ میں تجھ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں۔ چونکہ نبی خدا تعالیٰ کا نام سُن کر ادب کی رُوح سے بھر جاتا ہے اور اُس کی عظمت کا متوالا ہوتا ہے۔ اُس کے اِس فقرہ پر آپؐ نے فوراً فرمایا کہ تو نے ایک بڑی ہستی کا واسطہ دیا ہے اور اس کی پناہ مانگی ہے جو بڑا پناہ دینے والا ہے، اس لئے میں تیری درخواست کو قبول کرتا ہوں۔ چنانچہ آپؐ اُسی وقت

باہر تشریف لے آئے اور فرمایا: اے ابا اسیدؓ! اِسے دو چادریں دے دو اور اسے اِس کے گھر والوں کے پاس پہنچادو۔ چنانچہ اس کے بعد اُسے مہر کے حصہ کے علاوہ بطور احسان دو رازقی چادریں دینے کا آپؐ نے حکم دیا تاکہ قرآن کریم کا حکم وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ (البقرۃ: ۲۳۸) پورا ہو۔ جو ایسی عورتوں کے متعلق ہے جن کو بلا صحبت طلاق دے دی جائے اور آپؐ نے اُسے رخصت کر دیا اور ابو اسیدؓ ہی اُس کو اُس کے گھر پہنچا آئے۔ اُس کے قبیلہ کے لوگوں پر یہ بات نہایت شاق گذری اور انہوں نے اُس کو ملامت کی مگر وہ یہی جواب دیتی رہی کہ یہ میری بدبختی ہے اور بعض دفعہ اُس نے یہ بھی کہا کہ مجھے ورغلایا گیا تھا اور کہا گیا تھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرے پاس آئیں تو تم پرے ہٹ جانا اور نفرت کا اظہار کرنا۔ اس طرح اُن پر تمہارا رعب قائم ہو جائیگا۔ معلوم نہیں یہ وجہ ہوئی یا کوئی اور بہر حال اُس نے نفرت کا اظہار کیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے علیحدہ ہو گئے اور اُسے رخصت کر دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مَسّ سے مراد صرف چھونا نہیں بلکہ مخصوص تعلقات کا قائم ہو جانا ہے ورنہ لغوی معنوں کے لحاظ سے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا اور آپؐ اُسے چھو چکے تھے۔

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ... جلد دوم صفحہ ۵۳۳ تا ۵۳۵)

بَاب ٤: مَنْ جَوَّزَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ

جس نے تین طلاق کو جائز قرار دیا

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ. (البقرة: ٢٣٠)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یعنی طلاق دو دفعہ ہی ہے۔ پھر دستور کے مطابق رکھنا ہوگا یا عمدگی سے چھوڑ دینا ہوگا۔

وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فِي مَرِيْضٍ طَلَّقَ لَا أَرَى أَنْ تَرِثَ مَبْتُوْتَةٌ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ تَرِثُهُ. وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ تَزَوَّجُ إِذَا انْقَضَتِ الْعِدَّةُ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ

اور حضرت ابن زبیرؓ نے مریض کے متعلق کہا جس نے طلاق دے دی ہو میں نہیں سمجھتا کہ وہ عورت جس کو اُس نے چھوڑا ہے وہ اس کی وارث ہوگی اور شعبی نے کہا: اس کی وارث ہوگی اور ابن شُبرمہ

أَرَأَيْتَ إِنْ مَاتَ الزَّوْجُ الْآخَرُ فَرَجَعَ عَنْ ذَٰلِكَ؟

نے کہا: آیا وہ جب عدت پوری ہو جائے شادی کرلے۔ اُنہوں نے کہا: ہاں۔ کہا: بھلا بتلاؤ تو سہی اگر اُس کا دوسرا خاوند مر جائے تو کیا وہ دونوں کی وارث ہوگی؟ اِس پر شعبی نے اپنے فتوے سے رجوع کیا۔

۵۲۵۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۵۲۵۹: عبد اللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے اُنہیں خبر دی کہ عویمر عجلانیؓ، عاصم بن عدی انصاریؓ کے پاس آئے اور اُن سے کہا: عاصمؓ بتائیں تو سہی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو پایا ہو تو کیا وہ جو اس کو مار ڈالے تم بھی اس کو مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ عاصمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق مجھے پوچھ دو، چنانچہ عاصمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِس کے متعلق پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل کو ناپسند کیا اور اِسے معیوب جانا۔ یہاں تک کہ عاصمؓ پر جو اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا گراں گزرا۔ جب عاصمؓ اپنے گھر والوں کے پاس واپس آئے تو عویمرؓ آئے اور کہنے لگے: عاصمؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا؟ عاصمؓ نے کہا: تم نے مجھ سے اچھا نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ عَاصِمٌ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا. قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيْكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا. قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا. فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ تِلْكَ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

نے اُس مسئلہ کو برا منایا جس کے متعلق میں نے آپ سے پوچھا۔ عویمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم میں تو رکنے کا نہیں، جب تک کہ آپؐ سے اس کے متعلق پوچھ نہ لوں۔ یہ کہہ کر عویمرؓ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ آپؐ لوگوں کے درمیان بیٹھے تھے آئے اور کہا: یا رسول اللہ! آپؐ ایسے شخص کے متعلق بتلائیں کہ جس نے اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو پایا ہو تو کیا وہ جو اسے مار ڈالے؟ پھر آپ (لوگ) اسے بھی مار ڈالیں گے؟ یا وہ کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے متعلق اور تمہاری بیوی کے متعلق اللہ نے حکم نازل کر دیا ہے جاؤ اُس کو لے آؤ۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے: پھر اُن دونوں نے ایک دوسرے کو لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمرؓ نے کہا: یارسول اللہ! اگر میں نے اس کو گھر میں رکھا تو میں نے اس کے متعلق جھوٹ ہی کہا، اس لئے اس نے اس عورت کو پیشتر اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کو حکم دیتے تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب نے کہا: پھر لعان کرنے والوں کا یہی طریقہ ہو گیا۔

أطرافہ: ٤٢٣، ٤٧٤٥، ٤٧٤٦، ٥٣٠٨، ٥٣٠٩، ٦٨٥٤، ٧١٦٥، ٧١٦٦، ٧٣٠٤۔

٥٢٦٠:حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ امْرَأَةَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ جَاءَتْ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ الْقُرَظِيَّ وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ؟ لَا حَتَّى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ.

۵۲۶۰: سعید بن عفیر نے ہمیں بتایا کہ لیث (بن سعد) نے مجھ سے بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا: عقیل نے مجھ سے بیان کیا۔ عقیل نے ابن شہاب سے، اُنہوں نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے اُن کو بتایا: رفاعہ قرظیؓ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! رفاعہؓ نے مجھے طلاق دے دی اور طلاق بھی قطعی دی اور میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰنؓ بن زبیر قرظی سے نکاح کیا۔ اس کے پاس تو کپڑے کے پلّو جیسا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید تم رفاعہؓ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو، کبھی نہیں، جب تک کہ عبدالرحمٰن تمہارا مزہ نہ چکھے اور تم اُس کا مزہ نہ اٹھاؤ۔

أطرافه: ٢٦٣٩، ٥٢٦١، ٥٢٦٥، ٥٣١٧، ٥٧٩٢، ٥٨٢٥، ٦٠٨٤۔

٥٢٦١:حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ فَطَلَّقَ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ؟ قَالَ لَا حَتَّى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ.

۵۲۶۱: محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے عبیداللہ (بن عمر عمری) سے، اُنہوں نے کہا: قاسم بن محمد نے مجھ سے بیان کیا۔ قاسم نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں اور پھر اُس نے نکاح کر لیا اور اس دوسرے نے بھی طلاق دے دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا پہلے کے لئے یہ جائز ہوگئی؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں، جب تک کہ دوسرا اس کا مزہ نہ اٹھائے جیسا کہ پہلے نے اٹھایا۔

أطرافه: ٢٦٣٩، ٥٢٦٠، ٥٢٦٥، ٥٣١٧، ٥٧٩٢، ٥٨٢٥، ٦٠٨٤۔

تشریح: مَنْ جَوَّزَ طَلَاقَ الثَّلَاثِ: جس نے تین طلاق کو جائز قرار دیا۔
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ سے مراد یہ ہے کہ ایسی طلاق جس میں خاوند کو رجوع کا حق حاصل ہے صرف دو دفعہ ہی ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ عورت کو تنگ کرنے کے لئے اسے بار بار طلاق دیتا رہے۔ اور جب عدت ختم ہونے کا وقت قریب آئے تو رجوع کر لے۔ احکامِ دینیہ کے ساتھ یہ ایک ناپاک تمسخر ہے جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

احادیث میں صراحتاً ذکر آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ لَا أُطَلِّقُكِ أَبَدًا وَلَا اٰوِيْكِ أَبَدًا یعنی نہ تو میں تجھے کبھی طلاق دوں گا اور نہ اپنے گھر میں بساؤں گا۔ عورت نے پوچھا: وَ كَيْفَ ذٰلِكَ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اس پر اس نے کہا أُطَلِّقُ حَتّٰى إِذَا اٰنَى أَجَلُكِ رَاجَعْتُكِ میں تجھے طلاق دوں گا اور جب تیری عدت ختم ہونے کے قریب پہنچے گی تو رجوع کر لوں گا۔ اگلی دفعہ پھر ایسا کروں گا اور پھر رجوع کر لوں گا۔ اس طرح نہ تجھے بساؤں گا اور نہ علیحدہ ہونے دوں گا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اُس نے اس واقعہ کا آپؐ سے ذکر کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ یعنی وہ طلاق جس میں مرد کو رجوع کا حق حاصل ہے صرف دو دفعہ ہے اس سے زیادہ نہیں۔ (تفسیر ابن کثیر بر حاشیہ فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۹۴) اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دو طلاقوں تک تو مرد کو رجوع کا حق حاصل رہتا ہے لیکن تیسری طلاق کے بعد اُسے رجوع کا کوئی حق نہیں رہتا۔ اور یہ دو طلاقیں بھی بیک وقت نہیں دی جاسکتیں بلکہ یکے بعد دیگرے دی جاتی ہیں جس کی طرف مَرَّتٰنِ کا لفظ اشارہ کرتا ہے جس کے معنے مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ کے ہیں۔ یعنی ایک ہی دفعہ طلاقیں نہ دی جائیں بلکہ باری باری دی جائیں اور ہر طلاق کی مدت جیسا کہ اُوپر کی آیت میں گذر چکا ہے تین قروء ہے خواہ وہ ہر مہینے میں ایک طلاق دے یا شروع میں ایک دفعہ دے۔ اس سے طلاق کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فقہاء نے ہر مہینے طلاق دینے کی طرف اس لئے توجہ دلائی ہے کہ اس طرح بار بار انسان کو رجوع کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ میرے نزدیک خواہ انسان ایک دفعہ طلاق دے یا ہر مہینے

طلاق دے وہ ایک ہی طلاق سمجھی جائے گی۔ اور عدت گذرنے کے بعد پھر خاوند نکاح کر سکے گا۔ اِس قسم کی طلاقیں صرف دو جائز ہیں یعنی طلاق دینا اور عدت کے بعد دوبارہ نکاح کر لینا۔ اگر دو ہو جائیں تو اس کے بعد پھر اگر وہ تیسری مرتبہ طلاق دے دے تو ایسے شخص کے لئے اس عورت سے دوبارہ نکاح جائز نہیں جب تک کہ وہ باقاعدہ اور شرعی نکاح دوسرے شخص سے نہ کر چکی ہو جو حقیقی نکاح ہے حلالہ نہیں۔ کیونکہ حلالہ کا وجود اسلام میں نہیں ملتا۔...

فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ میں بتایا کہ ان دو طلاقوں کے بعد یا تو عورت کو معروف طریق کے مطابق اپنے گھروں میں بسالو اور یا پھر حسنِ سلوک کے ساتھ رخصت کر دو۔ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی ایک تشریح احادیث میں بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ ابنِ ابی حاتم نے ابی زرین سے روایت کی ہے کہ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَءَيْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ اَيْنَ الثَّالِثَةُ قَالَ التَّسْرِيْحُ بِاِحْسَانٍ۔ [۱] یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دو طلاقیں تو قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔ تیسری کہاں سے آئی؟ آپؐ نے فرمایا اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ جو آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ کو آپؐ نے تیسری طلاق قرار دیا ہے۔ اس جگہ احسان کا لفظ رکھ کر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ عورت کو رخصت کرتے وقت اس کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا چاہئے۔... یہ آیت بالصراحت بتاتی ہے کہ طلاق کے بعد عورت سے زیورات اور پارچات وغیرہ واپس نہیں لئے جاسکتے، نہ مال واپس لیا جاسکتا ہے، نہ کوئی جائیداد جو اسے دی جاچکی ہو واپس لی جاسکتی ہے۔ بلکہ مرد اگر مہر ادا نہ کر چکا ہو تو طلاق کی صورت میں وہ مہر بھی اسے ادا کرنا پڑے گا لیکن اس کے بعد ایک استثنٰی رکھا ہے... چنانچہ فرماتا ہے: فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ یعنی اس صورت میں اگر تمہاری رائے بھی یہی ہو کہ دونوں فریق ایک دوسرے کو نقصان پہنچائیں گے یعنی قضا نے بھی دیکھ لیا

---

[۱] (تفسیر القرآن من الجامع لابن وھب، النھی عن المسألة عن القرآن، جزء اوّل صفحہ ۱۲۳)

کہ فی الواقعہ دونوں کا قصور ہے صرف مرد ہی کا قصور نہیں ہے بلکہ عورت بھی قصوروار ہے تو اس صورت میں اگر عورت سے کچھ دلوا کر اُن میں جدائی کروا دی جائے جسے اصطلاحاً خلع کہتے ہیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہوگا....

تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا۔ فرماتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور تمہارا فرض ہے کہ تم ان حدود سے اپنا قدم باہر مت رکھو۔ مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اس حکم کی یہاں تک خلاف ورزی کی کہ انہوں نے کہہ دیا کہ اگر ایک مجلس میں اکٹھی تین طلاقیں بھی دے دی جائیں تب بھی طلاق بتّہ واقع ہو جاتی ہے۔ حالانکہ یہ سوال خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا اور آپؐ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ ایک ہی طلاق سمجھی جائیگی! تو آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ہی طلاق ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طَلَّقَ رَكَانَةُ زَوْجَهُ ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَحَزَنَ عَلَيْهِ حُزْنًا شَدِيْدًا فَسَئَالَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ طَلَّقْتَهَا قَالَ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ قَالَ اِنَّمَا تِلْكَ طَلْقَةٌ وَاحِدَةٌ فَارْتَجِعْهَا۔ (ابو داؤد، باب نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث) یعنی ایک شخص رکانہ نے اپنی بیوی کو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے دیں۔ اس کے بعد رکانہ کو اپنے اس فعل پر شدید صدمہ ہوا۔ جب یہ معاملہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ تو نے اپنی بیوی کو کس طرح طلاق دی تھی۔ اس نے کہا: میں نے اسے ایک ہی وقت میں تین طلاقیں دے دی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ہی طلاق ہے۔ اس لئے تم رجوع کر لو اسی طرح نسائی میں محمود بن لبید سے روایت ہے کہ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ. (نسائی، کتاب الطلاق، باب الثلاث المجموعة وَمَا فيه من التغليظ) یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دے دی ہیں۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا: ابھی تو میں تم میں موجود ہوں۔ کیا میری موجودگی میں وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلتا ہے۔ اسی طرح حضرت ابن عباسؓ سے

روایت ہے کہ كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَ سَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِيْ أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيْهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ (مسلم، کتاب الطلاق، باب طلاق الثلاث) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ کی خلافت کے زمانہ میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سال تک ایک وقت میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق تسلیم کی جاتی تھی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ طلاقوں کو ایک معمولی بات سمجھنے لگ گئے ہیں اور انہوں نے ایک ایسے معاملہ میں جس میں انہیں بہت غور اور سوچ بچار سے کام لینے کا حکم تھا جلد بازی شروع کر دی ہے وقتی طور پر یہ فیصلہ فرما دیا کہ آئندہ اگر کسی نے اکٹھی تین طلاقیں دیں تو اس کی تین طلاقیں ہی متصور ہونگی۔... بدقسمتی سے ہمارے ملک میں بھی اسلامی تعلیم سے ناواقفیت کی وجہ سے یہ رواج ہے کہ معمولی معمولی جھگڑوں پر لوگ اپنی بیویوں سے کہہ دیتے ہیں کہ تمہیں تین طلاق۔ تمہیں تین ہزار طلاق۔ تمہیں تین کڑور طلاق تمہیں تین ارب طلاق۔ حالانکہ اسلام نے اس بیوقوفی کی اجازت نہیں دی۔ اور پھر آج کل کے وہ لوگ جو شریعت کے پورے واقف نہیں کہہ دیتے ہیں کہ تین دفعہ یکدم طلاق دینے کے بعد عورت سے دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ یہ طلاق شرعی لحاظ سے ایک ہی طلاق ہے اور عدت گزرنے کے بعد عورت سے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب اس قسم کے واقعات کثرت سے ہونے لگے تو آپ نے فرمایا کہ اب اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو بیک وقت ایک سے زیادہ طلاقیں دے گا تو میں سزا کے طور پر اس کی بیوی کو اس پر ناجائز قرار دے دوں گا۔ جب آپ پر یہ سوال ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا حکم نہیں دیا۔ پھر آپ نے ایسا کیوں کیا ہے تو آپ نے فرمایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ منشاء تھا کہ اس قسم کی طلاقیں رک جائیں۔ مگر چونکہ تم لوگ اس قسم کی طلاق دینے سے رکتے نہیں اس لئے میں سزا کے طور پر اس قسم کی طلاق کو جائز قرار دے دوں گا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ کا ایسا کرنا ایک وقتی مصلحت کے ماتحت تھا اور صرف سزا کے طور پر تھا مستقل حکم کے طور پر نہیں تھا۔ بہر حال

طلاق ایک ایسی چیز ہے جسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اَبْغَضُ الْحَلَال قرار دیا ہے۔ یعنی جائز اور حلال چیزوں میں سے سب سے زیادہ مکروہ اور ناپسندیدہ چیز۔
(تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ البقرۃ زیر آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ...، جلد ۲ صفحہ ۵۱۴ تا ۵۱۹)

بَاب ۵: مَنْ خَيَّرَ أَزْوَاجَهُ [1]

جس نے اپنی عورتوں کو اختیار دیا

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (الأحزاب:٢٩)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اپنی بیویوں سے کہہ اگر وہ دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت چاہتی ہیں تو آؤ میں تمہیں کچھ سامان دیئے دیتا ہوں اور تمہیں خوبی سے چھوڑ دیتا ہوں۔

٥٢٦٢: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَا اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَلَمْ يَعُدَّ ذٰلِكَ عَلَيْنَا شَيْئًا.

۵۲۶۲: عمر بن حفص (بن غیاث) نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا کہ اعمش نے ہم سے بیان کیا کہ مسلم (بن صبیح ابوالضحیٰ) نے ہمیں بتایا۔ مسلم نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اختیار دیا اور ہم نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا اور یہ ہمارے متعلق کوئی طلاق نہیں شمار کی گئی۔

طرفہ: ٥٢٦٣۔

٥٢٦٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ

۵۲۶۳: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے اسماعیل (بن ابی خالد) سے، عامر نے ہم سے بیان کیا۔

[1] فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں "نِسَاءَهُ" ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۴۵۵) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

عَنِ الْخِيَرَةِ فَقَالَتْ خَيَّرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكَانَ طَلَاقًا؟ قَالَ مَسْرُوْقٌ لَا أُبَالِي أَخَيَّرْتُهَا وَاحِدَةً أَوْ مِائَةً بَعْدَ أَنْ تَخْتَارَنِي.

اُنہوں نے مسروق سے روایت کی، اُنہوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہؓ سے اختیار دینے کے متعلق پوچھا۔ اُنہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تھا تو کیا یہ طلاق ہوگئی تھی؟ مسروق کہتے تھے کہ میں اس کی پرواہ نہیں کرتا کہ جبکہ وہ مجھے اختیار کرلے تو پھر اس کے بعد میں اس کو ایک بار اختیار دوں یا سو بار اختیار دوں۔

طرفہ: ۵۲۶۲۔

بَاب۶: إِذَا قَالَ فَارَقْتُكِ أَوْ سَرَّحْتُكِ أَوِ الْخَلِيَّةُ أَوِ الْبَرِيَّةُ أَوْ مَا عُنِيَ بِهِ الطَّلَاقُ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ

جب کوئی یہ کہے کہ میں تجھ سے الگ ہو گیا یا میں نے تجھے چھوڑ دیا یا کہے تو بغیر خاوند کے ہے یا یہ کہے تو الگ ہے یا کوئی ایسا لفظ جس سے طلاق مراد ہو تو پھر وہ اس کی نیت کے مطابق ہوگا

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (الاحزاب: ۵۰) وَقَالَ وَ أُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (الاحزاب: ۲۹) وَقَالَ فَإِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِإِحْسَانٍ (البقرة: ۲۳۰) وَقَالَ أَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ. (الطلاق: ۳) وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ عَلِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ.

اور اللہ عز و جل کا یہ فرمانا: اور اُن کو اُس طرح چھوڑو جو اچھی طرح سے چھوڑنا ہو۔ اور فرمایا: ان کو عمدگی کے ساتھ رخصت کرو۔ اور فرمایا: یا اُسے دستور کے مطابق بھلائی سے رکھنا ہوگا یا عمدگی سے چھوڑ دینا ہوگا۔ اور فرمایا: یا اُن سے دستور کے مطابق بھلائی سے الگ ہو جاؤ۔ اور حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب علم تھا کہ میرے ماں باپ ایسے نہیں کہ مجھے آپؐ سے الگ ہونے کا مشورہ دیں۔

بَاب٧: مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ

جس نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ نِيَّتُهُ. وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ إِذَا طَلَّقَ ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْهِ فَسَمَّوْهُ حَرَامًا بِالطَّلَاقِ وَالْفِرَاقِ. وَلَيْسَ هَذَا كَالَّذِي يُحَرِّمُ الطَّعَامَ لِأَنَّهُ لَا يُقَالُ لِطَعَامِ الْحِلِّ حَرَامٌ وَيُقَالُ لِلْمُطَلَّقَةِ حَرَامٌ وَقَالَ فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. (البقرة: ٢٣١)

اور حسن (بصری) نے کہا: اس کی نیت کو ہی ملحوظ رکھا جائے گا اور علماء نے کہا: جب کوئی تین طلاق دیدے تو پھر وہ اُس پر یقیناً حرام ہو گئی تو اُنہوں نے اِسی طلاق کا نام حرام بالطلاق اور حرام بالفراق رکھا اور یہ حرمت ویسی نہیں جو کھانے کو حرام کر دیتی ہے کیونکہ حلال کھانے کو حرام نہیں کہتے اور مطلقہ کو بھی حرام کہتے ہیں اور اُس طلاق کو جو تین بار دی جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ عورت اس کے لئے جائز نہیں ہو گی جب تک کہ وہ اس کے سوا کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرلے۔

٥٢٦٤: وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا قَالَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ.

٥٢٦٤: اور لیث نے کہا: اُنہوں نے نافع سے نقل کیا۔ اُنہوں نے کہا: حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ سے جب اس شخص کے متعلق پوچھا جاتا جس نے تین طلاقیں دے دیں تو وہ کہتے: اگر تو ایک دفعہ یا دو دفعہ طلاق دیتا (تو رجوع کر سکتا تھا) کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہی حکم دیا۔ اگر تم اس کو تین طلاقیں دے دو تو وہ تم پر حرام ہو گئی یہاں تک کہ تمہارے سوا کسی اور خاوند سے نکاح کرے۔

أطرافهُ: ٤٩٠٨، ٥٢٥١، ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٥٨، ٥٣٣٢، ٥٣٣٣، ٧١٦٠۔

٥٢٦٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا

٥٢٦٥: محمد (بن سلام) نے ہمیں بتایا کہ ابومعاویہ

أَبُومُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَطَلَّقَهَا وَكَانَتْ[۱] مَعَهُ مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ تَصِلْ مِنْهُ إِلَى شَيْءٍ تُرِيْدُهُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ طَلَّقَهَا فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِي وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَلَمْ يَقْرَبْنِي إِلَّا هَنَةً وَاحِدَةً لَمْ يَصِلْ مِنِّي إِلَى شَيْءٍ أَفَأَحِلُّ لِزَوْجِي الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلِّيْنَ لِزَوْجِكِ الْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوْقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ.

نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام بن عروہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: ایک مرد نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اس عورت نے اُس کے سوا کسی اور مرد سے شادی کر لی۔ پھر اُس نے بھی اُس کو طلاق دے دی اور اُس کا کپڑے کے حاشیہ کی طرح تھا۔ اور اُس سے وہ کچھ بھی مقصد حاصل نہ کر سکی جو وہ چاہتی تھی۔ پھر جلد ہی اس نے اس عورت کو طلاق دے دی۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی تھی اور میں نے اُس کے سوا ایک اور خاوند سے شادی کی وہ مجھ سے ہم بستر ہوا اور اس کا تو کپڑے کے حاشیہ کی طرح تھا۔ اور وہ ایک ہی بار کچھ ایسے ہی میرے ساتھ رہا کہ مجھ سے کچھ کر نہ سکا، تو کیا میں اپنے پہلے خاوند کے لئے جائز ہوں گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے پہلے خاوند کے لئے اس وقت تک جائز نہیں ہو سکتی جب تک یہ دوسرا تمہارا مزہ نہ اٹھائے اور تم اس کا مزہ نہ اٹھاؤ۔

أطرافه: ۲۶۳۹، ۵۲۶۰، ۵۲۶۱، ۵۳۱۷، ۵۷۹۲، ۵۸۲۵، ۶۰۸۴-

۱۔ فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں اس جگہ لفظ "وَکَانَ" ہے۔ (فتح الباری جزء۹ حاشیہ صفحہ ۴۶۰) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

بَاب ۸: لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (التحريم: ۲)

تم کیوں وہ حرام قرار دیتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کیا ہے؟

٥٢٦٦: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ سَمِعَ الرَّبِيْعَ بْنَ نَافِعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيْرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِذَا حَرَّمَ امْرَأَتَهُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب: ۲۲)

۵۲۶۶: حسن بن صباح نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے ربیع بن نافع سے سنا کہ معاویہ (بن سلام) نے ہم سے بیان کیا۔ معاویہ نے یحیٰ بن ابی کثیر سے، یحیٰ نے یعلیٰ بن حکیم سے، یعلیٰ نے سعید بن جبیر سے روایت کی کہ وہ اُنہیں خبر دیتے تھے کہ اُنہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا وہ کہتے تھے: اگر کوئی اپنی بیوی سے یوں کہے کہ تو مجھ پر حرام ہے تو اُس سے کچھ نہیں ہوتا اور اُنہوں نے کہا: تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے۔

طرفہ: ٤٩١١۔

٥٢٦٧: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي لَأَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ

۵۲۶۷: حسن بن محمد بن صباح نے مجھ سے بیان کیا کہ حجاج (بن محمد اعور) نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ابن جریج سے، ابن جریج نے کہا: عطاء (بن ابی رباح) نے کہا: اُنہوں نے عبید بن عمیر سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینبؓ بنت جحش کے پاس ٹھہر جایا کرتے تھے اور وہاں شہد پیا کرتے تھے۔ میں نے اور حفصہؓ نے مل کر آپس میں مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئیں، تو وہ یوں کہے: میں آپؐ سے ہینگ کی بو محسوس کرتی ہوں۔ آپؐ نے

مَغَافِيْرَ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ. فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لَهُ ذٰلِكَ. فَقَالَ لَا بَأْسَ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُوْدَ لَهُ. فَنَزَلَتْ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلٰـى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ (التحريم: ٢ - ٥) لِعَائِشَـةَ وَحَفْصَـةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا (التحريم: ٤) لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

ہینگ کھائی ہے۔ چنانچہ آپؐ اُن میں سے ایک کے پاس آئے اور اُس نے آپؐ سے یہ کہا۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں نے زینبؓ بنت جحش کے پاس شہد پیا ہے اور اب کبھی اسے دوبارہ نہیں پیوں گا۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ یعنی اے نبی! تُو کیوں حرام کر رہا ہے جسے اللہ نے تیرے لئے حلال قرار دیا ہے تُو اپنی بیویوں کی رضا چاہتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اللہ نے تم پر اپنی قسمیں کھولنا لازم کر دیا ہے اور اللہ تمہارا مولا ہے اور وہ صاحبِ علم (اور) صاحبِ حکمت ہے۔ اور جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے کسی سے بصیغۂ راز ایک بات کہی پھر جب اس نے وہ بات (آگے) بتا دی اور اللہ نے اُس (یعنی نبی) پر وہ (معاملہ) ظاہر کر دیا تو اُس نے کچھ حصہ سے تو اُس (بیوی) کو آگاہ کر دیا اور کچھ سے چشم پوشی کی پس جب اُس نے اُس (بیوی) کو اِس کی خبر دی تو اُس نے پوچھا کہ آپ کو کس نے بتایا ہے تو اس نے کہا کہ علیم و خبیر نے مجھے بتایا ہے۔ اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو (یہی زیبا ہے۔) یہ خطاب حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کو ہے۔ یعنی جب نبی نے اپنی بیویوں میں سے کسی کو بطور راز کے بتایا، اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا تھا: نہیں بلکہ میں نے شہد پیا ہے۔

أطرافهُ: ٤٩١٢، ٥٢١٦، ٥٢٦٨، ٥٤٣١، ٥٥٩٩، ٥٦١٤، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢۔

٥٢٦٨: حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحَلْوَاءَ وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُوَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَاحْتَبَسَ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَغِرْتُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ فَقِيْلَ لِي أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَقُلْتُ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَإِذَا دَنَا مِنْكِ فَقُوْلِي أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِي لَهُ مَا هَذِهِ الرِّيْحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ فَإِنَّهُ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُوْلُ ذَلِكِ. وَقُوْلِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَاكِ. قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا

۵۲۶۸: فروہ بن ابی المغراء نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے ہمیں بتایا۔ اُنہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہد اور میٹھا پسند کرتے تھے اور جب عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنی ازواج کے پاس جاتے اور ان میں سے ایک کے پاس بیٹھ کر باتیں بھی کرتے۔ آپؐ حفصہ بنت عمرؓ کے پاس گئے اور وہاں اس سے زیادہ دیر ٹھہرے جو عموماً آپؐ ٹھہرا کرتے تھے۔ میں نے اس سے غیرت کھائی اور میں نے اس کی وجہ دریافت کی۔ مجھے بتایا گیا کہ حفصہؓ کی قوم کی ایک عورت نے اُن کو شہد کا ایک کُپا ہدیۃً دیا اور اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد کا کچھ شربت پلایا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی آپؐ کے لئے حیلہ کروں گی۔ میں نے سودہ بنت زمعہؓ سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اب تمہارے پاس آئیں گے جب تمہارے پاس آئیں تو تم کہنا آپؐ نے ہینگ کھائی ہے تو وہ تم سے کہیں گے نہیں۔ پھر تم اُن سے کہنا: یہ کیا بو ہے جو میں آپؐ سے محسوس کر رہی ہوں؟ وہ تم سے کہیں گے کہ حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ تم کہنا: اس شہد کی مکھی نے عُرفط کے

أَنْ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أُبَادِئَهُ بِمَا أَمَرْتِنِي بِهِ فَرَقًا مِنْكِ. فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا. قَالَتْ فَمَا هَذِهِ الرِّيْحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؟ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ. فَقَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَيَّ قُلْتُ لَهُ نَحْوَ ذَلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. فَلَمَّا دَارَ إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَلَا أَسْقِيْكَ مِنْهُ؟ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيْهِ. قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَاللهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي.

درخت کا رس چوسا ہے اور میں بھی یہی کہوں گی اور صفیہؓ! تم بھی ایسا ہی کہنا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: سودہؓ کہتی تھیں: اللہ کی قسم! ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آن کھڑے ہوئے اور میں نے تمہارے ڈر سے یہ چاہا کہ جو بات تم نے مجھ سے کہی تھی وہ جھٹ پہلے ہی آپؐ سے کہہ دوں (مگر کہہ نہ سکی۔) جب آپؐ اُن کے نزدیک آئے تو سودہؓ نے آپؐ سے کہا: یارسول اللہ! آپؐ نے کہیں ہینگ کھائی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ سودہؓ نے کہا: پھر یہ کیا بو ہے جو میں آپؐ سے محسوس کرتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: حفصہؓ نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔ تب سودہؓ نے کہا: اس شہد کی مکھی نے عُرفط کا رس چوسا ہے۔ جب آپؐ چکر لگا کر میرے پاس آئے میں نے آپؐ سے یہی کہا اور جب صفیہؓ کے پاس گئے اُنہوں نے بھی یہی کہا۔ جب حفصہؓ کے پاس (دوسرے دن) چکر لگاتے ہوئے گئے انہوں نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا میں آپؐ کو شہد کا شربت نہ پلاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: سودہؓ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! ہم نے آپؐ کو شہد سے محروم کیا۔ میں نے کہا: چپ رہو۔

أطرافهُ: ٤٩١٢، ٥٢١٦، ٥٢٦٧، ٥٤٣١، ٥٥٩٩، ٥٦١٤، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢-

بَاب ۹: لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ
نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوسکتی

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ○ (الأحزاب: ٥٠) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ جَعَلَ اللهُ الطَّلَاقَ بَعْدَ النِّكَاحِ. وَيُرْوَى فِي ذَلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ وَأَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ وَشُرَيْحٍ وَسَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَالْقَاسِمِ وَسَالِمٍ وَطَاوُسٍ وَالْحَسَنِ وَعِكْرِمَةَ وَعَطَاءٍ وَعَامِرِ بْنِ سَعْدٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَنَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَمُجَاهِدٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَمْرِو بْنِ هَرِمٍ وَالشَّعْبِيِّ أَنَّهَا لَا تَطْلُقُ.

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اے مومنو! جب تم مومن عورتوں سے شادی کرو، پھر اُن کو اُن کے چھونے سے پہلے طلاق دیدو تو تم کو کوئی حق نہیں کہ اُن سے عدت کا مطالبہ کرو، پس (چاہیے کہ) اُن کو کچھ دنیوی نفع پہنچا دو اور اُن کو عمدگی کے ساتھ رخصت کر دو۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: اللہ نے طلاق کو نکاح کے بعد ہی رکھا ہے۔ اور اس کے متعلق حضرت علیؓ، سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، ابو بکر بن عبد الرحمٰن، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، ابان بن عثمان، علی بن حسین، شریح، سعید بن جبیر، قاسم (بن محمد)، سالم (بن عبد اللہ بن عمر)، طاؤس، حسن (بصری)، عکرمہ، عطاء (بن ابی رباح)، عامر بن سعد، جابر بن زید، نافع بن جبیر، محمد بن کعب، سلیمان بن یسار، مجاہد، قاسم بن عبد الرحمٰن، عمرو بن ہرم اور شعبی سے مروی ہے کہ (نکاح سے پہلے) طلاق نہیں ہوتی۔

تشریح: **لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ:** نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہوسکتی۔ عنوان باب کے یہ الفاظ ایک حدیث کے ہیں جسے ابن ماجہ[1] نے اپنی سنن میں درج کیا ہے اس مضمون کی بعض روایات دیگر کتبِ حدیث

[1] (ابن ماجه، كتاب الطلاق، باب لا طلاق قبل النكاح)

میں بھی آئی ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اس مضمون کی روایت بیان کی ہے: لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا تَمْلِكُونَ وَلَا عِتَاقَ فِيمَا لَا تَمْلِكُونَ وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا تَمْلِكُونَ وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ [1] جس عورت کے تم مالک نہیں اُسے تم طلاق نہیں دے سکتے اور جس غلام کے مالک نہیں اُسے آزاد نہیں کر سکتے اور جس چیز کے مالک نہیں اس کے متعلق نذر نہیں۔ اور اللہ کی نافرمانی کی نذر کو پورا کرنا جائز نہیں۔ امام بخاری نے ان روایات کے مضمون کو لے کر یہ بیان کیا ہے کہ نکاح مرد اور عورت کے درمیان طے پانے والا وہ معاہدہ ہے جس میں دونوں خاندان و دیگر افرادِ معاشرہ گواہ بنتے ہیں۔ جب تک یہ معاہدہ طے پا کر اپنے منطقی انجام کو نہ پہنچے اس وقت تک کسی فریق کا دوسرے کے متعلق علیحدگی کا اعلان ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایسے غلام کی آزادی کا اعلان کر رہا ہو جو اُس کی ملکیت میں ہی نہیں ہے۔ تاہم امام بخاری نے اس باب سے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے متعلق رشتہ ازدواج میں باقاعدہ منسلک ہونے سے پہلے یہ بات کر دے کہ اگر فلاں عورت سے میرا نکاح ہو بھی گیا تو میں اُسے طلاق دے دوں گا۔ اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر اس مرد اور اس عورت کا نکاح ہو جائے تو اُس مرد کی وہ بات جو اُس نے قبل از نکاح کہی تھی، کیا طلاق شمار ہو گی یا نہیں؟ امام بخاری نے عنوان باب اور قرآن کریم کی اس آیت (الاحزاب: ٥٠) سے یہ ثابت کیا ہے کہ قبل از نکاح طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے، سوائے اس کے کہ مرد اپنی اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے نکاح کے بعد باقاعدہ طلاق دیدے تو طلاق شمار ہو گی۔ ورنہ قبل از وقت کی گئی بات ہرگز نتیجہ خیز نہیں ہو گی۔ اور نہ ہی اس عقدۂ نکاح پر اس کا کوئی اثر پڑے گا۔

بَاب ١٠: إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هَذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ

اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ یہ میری بہن ہے اور وہ مجبور ہو تو اس سے کچھ نقصان نہیں

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِسَارَةَ هَذِهِ أُخْتِي وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ نے سارہؑ سے متعلق کہا: یہ میری بہن ہے۔ اور (اُن کے اس قول سے) یہ (مراد تھی کہ) اللہ عزوجل کی ذات کی خاطر (دینی بہن) ہے۔

تشریح: إِذَا قَالَ لِامْرَأَتِهِ وَهُوَ مُكْرَهٌ هَذِهِ أُخْتِي فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ: اگر کوئی اپنی بیوی سے کہے کہ یہ میری بہن ہے اور وہ مجبور ہو تو اس سے کچھ نقصان نہیں۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے نکاح فریقین کی رضا و رغبت اور بلا جبر و اکراہ طے پانے والے رشتہ کا نام ہے۔ اگر یہ رشتہ جبر یا مرضی کے خلاف طے پا جائے تو اسلامی نقطۂ نظر سے وہ شخص جسے مجبور کر کے اقرار لیا گیا ہو وہ اس رشتہ کا پابند نہیں ہے اور نہ ایسے رشتے کی

[1] (مسند احمد، مسند المکثرین، مسند عبد اللہ بن عمرو، جزء ٢ صفحہ ٢٠٧)

کوئی قانونی حیثیت ہوگی۔ عنوانِ باب میں امام بخاری نے جو الفاظ دیئے ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب اس قصہ کے الفاظ ہیں جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی بیوی سارہؓ کے متعلق بہن کہنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ قصہ اپنی ذات میں خلافِ واقعہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سیرت اور شان کے خلاف ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”بائبل ابراہیم کو جھوٹا قرار دیتی ہے۔ پس چونکہ بائبل میں ابراہیمؑ کو صدیق نہیں بتایا گیا بلکہ اس کی طرف یہ جھوٹ منسوب کیا گیا ہے کہ اس نے بادشاہ سے ڈر کر اپنی بیوی کو بہن کہا اور اپنی بیوی سے بھی یہی کہا کہ تو مجھے اپنا بھائی کہنا۔ اس لئے فرماتا ہے کہ تو ابراہیمؑ کو اس شکل میں پیش کر جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے نہ کہ اس شکل میں جو بائبل میں بیان کی گئی ہے۔ ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ یہ بیان بالکل غلط ہے اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ (مریم:۴۲) ابراہیم صدیق بھی تھا اور نبی بھی تھا۔“

(تفسیر کبیر، تفسیر سورۃ مریم زیر آیت وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ... جلد۵ صفحہ ۲۶۰)

امام بخاری نے روایت میں بیان اس قصہ کے الفاظ سے یہ استدلال کیا ہے کہ مجبوراً نہ کسی کو طلاق دلائی جا سکتی ہے اور نہ رشتہ ازدواج قائم کیا جا سکتا ہے۔

بَاب ۱۱ : الطَّلَاقُ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ وَالسَّكْرَانُ وَالْمَجْنُوْنُ

تالوں میں بند کر کے اور جبراً طلاق دلوانا اور شراب سے مست شخص اور مجنون کا طلاق دینا اور ان دونوں کے متعلق حکم

وَأَمْرُهُمَا وَالْغَلَطُ وَالنِّسْيَانُ فِي الطَّلَاقِ وَالشِّرْكِ وَغَيْرِهِ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى. وَتَلَا الشَّعْبِيُّ لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا (البقرة:۲۸۷) وَمَا لَا يَجُوزُ مِنْ إِقْرَارِ

نیز طلاق میں غلطی کرنا اور بھولنا اور مشرکانہ بات کرنا وغیرہ۔ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعمال تو نیتوں پر ہیں اور ہر ایک شخص کو وہی ملتا ہے جو اُس نے نیت کی ہوتی ہے۔ اور شعبی نے یہ آیت پڑھی: اگر کبھی ہم بھول جائیں یا غلطی کر بیٹھیں تو ہمیں سزا نہ دیجیو۔ اور وسوسہ کرنے والے کا اقرار کر لینا بھی صحیح نہیں۔

الْمُوَسْوَسِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِي أَقَرَّ عَلَى نَفْسِهِ أَبِكَ جُنُوْنٌ؟ وَقَالَ عَلِيٌّ بَقَرَ حَمْزَةُ خَوَاصِرَ شَارِفَيَّ فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلُوْمُ حَمْزَةَ فَإِذَا حَمْزَةُ ثَمِلٌ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ. ثُمَّ قَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيْدٌ لِأَبِي فَعَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ ثَمِلَ فَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ.

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے فرمایا جس نے اپنے گناہ کا اقرار کیا تھا: کیا تمہیں جنون ہے؟ اور حضرت علیؓ نے کہا: حمزہؓ نے میری دونوں اونٹنیوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حمزہؓ کو ملامت کرنے لگے تو کیا دیکھا حمزہؓ نشے میں چُور ہے اور اُس کی آنکھیں سرخ ہیں۔ پھر حمزہؓ نے یہ جواب دیا: تم میرے باپ کے غلام ہی ہو ناں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے کہ وہ نشے میں چُور ہے۔ آپؐ یہ سن کر باہر چلے گئے تو ہم بھی آپؐ کے ساتھ نکل گئے۔

وَقَالَ عُثْمَانُ لَيْسَ لِمَجْنُوْنٍ وَلَا لِسَكْرَانَ طَلَاقٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَلَاقُ السَّكْرَانِ وَالْمُسْتَكْرَهِ لَيْسَ بِجَائِزٍ. وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ لَا يَجُوْزُ طَلَاقُ الْمُوَسْوَسِ. وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا بَدَا بِالطَّلَاقِ فَلَهُ شَرْطُهُ. وَقَالَ نَافِعٌ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنْ خَرَجَتْ فَقَدْ بُتَّتْ مِنْهُ وَإِنْ لَّمْ تَخْرُجْ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيمَنْ قَالَ إِنْ لَّمْ أَفْعَلْ كَذَا وَكَذَا فَامْرَأَتِي طَالِقٌ ثَلَاثًا يُسْأَلُ عَمَّا قَالَ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِيْنَ حَلَفَ بِتِلْكَ الْيَمِيْنِ فَإِنْ

اور حضرت عثمانؓ نے فرمایا: مجنون اور شراب سے مست کی طلاق نہیں ہوتی۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: شراب سے مدہوش انسان کی اور اس کی طلاق جس کو مجبور کیا جارہا ہے، جائز نہیں۔ اور حضرت عقبہ بن عامرؓ (جہنی) نے کہا: وسوسہ کرنے والے کی طلاق جائز نہیں۔ اور عطاء نے کہا: اگر کسی نے پہلے طلاق کا نام لیا (اور اس کے بعد شرط لگائی یعنی اگر تو نے ایسا کیا) تو وہ طلاق اپنی شرط کے مطابق ہی ہوگی۔ اور نافع نے (حضرت ابن عمرؓ سے) پوچھا: ایک شخص نے اپنی بیوی کو قطعی طلاق دے دی ہو یعنی یہ کہا ہو اگر وہ باہر گئی تو پھر اسے طلاق بتّہ ہے، تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اگر وہ باہر گئی تو وہ اس سے قطعی طور پر علیحدہ ہوگئی اور اگر باہر نہ گئی تو کچھ بھی

سَمَّى أَجَلًا أَرَادَهُ وَعَقَدَ عَلَيْهِ قَلْبُهُ حِيْنَ حَلَفَ جُعِلَ ذَلِكَ فِي دِيْنِهِ وَأَمَانَتِهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ إِنْ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيْكِ نِيَّتُهُ. وَطَلَاقُ كُلِّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ.

نہیں۔ اور زُہری نے ایسے شخص کے متعلق کہا جس نے یوں کہا ہو اگر میں ایسا ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر تین طلاقیں ہیں۔ تو اُس سے ان الفاظ کے متعلق پوچھا جائے جو اُس نے کہے تھے۔ آیا جب اس نے قسم کھائی تھی تو کیا دل کی نیت سے (مدت معین کر کے) قسم کھائی تھی۔ اگر وہ کسی معین مدت کا نام لے جس کا اس نے ارادہ کیا تھا اور جس کے متعلق اس نے پختہ نیت کی تھی جبکہ اُس نے قسم کھائی تھی تو اُس کے متعلق فیصلہ اس کے دین اور امانت پر کیا جائے۔ اور ابراہیم نے کہا: اگر کوئی یہ کہے کہ مجھے اب تیری ضرورت نہیں تو اس میں اُس کی نیت کو ہی ملحوظ رکھا جائے گا۔ اور ہر ایک قوم کی طلاق انہی کی زبان میں ہوگی۔

وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا قَالَ إِذَا حَمَلْتِ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا يَغْشَاهَا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ مَرَّةً فَإِنِ اسْتَبَانَ حَمْلُهَا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ. وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا قَالَ الْحَقِي بِأَهْلِكِ نِيَّتُهُ.

اور قتادہ نے کہا: جب کوئی کہے اگر تو حاملہ ہوگی تو تمہیں تین طلاقیں۔ اور وہ اس سے ہر طہر میں ایک مرتبہ ازدواجی تعلق قائم کرے۔ اگر حمل ظاہر ہو جائے تو پھر وہ اس سے قطعی طور پر الگ ہو چکی۔ اور حسن (بصری) نے کہا: اگر کوئی کہے کہ اپنے رشتہ داروں سے جا ملو تو اس میں بھی اس کی نیت ہی ملحوظ ہوگی۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الطَّلَاقُ عَنْ وَّطَرٍ وَالْعَتَاقُ مَا أُرِيْدَ بِهِ وَجْهُ اللهِ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ إِنْ قَالَ مَا أَنْتِ بِامْرَأَتِي نِيَّتُهُ وَإِنْ نَوَى طَلَاقًا فَهُوَ مَا نَوَى. وَقَالَ

اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: طلاق تو انتہائی ضرورت کے وقت دی جاتی ہے۔ اور غلام کو آزاد کرنا تو اللہ کی رضامندی کے لئے ہوتا ہے۔ اور زُہری نے کہا: اگر کوئی کہے تُو میری بیوی نہیں تو

عَلِيٌّ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلَاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتَّى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ. وَقَالَ عَلِيٌّ وَكُلُّ الطَّلَاقِ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ.

اس میں اُس کی نیت کو ہی مدنظر رکھا جائے گا۔ اگر اُس نے طلاق کی نیت کی تو وہی ہو گا جو اُس نے نیت کی۔ اور حضرت علیؓ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ تین اشخاص مرفوع القلم ہیں۔ مجنون، جب تک کہ وہ ہوش نہ سنبھالے۔ اور بچہ، جب تک کہ اُس کی عقل پختہ نہ ہو جائے۔ اور سونے والا، جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو جائے۔ اور حضرت علیؓ نے فرمایا: ہر ایک طلاق جائز ہے سوائے اس طلاق کے جو مخبوط الحواس کی ہو۔

٥٢٦٩: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ. وَقَالَ قَتَادَةُ إِذَا طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

۵۲۶۹: مسلم بن ابراہیم نے ہمیں بتایا کہ ہشام (دستوائی) نے ہم سے بیان کیا کہ قتادہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زُرارہ بن اوفیٰ سے، زُرارہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ نے میری امت سے ان خیالات میں درگزر کیا ہے جو کہ اُن کے نفس میں پیدا ہوتے ہوں جب تک کہ وہ اُن پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔ قتادہ نے کہا: اگر کسی نے اپنے دل میں طلاق دے دی تو وہ بے کار ہے۔

اطرافہ: ٢٥٢٨، ٦٦٦٤۔

٥٢٧٠: حَدَّثَنَا أَصْبَغُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

۵۲۷۰: اصبغ (بن فرج) نے ہم سے بیان کیا کہ (عبداللہ) بن وہب نے ہمیں بتایا۔ انہوں

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّهِ الَّذِي أَعْرَضَ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَدَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ هَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُّرْجَمَ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أُدْرِكَ بِالْحَرَّةِ فَقُتِلَ.

نے یونس سے، یونس نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت جابرؓ (انصاری) سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ (وہ کہتے تھے:) اسلم قبیلے کا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ مسجد میں تھے اور کہنے لگا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا۔ مگر پھر وہ اُدھر ہی گیا جدھر آپؐ نے منہ پھیرا اور اپنے متعلق چار قسمیں کھا کر اپنے خلاف شہادت دی۔ آپؐ نے اُس کو بلایا اور فرمایا: تمہیں جنون تو نہیں؟ کیا تمہارا نکاح ہو چکا ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے اس کے متعلق حکم دیا کہ اُس کو عید گاہ میں سنگسار کیا جائے۔ جب پتھر اس پر پڑنے لگے تو وہ بھاگا۔ آخر حرہ میں جا کر پکڑا گیا اور پھر مار ڈالا گیا۔

أطرافهُ: ٥٢٧٢، ٦٨١٤، ٦٨١٦، ٦٨٢٠، ٦٨٢٦، ٧١٦٨-

٥٢٧١: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ مِنْ أَسْلَمَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ الْأَخِرَ

۵۲۷۱: ابوالیمان (حکم بن نافع) نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب (بن ابی حمزہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زُہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب نے بتایا۔ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ایک شخص اسلم قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ

قَدْ زَنَى يَعْنِي نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ الْأَخِرَ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحَّى لَهُ الرَّابِعَةَ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ بِكَ جُنُوْنٌ فَقَالَ لَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوْا بِهِ فَارْجُمُوْهُ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ.

مسجد میں تھے۔ اُس نے پکار کر کہا: یارسول اللہ! اس کم بخت نے زنا کیا۔ اس سے مراد اُس کی اپنی ذات تھی۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیرا۔ وہ اُدھر ہی گیا جدھر آپؐ نے منہ پھیرا تھا اور پھر کہنے لگا: یارسول اللہ! اس کم بخت نے زنا کر لیا ہے۔ آپؐ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا؛ اور وہ اُدھر ہی گیا جدھر آپؐ نے منہ پھیرا تھا اور پھر اس نے وہی کہا۔ آپؐ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا؛ اور چوتھی دفعہ پھر اُدھر ہی گیا۔ جب اس نے چار دفعہ اپنے خلاف شہادت دی تو آپؐ نے اُس کو بلایا اور فرمایا: کیا تمہیں جنون تو نہیں۔ اُس نے کہا: نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کو سنگسار کرو۔ اور وہ شادی شدہ تھا۔

أطرافهُ: ٦٨١٥، ٦٨٢٥، ٧١٦٧۔

٥٢٧٢: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى بِالْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ حَتَّى مَاتَ.

۵۲۷۲: اور (اسی سند سے) زُہری سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو سنگسار کیا۔ اور ہم نے مدینہ کی عید گاہ میں اس کو سنگسار کیا تھا۔ جب پتھر اس پر پڑنے لگے تو وہ بھاگا۔ آخر ہم نے اس کو حرہ میں جا پکڑا اور اسے پتھراؤ کیا یہاں تک کہ وہ مر گیا۔

أطرافهُ: ٥٢٧٠، ٦٨١٤، ٦٨١٦، ٦٨٢٠، ٦٨٢٦، ٧١٦٨۔

تشریح: الطَّلَاقُ فِي الْإِغْلَاقِ وَالْكُرْهِ...: تالوں میں بند کرکے اور جبراً طلاق دلوانا، اور شراب سے مست شخص اور مجنون کا طلاق دینا، ان دونوں کے متعلق حکم۔ باب کے الفاظ میں مختلف فقہاء اور محدثین کے اقوال میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کن کن صورتوں میں ہو گی اور کن صورتوں میں واقع نہیں ہو گی۔ سو جاننا چاہیے کہ طلاق ایک ایسا عمل ہے جو دو افراد ہی نہیں دو خاندانوں کے قائم تعلق کو توڑ دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کئی قسم کے خانگی اور معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں اس لیے طلاق دینے میں پوری احتیاط اور حزم سے کام لینا ضروری ہے اس لیے شریعت نے مذکورہ بالا تمام حالتوں میں دی گئی طلاق کو رڈ کیا ہے کیونکہ یہ جائز اور حلال ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ عمل ہے، اس لیے اس میں تمام قانونی، اخلاقی، روحانی، عملی پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے نتائج کو بھی سامنے رکھنا ضروری ہے تاکہ بعد میں ایسی صورت نہ بن جائے جو نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن کی مصداق ہو۔

۱۵ جون ۱۹۰۳ء کے ملفوظات میں یہ بیان ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جلد بازی میں دی گئی طلاق سخت ناپسند تھی۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ

> بارہا دیکھا گیا ہے اور تجربہ کیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص خفیف عذرات پر عورت سے قطع تعلق کرنا چاہتا ہے تو یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملال کا موجب ہوتا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص سفر میں تھا اس نے اپنی بیوی کو لکھا کہ اگر وہ بدیدن خط اس کی طرف روانہ نہ ہو گی تو اُسے طلاق دے دی جاوے گی۔ سُنا گیا ہے کہ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ
>
> ”جو شخص اس قدر جلدی قطع تعلق کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو ہم کیسے اُمید کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اس کا پکا تعلق ہے۔“
>
> ایسا ہی ایک واقعہ اب چند دنوں سے پیش تھا کہ ایک صاحب نے اوّل بڑی چاہ سے ایک شریف لڑکی کے ساتھ نکاح ثانی کیا مگر بعد ازاں بہت خفیف عذر پر دس ماہ کے اندر ہی انہوں نے چاہا کہ اس سے قطع تعلق کر لیا جاوے۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام کو بہت سخت ملال ہوا اور فرمایا کہ
>
> ”مجھے اس قدر غصہ ہے کہ مَیں اسے برداشت نہیں کر سکتا اور ہماری جماعت میں ہو کر پھر یہ ظالمانہ طریق اختیار کرنا سخت عیب کی بات ہے۔“
>
> چنانچہ دوسرے دن پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ

”وہ صاحب اپنی نئی یعنی دوسری بیوی کو علیحدہ مکان میں رکھیں جو کچھ زوجہ اوّل کو دیویں وہی اسے دیویں۔ ایک شب اُدھر رہیں تو ایک شب اِدھر رہیں اور دوسری عورت کوئی لونڈی غلام نہیں ہے بلکہ بیوی ہے اُسے زوجہ اوّل کا دستِ نگر کرکے نہ رکھا جاوے۔“

ایسا ہی ایک واقعہ اس سے پیشتر کئی سال ہوئے گزر چکا ہے کہ ایک صاحب نے حصولِ اولاد کی نیت سے نکاح ثانی کیا اور بعد نکاح رقابت کے خیال سے زوجہ اوّل کو جو صدمہ ہوا۔ اور نیز خانگی تنازعات نے ترقی پکڑی تو انہوں نے گھبرا کر زوجہ ثانی کو طلاق دے دی۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے ناراضگی ظاہر فرمائی۔ چنانچہ اس خاوند نے پھر اس زوجہ کی طرف میلان کرکے اسے اپنے نکاح میں لیا۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۳۴۵)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”یہ طریق اچھا نہیں اس سے روک دیا جائے مسلمانوں کے لیڈر عبدالکریم کو خُذُوا الرِّفْقَ الرِّفْقَ فَاِنَّ الرِّفْقَ رَأْسُ الْخَيْرَاتِ نرمی کرو نرمی کرو کہ تمام نیکیوں کا سر نرمی ہے۔ (اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنی بیوی سے کسی قدر زبانی سختی کا برتاؤ کیا تھا اس پر حکم ہوا کہ اِس قدر سخت گوئی نہیں چاہئے۔“ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۷۵)

اس کے حاشیہ میں حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:

”اِس الہام میں تمام جماعت کیلئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ اُن کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء: ۲۰) یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی کرو۔ اور حدیث میں ہے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ اُن کے لئے دُعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندہ برتن کی طرح جلد مت توڑو۔“ (تحفہ گولڑویہ، روحانی خزائن جلد ۱۷ حاشیہ صفحہ ۷۵)

بَاب ۱۲: الْخُلْعُ وَكَيْفَ الطَّلَاقُ فِيْهِ

خلع اور اس میں طلاق کیونکر ہو

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا إِلَى قَوْلِهِ الظّٰلِمُوْنَ○(البقرة:۲۳۰)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اور تمہارے لیے اس (مال) کا جو تم انہیں پہلے دے چکے ہو کوئی حصہ بھی (واپس) لینا جائز نہیں۔ سوائے اس (صورت) کے کہ اُن (دونوں) کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ سو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ وہ (دونوں) اللہ کی (مقرر کردہ) حدوں کو قائم نہیں رکھ سکیں گے تو وہ (عورت) جو کچھ بطور فدیہ دے اس کے بارہ میں اُن (دونوں میں سے کسی) کو کوئی گناہ نہ ہو گا۔ یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدّیں ہیں اس لیے تم ان سے باہر نہ نکلو اور جو لوگ اللہ کی (مقرر کردہ) حدّوں سے باہر نکل جائیں تو (سمجھ لو کہ) وہی لوگ (اصل) ظالم ہیں۔

وَأَجَازَ عُمَرُ الْخُلْعَ دُوْنَ السُّلْطَانِ. وَأَجَازَ عُثْمَانُ الْخُلْعَ دُوْنَ عِقَاصِ رَأْسِهَا. وَقَالَ طَاوُسٌ اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللهِ (البقرة:۲۳۰) فِيْمَا افْتَرَضَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْعِشْرَةِ وَالصُّحْبَةِ وَلَمْ يَقُلْ قَوْلَ السُّفَهَاءِ لَا يَحِلُّ حَتَّى

اور حضرت عمرؓ نے حاکم کے بغیر خلع کو جائز قرار دیا۔ اور حضرت عثمانؓ نے اگر عورت سوائے سر کے جوڑے کے سبھی کچھ دے کر خلع لینا چاہے تو اسے جائز قرار دیا۔ اور طاؤس نے کہا: اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللهِ سے یہ مراد ہے کہ ہم نے جو فرائض حسنِ معاشرت اور صحبت کے متعلق ان میں سے ہر ایک پر مقرر کئے ہیں وہ ادا

تَقُوْلَ لَا أَغْتَسِلُ لَكَ مِنْ جَنَابَةٍ.

نہ کر سکے۔ اور طاؤس نے ان بے وقوف لوگوں کی طرح یہ نہیں کہا کہ (خلع) اس وقت تک جائز نہیں کہ جب تک عورت یہ نہ کہے کہ تمہارے لئے غسلِ جنابت ہی نہیں کرتی۔

٥٢٧٣: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا أَعْتِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيْقَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَا يُتَابَعُ فِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

أطرافهُ: ٥٢٧٤، ٥٢٧٥، ٥٢٧٦، ٥٢٧٧۔

۵۲۷۳: اَزہر بن جمیل نے ہمیں بتایا کہ عبدالوہاب ثقفی نے ہم سے بیان کیا کہ خالد (حذاء) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) ثابت بن قیسؓ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! ثابت بن قیسؓ پر میں کسی اخلاق یا دین کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار نہیں کرتی لیکن میں مسلمان رہ کر خاوند کی ناشکر گزاری کو ناپسند کرتی ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اُسے اُس کا باغ واپس کر دو گی؟ اُس نے کہا: ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باغ کو لے لو اور اُسے طلاق دے دو۔ ابو عبد اللہ (امام بخاریؒ) نے کہا: (ازہر بن جمیل) کی حضرت ابن عباسؓ کے بارے میں متابعت نہیں کی گئی۔

٥٢٧٤: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ أُخْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيِّ

۵۲۷۴: اسحاق (بن شاہین) واسطی نے مجھ سے بیان کیا کہ خالد (بن عبداللہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے خالد حذاء سے، حذاء نے عکرمہ سے

بِهَـذَا. وَقَـالَ تَـرُدِّيْنَ حَدِيْقَتَـهُ قَالَـتْ نَعَمْ فَرَدَّتْهَا وَأَمَرَهُ يُطَلِّقْهَا.

روایت کی۔ (وہ کہتے تھے:) عبداللہ بن اُبی کی بہن (آپؐ کے پاس آئی۔) پھر یہی واقعہ بیان کیا۔ اور آپؐ نے فرمایا: کیا تم اس کا باغ واپس کر دو گی؟ اس نے کہا: ہاں۔ چنانچہ اس نے اس کو وہ (باغ) واپس دے دیا اور آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ اسے طلاق دے دو۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ عَـنْ عِكْرِمَـةَ عَـنِ النَّبِـيِّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلِّقْهَا.

اور ابراہیم بن طہمان نے خالد (حذاء) سے، خالد نے عکرمہ سے، عکرمہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (اور اس میں یوں ہے: آپؐ نے فرمایا:) اس کو طلاق دے دو۔

أطرافهُ: ٥٢٧٣، ٥٢٧٥، ٥٢٧٦، ٥٢٧٧۔

٥٢٧٥: وَعَنْ أَيُّوْبَ بْنِ أَبِي تَمِيْمَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْـنِ قَـيْسٍ إِلَـى رَسُـوْلِ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ فَقَالَـتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي لَا أَعْتِبُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِيْنٍ وَلَا خُلُقٍ وَلَكِنِّي لَا أُطِيْقُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ فَتَـرُدِّيْنَ عَلَيْـهِ حَدِيْقَتَـهُ قَالَتْ نَعَمْ.

۵۲۷۵: اور (ابن طہمان نے اس حدیث کو) ایوب بن ابی تمیمہ (سختیانی) سے روایت کیا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے، انہوں نے کہا کہ ثابت بن قیسؓ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میں ثابتؓ پر دین یا اَخلاق کی وجہ سے ناراضگی کا اظہار نہیں کرتی مگر میں اس کے ساتھ گزارہ نہیں کر سکتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اُس کو اُس کا باغ واپس کر دو گی؟ اُس نے کہا: ہاں۔

أطرافهُ: ٥٢٧٣، ٥٢٧٤، ٥٢٧٦، ٥٢٧٧۔

٥٢٧٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَـارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ حَـدَّثَنَا قُـرَادٌ

۵۲۷۶: محمد بن عبداللہ بن مبارک مُخَرّمی نے ہمیں بتایا کہ قُراد ابونوح نے ہم سے بیان کیا۔

أَبُو نُوْحٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا أَنْقِمُ عَلَى ثَابِتٍ فِي دِيْنٍ وَلَا خُلُقٍ إِلَّا أَنِّي أَخَافُ الْكُفْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرُدِّيْنَ عَلَيْهِ حَدِيْقَتَهُ فَقَالَتْ نَعَمْ فَرَدَّتْ عَلَيْهِ وَأَمَرَهُ فَفَارَقَهَا.

جریر بن حازم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ثابت بن قیس بن شماسؓ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یارسول اللہ! میں ثابتؓ (بن قیس) سے دین یا کسی اَخلاق کی وجہ سے ناراض نہیں مگر میں یہ ڈرتی ہوں کہ کہیں ناشکر گزار نہ بنوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اُس کو اُس کا باغ واپس کر دو گی؟ اُس نے کہا: ہاں۔ چنانچہ اُس نے اُس کو وہ (باغ) واپس دے دیا اور آپؐ نے ثابتؓ کو حکم دیا اور اُس نے اُس کو چھوڑ دیا۔

أطرافه: ٥٢٧٣، ٥٢٧٤، ٥٢٧٥، ٥٢٧٧۔

٥٢٧٧: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ جَمِيْلَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

۵۲۷۷: سلیمان (بن حرب) نے ہم سے بیان کیا کہ حماد (بن زید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے عکرمہ سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) جمیلہ (آپؐ کے پاس آئی۔) اور پھر سارا واقعہ بیان کیا۔

أطرافه: ٥٢٧٣، ٥٢٧٤، ٥٢٧٥، ٥٢٧٦۔

بَاب ١٣: الشِّقَاقُ وَهَلْ يُشِيْرُ بِالْخُلْعِ عِنْدَ الضَّرُوْرَةِ

ناچاقی اور ضرورت کے وقت کیا خلع کے متعلق اشارہ کرے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اور اگر تمہیں ان دونوں

بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ خَبِيْرًا○(النساء:۳۶)

(یعنی میاں بیوی) کے آپس (کے تعلقات) میں تفرقہ کا خوف ہو تو ایک پنچ اُس (یعنی مرد) کے رشتہ داروں سے اور ایک پنچ اُس (یعنی عورت) کے رشتہ داروں سے مقرر کرو (پھر) اگر وہ دونوں (پنچ) صلح کرانا چاہیں تو اللہ اُن دونوں (میاں بیوی) کے درمیان موافقت پیدا کردے گا۔ اللہ یقیناً بہت جاننے والا (اور) خبر دار ہے۔

۵۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ بَنِي الْمُغِيْرَةِ اسْتَأْذَنُوْا فِي أَنْ يَّنْكِحَ عَلِيٌّ ابْنَتَهُمْ فَلَا آذَنُ.

۵۲۷۸: ابوالولید (ہشام بن عبدالملک) نے ہمیں بتایا کہ لیث (بن سعد) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے، ابن ابی ملیکہ نے مِسور بن مَخرمہ زُہری سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے کہ بنی مغیرہ نے مجھ سے اجازت لی کہ حضرت علیؓ اُن کی بیٹی سے نکاح کرلیں مگر میں اجازت نہیں دیتا۔

أطرافہ: ۹۲۶، ۳۱۱۰، ۳۷۱٤، ۳۷۲۹، ۳۷٦۷، ۵۲۳۰۔

تشریح: **اَلْخُلْعُ وَ كَيْفَ الطَّلَاقُ فِيْهِ:** خلع اور اس میں طلاق کیونکر ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مجبوریوں کے وقت عورتوں کے لئے بھی راہ کھلی ہے کہ اگر مرد بیکار ہو جاوے تو حاکم کے ذریعہ سے خلع کرالیں جو طلاق کے قائم مقام ہے خدا کی شریعت دوا فروش کی دوکان کی مانند ہے پس اگر دوکان ایسی نہیں ہے جس میں سے ہر ایک بیماری کی دوا مل سکتی ہے تو وہ دوکان چل نہیں سکتی پس غور کرو کہ کیا یہ سچ نہیں کہ بعض مشکلات مردوں کے لئے ایسی پیش آجاتی ہیں جن میں وہ نکاح ثانی کے لئے مضطر ہوتے ہیں۔ وہ شریعت کس کام کی جس میں کل مشکلات کا علاج نہ ہو۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۰)

نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اے عورتو فکر نہ کرو جو تمہیں کتاب ملی ہے وہ انجیل کی طرح انسانی تصرّف کی محتاج نہیں اور اُس کتاب میں جیسے مردوں کے حقوق محفوظ ہیں عورتوں کے حقوق بھی محفوظ ہیں اگر عورت مرد کے تعدّد ازواج پر ناراض ہے تو وہ بذریعہ حاکم خلع کرا سکتی ہے۔ خدا کا یہ فرض تھا کہ مختلف صورتیں جو مسلمانوں میں پیش آنے والی تھیں اپنی شریعت میں ان کا ذکر کر دیتا تا شریعت ناقص نہ رہتی سو تم اے عورتو اپنے خاوندوں کے ان ارادوں کے وقت کہ وہ دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خدا تعالیٰ کی شکایت مت کرو بلکہ تم دعا کرو کہ خدا تمہیں مصیبت اور ابتلا سے محفوظ رکھے بیشک وہ مرد سخت ظالم اور قابل مواخذہ ہے جو دو جوروئیں کرکے انصاف نہیں کرتا مگر تم خود خدا کی نافرمانی کرکے مورد قہر الٰہی مت بنو ہر ایک اپنے کام سے پوچھا جائے گا۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی نظر میں نیک بنو تو تمہارا خاوند بھی نیک کیا جاوے گا اگرچہ شریعت نے مختلف مصالح کی وجہ سے تعدد ازواج کو جائز قرار دیا ہے لیکن قضاو قدر کا قانون تمہارے لئے کھلا ہے اگر شریعت کا قانون تمہارے لئے قابل برداشت نہیں تو بذریعہ دعا قضاو قدر کے قانون سے فائدہ اُٹھاؤ کیونکہ قضاو قدر کا قانون شریعت کے قانون پر بھی غالب آجاتا ہے تقویٰ اختیار کرو دنیا سے اور اُس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۸۱)

بَاب ١٤: لَا يَكُوْنُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا

لونڈی کو فروخت کرنے سے طلاق نہیں ہوتی

٥٢٧٩: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ

۵۲۷۹: اسماعیل بن عبد اللہ (اُویسی) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن سے، ربیعہ نے قاسم بن محمد سے، قاسم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: بریرہؓ میں تین نمونے ہیں:

إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِّنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ الْبُرْمَةَ فِيْهَا لَحْمٌ قَالُوْا بَلَى وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ.

ایک نمونہ تو یہ کہ وہ آزاد کی گئی اور اُسے اپنے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور حقِ وراثت اُس کا ہے جو غلام آزاد کرے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر آئے اور ہانڈی میں گوشت ابل رہا تھا۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور گھر کے سالن میں سے کچھ رکھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں نے ہانڈی نہ دیکھی تھی جس میں کچھ گوشت تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں مگر وہ ایسا گوشت ہے جو بریرہؓ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا ہے اور آپؐ صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ آپؐ نے فرمایا: اُس کے لئے صدقہ اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

أطرافهُ: ٤٥٦، ١٤٩٣، ٢١٥٥، ٢١٦٨، ٢٥٣٦، ٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٣، ٢٥٦٤، ٢٥٦٥، ٢٥٧٨، ٢٧١٧، ٢٧٢٦، ٢٧٢٩، ٢٧٣٥، ٥٠٩٧، ٥٢٨٤، ٥٤٣٠، ٦٧١٧، ٦٧٥١، ٦٧٥٤، ٦٧٥٨، ٦٧٦٠۔

تشریح: **لَا يَكُوْنُ بَيْعُ الْأَمَةِ طَلَاقًا:** لونڈی کو فروخت کرنے سے طلاق نہیں ہوتی۔ مذکورہ بالا باب میں بریرہؓ کے واقعہ سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ لونڈی جب آزاد ہو تو وہ یہ اختیار رکھتی ہے کہ اپنے پہلے نکاح کو قائم رکھے یا اسے ختم کر دے۔ اور اپنی مرضی سے جہاں چاہے نکاح کر سکتی ہے۔ اسلام نے نکاح کے لیے عورت کی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس کی رضامندی کے ساتھ اس کے ولی کی رضامندی بھی ضروری ہے۔ ان دونوں رضاؤں کے بعد کسی عورت کا نکاح ہو سکتا ہے۔ غلامی کی صورت میں ولی کی رضامندی کا مسئلہ عملاً ختم ہو جاتا ہے سوائے اس کے کہ اس کے خاندان والے اسے فدیہ دے کر آزاد کرا لیں یا وہ عورت مکاتبت کر کے خود آزاد ہو جائے اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو اس کا حق ولایت ختم ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسے کوئی خرید کر آزاد کر دے تو اس کی آزادی کی صورت میں اب یہ اس کی ذاتی مرضی پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو پہلے خاوند سے کیے گئے رشتہ ازدواج کو قائم رکھے یا اسے ختم کر دے۔

بَاب ١٥ : خِيَارُ الْأَمَةِ تَحْتَ الْعَبْدِ

اگر لونڈی غلام کے نکاح میں ہو تو اس کو اختیار ہے

٥٢٨٠: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُهُ عَبْدًا يَعْنِي زَوْجَ بَرِيْرَةَ.

۵۲۸۰: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ اور ہمام نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے اس کو یعنی بریرہؓ کے خاوند کو دیکھا کہ وہ غلام تھا۔

أطرافهُ: ٥٢٨١، ٥٢٨٢، ٥٢٨٣-

٥٢٨١: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَاكَ مُغِيْثٌ عَبْدُ بَنِي فُلَانٍ يَعْنِي زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتْبَعُهَا فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ يَبْكِي عَلَيْهَا.

۵۲۸۱: عبدالاعلیٰ بن حماد نے ہمیں بتایا کہ وہیب (بن خالد) نے ہم سے بیان کیا کہ ایوب (سختیانی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: یہ یعنی بریرہؓ کا خاوند مغیث تھا جو فلاں لوگوں کا غلام تھا۔ مجھے ایسا یاد ہے جیسا کہ میں اُس کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ بریرہؓ کے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں اُس کے لئے روتا جاتا تھا۔

أطرافهُ: ٥٢٨٠، ٥٢٨٢، ٥٢٨٣-

٥٢٨٢: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ عَبْدًا لِبَنِي

۵۲۸۲: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوہاب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: بریرہؓ کا خاوند حبشی غلام تھا۔ اسے مغیث کہتے تھے۔ وہ

فُلَانٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوْفُ وَرَاءَهَا فِي سِكَكِ الْمَدِيْنَةِ.

فلاں لوگوں کا غلام تھا۔ مجھے ایسا یاد ہے کہ گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بریرہؓ کے پیچھے پیچھے مدینہ کی گلیوں میں چکر لگا رہا تھا۔

أطرافه: ٥٢٨٠، ٥٢٨١، ٥٢٨٣۔

بَاب ١٦: شَفَاعَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زَوْجِ بَرِيْرَةَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بریرہؓ کے خاوند کے متعلق سفارش کرنا

٥٢٨٣: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعبَّاسٍ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا أَشْفَعُ قَالَتْ لَا حَاجَةَ لِي فِيْهِ.

۵۲۸۳: محمد (بن سلام بیکندی) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالوہاب (بن عبدالمجید ثقفی) نے ہمیں خبر دی کہ خالد (حذاء) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) بریرہؓ کا خاوند غلام تھا جسے مغیث کہتے تھے۔ مجھے ایسا یاد ہے گویا میں اب بھی اُس کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اُس کے پیچھے پیچھے روتے ہوئے چکر لگا رہا ہے۔ اُس کے آنسو اُس کی داڑھی پر بہہ رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا: عباسؓ! کیا تمہیں اس سے تعجب نہیں آتا کہ مغیث کو بریرہؓ سے کس قدر محبت ہے اور بریرہؓ کو مغیث سے کیسی نفرت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کے پاس واپس چلی جاؤ؟ بریرہؓ نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپؐ مجھے حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: بلکہ سفارش ہی کرتا ہوں۔ اُس نے کہا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔

أطرافه: ٥٢٨٠، ٥٢٨١، ٥٢٨٢۔

باب ۱۷

٥٢٨٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَأَبَى مَوَالِيْهَا إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ إِنَّ هَذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ. حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَزَادَ فَخُيِّرَتْ مِنْ زَوْجِهَا.

۵۲۸۴: عبداللہ بن رَجاء نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حَکَم سے، حَکَم نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے اَسْوَد سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو خریدنا چاہا تو اُس کے مالکوں نے اُس کو بیچنے سے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ وہ حقِ وراثت کو مشروط رکھیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اُس کو خرید لو اور اُس کو آزاد کر دو کیونکہ حقِ وراثت اُس کا ہوتا ہے جس نے آزاد کیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت لایا گیا۔ آپؐ سے کہا گیا: یہ وہ ہے جو بریرہؓ کو بطور صدقہ کے دیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ اُس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے تحفہ۔ آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا اور انہوں نے اتنا زیادہ بیان کیا۔ بریرہؓ کو اُس کے خاوند کے متعلق اختیار دیا گیا۔

أطرافهُ: ٤٥٦، ١٤٩٣، ٢١٥٥، ٢١٦٨، ٢٥٣٦، ٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٣، ٢٥٦٤، ٢٥٦٥، ٢٥٧٨، ٢٧١٧، ٢٧٢٦، ٢٧٢٩، ٢٧٣٥، ٥٠٩٧، ٥٢٧٩، ٥٤٣٠، ٦٧١٧، ٦٧٥١، ٦٧٥٤، ٦٧٥٨، ٦٧٦٠۔

بَاب ۱۸: قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَ لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَتْكُمْ (البقرة:۲۲۲)

اللہ تعالیٰ کا فرمانا: مشرک عورتوں سے جب تک وہ مؤمن نہ ہوں نکاح نہ کرنا اور مؤمن لونڈی مشرک عورت سے بہتر ہے گو وہ تمہیں پسند ہی آئے

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ نِكَاحِ النَّصْرَانِيَّةِ وَالْيَهُوْدِيَّةِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْمُشْرِكَاتِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا أَعْلَمُ مِنَ الْإِشْرَاكِ شَيْئًا أَكْبَرَ مِنْ أَنْ تَقُوْلَ الْمَرْأَةُ رَبُّهَا عِيْسَى وَهُوَ عَبْدٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ.

۵۲۸۵: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمرؓ سے جب نصرانی یا یہودی عورت سے نکاح کرنے کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ کہتے: اللہ نے مؤمنوں کے لئے مشرک عورتیں حرام کی ہیں اور میں اس سے بڑھ کر شرک کی بات کو نہیں جانتا کہ عورت یہ کہے کہ اُس کا ربّ عیسیٰؑ ہے حالانکہ وہ اللہ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا۔

بَاب ۱۹: نِكَاحُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْمُشْرِكَاتِ وَعِدَّتُهُنَّ

مشرک عورتوں میں سے جو مسلمان ہوں اُن سے نکاح کرنا اور اُن کی عدت

۵۲۸۶: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ عَلَى مَنْزِلَتَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ كَانُوْا مُشْرِكِي أَهْلِ حَرْبٍ يُقَاتِلُهُمْ وَيُقَاتِلُوْنَهُ وَمُشْرِكِي أَهْلِ عَهْدٍ لَا

۵۲۸۶: ابراہیم بن موسیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ ہشام (بن یوسف) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن جریج سے روایت کی اور عطاء نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے کہا: مشرک دو طرح کے تھے جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنوں کو واسطہ پڑا۔ ایک حربی مشرک تھے جن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرتے تھے۔

يُقَاتِلُهُمْ وَلَا يُقَاتِلُوْنَهُ وَكَانَ إِذَا هَاجَرَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ لَمْ تُخْطَبْ حَتَّى تَحِيْضَ وَتَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ حَلَّ لَهَا النِّكَاحُ فَإِنْ هَاجَرَ زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ تَنْكِحَ رُدَّتْ إِلَيْهِ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَمَةٌ فَهُمَا حُرَّانِ وَلَهُمَا مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ.

اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے تھے۔ ایک وہ مشرک جنہوں نے عہد کئے تھے کہ آپؐ ان سے نہ لڑیں اور وہ آپؐ سے نہ لڑیں۔ اور جب حربی مشرکوں سے کوئی عورت (خاوند چھوڑ کر) آ جاتی تو جب تک اُسے حیض نہ آتا اور وہ پاک نہ ہو جاتی اس وقت تک اُس کو پیغامِ نکاح نہ دیا جاتا۔ اور جب وہ پاک ہو جاتی تو اُس سے نکاح جائز ہو جاتا۔ اور اگر نکاح کرنے سے پہلے اُس کا خاوند بھی ہجرت کر کے آ جاتا تو وہ اُس کو واپس دے دی جاتی۔ اور اگر اُن میں سے کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتی تو وہ آزاد ہو جاتے۔ اور اُن کے وہی حقوق ہوتے جو اور مہاجروں کے تھے۔

ثُمَّ ذَكَرَ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ مِثْلَ حَدِيْثِ مُجَاهِدٍ وَإِنْ هَاجَرَ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ لِلْمُشْرِكِيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ لَمْ يُرَدُّوْا وَرُدَّتْ أَثْمَانُهُمْ.

پھر عطاء نے اُن مشرکوں کا جن سے عہد و پیمان تھے، ذکر اسی طرح کیا جس طرح مجاہد کی حدیث میں ہے۔ یعنی اگر عہد و پیمان کرنے والے مشرکوں کا غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتا تو وہ اُن کو واپس نہ کئے جاتے اور اُن کی قیمتیں اُن کو دے دی جاتیں۔

۵۲۸۷: وَقَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَتْ قَرِيْبَةُ ابْنَةُ أَبِي أُمَيَّةَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَتْ أُمُّ الْحَكَمِ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ تَحْتَ عِيَاضِ بْنِ

۵۲۸۷: اور عطاء نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا کہ قُریبہ، ابواُمیہ کی بیٹی حضرت عمر بن خطابؓ کے پاس تھی تو انہوں نے اُس کو طلاق دے دی۔ پھر معاویہ بن ابی سفیانؓ نے اُس سے نکاح کیا۔ اور امّ حکم، ابوسفیان کی بیٹی عیاض بن غنم فِہری کے

غَنْمٍ الْفِهْرِيِّ فَطَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ.

نکاح میں تھی اور انہوں نے اُس کو طلاق دے دی اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے اُس سے نکاح کر لیا۔

بَاب ۲۰: إِذَا أَسْلَمَتِ الْمُشْرِكَةُ أَوِ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الذِّمِّيِّ أَوِ الْحَرْبِيِّ

اگر مشرک یا نصرانی عورت جو ذمّی یا حربی (کافر) کے نکاح میں ہو مسلمان ہو جائے

وَقَالَ عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذَا أَسْلَمَتِ النَّصْرَانِيَّةُ قَبْلَ زَوْجِهَا بِسَاعَةٍ حَرُمَتْ عَلَيْهِ. وَقَالَ دَاوُدُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الصَّائِغِ سُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِ الْعَهْدِ أَسْلَمَتْ ثُمَّ أَسْلَمَ زَوْجُهَا فِي الْعِدَّةِ أَهِيَ امْرَأَتُهُ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَشَاءَ هِيَ بِنِكَاحٍ جَدِيْدٍ وَصَدَاقٍ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ إِذَا أَسْلَمَ فِي الْعِدَّةِ يَتَزَوَّجُهَا وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ (الممتحنة: ۱۱) وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ فِي مَجُوسِيَّيْنِ أَسْلَمَا هُمَا عَلَى نِكَاحِهِمَا وَإِذَا سَبَقَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَأَبَى الْآخَرُ بَانَتْ لَا سَبِيْلَ لَهُ عَلَيْهَا. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

اور عبدالوارث (بن سعید) نے خالد (حذاء) سے، خالد نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے کہا: اگر نصرانی عورت اپنے خاوند سے ایک گھڑی پہلے مسلمان ہو جائے تو وہ اپنے خاوند پر حرام ہو جائے گی۔ اور داؤد (بن ابی فرات) نے ابراہیم صائغ سے نقل کیا کہ عطاء (بن ابی رباح) سے اُس عورت کے متعلق پوچھا گیا جو مشرکوں میں سے ہو اور وہ مسلمان ہو جائے پھر اُس کا خاوند عدت میں ہی مسلمان ہو جائے تو کیا وہ اُس کی بیوی رہے گی؟ انہوں نے کہا: نہیں، سوائے اس کے کہ وہ چاہے تو نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اور مجاہد نے کہا کہ اگر وہ شخص عدت میں ہی مسلمان ہو جائے تو وہ اُس سے نکاح کر لے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نہ وہ اُن (کافروں) کے لیے جائز ہیں اور نہ وہ (کافر) اُن (عورتوں) کے لیے جائز ہیں۔ اور حسن (بصری) اور قتادہ نے اُن دو پارسیوں (عورت و مرد) کے متعلق کہا کہ جو مسلمان ہوئے

جَاءَتْ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ أَيُعَاوَضُ زَوْجُهَا مِنْهَا لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَاٰتُوْهُمْ مَّآ اَنْفَقُوْا (الممتحنة:١١) قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَهْلِ الْعَهْدِ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ هَذَا كُلُّهُ فِي صُلْحٍ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ.

کہ وہ اپنے نکاح پر ہی رہیں گے اور اگر ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے پہلے مسلمان ہوا ہو اور دوسرے نے انکار کر دیا ہو تو قطعی طور پر جدائی ہوگئی۔ اُس شخص کو اُس پر کوئی اختیار نہیں۔ اور ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے پوچھا کہ مشرکوں میں سے ایک عورت مسلمانوں کے پاس چلی آئے تو کیا اُس کے خاوند کو اُس کا معاوضہ دیا جائے گا۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُن کو دو جو انہوں نے خرچ کیا۔ عطاء نے کہا: نہیں، یہ تو صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن مشرکوں کے درمیان تھا جنہوں نے عہد کیا ہوا تھا۔ اور مجاہد نے کہا: یہ سب اس صلح میں تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے درمیان ہوئی۔

٥٢٨٨: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح.

۵۲۸۸: یحيٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عُقَیل سے، عُقَیل نے ابن شہاب سے۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ إِذَا هَاجَرْنَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُهُنَّ

اور ابراہیم بن منذر نے یوں کہا کہ ابن وہب نے مجھ سے بیان کیا کہ یونس نے مجھے بتایا۔ ابن شہاب نے کہا: عروہ بن زبیر نے مجھے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کہتی تھیں: مومن عورتیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آئیں تو آپؐ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے اُن کی آزمائش کرتے: اے مومنو!

بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ (الممتحنة: ۱۱) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں، تو اُن کو اچھی طرح آزما لیا کرو۔ اللہ اُن کے ایمان کو خوب جانتا ہے لیکن اگر تم بھی جان لو کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو اُن کو کافروں کی طرف مت لوٹاؤ۔ نہ وہ اُن (کافروں) کے لیے جائز ہیں اور نہ وہ (کافر) اُن (عورتوں) کے لیے جائز ہیں۔ اور چاہیے کہ کفار نے جو اُن (عورتوں کے نکاح) پر خرچ کیا ہو وہ اُن کو واپس کر دو۔ اور (جب تم اُن عورتوں کو کفار سے فارغ کروالو تو) اُن کے معاوضے (یعنی مہر) ادا کرنے کی صورت میں اگر تم اُن سے شادی کر لو تو تم پر کوئی اعتراض نہیں اور کافر عورتوں کے ننگ وناموس کو قبضہ میں نہ رکھو اور جو کچھ تم نے اُن پر خرچ کیا ہے (اگر وہ بھاگ کر کفار کی طرف چلی جائیں تو) کفار سے مانگو۔ اور (اگر کفار کی بیویاں مسلمان ہو کر مسلمانوں سے آملیں تو) جو کچھ انہوں نے (اپنے نکاحوں پر) خرچ کیا ہے مسلمانوں سے مانگیں۔ یہ تمہیں اللہ کا ارشاد ہے۔ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہے۔ اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے۔

قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ أَقَرَّ بِهٰذَا الشَّرْطِ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ أَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں: جو مومن عورتیں اس شرط کا اقرار کر لیتیں تو گویا وہ امتحان میں پوری اترتیں۔ جب وہ اپنے قول سے اس کا اقرار کر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْرَرْنَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ لَا وَاللهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ قَطُّ غَيْرَ أَنَّهُ بَايَعَهُنَّ بِالْكَلَامِ وَاللهِ مَا أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِمَا أَمَرَهُ اللهُ يَقُوْلُ لَهُنَّ إِذَا أَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا.

لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے فرماتے: تم چلی جاؤ۔ میں نے تم سے بیعت لے لی۔ اللہ کی قسم! ہرگز نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چُھوا لیکن آپؐ زبانی الفاظ سے ہی بیعت لیتے تھے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے صرف انہی باتوں کا عہد لیا جن کے متعلق اللہ نے آپؐ کو حکم دیا۔ جب آپؐ اُن سے اقرار لے لیتے تو آپؐ اُن سے زبانی الفاظ میں یوں فرماتے: میں نے تم سے بیعت لے لی۔

أطرافه: ۲۷۱۳، ۲۷۳۳، ۴۱۸۲، ۴۸۹۱، ۷۲۱۴۔

تشریح: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ: مشرک عورتوں سے جب تک وہ مؤمن نہ ہوں نکاح نہ کرنا۔ ابواب ۱۸ تا ۲۰ میں ایک مسلمان کے مشرک عورت سے نکاح کرنے اور ان کے حقوق کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اس بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

> ''مسلمان اور کافر کے باہمی نکاح کے بارے میں قرآنی احکام تین مختلف موقعوں پر درجہ بدرجہ نازل ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے ہجرت کے کچھ عرصہ بعد سورۃ بقرہ کی آیات نازل ہوئیں جن میں یہ حکم دیا گیا کہ کوئی مسلمان کسی مشرک عورت کے ساتھ نکاح نہیں کرسکتا اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی مشرک مرد کے ساتھ ہوسکتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے لَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ... وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا (البقرۃ: ۲۲۲) یعنی ''اے مسلمانو! تم مشرک عورتوں کے ساتھ نکاح نہ کیا کرو یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور نہ ہی تم مسلمان عورتوں کا نکاح مشرک مردوں کے ساتھ کیا کرو حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔''
>
> لیکن اس حکم میں یہ تصریح نہیں تھی کہ اگر نکاح پہلے سے ہو چکا ہو تو پھر کیا کیا جائے۔ سو اس کے متعلق صلح حدیبیہ کے بعد سورۃ ممتحنہ والی آیات نازل ہوئیں جن میں یہ حکم دیا گیا کہ ایک مسلمان عورت کا کسی صورت میں بھی ایک مشرک مرد کے ساتھ نکاح قائم نہیں رہ سکتا

اور نہ کسی مسلمان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ کسی مشرک عورت کو اپنے نکاح میں رکھے۔
چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ ... فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ... وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ (الممتحنة: ۱۱) یعنی ”اے مسلمانو! اگر تمہارے پاس مومن عورتوں میں سے بعض عورتیں ہجرت کر کے پہنچیں تو تم انہیں کافروں کی طرف نہ لوٹاؤ کیونکہ مسلمان ہونے کے بعد وہ کافروں کے لئے جائز نہیں رہیں۔ اور نہ کافر مرد مسلمان عورتوں کے لئے جائز ہیں... اور اگر اے مسلمانو! تمہارے نکاح میں کوئی کافر (مشرک) عورت ہو تو تم اس کے عقد نکاح کو بھی قائم نہیں رکھ سکتے۔“

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام میں سورۃ مائدہ والی آیات نازل ہوئیں۔ جن میں اس بات کی صراحت کی گئی کہ ایک اہل کتاب عورت (یعنی یہودی یا عیسائی وغیرہ) کے ساتھ مسلمان مرد کا نکاح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے: اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ... وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ (المائدة: ۶) یعنی ”اے مسلمانو! آج کے دن تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی گئی ہیں... اور اسی طرح ان پاک دامن عورتوں کے ساتھ بھی تمہارا نکاح جائز ہے جو ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں تم سے پہلے کوئی شریعت کی کتاب دی گئی۔“

اس آخری حکم کے ذریعہ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب کے درمیان نمایاں امتیاز قائم کر دیا گیا۔ یعنی جہاں ایک مسلمان مرد کے لئے غیر مسلم اہل کتاب عورت کا نکاح جائز قرار دیا گیا وہاں ایک ایسی مشرک عورت کا نکاح جو کسی الہامی کتاب کو نہیں مانتی ہر حال میں ناجائز رکھا گیا...

اس ضمن میں اس حکمت کا بیان کرنا بھی مناسب ہوگا کہ اسلام میں غیر مسلم مرد کے نکاح میں مسلمان لڑکی کا دینا یا مسلمان مرد کے نکاح میں غیر اہل کتاب کی لڑکی لینا کیوں حرام قرار دیا گیا۔ سو جاننا چاہئے کہ مقدم الذکر صورت یعنی غیر مسلم مرد کے ساتھ نکاح نہ کرنے کی وجہ تو ظاہر ہے کہ ایک مسلمان لڑکی کو غیر مسلم مرد کی شادی میں دینے کے یہ معنی ہیں کہ لڑکی کے دین کو خود اپنے ہاتھ سے خطرہ میں ڈالا جاوے اور اسلام کو ترقی دینے

کی بجائے اس کے تنزل کا راستہ کھولا جائے جسے اسلام کسی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ اور غیر اہل کتاب کافر کی لڑکی لینے سے اس لئے روکا گیا ہے کہ چونکہ ایسی لڑکی اصول مذہب سے بالکل بے بہرہ ہوگی اس لئے وہ نہ صرف بچوں کی تربیت کے لحاظ سے خطرناک ہوگی بلکہ خاوند کے ساتھ بھی اگر وہ سچا مسلمان ہے اس کا دل نہیں مل سکے گا اور خانگی زندگی حقیقی خوشی سے محروم رہے گی۔ اس کے مقابل پر اہل کتاب کی لڑکی لینے کی اجازت دینے میں یہ مصلحت ہے کہ اوّل تو بین الاقوام تعلقات کی توسیع کا راستہ کھلا رہے دوسرے ایسی لڑکی اصول مذہب سے واقف ہونے کی وجہ سے ایک حد تک بچوں کی تربیت میں مد ہو سکتی ہے اور تیسرے یہ کہ اس کے لئے خاوند کے مشفقانہ اثر کے ماتحت اسلام کی طرف کھنچ آنے کی زیادہ توقع کی جاسکتی ہے۔ واللہ اعلم

مگر بایں ہمہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن وحدیث دونوں میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اہل کتاب کی لڑکی کے ساتھ شادی کرنا بھی اسلام میں ایک استثنائی رنگ رکھتا ہے جس کی صرف خاص حالات کے ماتحت خاص مصالح کے پیش نظر اجازت دی گئی ہے اور عام حالات میں بہتر یہی سمجھا گیا ہے کہ مسلمان مرد کا نکاح حتّی الوسع مسلمان عورت کے ساتھ ہو۔" (سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ ۷۵۸ تا ۷۶۱)

بَاب ۲۱: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ ۚ إِلَى قَوْلِهِ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (البقرة: ۲۲۷، ۲۲۸)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: جو لوگ اپنی عورتوں کے متعلق قسم کھا (کر اُن سے علیحدگی اختیار کر) لیتے ہیں اُن کے لیے (صرف) چار مہینے تک انتظار کرنا (جائز) ہے پھر اگر (اس عرصہ میں صلح کے خیال کی طرف) لوٹ آئیں تو اللہ یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ طلاق کا فیصلہ کر لیں تو اللہ یقیناً بہت سننے والا (اور) بہت جاننے والا ہے

فَإِنْ فَآءُوْ (البقرة: ۲۲۷) رَجَعُوْا. فَإِنْ فَآءُوْ کے معنی ہیں اگر وہ لوٹیں۔

۵۲۸۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ أَبِي ۵۲۸۹: اِسماعیل بن ابی اُویس نے ہمیں بتایا۔

أُوَيْسٍ عَنْ أَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ آلَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ.

انہوں نے اپنے بھائی (عبدالحمید بن ابی اُوَیس) سے، عبدالحمید نے سلیمان (بن بلال) سے، سلیمان نے حُمَید طویل سے، حُمَید نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی اور آپؐ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی تو آپؐ اپنے ایک بالاخانے میں اُنتیس دن تک رہے۔ پھر اس کے بعد اُترے۔ لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! آپؐ نے مہینہ کی قسم کھائی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: مہینہ اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

أطرافه: ۳۷۸، ۶۸۹، ۷۳۲، ۷۳۳، ۸۰۵، ۱۱۱۴، ۱۹۱۱، ۲۴۶۹، ۵۲۰۱، ۶۶۸۴۔

۵۲۹۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ فِي الْإِيْلَاءِ الَّذِي سَمَّى اللهُ تَعَالَى لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدَ الْأَجَلِ إِلَّا أَنْ يُّمْسِكَ بِالْمَعْرُوْفِ أَوْ يَعْزِمَ بِالطَّلَاقِ كَمَا أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۵۲۹۰: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے روایت کی۔ (وہ کہتے تھے:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس ایلاء کے متعلق کہتے تھے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ مدت گزرنے کے بعد کسی کے لئے کوئی بات درست نہیں سوائے اس کے کہ اُس کو دستور کے مطابق بھلائی سے رکھے یا طلاق کا قطعی فیصلہ کرے جیسا کہ اللہ عزّوجل نے حکم دیا ہے۔

۵۲۹۱: و قَالَ لِي إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ يُوْقَفُ حَتَّى

۵۲۹۱: اور مجھ سے اسماعیل (بن ابی اُوَیس) نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے

يُطَلِّقَ وَلَا يَقَعُ عَلَيْهِ الطَّلَاقُ حَتَّى يُطَلِّقَ. وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَعَائِشَةَ وَاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہوئے بتایا کہ جب چار مہینے گزر جائیں تو مرد کو (پکڑکر) مجبور کیا جائے کہ وہ طلاق دے، اور جب تک وہ طلاق نہ دے گا طلاق نہ ہوگی۔ اور حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابودرداءؓ، حضرت عائشہؓ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بارہ اور اشخاص سے یہی بیان کیا جاتا ہے۔

تشریح: لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ: جو لوگ اپنی عورتوں کے متعلق قسم کھا (کر اُن سے علیحدگی اختیار کر) لیتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اِيْلَاء: اٰلٰى يُؤْلِيْ اِيْلَآءً: قسم کھانا۔ یہ اَلّا سے نکلا ہے جس کے معنے کسی کام میں کمی یا تاخیر کرنے کے ہیں اور ایلاء قرآن کریم کے محاورہ میں اُس قسم کو کہتے ہیں جو اس بات پر کھائی جائے کہ مرد اپنی بیوی سے کوئی تعلق نہ رکھے گا۔ (مفردات) چونکہ اس قسم میں عورت کے حق کا اتلاف ہے اس لیے اسے اِیْلَاء کہا گیا۔

(تفسیر صغیر، سورۃ البقرۃ، حاشیہ زیر آیت لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ...)

بَاب ۲۲: حُكْمُ الْمَفْقُوْدِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ

لاپتہ شخص کی بیوی اور جائیداد کے متعلق حکم

وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِذَا فُقِدَ فِي الصَّفِّ عِنْدَ الْقِتَالِ تَرَبَّصُ امْرَأَتُهُ سَنَةً. وَاشْتَرَى ابْنُ مَسْعُودٍ جَارِيَةً فَالْتَمَسَ صَاحِبَهَا سَنَةً فَلَمْ يَجِدْهُ وَفُقِدَ فَأَخَذَ يُعْطِي الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَنْ فُلَانٍ

اور (سعید) بن مسیب نے کہا: اگر کوئی جنگ کے وقت لاپتہ ہو جائے تو اُس کی بیوی ایک سال تک انتظار کرے گی۔ اور حضرت (عبداللہ) بن مسعودؓ نے ایک لونڈی خریدی اور اس کے مالک کو (قیمت دینے کے لئے) ایک سال تک ڈھونڈتے رہے مگر اُس کو نہ پایا اور وہ مفقود الخبر ہو گیا تھا تو وہ ایک

فَإِنْ أَتَى فُلَانٌ فَلِي وَعَلَيَّ وَقَالَ هَكَذَا فَافْعَلُوْا بِاللُّقَطَةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْأَسِيْرِ يُعْلَمُ مَكَانُهُ لَا تَتَزَوَّجُ امْرَأَتُهُ وَلَا يُقْسَمُ مَالُهُ فَإِذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ فَسُنَّتُهُ سُنَّةُ الْمَفْقُوْدِ.

ایک دو دو درہم کر کے دینے لگے اور کہتے: اے اللہ! فلاں کی طرف سے یہ صدقہ قبول کر۔ اور اگر وہ آ گیا تو یہ (صدقہ) میری طرف سے ہو گا۔ اور (اس لونڈی کی قیمت) مجھ پر واجب ہو گی۔ اور انہوں نے کہا: اسی طرح گری پڑی چیز کے متعلق بھی کرو۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے بھی ایسا ہی کہا۔ زُہری نے اُس قیدی سے متعلق جس کا ٹھکانہ معلوم ہو، کہا ہے: اُس کی بیوی نکاح نہ کرے اور نہ ہی اُس کی جائیداد تقسیم کی جائے۔ اور اگر اس کی خبر آنی بند ہو جائے تو اُس کے متعلق وہی طریقہ اختیار کیا جائے جو طریقہ مفقود الخبر انسان کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

۵۲۹۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَّزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيْكَ أَوْ لِلذِّئْبِ. وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا.

۵۲۹۲: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ بن سعید (انصاری) سے، یحيٰ نے یزید سے جو مُنْبَعِث کے غلام تھے، روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اُسے لے لو کیونکہ وہ یا تمہارے لئے ہے یا تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے۔ اور آپؐ سے گمشدہ اُونٹ کے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ ناراض ہوئے اور آپؐ کے رخسار سرخ ہو گئے اور فرمایا: تمہیں اس سے کیا تعلق؟ جوتا اور

وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ مَنْ يَّعْرِفُهَا وَإِلَّا فَاخْلِطْهَا بِمَالِكَ. قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سُفْيَانُ وَلَمْ أَحْفَظْ عَنْهُ شَيْئًا غَيْرَ هَذَا فَقُلْتُ أَرَأَيْتَ حَدِيْثَ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ فِي أَمْرِ الضَّالَّةِ هُوَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ نَعَمْ. قَالَ يَحْيَى وَيَقُوْلُ رَبِيْعَةُ عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سُفْيَانُ فَلَقِيْتُ رَبِيْعَةَ فَقُلْتُ لَهُ.

مشکیزہ اس کے پاس ہے۔ پانی پیتا ہے، درختوں سے چرتا ہے جب تک کہ اُس کا مالک اُس سے نہ مل جائے؛ اور آپؐ سے گری پڑی چیز سے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کا سر بندھن اور تھیلا پہچان رکھو اور ایک برس تک اس کی شناخت کرواتے رہو۔ اگر تو وہ آ گیا جو اُس کو پہچانتا ہے (تو بہتر) ورنہ اُس کو اپنے مال میں ملا لو۔ سفیان (بن عیینہ) نے کہا: پھر میں ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن سے ملا۔ سفیان نے کہا: اور میں نے ربیعہ سے سوائے اس حدیث کے اور کچھ یاد نہیں رکھا۔ میں نے (اُن سے) پوچھا: بتائیں یہ جو مُنْبَعِث کے غلام یزید کی حدیث گمشدہ چیز کے متعلق ہے، آیا وہ حضرت زید بن خالدؓ سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ (سفیان کہتے تھے کہ) یحیٰ نے کہا: ربیعہ نے مُنْبَعِث کے غلام یزید سے روایت کی۔ یزید، حضرت زید بن خالدؓ سے اس کو موصولاً روایت کرتے ہیں۔ سفیان کہتے تھے: اس پر میں ربیعہ سے ملا اور میں نے اُن سے پوچھا۔

أطرافهُ: ٩١، ٢٣٧٢، ٢٤٢٧، ٢٤٢٨، ٢٤٢٩، ٢٤٣٦، ٢٤٣٨، ٦١١٢-

بَاب ۲۳: الظِّهَارُ

ظہار (یعنی اپنی بیوی کو ماں کہہ بیٹھنا)

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا إِلَى قَوْلِهِ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا. (المجادلة: ۲-۵)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اللہ نے اُس عورت کی دعا سن لی، جو اپنے خاوند کے متعلق تجھ سے بحث کرتی تھی اور اللہ سے فریاد کرتی تھی، اور اللہ تم دونوں کی بحث سن رہا تھا۔ اللہ یقیناً بہت سننے والا (اور) دیکھنے والا ہے۔ (سو یاد رکھو کہ) تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں تو اس کہنے سے وہ اُن کی مائیں نہیں ہو جاتیں، اُن کی مائیں وہی ہیں جنہوں نے اُن کو جنا ہے اور (جو کچھ وہ غلطی سے کہہ بیٹھتے ہیں اُن کی نسبت یہی کہا جا سکتا ہے کہ) وہ ایک ناپسندیدہ اور جھوٹ بات کہتے ہیں اور اللہ یقیناً بہت معاف کرنے والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔ اور وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو ماں کہہ دیتے ہیں پھر اس کے بعد (باوجود خدا تعالیٰ کے منع کرنے کے) جو کچھ انہوں نے کہا تھا اُس کی طرف لَوٹ کے آتے ہیں اُن کے لیے ضروری ہے کہ قبل اس کے کہ وہ دونوں (یعنی میاں بیوی) ایک دوسرے کو چھوئیں ایک غلام آزاد کریں، یہ وہ (بات) ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خوب آگاہ ہے۔ اور جو شخص (غلام) نہ پائے وہ متواتر دو مہینے کے روزے رکھے پیشتر اس کے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو چھوئیں اور جس میں یہ طاقت بھی نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

وَقَالَ لِي إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ شِهَابٍ عَنْ ظِهَارِ الْعَبْدِ فَقَالَ نَحْوَ ظِهَارِ الْحُرِّ قَالَ مَالِكٌ وَصِيَامُ الْعَبْدِ شَهْرَانِ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ ظِهَارُ الْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِنَ الْحُرَّةِ وَالْأَمَةِ سَوَاءٌ وَقَالَ عِكْرِمَةُ إِنْ ظَاهَرَ مِنْ أَمَتِهِ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ إِنَّمَا الظِّهَارُ مِنَ النِّسَاءِ وَفِي الْعَرَبِيَّةِ لِمَا قَالُوْا أَيْ فِيْمَا قَالُوْا وَفِي نَقْضِ[1] مَا قَالُوْا وَهَذَا أَوْلَى لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْمُنْكَرِ وَقَوْلِ الزُّوْرِ.

اوراسماعیل (بن ابی اُوَیس) نے مجھ سے بیان کیا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے غلام کے ظہار کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے کہا: وہ بھی آزاد کے ظہار کی طرح ہی ہے۔ مالک نے کہا اور غلام دو مہینے روزے رکھے۔ اور حسن بن حر نے کہا کہ آزاد مرد اور غلام کا آزاد عورت اور لونڈی کے متعلق ظہار کرنا ایک ہی ہے۔ اور عکرمہ نے کہا: اگر تو اپنی لونڈی سے ظہار کرے تو کوئی کفارہ نہیں۔ ظہار تو صرف آزاد عورتوں سے ہی ہوتا ہے۔ اور عربی زبان میں (لام فِیْ کے معنوں میں آتا ہے جیسے) لِمَا قَالُوْا کے معنی ہیں فِیْمَا قَالُوْا یعنی اس بات کی وجہ سے جو انہوں نے کہی۔ مَا سے مراد بعض کلمات ہیں جو انہوں نے بولے۔ اور یہ (ترجمہ) زیادہ مناسب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ناپسندیدہ بات اور جھوٹے قول کا نام نہیں لیا۔

بَاب ٢٤: الْإِشَارَةُ فِي الطَّلَاقِ وَالْأُمُوْرِ

طلاق میں اور دوسرے اُمور میں اشارہ کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُعَذِّبُ اللهُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهَذَا فَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ. وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَشَارَ

اور حضرت ابن عمرؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آنکھ کے آنسو کی وجہ سے اللہ سزا نہیں دے گا لیکن اِس کی وجہ سے سزا دے گا۔ آپؐ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کیا۔ اور حضرت

[1] اصیلی اور کشمیہنی میں "نَقْض" کی بجائے "بَعْض" کا لفظ ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ صفحہ ۵۳۷، ۵۳۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ خُذِ النِّصْفَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا إِلَى الشَّمْسِ فَقُلْتُ آيَةٌ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا وَهِيَ تُصَلِّي أَيْ نَعَمْ. وَقَالَ أَنَسٌ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَتَقَدَّمَ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَوْمَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ لَا حَرَجَ. وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ آحَدٌ مِنْكُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا.

کعب بن مالکؓ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اشارہ فرمایا یعنی آدھا لے لو۔ اور حضرت اسماءؓ کہتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن لگنے کے وقت نماز پڑھی۔ میں نے عائشہؓ سے پوچھا: لوگوں کو کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اپنے سر سے سورج کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا: کوئی نشان ہے؟ وہ بھی نماز پڑھ رہی تھیں، انہوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ اور حضرت انسؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے حضرت ابوبکرؓ کو اشارہ کیا کہ آگے بڑھیں۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ کچھ حرج نہیں۔ اور ابوقتادہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے متعلق اُن (صحابہ) سے جو احرام باندھے ہوئے تھے، فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے اس کو حکم دیا کہ اس پر حملہ کرے یا اُس (شکار) کی طرف اشارہ کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں، آپؐ نے فرمایا: تو تم کھالو۔

۵۲۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۹۳: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے ہمیں بتایا کہ ابوعامر عبدالملک بن عمرو نے ہم سے بیان کیا کہ ابراہیم (بن طہمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے خالد (حذاء) سے، خالد نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں

عَلَى بَعِيْرِهِ وَكَانَ كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ وَكَبَّرَ وَقَالَتْ زَيْنَبُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُتِحَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ تِسْعِيْنَ.

نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور آپؐ جب حجر اَسود کے سامنے آتے تو آپؐ اُس کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ اور حضرت زینبؓ کہتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاجوج ماجوج کا بند اتنا کھل گیا ہے اور انگلیوں سے نوے کا عدد (اشارہ کر کے) بتایا۔

أطرافهُ: ١٦٠٧، ١٦١٢، ١٦١٣، ١٦٣٢۔

٥٢٩٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي فَسَأَلَ اللهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ وَوَضَعَ أُنْمُلَتَهُ عَلَى بَطْنِ الْوُسْطَى وَالْخِنْصَرِ. قُلْنَا يُزَهِّدُهَا.

۵۲۹۴: مسدد نے ہمیں بتایا کہ بشر بن مفضل نے ہم سے بیان کیا۔ سلمہ بن علقمہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد بن سیرین سے، محمد نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس کو جو مسلمان بھی ایسی حالت میں پالے گا کہ وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہو گا، پھر وہ اللہ سے جو بھلائی بھی مانگے تو وہ اس کو ضرور عطا کرے گا اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔ اپنے انگوٹھے کی پور اپنی درمیانی انگلی اور چھنگلی کے درمیان رکھی۔ ہم نے سمجھا کہ آپؐ کا مطلب یہ ہے کہ وہ گھڑی تھوڑی دیر رہتی ہے۔

أطرافهُ: ٩٣٥، ٦٤٠٠۔

٥٢٩٥: وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ

۵۲۹۵: اور اُویسی نے کہا: ہمیں ابراہیم بن سعد نے بتایا۔ انہوں نے شعبہ بن حجاج سے، شعبہ

الْحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَدَا يَهُوْدِيٌّ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَارِيَةٍ فَأَخَذَ أَوْضَاحًا كَانَتْ عَلَيْهَا وَرَضَخَ رَأْسَهَا فَأَتَى بِهَا أَهْلُهَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ فِي آخِرِ رَمَقٍ وَقَدْ أُصْمِتَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ لِغَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَّا. قَالَ فَقَالَ لِرَجُلٍ آخَرَ غَيْرِ الَّذِي قَتَلَهَا فَأَشَارَتْ أَنْ لَّا. فَقَالَ فَفُلَانٌ لِقَاتِلِهَا فَأَشَارَتْ أَنْ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

نے ہشام بن زید سے، ہشام نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر حملہ کیا اور (اُس کا) زیور جو اُس نے پہنا ہوا تھا لے لیا اور اُس کا سر کچل ڈالا اُس لڑکی کے رشتہ دار اُس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور وہ آخری سانس لے رہی تھی اور زبان بھی بند ہو چکی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: تم کو کس نے قتل کیا؟ اور جس نے اُس کو قتل نہیں کیا تھا اُس کا نام لے کر فرمایا: فلاں نے؟ اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ آپؐ نے پھر ایک اور شخص کا نام لیا جس نے اُس کو قتل نہیں کیا تھا تو اُس نے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر اُس کے قاتل کا نام لے کر کہا کہ فلاں نے؟ تو اُس نے سر کے اشارہ سے بتایا کہ ہاں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس قاتل کے متعلق حکم دیا۔ اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

أطرافه: ۲۴۱۳، ۲۷٤٦، ٦٨٧٦، ٦٨٧٧، ٦٨٧٩، ٦٨٨٤، ٦٨٨٥۔

٥٢٩٦: حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۲۹۶: قبیصہ (بن عقبہ کوفی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے، عبد اللہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں

يَقُوْلُ الْفِتْنَةُ مِنْ هَا هُنَا وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ.

نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: فتنہ ادھر سے ہوگا اور آپؐ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔

أطرافهُ: ٣١٠٤، ٣٢٧٩، ٣٥١١، ٧٠٩٢، ٧٠٩٣-

٥٢٩٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ أَمْسَيْتَ إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ.

۵۲۹۷: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ جریر بن عبدالحمید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابواسحاق شیبانی سے، ابواسحاق نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب سورج ڈوب گیا تو آپؐ نے ایک شخص سے فرمایا: اُترو اور میرے لئے ستو گھولو۔ وہ کہنے لگا: یارسول اللہ! شام ہولے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپؐ نے فرمایا: اُترو ستو گھولو۔ وہ کہنے لگا: یا رسول اللہ! شام ہولے۔ ابھی تو دن ہے۔ پھر کچھ دیر بعد فرمایا: اُترو ستو گھولو۔ آخر تیسری بار فرمانے پر وہ اُترا اور اس نے آپؐ کے لئے ستو گھولے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیے اور پھر اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: جب تم دیکھو کہ تاریکی اس طرف (مشرق) سے چھا گئی ہے تو پھر روزہ دار نے روزہ افطار کر لیا۔

أطرافهُ: ١٩٤١، ١٩٥٥، ١٩٥٦، ١٩٥٨-

٥٢٩٨: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

۵۲۹۸: عبداللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے ہم سے بیان کیا کہ یزید بن زُریع نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے

التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ أَوْ قَالَ أَذَانُهُ مِنْ سَحُوْرِهِ فَإِنَّمَا يُنَادِي أَوْ قَالَ يُؤَذِّنُ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ أَنْ يَقُوْلَ كَأَنَّهُ يَعْنِي الصُّبْحَ أَوِ الْفَجْرَ وَأَظْهَرَ يَزِيْدُ يَدَيْهِ ثُمَّ مَدَّ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرَى.

سلیمان تیمی سے، سلیمان نے ابو عثمان (نہدی) سے، ابو عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو بلالؓ کی نداء یا فرمایا: اس کی اذان اپنی سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ صرف اس لئے پکارتا ہے یا فرمایا: اس لئے اذان دیتا ہے تاکہ جو تم میں سے کھڑا نماز پڑھ رہا ہو لوٹ جائے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ گویا وہ وقت صبح کا ہے یا (فرمایا:) فجر کا ہے (جو روشنی اس طرح لمبی ظاہر ہوتی ہے۔) یزید (راوی) نے اپنے دونوں ہاتھ اُوپر اٹھائے پھر ایک کو دوسرے سے کھینچ کر الگ لے گئے۔

أطرافه: ٦٢١، ٧٢٤٧-

٥٢٩٩: وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْبَخِيْلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِنْ لَدُنْ ثَدْيَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيْهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ شَيْئًا إِلَّا مَادَّتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَأَمَّا الْبَخِيْلُ فَلَا يُرِيْدُ يُنْفِقُ إِلَّا لَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ

۵۲۹۹: اور لیث (بن سعد) نے کہا کہ جعفر بن ربیعہ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے، عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل اور خرچ کرنے والے کی مثال دو شخصوں کی ہے جنہوں نے اپنی چھاتی سے لے کر اپنی ہنسلی تک لوہے کے جبے پہنے ہوئے ہوں۔ وہ جو خرچ کرنے والا ہے تو وہ جو بھی خرچ کرتا ہے تو وہ جبہ اس کے جسم پر لمبا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس کے سارے جسم کو انگلیوں تک ڈھانپ لیتا ہے۔ اور اس کے قدم کے نشان کو پیچھے سے مٹاتا

مَوْضِعَهَا فَهُوَ يُوْسِعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ وَيُشِيْرُ بِإِصْبَعِهِ إِلَى حَلْقِهِ.

چلا آتا ہے۔ اور جو بخیل ہے وہ خرچ کرنے کا ارادہ نہیں کرتا مگر اس جبے کا ایک ایک حلقہ اپنی جگہ میں سمٹ کر تنگ ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کو کشادہ کرتا ہے اور وہ کشادہ نہیں ہوتا۔ اور وہ اپنی انگلی سے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

أطرافهُ: ۱٤٤۳، ۱٤٤٤، ۲۹۱۷، ۵۷۹۷-

بَاب ۲۵: اَللِّعَانُ

لعان کا بیان

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى وَ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ إِلَى قَوْلِهِ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○ (النور: ۷-۱۰)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اور جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور اُن کے پاس سوائے اپنے وجود کے اور کوئی گواہ نہیں ہوتا تو اُن میں سے ہر شخص کو ایسی گواہی دینی چاہیے جو اللہ کی قسم کھا کر چار گواہیوں پر مشتمل ہو اور (ہر گواہی میں) وہ یہ کہے کہ وہ راستبازوں میں سے ہے۔ اور پانچویں (گواہی) میں (کہے) کہ اُس پر خدا کی لعنت ہو، اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ اور اُس بیوی سے (جس پر اُس کا خاوند الزام لگائے) اُس کا اللہ کی قسم کھا کر چار گواہیاں دینا کہ وہ (خاوند) جھوٹا ہے عذاب دُور کر دے گا۔ اور پانچویں (قسم) اس طرح (کھائے) کہ اللہ کا غضب اُس (عورت) پر نازل ہو اگر وہ (الزام لگانے والا خاوند) سچا ہے۔

فَإِذَا قَذَفَ الْأَخْرَسُ امْرَأَتَهُ بِكِتَابَةٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيْمَاءٍ مَعْرُوْفٍ فَهُوَ

اگر گونگا اپنی بیوی پر لکھ کر یا ہاتھ کے اشارے سے یا آنکھ کے اشارہ سے جو سمجھ میں آئے الزام

كَالْمُتَكَلِّمِ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَازَ الْإِشَارَةَ فِي الْفَرَائِضِ وَهُوَ قَوْلُ بَعْضِ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ الْعِلْمِ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ ۖ قَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ○ (مریم: ۳۰) وَقَالَ الضَّحَّاكُ إِلَّا رَمْزًا (آل عمران: ۴۲) إِشَارَةً. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا حَدَّ وَلَا لِعَانَ ثُمَّ زَعَمَ أَنَّ الطَّلَاقَ بِكِتَابٍ أَوْ إِشَارَةٍ أَوْ إِيْمَاءٍ جَائِزٌ. وَلَيْسَ بَيْنَ الطَّلَاقِ وَالْقَذْفِ فَرْقٌ. فَإِنْ قَالَ الْقَذْفُ لَا يَكُوْنُ إِلَّا بِكَلَامٍ قِيْلَ لَهُ كَذَلِكَ الطَّلَاقُ لَا يَجُوْزُ إِلَّا بِكَلَامٍ وَإِلَّا بَطَلَ الطَّلَاقُ وَالْقَذْفُ وَكَذَلِكَ الْعِتْقُ وَكَذَلِكَ الْأَصَمُّ يُلَاعِنُ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ وَقَتَادَةُ إِذَا قَالَ أَنْتِ طَالِقٌ فَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ تَبِيْنُ مِنْهُ بِإِشَارَتِهِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ الْأَخْرَسُ إِذَا كَتَبَ الطَّلَاقَ بِيَدِهِ لَزِمَهُ. وَقَالَ حَمَّادٌ الْأَخْرَسُ وَالْأَصَمُّ إِنْ قَالَ بِرَأْسِهِ جَازَ.

لگائے تو یہ بھی بولنے والے کی طرح ہوگا کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرضوں کے ادا کرنے میں اشارہ کو جائز قرار دیا۔ اور یہی بعض حجاز والے اور اہل علم کہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مریمؑ نے ان کو اشارہ سے بتایا تو وہ کہنے لگے: ہم اس سے کیونکر بات کریں جو گہوارے میں ابھی بچہ ہی ہے۔ اور ضحاک نے کہا: رَمْزًا سے مراد اشارہ ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ اشارہ سے نہ حد پڑتی ہے اور نہ لعان ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے اپنے خیال سے کہہ دیا کہ طلاق لکھ کر یا ہاتھ کے اشارہ سے یا آنکھ کے اشارہ سے جائز ہوتی ہے۔ حالانکہ طلاق اور قذف میں کوئی فرق نہیں۔ اگر یہ کہیں کہ قذف صرف کلام سے ہی ہوتی ہے تو انہیں کہا جائے کہ اسی طرح طلاق بھی جائز نہیں ہوتی مگر کلام سے ہی، ورنہ طلاق اور قذف دونوں باطل ہوں گے۔ اسی طرح پر آزاد کرنا بھی، اسی طرح بہرے کی بھی حالت ہوگی جو لعان کرتا ہے۔ شعبی اور قتادہ نے کہا: اگر کوئی (اپنی بیوی سے) کہے تجھے طلاق ہے اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کرکے بتائے تو وہ عورت اس کے اشارہ سے قطعی طور پر الگ ہو جائے گی۔ اور ابراہیم (نخعی) نے کہا: گونگا اگر اپنے ہاتھ سے طلاق لکھے تو یہ طلاق اس کو لازم ہو جائے گی۔ اور حماد نے کہا: گونگا یا بہرا اگر اپنے سر کے اشارہ سے کہے تو جائز ہے۔

٥٣٠٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُوْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ. ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ وَفِي كُلِّ دُوْرِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ.

۵۳۰۰: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ بن سعید انصاری سے، یحيٰ نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے گھرانوں میں سے بہتر گھرانہ نہ بتاؤں؟ صحابہ نے کہا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور بتائیں۔ فرمایا: بنو نجار، پھر جو اُن سے قریب رہتے ہیں یعنی بنو عبد الاشہل، پھر جو اُن کے قریب یعنی بنو حارث بن خزرج، پھر وہ جو اُن کے قریب ہیں یعنی بنو ساعدہ۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے بتایا اور اپنی انگلیوں کو اکٹھا کر لیا پھر اُن کو کھولا جیسے پھینکنے والا اپنے ہاتھ کو کھولتا ہے۔ پھر فرمایا: انصار کے سارے گھرانوں میں بھلائی ہے۔

٥٣٠١: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَبُو حَازِمٍ سَمِعْتُهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَذِهِ مِنْ هَذِهِ أَوْ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى.

أطرافه: ٤٩٣٦، ٦٥٠٣۔

۵۳۰۱: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، یہ سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور وہ گھڑی یوں مبعوث ہوئے ہیں جیسے یہ انگلی اس انگلی سے۔ یا (فرمایا:) اِن دو انگلیوں کی طرح۔ اور آپؐ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا دیا۔

٥٣٠٢: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي ثَلَاثِيْنَ ثُمَّ قَالَ وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ يَقُوْلُ مَرَّةً ثَلَاثِيْنَ وَمَرَّةً تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ.

أطرافهُ: ١٩٠٨، ١٩١٣۔

۵۳۰۲: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ جبلہ بن سُحَیم نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ اتنا اور اتنا اور اتنا ہوتا ہے یعنی تیس دن کا۔ پھر فرمایا: اتنا اور اتنا اور اتنا یعنی ۲۹ دن کا۔ آپؐ کی مراد یہ تھی کبھی ۳۰ کا کبھی ۲۹ کا۔

٥٣٠٣: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ وَأَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ الْإِيْمَانُ هَا هُنَا مَرَّتَيْنِ أَلَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِي الْفَدَّادِيْنَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ رَبِيْعَةَ وَمُضَرَ.

أطرافهُ: ٣٣٠٢، ٣٤٩٨، ٤٣٨٧۔

۵۳۰۳: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ بن سعید (قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسماعیل (بن ابی خالد) سے، اسماعیل نے قیس (بن ابی حازم) سے، قیس نے حضرت ابو مسعود (انصاریؓ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یمن کی طرف دو دفعہ اشارہ کرکے بتایا کہ ایمان یہاں ہے اور سنگدلی اور اکھڑپن ان شتربانوں میں ہوتی ہے جہاں شیطان کی دو چوٹیاں نمودار ہوں گی یعنی ربیعہ اور مُضَر (قبیلوں) سے۔

٥٣٠٤: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ

۵۳۰۴: عمرو بن زُرارہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن ابی حازم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت سہل (بن سعد ساعدیؓ) سے روایت کی کہ رسول اللہ

فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں یوں ہوں گے اور آپؐ نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

طرفهُ: ٦٠٠٥۔

بَاب ٢٦: إِذَا عَرَّضَ بِنَفْيِ الْوَلَدِ

اگر اشارۃً بچے سے انکار کرے

٥٣٠٥: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى ذَلِكَ قَالَ لَعَلَّ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ.

۵۳۰۵: یحییٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے سعید بن مسیب سے، سعید نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میرا ایک سیاہ رنگ کا بچہ پیدا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تمہارے کچھ اُونٹ ہیں؟ اُس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے پوچھا: اُن کا رنگ کیسا ہے؟ اُس نے کہا: سرخ۔ آپؐ نے پوچھا: کیا اُن میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے پوچھا: یہ کہاں سے آیا؟ اُس نے کہا: شاید یہ مشابہت کسی وراثت کے اثر کے ماتحت ہو۔ آپؐ نے فرمایا: شاید یہ بھی کوئی رگ ہو جس نے تمہارے اس بچے کو اپنے ہم شکل کر لیا ہو۔

أطرافهُ: ٦٨٤٧، ٧٣١٤۔

بَاب۲۷ : إِحْلَافُ الْمُلَاعِنِ

لعان کرنے والے سے قسم لینا

۵۳۰۶ :حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَحْلَفَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۵۳۰۶: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ جویریہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک انصاری شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کو قسمیں دلائیں اور اُن دونوں کو جدا کر دیا۔

أطرافه: ٤٧٤٨، ٥٣١٣، ٥٣١٤، ٥٣١٥، ٦٧٤٨-

بَاب۲۸ : يَبْدَأُ الرَّجُلُ بِالتَّلَاعُنِ

لعان کرنے میں مرد پہل کرے

۵۳۰۷ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَجَاءَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ.

۵۳۰۷: محمد بن بشار نے مجھ سے بیان کیا کہ ابن ابی عدی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن حسان سے روایت کی کہ عکرمہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی۔ وہ آیا اور اُس نے شہادت دی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمارہے تھے: اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا پھر تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ اس کے بعد وہ کھڑی ہوئی اور اُس نے شہادت دی۔

أطرافه: ٢٦٧١، ٤٧٤٧-

بَاب ٢٩: اللِّعَانُ وَمَنْ طَلَّقَ بَعْدَ اللِّعَانِ

لعان اور جس نے لعان کے بعد طلاق دی

٥٣٠٨: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا عَاصِمُ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ عَنْ ذَلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ

٥٣٠٨: اسماعیل (بن ابی اُویس) نے ہم سے بیان کیا، کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے انہیں بتایا کہ عُوَیمر عجلانیؓ عاصم بن عدی انصاریؓ کے پاس آئے اور اُن سے کہنے لگے: عاصمؓ! بتاؤ تو سہی ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو پایا ہے۔ آیا اگر وہ اُس کو مار ڈالے تو پھر تم بھی اُس کو مار ڈالو گے یا وہ کیا کرے؟ عاصمؓ! میرے لئے اس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لو۔ چنانچہ عاصمؓ نے اُس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مسائل کو برا منایا اور اسے معیوب گردانا یہاں تک کہ عاصمؓ پر جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، دوبھر گزرا۔ جب عاصمؓ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹے، اُن کے پاس عُوَیمرؓ آئے اور کہنے لگے: عاصمؓ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے کیا فرمایا؟ عاصمؓ نے عُوَیمرؓ سے کہا: تم نے مجھ سے کوئی بھلی بات نہیں کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو ناپسند فرمایا جس کے متعلق میں نے آپؐ سے پوچھا۔ عُوَیمرؓ نے سن کر کہا: اللہ کی

عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ تَلَاعُنِهِمَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَّأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ.

قسم! میں باز نہیں آؤں گا جب تک کہ میں اس کے متعلق آپؐ سے نہ پوچھ لوں۔ عُوَیمرؓ چلے گئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے جبکہ آپؐ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے: یارسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپؐ بتائیں جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پایا۔ اگر وہ اسے مار ڈالے تو آپ لوگ بھی اسے مار ڈالیں گے یا کیا کرے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے متعلق اور تمہاری بیوی کے متعلق اللہ نے (حکم) نازل کیا ہے۔ اس لئے جاؤ اور اُس کو لے آؤ۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے: پھر اُن دونوں نے لعان کیا اور میں لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے۔ عُوَیمرؓ نے کہا: یارسول اللہ! میں نے اس پر جھوٹ بولا اگر میں اس کو روکوں۔ پھر اس نے پیشتر اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حکم دیتے، تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب کہتے تھے: پھر یہی لعان کرنے والوں کا دستور رہا۔

أطرافه: ٤٢٣، ٤٧٤٥، ٤٧٤٦، ٥٢٥٩، ٥٣٠٩، ٦٨٥٤، ٧١٦٥، ٧١٦٦، ٧٣٠٤-

بَاب ۳۰: التَّلَاعُنُ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں لعان کرنا

۵۳۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيْهَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَأَنْزَلَ اللهُ فِي شَأْنِهِ مَا ذَكَرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَضَى اللهُ فِيْكَ وَفِي امْرَأَتِكَ قَالَ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَا مِنَ التَّلَاعُنِ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ تَفْرِيْقٌ

۵۳۰۹: یحییٰ (بن جعفر) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرزاق (بن ہمام) نے ہمیں بتایا۔ ابن جریج نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: مجھے ابن شہاب نے لعان کے متعلق اور اس کے کرنے کا جو طریقہ رائج ہوا، کے متعلق حضرت سہل بن سعدؓ کی حدیث کی بناء پر جو بنو ساعدہ میں سے تھے، نقل کرتے ہوئے بتایا کہ ایک انصاری شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! بھلا بتائیں ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو موجود پائے۔ آیا وہ اس کو مار ڈالے یا کیا کرے؟ تو اللہ نے اس کے متعلق وہ حکم نازل کیا جو قرآن میں ذکر کیا یعنی لعان کرنے والوں کے متعلق جو حکم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے تمہارے متعلق اور تمہاری بیوی کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے: ان دونوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر لعان کیا اور میں اُس وقت موجود تھا۔ جب دونوں فارغ ہو چکے۔ عُوَیمرؓ کہنے لگے: یارسول اللہ! میں نے اس پر جھوٹ بولا اگر میں نے اس کو رکھا۔ یہ کہہ کر اس نے پیشتر اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیتے اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔ جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو اس نے نبی صلی اللہ

بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدَهُمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَكَانَتْ حَامِلًا وَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى لِأُمِّهِ. قَالَ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي مِيْرَاثِهَا أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مِنْهَا مَا فَرَضَ اللهُ لَهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيْثِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيْرًا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَلَا أُرَاهَا إِلَّا قَدْ صَدَقَتْ وَكَذَبَ عَلَيْهَا وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْمَكْرُوْهِ مِنْ ذَلِكَ.

علیہ وسلم کی موجودگی میں ہی اسے الگ کر دیا۔ حضرت سہلؓ نے کہا: اس سے لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی ہونے لگی۔ ابن جریج نے کہا: ابن شہاب کہتے تھے: پھر ان دونوں کے بعد یہی دستور ہو گیا کہ لعان کرنے والوں کو جدا کر دیا جائے۔ اور وہ حاملہ تھی (اس نے بیٹا جنا) اور اُس کا بیٹا اپنی ماں کی طرف منسوب کر کے پکارا جاتا تھا۔ وہ کہتے تھے: پھر اس (لعان کرنے والی) کے میراث کے متعلق بھی یہی طریقہ جاری ہوا کہ وہ عورت بچے کی وارث ہوتی اور بچہ اس کا وارث ہوتا، اس حق کا جو اللہ نے اس کے لئے مقرر کیا۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے اسی حدیث میں نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے سرخ رنگ، پست قد جنا جیسے وحرہ (چھپکلی کی مانند ایک زہریلا جانور) ہے تو میں اس کے متعلق یہی سمجھوں گا کہ اُس عورت نے سچ بولا اور اُس شخص نے اُس کے متعلق جھوٹ کہا۔ اور اگر اس نے سیاہ رنگ کا بڑی آنکھوں والا اور بڑے سرینوں والا جنا تو میں اُس شخص کے متعلق یہی سمجھوں گا کہ اُس نے اُس عورت کے متعلق سچ کہا۔ چنانچہ اس نے ویسا ہی مکروہ شکل کا بچہ جنا۔ (جس سے اس شخص کو سچا سمجھا گیا۔)

أطرافه: ٤٢٣، ٤٧٤٥، ٤٧٤٦، ٥٢٥٩، ٥٣٠٨، ٦٨٥٤، ٧١٦٥، ٧١٦٦، ٧٣٠٤-

بَاب ۳۱: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا: بغیر کھلے ثبوت کے اگر میں کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا

۵۳۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُوْ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي. فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ فَجَاءَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۳۱۰: سعید بن عُفَیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے مجھے بتایا۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید (انصاری) سے، یحییٰ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے قاسم بن محمد سے، قاسم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصم بن عدیؓ نے اس کے متعلق ایک بات کہی اور (بات کرکے) واپس چلے گئے۔ پھر ان کے پاس انہی کی قوم کا ایک شخص آیا جو اُن سے شکایت کرنے لگا کہ اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ دوسرے شخص کو پایا۔ حضرت عاصمؓ نے کہا: میں جو اس میں مبتلا ہوا ہوں تو محض اپنی بات کی وجہ سے۔ چنانچہ وہ اُس شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور اُس نے آپؐ کو اُس شخص کے متعلق بتایا جس کو اُس نے اپنی بیوی کے پاس پایا۔ یہ شخص زرد رنگ کا دبلا پتلا سیدھے بالوں والا تھا اور جس شخص کے برخلاف دعویٰ کیا تھا کہ (عُوَیمر) نے اُس کو اپنی بیوی کے پاس پایا تھا، وہ گندمی رنگ، موٹی پنڈلیوں والا، موٹا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! اصل حقیقت کھول۔ چنانچہ وہ ایسا

وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوْءَ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ آدَمَ خَدِلًا.

بچہ جنی جو اُس شخص کا ہمشکل تھا کہ جس کا ذکر اُس عورت کے خاوند نے کیا تھا کہ اُس نے اُس کو اپنی بیوی کے ساتھ پایا تھا۔ آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے مجلس میں ہی کہا: کیا یہ وہی تھی جس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو بغیر کھلے ثبوت کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو سنگسار کرتا۔ انہوں نے کہا: نہیں وہ ایک اور عورت تھی جو اسلام میں اعلانیہ بدکاری کرتی تھی۔ ابو صالح اور عبداللہ بن یوسف نے اپنی روایت میں خَدْلًا کی بجائے خَدِلًا کہا۔

أطرافهُ: ۵۳۱۶، ۶۸۵۵، ۶۸۵۶، ۷۲۳۸۔

بَاب ۳۲: صَدَاقُ الْمُلَاعَنَةِ

جس عورت سے لعان کیا جائے اس کا مہر

۵۳۱۱: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ. فَقَالَ فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا

۵۳۱۱: عمرو بن زُرارہ نے مجھ سے بیان کیا کہ اسماعیل (بن عُلَیّہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے سعید بن جُبیر سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا: ایک شخص نے اپنی بیوی پر بہتان باندھا ہو۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان میں سے خاوند بیوی کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا اور فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے

كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا لَكَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي الْحَدِيْثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ قِيْلَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ.

ایک ضرور جھوٹا ہے پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ انہوں نے انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک یقیناً جھوٹا ہے تو کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر انہوں نے نہ مانا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ پھر انہوں نے نہ مانا۔ اس پر آپؐ نے اُن کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ ایوب کہتے تھے کہ عمرو بن دینار نے مجھے کہا: اس حدیث میں ایک اور بات بھی ہے میں تم کو دیکھتا ہوں کہ تم بیان نہیں کرتے۔ عمرو نے بتایا کہ اس شخص نے کہا: میرا مال مجھے ملنا چاہیے۔ کہتے تھے: اُس سے کہا گیا: تمہارا کوئی مال نہیں۔ اگر تم سچے ہو تو تم اس کی عصمت سے فائدہ بھی تو اٹھا چکے ہو۔ اور اگر تم جھوٹے ہو تو پھر وہ (مال) تم سے بہت دور ہے۔

أطرافهُ: ۵۳۱۲، ۵۳۴۹، ۵۳۵۰۔

بَاب ۳۳: قَوْلُ الْإِمَامِ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ

امام کا لعان کرنے والوں سے یہ کہنا کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا پھر تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟

۵۳۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ

۵۳۱۲: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ. قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو. وَقَالَ أَيُّوْبُ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ لَاعَنَ امْرَأَتَهُ. فَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ وَفَرَّقَ سُفْيَانُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى فَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ: اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ عمرو (بن دینار) نے کہا: میں نے سعید بن جُبیر سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمرؓ سے لعان کرنے والوں کے متعلق پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے متعلق فرمایا: تم دونوں کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ اب تمہارا اس سے کوئی سروکار نہیں۔ اُس نے کہا: میرا مال مجھے ملنا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارا کوئی مال نہیں، اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا ہے تو تم اُس کی عصمت سے فائدہ بھی تو اُٹھا چکے ہو۔ اگر تم نے اس کے متعلق جھوٹ بولا ہے تو پھر وہ (مال) تمہارے لئے تو بہت ہی دور ہے۔ سفیان نے کہا: میں نے یہ حدیث عمرو سے (سن کر) یاد رکھی۔ اور ایوب (سختیانی) نے کہا: میں نے سعید بن جُبیر سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا۔ ایک شخص نے اپنی بیوی سے لعان کیا ہو۔ انہوں نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا اور سفیان نے اپنی دونوں انگلیاں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو الگ کیا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان میں سے مرد عورت کو جدا کیا اور فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ تین بار یوں فرمایا۔

قَالَ سُفْيَانُ حَفِظْتُهُ مِنْ عَمْرٍو وَأَيُّوْبَ كَمَا أَخْبَرْتُكَ.

سفیان نے کہا: میں نے اس (حدیث) کو عمرو اور ایوب سے اسی طرح یاد رکھا ہے جیسا کہ میں نے تم کو بتایا۔

أطرافه: ٥٣١١، ٥٣٤٩، ٥٣٥٠-

بَاب ٣٤: التَّفْرِيْقُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کرانا

٥٣١٣: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ قَذَفَهَا وَأَحْلَفَهُمَا.

۵۳۱۳: ابراہیم بن منذر نے مجھ سے بیان کیا کہ انس بن عیاض نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبید اللہ سے، عبید اللہ نے نافع سے روایت کی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو عورت سے علیحدہ کر دیا تھا جس پر اس نے زنا کی تہمت لگائی تھی اور آپؐ نے اُن کو قسمیں دلوائی تھیں۔

أطرافه: ٤٧٤٨، ٥٣٠٦، ٥٣١٤، ٥٣١٥، ٦٧٤٨-

٥٣١٤: حَدَّثَنِيْ مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

۵۳۱۴: مسدد نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبید اللہ سے روایت کی کہ (عبید اللہ نے کہا:) نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری مرد اور عورت کے درمیان لعان کروایا اور ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔

أطرافه: ٤٧٤٨، ٥٣٠٦، ٥٣١٣، ٥٣١٥، ٦٧٤٨-

بَاب ٣٥: يَلْحَقُ الْوَلَدُ بِالْمُلَاعِنَةِ

بچہ اُس عورت کے سپرد کیا جائے گا جس سے لعان کیا گیا

٥٣١٥: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاعَنَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ فَانْتَفَى مِنْ وَّلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.

۵۳۱۵: یحیٰ بن بُکیر نے ہمیں بتایا کہ مالک نے ہم سے بیان کیا، کہا کہ نافع نے مجھے بتایا۔ نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد اور اُس کی عورت کے درمیان لعان کرایا اور اُس شخص نے اُس کے بچے سے انکار کر دیا (کہ میرا نہیں۔) آپؐ نے ان دونوں کو جدا کر دیا اور بچے کو عورت کی طرف منسوب کر کے اُس کو دے دیا۔

أطرافه: ٤٧٤٨، ٥٣٠٦، ٥٣١٣، ٥٣١٤، ٦٧٤٨-

بَاب ٣٦: قَوْلُ الْإِمَامِ اللَّهُمَّ بَيِّنْ

امام کا دعا کرنا اے اللہ! اصل حقیقت کو کھول

٥٣١٦: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ

۵۳۱۶: اسماعیل (بن ابی اُوَیس) نے ہم سے بیان کیا، کہا: سلیمان بن بلال نے مجھے بتایا۔ انہوں نے یحیٰ بن سعید سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عبدالرحمٰن بن قاسم نے قاسم بن محمد سے، قاسم نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو حضرت عاصمؓ نے اس کے متعلق ایک بات کہی اور پھر کہہ کر واپس چلے گئے۔ اتنے میں انہی کی

امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيْتُ بِهَذَا الْأَمْرِ إِلَّا لِقَوْلِي. فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ جَعْدًا سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَيِّنْ. فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا. فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُ هَذِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ السُّوْءَ فِي الْإِسْلَامِ.

قوم میں سے ایک شخص آیا اور اُن سے ذکر کیا کہ اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک شخص کو پایا۔ حضرت عاصمؓ نے کہا: میں جو اس بات میں مبتلا ہوا ہوں تو محض اپنی اس بات کی وجہ سے۔ پھر اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور انہوں نے آپؐ کو اس شخص کے متعلق بتایا، جس کو (عُوَیمر) نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا اور یہ شخص زرد رنگ کا دبلا پتلا، سیدھے بالوں والا تھا۔ اور وہ شخص جس کو (عُوَیمر) نے اپنی بیوی کے پاس پایا تھا گندم گوں، موٹی پنڈلیوں والا، موٹا، بہت گھنگھریالے بالوں والا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! حقیقت کو کھول۔ چنانچہ اس عورت نے اس شخص کے ہم شکل بچہ جنا کہ جس کے متعلق اس کے خاوند نے ذکر کیا تھا کہ اس نے اسے اس کے پاس پایا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا۔ ایک شخص نے حضرت ابن عباسؓ سے مجلس میں ہی کہا: کیا وہ یہی تھی جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں بغیر کھلے ثبوت کے کسی کو سنگسار کرتا تو اس کو کرتا۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ نہیں، وہ ایک اور عورت تھی جو اسلام میں اعلانیہ بدکاری کرتی تھی۔

أطرافهُ: ۵۳۱۰، ۶۸۵۵، ۶۸۵۶، ۷۲۳۸۔

تشریح: **اَللِّعَانُ:** باب ۲۵ تا باب ۳۶ میں لعان کا مضمون بیان کیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۂ نور آیات ۷ تا ۱۰ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

”وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر بدکاری کا الزام لگاتے ہیں اور کوئی بیرونی گواہ نہیں رکھتے صرف ان کا نفس ہی گواہ ہوتا ہے اُن میں سے ہر شخص چار دفعہ حلفیہ گواہی دے کہ واقعی میں نے اپنی عورت کو بدکاری کرتے دیکھا ہے اور میں سچا ہوں اور پانچویں دفعہ یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی مجھ پر لعنت ہو۔ جب خاوند اس طرح قسم کھا چکے تو عورت بھی چار دفعہ قسم کھا کر کہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر یہ سچا ہے تو مجھ پر خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو۔ جب دونوں طرف سے قسمیں کھالی جائیں تو پھر ان دونوں کو جدا کر دیا جائے گا۔ یعنی خلع کا حکم دے دیا جائے گا۔ لیکن اگر خاوند بیوی پر قذف تو کرے مگر نہ گواہ لائے نہ لعان کرے تو خاوند پر حد لگے گی (یعنی اُسے اسّی کوڑے لگیں گے) ہاں اگر وہ لعان کر لے تو پھر وہ حد سے آزاد ہو جائے گا یعنی کوڑے کھانے سے بچ جائے گا۔ لیکن اگر بیوی بھی لعان کر دے تو پھر بیوی پر زنا کا الزام ثابت نہیں ہو گا اور دونوں طرف کا معاملہ برابر سمجھا جائے گا۔ یہ لعان کسی مخفی مقام پر نہیں ہوتا بلکہ ضروری ہوتا ہے کہ ایسا شخص اوّل لوگوں کے مجمع میں قسم کھائے۔ دوم کسی مقدس مقام پر قسم کھائے۔ سوم جب وہ لعنت کرنے لگے تو اس کو کہا جائے کہ دیکھو خوب سوچ سمجھ لو۔ خدا کی لعنت جس شخص پر نازل ہوتی ہے اسے تباہ کر دیتی ہے۔“

(تفسیر کبیر، سورۃ النور زیر آیات ۷ تا ۱۰، جلد ۶ صفحہ ۲۶۷)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”واضح ہو کہ لِعان کہتے ہیں عربی زبان میں ملاعنہ کو۔ لسان العرب میں لکھا ہے اَللِّعَانُ وَالْمُلَاعَنَةُ: اَللَّعْنُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَصَاعِدًا۔ یعنی لعان اور ملاعنہ جو دو لفظ ہیں ان دونوں کے معنی یہ ہیں کہ دو آدمی یا اُن سے زیادہ ایک دوسرے پر لعنت بھیجیں۔ پھر اسی کتاب لسان العرب میں لعن کے یہ معنی لکھے ہیں کہ اَللَّعْنُ اَلْاِبْعَادُ وَالطَّرْدُ مِنَ الْخَيْرِ یعنی لعنت کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک نیکی اور مال اور برکت اور بہتری سے کسی کو محروم کیا جائے۔ پھر دوسرے معنی لعنت کے یہ لکھے ہیں کہ اَلْاِبْعَادُ مِنَ اللّٰهِ وَمِنَ الْخَلْقِ یعنی لعنت

کے یہ معنی ہیں کہ جناب الٰہی سے مردود ہو جاوے اور قبولیت سے محروم رہے۔ اور مخلوق کی نظر سے بھی گر جاوے اور عزت اور وجاہت بھی جاتی رہے۔ غرض خدا کے نزدیک لعنت کا لفظ تمام نامرادیوں اور مردود اور مخذول ہونے کے معنوں پر محیط ہے اور ہر ایک نوع کی برکت سے محروم اور مخذول اور مردود رہنا اس کے لوازم میں سے ہے اور جس شخص پر خدا کی لعنت وارد ہو جائے اُس کا ثمرہ ہلاکت اور تباہی ہے۔“

(تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۵۲)

بَاب ۳۷: إِذَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَزَوَّجَتْ بَعْدَ الْعِدَّةِ زَوْجًا غَيْرَهُ فَلَمْ يَمَسَّهَا

اگر کوئی اپنی عورت کو تین طلاقیں دے پھر وہ عدت کے بعد کسی اور خاوند سے شادی کرے لیکن وہ شخص اس عورت کو چھوئے نہیں

۵۳۱۷: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح.

۵۳۱۷: عمرو بن علی (فلاس) نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ ہشام (بن عروہ) نے ہم سے بیان کیا، کہا: میرے باپ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ تَزَوَّجَ امْرَأَةً ثُمَّ طَلَّقَهَا فَتَزَوَّجَتْ آخَرَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّهُ لَا يَأْتِيهَا وَأَنَّهُ لَيْسَ

(نیز) عثمان بن ابی شیبہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدہ (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رفاعہ قُرَظی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور پھر (کچھ مدت بعد) اس نے اس عورت کو طلاق

مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةٍ. فَقَالَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ.

دے دی۔ پھر اس عورت نے دوسرے شخص سے نکاح کیا اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ سے ذکر کیا کہ وہ اس کے پاس آتا نہیں۔ اور یہ کہ اس کے پاس صرف ایک پھندنے جیسا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تو اس سے فائدہ نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے فائدہ نہ اٹھائے۔

أطرافهُ: ۲۶۳۹، ۵۲۶۰، ۵۲۶۱، ۵۲۶۵، ۵۷۹۲، ۵۸۲۵، ۶۰۸۴۔

بَاب ۳۸: وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ (الطلاق:۵)

اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں اگر تمہیں شک ہو

قَالَ مُجَاهِدٌ إِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا يَحِضْنَ أَوْ لَا يَحِضْنَ وَاللَّائِي قَعَدْنَ عَنِ الْحَيْضِ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ.

مجاہد نے کہا: یعنی اگر تمہیں علم نہ ہو کہ انہیں حیض آتا ہے یا حیض نہیں آتا اور جن عورتوں کا حیض آنا موقوف ہو گیا ہو اور وہ جنہیں ابھی حیض نہیں آتا تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔

بَاب ۳۹: وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق:۵)

اور حمل والیاں اُن کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنے حمل کو جنیں

۵۳۱۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ

۵۳۱۸: یحيٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے، جعفر نے عبدالرحمٰن بن ہُرمُز اَعرج سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ زینب بنت ابی سلمہ نے ان کو اپنی ماں حضرت امّ سلمہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ وَاللهِ مَا يَصْلُحُ أَنْ تَنْكِحِيْهِ حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيْبًا مِّنْ عَشْرِ لَيَالٍ ثُمَّ جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِيْ.

کی زوجہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ اسلم (قبیلہ) کی ایک عورت جسے سُبَیعہؓ کہتے تھے اپنے خاوند کے پاس تھی جو اس کو چھوڑ کر ایسے وقت میں فوت ہوا کہ وہ حاملہ تھی۔ اور ابوسنابل بن بَعکَک نے اس کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس نے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کر دیا۔ ابوسنابل کہنے لگا: بخدا یہ درست نہیں کہ تم نکاح کرو جب تک کہ تم دونوں عدتوں سے جو عدت زیادہ لمبی ہے وہ نہ گزار لو۔ (یہ سن کر) وہ تقریباً دس رات ٹھہری رہی۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپؐ نے فرمایا: نکاح کرلو۔

طرفه: ٤٩٠٩۔

٥٣١٩: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ الْأَرْقَمِ أَنْ يَّسْأَلَ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ كَيْفَ أَفْتَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَفْتَانِي إِذَا وَضَعْتُ أَنْ أَنْكِحَ.

۵۳۱۹: یحيٰ بن بُکیر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے لیث (بن سعد) سے، لیث نے یزید (بن ابی حبیب) سے روایت کی کہ ابن شہاب نے ان کو لکھا کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے ان کو اپنے باپ سے روایت کرتے بتایا کہ انہوں نے (عمر بن عبداللہ) بن ارقم کو لکھا کہ وہ سُبَیعہ اسلمیہؓ سے پوچھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کیا فتویٰ دیا تھا؟ تو سُبَیعہ نے کہا: آپؐ نے مجھے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جب وضعِ حمل ہو جائے، نکاح کرلوں۔

طرفه: ۳۹۹۱۔

٥٣٢٠: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ

۵۳۲۰: یحيٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ مالک

حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ.

نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت مِسور بن مَخرمہؓ سے روایت کی کہ سُبَیعہ اسلمیہؓ کے ہاں بچے کی ولادت اس کے خاوند کی وفات کے چند رات بعد ہوئی، اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپؐ سے نکاح کرنے کی اجازت مانگی اور آپؐ نے اس کو اجازت دی اور اس نے نکاح کیا۔

بَاب ۴۰: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (البقرة: ۲۲۹)

اللہ تعالیٰ کا فرمانا: وہ عورتیں جن کو طلاق دی جائے اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں

وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ فِيْمَنْ تَزَوَّجَ فِي الْعِدَّةِ فَحَاضَتْ عِنْدَهُ ثَلَاثَ حِيَضٍ بَانَتْ مِنَ الْأَوَّلِ وَلَا تَحْتَسِبُ بِهِ لِمَنْ بَعْدَهُ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ تَحْتَسِبُ وَهَذَا أَحَبُّ إِلَى سُفْيَانَ يَعْنِي قَوْلَ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ مَعْمَرٌ يُقَالُ أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا دَنَا حَيْضُهَا وَأَقْرَأَتْ إِذَا دَنَا طُهْرُهَا. وَيُقَالُ مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ إِذَا لَمْ تَجْمَعْ وَلَدًا فِي بَطْنِهَا.

اور ابراہیم (نخعی) نے اس شخص کے متعلق کہا کہ جس نے عدت میں ہی نکاح کر لیا ہو۔ اور پھر اس عورت کو اس کے پاس تین حیض آجائیں تو وہ پہلے خاوند سے قطعی طور پر جدا ہو چکی۔ اور وہ ان حیضوں کو اس خاوند کے لئے عدت شمار نہ کرے جو اس کے بعد ہوا ہے۔ اور زُہری نے کہا: عدت شمار کرے اور یہ سفیان (ثوری) کو زیادہ پسند ہے یعنی زہری کا قول۔ اور معمر (بن مثنیٰ) نے کہا: عرب کہتے ہیں: أَقْرَأَتِ الْمَرْأَةُ یعنی عورت کے حیض کا زمانہ قریب آگیا اور أَقْرَأَت کے یہ بھی معنی ہیں کہ اس کی طہارت کا زمانہ قریب آگیا۔ اور کہتے ہیں: مَا قَرَأَتْ بِسَلًى قَطُّ یعنی اس نے اپنے پیٹ میں بچہ کبھی سنبھالے نہیں رکھا یعنی حاملہ نہیں ہوئی۔

بَاب ٤١ : قِصَّةُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ

فاطمہ بنت قیس کا واقعہ

وَقَوْلُهُ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا○ (الطلاق:٢).

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اور تم اللہ اپنے رب سے ڈرو۔ ان عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں، سوائے اس کے کہ وہ کھلی بدکاری کا ارتکاب کریں۔ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے گا اس نے یقیناً اپنے نفس پر ظلم کیا۔ تو نہیں جانتا شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی صورت پیدا کرے۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا○

(الطلاق:٧، ٨)

(اے مسلمانو! مطلقہ عورتوں کے حق کو نہ بھولو) اُن کو وہیں رکھو جہاں تم اپنی طاقت کے مطابق رہتے ہو۔ اور ان کو کسی قسم کا ضرر نہ دو اس لیے کہ اُن کو تنگ کر کے (گھر سے) نکال دو۔ اور اگر وہ حمل والی ہوں، تو اس وقت تک اُن پر خرچ کرو جب تک وضع حمل ہو جائے... تو اگر وہ تنگی کی حالت میں بھی ہے تو اللہ اس کے بعد اس کے لیے فراخی کی حالت پیدا کر دے گا۔

٥٣٢١، ٥٣٢٢: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَهُمَا يَذْكُرَانِ أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ طَلَّقَ بِنْتَ

۵۳۲۱، ۵۳۲۲: اسماعیل (بن ابی اُویس) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے یحيٰ بن سعید (انصاری) سے، یحيٰ نے قاسم بن محمد اور سلیمان بن یسار سے روایت کی کہ انہوں نے ان دونوں سے سنا کہ وہ ذکر کرتے تھے کہ یحيٰ بن

عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ الْحَكَمِ فَانْتَقَلَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَأَرْسَلَتْ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ إِلَى مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اتَّقِ اللهَ وَارْدُدْهَا إِلَى بَيْتِهَا. قَالَ مَرْوَانُ فِي حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ غَلَبَنِي. وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَوَمَا بَلَغَكِ شَأْنُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَّا تَذْكُرَ حَدِيْثَ فَاطِمَةَ. فَقَالَ مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ إِنْ كَانَ بِكِ شَرٌّ فَحَسْبُكِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ مِنَ الشَّرِّ.

سعید بن عاص نے عبدالرحمٰن بن حکم کی بیٹی کو طلاق دی تو عبدالرحمٰن اس کو وہاں سے لے آئے اور حضرت عائشہؓ ام المؤمنین نے مروان کو جو مدینہ کا حاکم تھا، کہلا بھیجا کہ اللہ سے ڈرو اور اس کو اس کے گھر میں واپس بھیج دو۔ سلیمان کی حدیث میں یوں ہے کہ مروان نے کہا کہ عبدالرحمٰن بن حکم نے مجھے مجبور کر دیا۔ اور قاسم بن محمد نے یوں کہا: (اور مروان نے یہ جواب دیا) کیا آپؓ کو فاطمہ بنت قیسؓ کے واقعہ کی خبر نہیں پہنچی؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اگر تم فاطمہؓ کے واقعہ کا ذکر کرو تب بھی یہ تمہیں زیادہ فائدہ نہیں دینے کا۔ مروان بن حکم نے کہا: اگر آپؓ کی مراد شر سے ہے تو جو اِن دونوں کے درمیان شر ہے وہ آپ کے لئے کافی ہے (فیصلہ کرنے کے لئے)۔

أطراف الحديث ٥٣٢١: ٥٣٢٣، ٥٣٢٥، ٥٣٢٧۔
أطراف الحديث ٥٣٢٢: ٥٣٢٤، ٥٣٢٦، ٥٣٢٨۔

٥٣٢٣، ٥٣٢٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ أَلَا تَتَّقِي اللهَ يَعْنِي فِي قَوْلِهَا لَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةَ.

۵۳۲۳، ۵۳۲۴: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر (محمد بن جعفر) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے شعبہ (بن حجاج) سے، شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ (قاسم بن محمد) سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: فاطمہ کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ اللہ سے نہیں ڈرتی۔ کہتی ہے کہ طلاق والی عورت نہ نفقہ کی اور نہ رہنے کی جگہ کی مستحق ہے۔

أطراف الحديث ٥٣٢٣: ٥٣٢١، ٥٣٢٥، ٥٣٢٧۔
أطراف الحديث ٥٣٢٤: ٥٣٢٢، ٥٣٢٦، ٥٣٢٨۔

۵۳۲۵، ۵۳۲۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ لِعَائِشَةَ أَلَمْ تَرَيْنَ إِلَى فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ. قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي قَوْلَ فَاطِمَةَ قَالَتْ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ لَهَا خَيْرٌ فِي ذِكْرِ هَذَا الْحَدِيْثِ. وَزَادَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَابَتْ عَائِشَةُ أَشَدَّ الْعَيْبِ وَقَالَتْ إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ فِي مَكَانٍ وَحْشٍ فَخِيْفَ عَلَى نَاحِيَتِهَا فَلِذَلِكَ أَرْخَصَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۵۳۲۶،۵۳۲۵: عمرو بن عباس نے ہمیں بتایا کہ (عبدالرحمٰن) بن مہدی نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہؓ سے کہا: کیا آپؓ نے حکم کی فلاں بیٹی کو نہیں دیکھا کہ جس کو اس کے خاوند نے قطعی طور پر طلاق دے دی اور وہ (گھر سے) نکل گئی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: بہت ہی برا ہے جو اُس نے کیا۔ عروہ نے کہا: آپؓ نے فاطمہ (بنت قیسؓ) کی روایت نہیں سنی۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: دیکھو اس واقعہ کے ذکر کرنے سے اُس کے لئے کوئی بہتری نہیں۔ اور (عبدالرحمٰن) بن ابی زناد نے ہشام سے، ہشام نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے اتنا اور بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے اس کو نہایت ہی معیوب گردانا اور کہا: فاطمہؓ تو ایک اُجاڑ جگہ میں تھی جو بالکل الگ تھلگ تھی۔ اس کے اطراف میں ہمیشہ ڈر لگا رہتا تھا۔ اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی.

أطراف الحديث ۵۳۲۵: ۵۳۲۱، ۵۳۲۳، ۵۳۲۷۔
أطراف الحديث ۵۳۲۶: ۵۳۲۲، ۵۳۲۴، ۵۳۲۸۔

بَاب ٤٢ : الْمُطَلَّقَةُ إِذَا خُشِيَ عَلَيْهَا فِي مَسْكَنِ زَوْجِهَا أَنْ يُقْتَحَمَ عَلَيْهَا أَوْ تَبْذُوَ عَلَى أَهْلِهَا بِفَاحِشَةٍ

جسے طلاق دی گئی ہو اگر اس کے خاوند کے گھر میں رہنے میں اس کے متعلق یہ خوف ہو کہ اس کی حقارت کی جائے گی یا یہ کہ وہ اپنے گھر والوں سے بدزبانی کرے گی

٥٣٢٧، ٥٣٢٨: حَدَّثَنِي حِبَّانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ.

۵۳۲۷، ۵۳۲۸: حبان (بن موسیٰ مروزی) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ ابن جریج نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عروہ سے روایت کی کہ حضرت عائشہؓ نے فاطمہؓ کی ایسی بات کو برا منایا۔

أطراف الحديث ٥٣٢٧: ٥٣٢١، ٥٣٢٣، ٥٣٢٥۔
أطراف الحديث ٥٣٢٨: ٥٣٢٢، ٥٣٢٤، ٥٣٢٦۔

بَاب ٤٣ : قَوْلُ اللهِ تَعَالَى

وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ (البقرة: ٢٢٩)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: ان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کو چھپا رکھیں جو اللہ نے اُن کے رحموں میں پیدا کیا

مِنَ الْحَيْضِ وَالْحَبَلِ.

یعنی حیض اور حمل کو۔

٥٣٢٩: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ

۵۳۲۹: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حَکَم (بن عتیبہ) سے، حَکَم نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے اسود (بن یزید) سے، اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ آپ فرماتی

يَّنْفِرَ إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيْبَةٌ فَقَالَ لَهَا عَقْرَى أَوْ حَلْقَى إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ إِذًا.

تھیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج سے واپسی پر) کوچ کرنے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے کیا دیکھا کہ حضرت صفیہؓ اپنے خیمہ کے دروازے پر افسردہ بیٹھی ہیں۔ آپؐ نے یہ دیکھ کر اُن سے فرمایا: ارے زخمن (بانجھ)! یا فرمایا: سر منڈھی![1] تم تو ہمیں روک رکھو گی۔ کیا تم نے قربانی کے دن طواف زیارت کر لیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر کوچ کرو۔

أطرافه: ۲۹٤، ۳۰٥، ۳۱٦، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۸، ۱٥۱٦، ۱٥۱۸، ۱٥٥٦، ۱٥٦۰، ۱٥٦۱، ۱٥٦۲، ۱٦۳۸، ۱٦٥۰، ۱۷۰۹، ۱۷۲۰، ۱۷۳۳، ۱۷٥۷، ۱۷٦۲، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸٦، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۲۹٥۲، ۲۹۸٤، ٤۳۹٥، ٤٤۰۱، ٤٤۰۸، ٥٥٤۸، ٥٥٥۹، ٦۱٥۷، ۷۲۲۹-

بَاب ٤٤: وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ (البقرة: ۲۲۹)

ان کے خاوند زیادہ حقدار ہیں کہ وہ اُن عورتوں کو واپس لے آئیں

فِي الْعِدَّةِ. وَكَيْفَ يُرَاجِعُ الْمَرْأَةَ إِذَا طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوْ ثِنْتَيْنِ. وَ قَوْلُهُ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ (البقرة: ۲۳۳)

یعنی عدت کے اندر۔ اور عورت کو کیسے واپس لایا جائے اگر اُس (مرد) نے اُس (عورت) کو ایک یا دو طلاقیں دے دی ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: تو تم انہیں مت روکو۔

۵۳۳۰: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ الْحَسَنِ قَالَ زَوَّجَ مَعْقِلٌ أُخْتَهُ

۵۳۳۰: محمد (بن سلام) نے مجھ سے بیان کیا کہ عبدالوہاب (ثقفی) نے ہمیں خبر دی۔ یونس (بن عبید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حسن (بصری)

[1] عَقْرَى کے معنی ہیں بانجھ اور حَلْقَى یعنی سر منڈھی، جس کے بال کٹے ہوں۔ لیکن یہاں یہ الفاظ اپنے ظاہری معنوں میں نہیں بلکہ ان سے مراد اُس اضطراب کا اظہار ہے جو بعض وقت انسان ایسے موقع پر محسوس کرتا ہے۔ مفہوماً "اے بھلی مانس" یا "اللہ کی بندی" مراد ہے۔ مزید وضاحت کے لیے روایت نمبر ۱۵۶۱ کی تشریح دیکھئے۔

فَطَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً.

سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت مَعْقِل (بن یسارؓ) نے اپنی بہن کی شادی کی تو پھر اس (کے خاوند) نے اس کو ایک (دفعہ) طلاق دیدی.

أطرافهُ: ٤٥٢٩، ٥١٣٠، ٥٣٣١۔

٥٣٣١: و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ كَانَتْ أُخْتُهُ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَّى عَنْهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا فَحَمِيَ مَعْقِلٌ مِنْ ذٰلِكَ أَنَفًا فَقَالَ خَلَّى عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَخْطُبُهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ (البقرة:۲۳۳) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ فَتَرَكَ الْحَمِيَّةَ وَاسْتَقَادَ لِأَمْرِ اللّٰهِ.

۵۳۳۱: نیز مجھے محمد بن مثنیٰؒ نے بتایا کہ ہم سے عبدالاعلیٰ (بن عبدالاعلیٰ) نے بیان کیا کہ ہمیں سعید (بن ابی عروبہ) نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ حسن (بصری) نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت معقل بن یسارؓ کی بہن ایک شخص کے نکاح میں تھی۔ پھر اس نے اس کو طلاق دے دی اور اس سے الگ رہا۔ جب اس کی عدت پوری ہو چکی تو پھر اس کے بعد اس نے اس کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ حضرت معقلؓ کو اس سے غیرت کی وجہ سے غصہ آیا اور کہنے لگے کہ جبکہ وہ اُس سے رجوع کرنے پر قادر تھا تو اس وقت اس کو چھوڑ دیا۔ پھر (عدت گزرنے کے بعد) اب اس کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس لئے حضرت معقلؓ اس کے خاوند اور اپنی بہن کے درمیان روک بن گئے۔ اس لئے اللہ نے یہ حکم نازل کیا: اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پورا کر لیں تو تم انہیں جبکہ وہ نیک طریق پر باہم رضامند ہو جائیں اپنے خاوندوں کے ساتھ نکاح کر لینے سے مت روکو... اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معقلؓ کو بلایا اور ان کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ یہ سن کر انہوں نے جوش چھوڑ دیا اور اللہ کے حکم کے سامنے سر جھکایا۔

أطرافهُ: ٤٥٢٩، ٥١٣٠، ٥٣٣٠۔

۵۳۳۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَأَةً لَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَاحِدَةً فَأَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُّجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِأَحَدِهِمْ إِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ. وَزَادَ فِيْهِ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهٰذَا.

۵۳۳۲: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ طلاق دی اور وہ اس وقت حائضہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو حکم دیا کہ وہ اُس کو واپس لے آئے اور پھر اُس کو اُس وقت تک رکھے جب تک کہ پاک نہ ہو جائے۔ اور پھر اس کے پاس ایک دفعہ اور حیض آئے۔ پھر اس کے بعد اس کو رہنے دے یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے۔ پھر اگر اس کو طلاق دینا چاہے تو جب وہ پاک ہو جائے اس سے جماع کرنے سے پہلے اس کو طلاق دے۔ یہی وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا کہ اس پر عورتوں کو طلاق دی جائے۔ اور حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) سے جب اس کے متعلق پوچھا جاتا تو ان میں سے کسی کو کہتے: اگر تم نے اس کو تین طلاقیں دے دی ہیں تو جب تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرلے وہ تم پر حرام ہے۔ اور (قتیبہ کے سوا) اور لوگوں نے لیث سے روایت کرتے ہوئے اتنا زیادہ بیان کیا کہ نافع نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اگر تم ایک بار یا دو بار طلاق دو (تو تم رجوع کر سکتے ہو) کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہی حکم دیا۔

أطرافهُ: ۴۹۰۸، ۵۲۵۱، ۵۲۵۲، ۵۲۵۳، ۵۲۵۸، ۵۲۶۴، ۵۳۳۳، ۷۱۶۰۔

بَاب ٤٥ : مُرَاجَعَةُ الْحَائِضِ

حائضہ کو واپس لانا

٥٣٣٣: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِينَ حَدَّثَنِي يُوْنُسُ بْنُ جُبَيْرٍ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُطَلِّقَ مِنْ قُبُلِ عِدَّتِهَا. قُلْتُ أَفَتَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ.

۵۳۳۳: حجاج (بن منہال) نے ہم سے بیان کیا کہ یزید بن ابراہیم نے ہمیں بتایا۔ محمد بن سیرین نے ہم سے بیان کیا، یونس بن جُبَیر نے مجھے بتایا۔ (یونس نے کہا کہ) میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا۔ انہوں نے کہا: ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دی جبکہ وہ حائضہ تھی تو حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اسے واپس لے لے۔ پھر جب سے اُس کی عدت شروع ہو تو طلاق دے۔ میں نے کہا: کیا یہ طلاق شمار ہو گی؟ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: بتاؤ تو سہی اگر وہ (شریعت کے احکام بجا لانے سے) عاجز ہو یا بیوقوف بنے (تو اس سے کیا ہوتا ہے۔)

أطرافه: ٤٩٠٨، ٥٢٥١، ٥٢٥٢، ٥٢٥٣، ٥٢٥٨، ٥٢٦٤، ٥٣٣٢، ٧١٦٠۔

بَاب ٤٦ : تُحِدُّ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا

جس عورت کا خاوند اُس کو چھوڑ کر فوت ہو جائے وہ چار مہینے اور دس دن تک سوگ کرے

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا أَرَى أَنْ تَقْرَبَ الصَّبِيَّةُ {الْمُتَوَفَّى عَنْهَا[1]} الطِّيْبَ لِأَنَّ عَلَيْهَا الْعِدَّةَ.

اور زُہری نے کہا: میری رائے میں جس کمسن لڑکی کا خاوند فوت ہو جائے وہ بھی خوشبو کے قریب نہ جائے کیونکہ اس پر بھی عدت لازم ہوتی ہے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا

عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ

[1] الفاظ "الْمُتَوَفَّى عَنْهَا" فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں ہیں۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۵۹۹) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ.

مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے، انہوں نے حُمَید بن نافع سے، حُمَید نے حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ سے روایت کی کہ انہوں نے اُن کو یہ تین حدیثیں بتائیں.

٥٣٣٤: قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ أَوْ غَيْرُهُ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

أطرافه: ١٢٨٠، ١٢٨١، ٥٣٣٩، ٥٣٤٥۔

۵۳۳۴: حضرت زینبؓ کہتی تھیں: میں حضرت امّ حبیبہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے پاس جب ان کے باپ ابوسفیان بن حرب فوت ہوئے، گئی۔ تو حضرت امّ حبیبہؓ نے کچھ خوشبو منگوائی جس میں زعفران یا اس کے سوا کسی اور چیز کی زردی تھی۔ اور انہوں نے وہ خوشبو لڑکی کو لگائی پھر اپنے گالوں کو (ہاتھ پھیر کر) لگائی۔ پھر کہنے لگیں: اللہ کی قسم! مجھے تو خوشبو کی کچھ ضرورت نہیں مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرما رہے تھے: کسی عورت کو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتی ہو جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

٥٣٣٥: قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ أَمَا وَاللهِ مَا لِي بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

۵۳۳۵: حضرت زینبؓ کہتی تھیں: میں حضرت زینب بنت جحشؓ کے پاس جب اُن کا بھائی فوت ہو گیا، گئی تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اس سے کچھ لے کر لگائی۔ پھر وہ کہنے لگیں: دیکھو! اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہیں مگر میں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

طرفه: ١٢٨٢-

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر کھڑے ہوئے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: کسی عورت کو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتی ہو یہ جائز نہیں کہ کسی پر تین رات سے زیادہ سوگ کرے مگر خاوند پر چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔

٥٣٣٦: قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَتَكْحُلُهَا[1] فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ.

أطرافه: ٥٣٣٨، ٥٧٠٦-

۵۳۳۶: حضرت زینبؓ کہتی تھیں: اور میں نے حضرت امّ سلمہؓ سے سنا۔ وہ کہتی تھیں: ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھ گئی ہیں۔ تو کیا ہم اُس کو سرمہ لگائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے دو دفعہ یا تین دفعہ پوچھا۔ ہر بار آپؐ یہی فرماتے تھے کہ نہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف چار مہینے اور دس دن ہی تو عدت ہے۔ اور تم میں سے ایک زمانۂ جاہلیت میں سال کے آخر میں اُونٹ کی مینگنیاں پھینکتی تھی۔

٥٣٣٧: قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا

۵۳۳۷: اور حُمید نے کہا: میں نے حضرت زینبؓ سے پوچھا: سال کے آخر میں اونٹ کی مینگنی کیوں پھینکتی تھیں؟ تو حضرت زینبؓ نے فرمایا: یہ دستور

[1] فتح الباری مطبوعہ بولاق میں اس جگہ لفظ "أَفَتَكْحُلُهَا" ہے۔ (فتح الباری جزء۹ حاشیہ صفحہ ۵۹۹) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَائِرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعَرَةً فَتَرْمِي بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ سُئِلَ مَالِكٌ مَا تَفْتَضُّ بِهِ قَالَ تَمْسَحُ بِهِ جِلْدَهَا.

تھا کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ ایک چھوٹی سی جھونپڑی میں داخل ہو جاتی اور نہایت ہی برے کپڑے پہنتی اور خوشبو نہ لگاتی۔ یہاں تک کہ اسی طرح ایک سال گزر جاتا۔ پھر اس کے پاس کوئی جانور گدھا یا بکری یا پرندہ لایا جاتا تو کم ہی ہوتا کہ جس جانور سے وہ اپنا جسم رگڑتی اور وہ نہ مر جاتا۔ (یعنی وہ ضرور ہی مر جاتا۔) پھر وہ باہر آتی اور اسے ایک مینگنی دی جاتی جسے وہ پھینکتی۔ پھر اس کے بعد وہ دوبارہ خوشبو وغیرہ جو چاہتی لگاتی۔ مالک سے پوچھا گیا: مَا تَفْتَضُّ بِهِ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: اپنے جسم سے لگاتی تھی۔

بَاب ٤٧: الْكُحْلُ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا

٥٣٣٨: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَشُوْا عَلَى عَيْنَيْهَا فَأَتَوْا عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنُوْهُ فِي التَّكَحُّلِ فَقَالَ لَا تَكْتَحِلْ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا

۵۳۳۸: آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ حُمید بن نافع نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت زینب بنت امّ سلمہؓ سے، حضرت زینبؓ نے اپنی ماں سے روایت کی کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا تو اس کی آنکھوں کے خراب ہونے سے لوگ ڈرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے سرمہ لگانے کی اجازت مانگی۔ آپؐ نے فرمایا:

أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا فَإِذَا كَانَ حَوْلٌ فَمَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعَرَةٍ. فَلَا حَتَّى تَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ.

سرمہ نہ لگائے۔ وہ بھی تو ایک زمانہ تھا کہ تم میں سے ایک نہایت ہی برے کپڑوں میں یا فرمایا: نہایت ہی بری جھونپڑی میں رہا کرتی تھی۔ جب ایک سال ہو جاتا تو اگر سامنے سے کتا گزرتا تو وہ مینگنی پھینکتی۔ (سرمہ) نہ لگائے جب تک کہ چار مہینے اور دس دن نہ گزر جائیں۔

أطرافهُ: ٥٣٣٦، ٥٧٠٦-

٥٣٣٩: وَسَمِعْتُ زَيْنَبَ إِبْنَةَ أُمِّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجِهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

۵۳۳۹: اور میں نے حضرت زینب بنت امّ سلمہؓ سے سنا۔ وہ حضرت امّ حبیبہؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتی تھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان عورت کے لئے جو اللہ اور یومِ آخر پر ایمان لاتی ہو جائز نہیں کہ تین دن سے اُوپر سوگ کرے۔ البتہ اپنے خاوند پر چار مہینے دس دن سوگ کرے۔

أطرافهُ: ١٢٨٠، ١٢٨١، ٥٣٣٤، ٥٣٤٥-

٥٣٤٠: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا بِشْرٌ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ.

۵۳۴۰: مسدد نے ہمیں بتایا کہ بشر (بن مفضّل) نے ہم سے بیان کیا۔ سلمہ بن علقمہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ حضرت امّ عطیہؓ کہتی تھیں: ہمیں تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روک دیا گیا سوائے خاوند کے۔

أطرافهُ: ٣١٣، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ٥٣٤١، ٥٣٤٢، ٥٣٤٣-

بَاب ٤٨: الْقُسْطُ لِلْحَادَّةِ عِنْدَ الطُّهْرِ

سوگ والی عورت کا حیض سے پاک ہونے کے وقت عُود استعمال کرنا

٥٣٤١: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَطَّيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ. وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيْضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِّنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ.

۵۳۴۱: عبد اللہ بن عبد الوہاب نے مجھ سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے حفصہ (بنت سیرین) سے، حفصہ نے حضرت امّ عطیہؓ سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے سے روک دیا جاتا تھا مگر خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ ہوتا۔ اور (سوگ میں) ہم نہ سرمہ لگاتیں، نہ خوشبو اور نہ رنگا کپڑا پہنتیں، سوائے یمنی رنگین چادریں۔ اور ہمیں طہر کے وقت اجازت دی گئی کہ جب ہم میں سے کوئی حیض کے بعد نہائے تو تھوڑی سی ظفار کٹھ (کستوری) لگا لے اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے بھی روکا جاتا تھا۔

أطرافه: ٣١٣، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ٥٣٤٠، ٥٣٤٢، ٥٣٤٣۔

بَاب ٤٩: تَلْبَسُ الْحَادَّةُ ثِيَابَ الْعَصْبِ

سوگ والی یمن کی رنگین چادریں پہن لے

٥٣٤٢: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۵۳۴۲: فضل بن دُکین نے ہم سے بیان کیا کہ عبد السلام بن حرب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن حسان) سے، ہشام نے حفصہ (بنت سیرین) سے، حفصہ نے حضرت امّ عطیہؓ سے

وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا لَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ.

روایت کی کہ وہ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کو جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہو جائز نہیں کہ تین رات سے زیادہ سوگ کرے سوائے (اپنے) خاوند کے۔ نہ سرمہ لگائے اور نہ رنگے ہوئے کپڑے پہنے سوائے یمن کے رنگین کپڑے کے۔

أطرافهُ: ٣١٣، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ٥٣٤٠، ٥٣٤١، ٥٣٤٣۔

٥٣٤٣: وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَطِيَّةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَمَسَّ طِيبًا إِلَّا أَدْنَى طُهْرِهَا إِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْقُسْطُ وَالْكُسْتُ مِثْلُ الْكَافُورِ وَالْقَافُورِ.

۵۳۴۳: اور (محمد بن عبد اللہ) انصاری نے کہا کہ ہم سے ہشام (بن حسان) نے بیان کیا کہ حفصہ (بنت سیرین) نے ہمیں بتایا۔ مجھ سے حضرت امّ عطیہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سوگ سے) روکا۔ اور عورت خوشبو نہ لگائے مگر طہر کے قریب جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑی سی کُٹھ یا ظفار استعمال کرے۔ ابوعبد اللہ نے کہا: قُسط اور کُسْت ایک ہی ہے جیسے کافور اور قافور۔

أطرافهُ: ٣١٣، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ٥٣٤٠، ٥٣٤١، ٥٣٤٢۔

بَاب ۵۰: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ○ (البقرة:۲۳۵)

اور تم میں سے جن (لوگوں) کی روح قبض کرلی جاتی ہے اور وہ (اپنے پیچھے) بیویاں چھوڑ جاتے ہیں (چاہیے کہ) وہ (بیویاں) اپنے آپ کو چار مہینے (اور) دس (دن) تک روک رکھیں پھر جب وہ اپنا مقررہ وقت پورا کرلیں وہ اپنے متعلق مناسب طور پر جو کچھ (بھی) کریں اُس کا تم پر کوئی گناہ نہیں اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے واقف ہے

۵۳۴۴: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا (البقرة:۲۳۵) قَالَ كَانَتْ هَذِهِ الْعِدَّةُ تَعْتَدُّ عِنْدَ أَهْلِ زَوْجِهَا وَاجِبًا فَأَنْزَلَ اللهُ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ (البقرة:۲۴۱) قَالَ جَعَلَ اللهُ لَهَا تَمَامَ السَّنَةِ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّصِيَّةً إِنْ شَاءَتْ سَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ

۵۳۴۴: اسحاق بن منصور نے مجھ سے بیان کیا کہ روح بن عبادہ نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے شبل سے، شبل نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے مجاہد سے روایت کی۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَ يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا جو آیت ہے، انہوں نے کہا: یہ وہ عدت تھی جو عورت اپنے خاوند کے گھر والوں کے پاس ضروری طور پر گزارا کرتی تھی اس لئے اللہ نے یہ حکم نازل کیا: تم میں سے جو فوت ہوں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنی بیویوں کے لئے وصیت کر جائیں کہ ایک سال تک انہیں فائدہ اٹھانے دینا ہوگا بغیر اس کے کہ نکالی جائیں۔ اگر وہ خود نکلیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اس بھلے کام کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے لئے خود بخود کیا ہے۔ مجاہد نے کہا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سات مہینے اور بیس راتیں بڑھا کر سال پورا کر دیا۔ یہ ایسی وصیت ہے کہ اگر وہ چاہے تو اس وصیت کے مطابق گھر میں رہے اور اگر چاہے تو نکل

خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فَالْعِدَّةُ كَمَا هِيَ وَاجِبٌ عَلَيْهَا زَعَمَ ذٰلِكَ عَنْ مُّجَاهِدٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ. وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى غَيْرَ إِخْرَاجٍ. وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَاءَتِ اعْتَدَّتْ عِنْدَ أَهْلِهَا وَسَكَنَتْ فِي وَصِيَّتِهَا وَإِنْ شَاءَتْ خَرَجَتْ لِقَوْلِ اللهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ (البقرة:۲۴۱) قَالَ عَطَاءٌ ثُمَّ جَاءَ الْمِيْرَاثُ فَنَسَخَ السُّكْنَى فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَلَا سُكْنَى لَهَا.

جائے۔ اور یہی مراد ہے اللہ کے اس قول سے "بغیر اس کے کہ نکالی جائیں۔ اگر وہ خود نکلیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔" مگر عدت جیسی کہ وہ ہے اس پر ضروری ہے۔ (ابن ابی نجیح نے) مجاہد سے روایت کرتے ہوئے یہ کہا۔ اور عطاء (بن ابی رباح) نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ کہتے تھے کہ اس آیت نے عورت کی اس عدت کو جو وہ اپنے گھر والوں کے پاس گزارتی تھی منسوخ کر دیا۔ اب جہاں چاہے عدت گزارے۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول غَيْرَ إِخْرَاجٍ جو ہے، عطاء نے کہا: اگر چاہے تو اپنے گھر والوں کے پاس عدت گزارے اور اپنی وصیت کے مطابق رہے اور اگر چاہے نکل جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم پر کوئی گناہ نہیں اس امر میں جو انہوں نے کیا۔ عطاء نے کہا: اس کے بعد میراث کا حکم آیا اور اس نے اس رہائش کو بھی منسوخ کر دیا تو اب جہاں چاہے عدت گزارے اور اس کے لئے (اپنے خاوند کے گھر) رہنا ضروری نہیں۔

طرفہ: ۴۵۳۱۔

۵۳۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ اِبْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ

۵۳۴۵: محمد بن کثیر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سفیان (ثوری) سے، سفیان نے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم سے روایت کی کہ حُمَید بن نافع نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت زینب بنت

أُمِّ حَبِيْبَةَ إِبْنَةِ أَبِي سُفْيَانَ لَمَّا جَاءَهَا نَعِيُّ أَبِيْهَا دَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ مَا لِي بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا.

امّ سلمہؓ سے، حضرت زینبؓ نے حضرت امّ حبیبہ بنت ابی سفیانؓ سے روایت کی کہ جب اُن کو اُن کے باپ کی موت کی خبر ملی تو انہوں نے خوشبو منگائی اور اپنے بازوؤں پر ہاتھ پھیر کر لگائی اور کہنے لگیں: مجھے تو خوشبو کی ضرورت نہ تھی اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ کسی عورت کے لئے بھی کہ جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتی ہو جائز نہیں کہ وہ میت پر تین رات سے زیادہ سوگ کرے مگر اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے۔

أطرافہُ: ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۵۳۳۴، ۵۳۳۹۔

تشریح: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا: اور تم میں سے جن (لوگوں) کی روح قبض کرلی جاتی ہے اور وہ (اپنے پیچھے) بیویاں چھوڑ جاتے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر چار ماہ دس دن کی عدّت گذرنے کے بعد عورتیں اپنے مستقبل کے متعلق کوئی قدم اٹھائیں۔ تو مردوں پر تو کوئی گناہ نہ ہوگا لیکن عورتوں پر گناہ ہوگا کیونکہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ (البقرة: ۲۴۱) یعنی عورتوں کو اپنے گھروں سے ایک سال تک کوئی شخص نکالنے کا مجاز نہیں۔ لیکن میرے نزدیک یہ بات درست نہیں کہ ایسی صورت میں عورتوں پر گناہ ہے کیونکہ اسی آیت میں اس کے بعد بِالْمَعْرُوْفِ کا لفظ آیا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ اگر وہ نکاح ثانی کرلیں تو یہ صرف جائز ہی نہیں بلکہ ایک پسندیدہ اور قابل ستائش فعل ہے۔ اگر گناہ ہوتا تو بِالْمَعْرُوْفِ کے الفاظ استعمال نہ کئے جاتے۔ کیونکہ معروف کے معنے رائج الوقت قانون یا فطرتی جذبہ یا عقلِ عامہ کے مطابق کسی کام کے کرنے کے ہوتے ہیں۔ اور جو کام قانون کے مطابق ہو یا فطرتی جذبہ کے مطابق ہو یا انسانی عقل اس کا تقاضا

کرتی ہو اس کام کو کوئی دانا شخص بُرا قرار نہیں دے سکتا۔ درحقیقت یہ آیت ان لوگوں کے لئے زجر ہے جو بیوہ عورتوں کو نکاح ثانی سے روکتے ہیں۔ فرماتا ہے: اگر وہ نکاح کرلیں تو کیا تم پر کوئی گناہ ہے۔ یعنی ہرگز کوئی گناہ نہیں۔ پھر تم انہیں نکاح سے کیوں روکتے ہو۔ وہ اپنے نفوس کے متعلق جو کچھ فیصلہ کریں اس کا وہ حق رکھتی ہیں۔ ہاں اس میں یہ اشارہ ضرور پایا جاتا ہے کہ اگر وہ کوئی غیر معروف کام کریں اور حکّام و اولیاء انہیں نہ روکیں تو یہ گناہ ہوگا۔

بیوہ کے لئے چار ماہ دس دن کی مدت مقرر کرنے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ اگر عورت حاملہ ہو تو اس عرصہ میں جنین میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے اور اسے حمل کا یقینی طور پر علم ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں ضروری ہوتا ہے کہ وہ نکاح کے لئے وضع حمل تک انتظار کرے۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ... جلد ۲ صفحہ ۵۲۹، ۵۳۰)

بَاب ٥١: مَهْرُ الْبَغِيِّ وَالنِّكَاحُ الْفَاسِدُ

رنڈی کا مہر اور نکاح فاسد

وَقَالَ الْحَسَنُ إِذَا تَزَوَّجَ مُحَرَّمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا وَلَهَا مَا أَخَذَتْ وَلَيْسَ لَهَا غَيْرُهُ. ثُمَّ قَالَ بَعْدُ لَهَا صَدَاقُهَا.

حسن (بصری) نے کہا: اگر کسی نے اُس عورت سے نکاح کرلیا جس سے نکاح کرنا حرام ہے اور اسے علم نہیں تو اُن کو علیحدہ کردیا جائے اور جو اُس (عورت) نے (مال) لیا اُس کا ہوگا اور اس کے سوا اس کو کچھ نہیں ملے گا۔ پھر اس کے بعد انہوں نے یہ فتویٰ دیا اُس کو اُس کا مہر دیا جائے گا۔

٥٣٤٦: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

۵۳۴۶: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زُہری سے، زُہری نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے، ابوبکر نے حضرت ابومسعود (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی

وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور کاہن کی شیرینی اور رنڈی کی خرچی سے روکا۔

أطرافهُ: ٢٢٣٧، ٢٢٨٢، ٥٧٦١۔

٥٣٤٧: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ. وَنَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِّ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرِيْنَ.

۵۳۴۷: آدم (بن ابی ایاس) نے ہمیں بتایا۔ شعبہ نے ہم سے بیان کیا۔ عون بن ابی جُحَیفہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گودنے اور گدوانے والی اور سود خور اور سود کھلانے والے پر لعنت کی۔ اور کتے کی قیمت اور رنڈی کی کمائی سے روکا۔ اور تصویر بنانے والوں پر لعنت کی۔

أطرافهُ: ٢٠٨٦، ٢٢٣٨، ٥٩٤٥، ٥٩٦٢۔

٥٣٤٨: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ.

۵۳۴۸: علی بن جعد نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد بن جُحادہ سے، محمد نے ابوحازم (سلمان اشجعی) سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈیوں کی (حرام) کمائی سے روکا۔

طرفهُ: ٢٢٨٣۔

بَاب ٥٢: الْمَهْرُ لِلْمَدْخُوْلِ عَلَيْهَا

جس عورت سے مباشرت کی جائے، اس کو مہر دینا

وَكَيْفَ الدُّخُوْلُ أَوْ طَلَّقَهَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ وَالْمَسِيْسِ.

اور دخول سے کیا مراد ہے یا دخول اور مساس سے پہلے اس کو طلاق دے دی۔

٥٣٤٩: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ

۵۳۴۹: عمرو بن زُرارہ نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل (بن علیہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے

سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ. فَقَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا. فَقَالَ اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ فَأَبَيَا. فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. قَالَ أَيُّوْبُ فَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ فِي الْحَدِيْثِ شَيْءٌ لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ. قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي. قَالَ لَا مَالَ لَكَ. إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ.

ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے سعید بن جبیر سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمرؓ سے پوچھا: ایک شخص نے اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائی ہو؟ تو انہوں نے کہا: نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے مرد عورت میں علیحدگی کرادی اور فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ تو انہوں نے نہ مانا۔ آپؐ نے پھر فرمایا: اللہ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ تو پھر کیا تم میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟ تو انہوں نے نہ مانا۔ تب آپؐ نے ان کو جدا کر دیا۔ ایوب نے کہا کہ عمرو بن دینار مجھ سے کہتے تھے: اس حدیث میں ایک بات ہے میں تمہیں اس کو بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ انہوں نے کہا: اس شخص نے کہا: میرا مال مجھے واپس ملنا چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم سچے بھی ہو تو تمہارا کوئی مال نہیں کیونکہ تم اس سے تعلق قائم کر چکے ہو۔ اور اگر تم جھوٹے ہو تو پھر یہ مال تم سے اور بھی زیادہ دور ہے۔

أطرافهُ: ۵۳۱۱، ۵۳۱۲، ۵۳۵۰۔

بَاب۵۳: الْمُتْعَةُ لِلَّتِي لَمْ يُفْرَضْ لَهَا

اس عورت کو فائدہ دینا جس کا مہر نہ ٹھہرایا گیا ہو

لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ أَوْ

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم عورتوں کو اس وقت بھی طلاق دے دو جبکہ تم

تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً إِلَى قَوْلِهِ بَصِيْرٌ ○ (البقرة: ۲۳۷، ۲۳۸)

نے اُن کو چھوا تک نہ ہو یا مہر نہ مقرر کیا ہو۔ اور (چاہیے کہ اس صورت میں) تم انہیں مناسب طور پر کچھ سامان دے دو۔ (یہ امر) دولت مند پر اُس کی طاقت کے مطابق (لازم ہے) اور نادار پر اس کی طاقت کے مطابق۔ (ہم نے ایسا کرنا) نیکوکاروں پر واجب (کر دیا) ہے۔ اور اگر تم انہیں قبل اس کے کہ تم نے انہیں چھُوا ہو لیکن مہر مقرر (کر دیا) ہو طلاق دے دو تو (اس صورت میں) جو (مہر) تم نے مقرر کیا ہو اُس کا آدھا (اُن کے سپرد کرنا) ہو گا سوائے اس (صورت) کے کہ وہ (عورتیں) معاف کر دیں یا وہ (شخص) معاف کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح (کا) باندھنا ہو اور تمہارا معاف کر دینا تقویٰ کے زیادہ قریب ہے، اور تم آپس میں (معاملہ کرتے وقت) احسان کو نہ چھوڑا کرو، (اور یاد رکھو کہ) جو کچھ تم کرتے ہو اللہ (اسے) یقیناً دیکھتا ہے۔

وَ قَوْلُهُ وَ لِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ○ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (البقرة: ۲۴۲، ۲۴۳) وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُلَاعَنَةِ مُتْعَةً حِيْنَ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا.

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اور جن عورتوں کو طلاق دی جائے اُنہیں بھی (اپنے) حالات کے مطابق کچھ سامان دینا ضروری ہے۔ یہ بات (ہم نے) متقیوں پر واجب (کر دی) ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہارے (فائدہ کے) لیے کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم سمجھو۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان میں فائدہ دینے کا ذکر نہیں کیا جبکہ اُس کے خاوند نے اُس کو طلاق دی۔

٥٣٥٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا. قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَالِي. قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ وَأَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا.

أطرافهُ: ٥٣١١، ٥٣١٢، ٥٣٤٩۔

۵۳۵۰: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا۔ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن دینار) سے، عمرو نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں سے فرمایا: تمہارا حساب اب اللہ پر ہے۔ تم میں سے ایک جھوٹا ہے۔ تمہارا اس عورت سے کوئی سروکار نہیں۔ اُس نے کہا: یارسول اللہ! میرا مال؟ آپؐ نے فرمایا: تمہارا کوئی مال نہیں اگر تم نے اس کے متعلق سچ کہا ہے تو وہ اس معاہدہ کے عوض میں ہے جس کی رُو سے تم نے اس کی شرمگاہ کو اپنے لئے حلال سمجھا۔ اور اگر تم نے اس کے متعلق جھوٹ کہا ہے تو پھر یہ مال تمہارے لئے اور بھی زیادہ دور ہے۔ اس سے اب تم کو کچھ نہیں ملنا چاہیے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

٦٩- كِتَابُ النَّفَقَاتِ

بَاب ١: فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ

بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ○ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (البقرة: ٢٢٠، ٢٢١) وَقَالَ الْحَسَنُ الْعَفْوُ الْفَضْلُ.

اور اللہ عزوجل کا فرمانا: وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں۔ تو کہہ جو بچ رہے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم دنیا اور آخرت کے متعلق فکر کرو۔ اور حسن نے کہا: عفو سے مراد ہے جو بچ رہے۔

٥٣٥١: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ الْأَنْصَارِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فَقُلْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً.

۵۳۵۱: آدم بن ایاس نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عدی بن ثابت سے، عدی نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن یزید انصاریؓ سے سنا۔ انہوں نے حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت کی۔ (حضرت عبد اللہ بن یزیدؓ کہتے تھے:) میں نے پوچھا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ اس حدیث کو روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی، آپؐ نے فرمایا: اگر مسلمان اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے اور اس میں اس کی نیت اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہو تو وہ (خرچ) اُس کے لئے صدقہ ہوگا۔

أطرافه: ٥٥، ٤٠٠٦-

٥٣٥٢: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ أَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكَ.

۵۳۵۲: اسماعیل (بن ابی اُویس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابوزناد سے، ابوزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (تعالیٰ) فرماتا ہے: ابن آدم خرچ کرو میں تمہیں دیئے جاؤں گا۔

أطرافه: ٤٦٨٤، ٧٤١١، ٧٤١٩، ٧٤٩٦-

٥٣٥٣: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ.

۵۳۵۳: یحییٰ بن قزعہ نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثور بن زید سے، ثور نے ابوالغیث سے، ابوالغیث نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جو بیواؤں اور مسکینوں کے لئے کمارہا ہے (ان کی پرورش کیلئے کوشش کررہا ہے) اس مجاہد کی طرح ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ کررہا ہو یا وہ اس شخص کی طرح ہے جو رات کو عبادت میں کھڑا ہو، دن کو روزے دار ہو۔

أطرافه: ٦٠٠٦، ٦٠٠٧-

٥٣٥٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي وَأَنَا مَرِيْضٌ

۵۳۵۴: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعد بن ابراہیم سے، سعد نے عامر بن سعد سے، عامر نے حضرت سعد (بن ابی وقاص) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری

بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِي مَالٌ أُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا. قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا. قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِي أَيْدِيْهِمْ. وَمَهْمَا أَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ وَلَعَلَّ اللهَ يَرْفَعُكَ يَنْتَفِعُ بِكَ نَاسٌ وَيُضَرُّ بِكَ آخَرُوْنَ.

عیادت کیا کرتے تھے اور میں مکہ میں بیمار تھا۔ میں نے کہا: میری جائیداد ہے۔ کیا میں اپنی تمام جائیداد کی وصیت کردوں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: پھر آدھی؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: تہائی؟ آپؐ نے فرمایا: تہائی۔ اور تہائی بھی بہت ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ تم ان کو محتاج چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پسارتے پھریں۔ اور جتنا بھی تم خرچ کروگے تمہارے لئے صدقہ ہی ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو۔ اور امید ہے کہ اللہ تمہیں (بستر سے) اٹھائے تا کہ کچھ لوگ تمہارے ذریعہ سے نفع حاصل کریں اور کچھ لوگوں کو تمہارے ذریعہ سے نقصان پہنچے۔

أطرافه: ٥٦، ١٢٩٥، ٢٧٤٢، ٢٧٤٤، ٣٩٣٦، ٤٤٠٩، ٥٦٥٩، ٥٦٦٨، ٦٣٧٣، ٦٧٣٣-

تشریح: **فَضْلُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ:** بیوی بچوں پر خرچ کرنے کی فضیلت۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: يَسْـَٔلُوْنَكَ مَا ذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝ (البقرۃ: ۲۲۰) وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ خرچ کریں۔ تو کہہ جو بچ رہے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم فکر کرو۔

مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ: لغت میں عفو کے معنے ہیں:

اَلْعَفْوُ: خِيَارُ الشَّيْءِ وَأَجْوَدُهُ بہتر سے بہتر اور اعلیٰ سے اعلیٰ چیز (۲) مَا يَفْضُلُ عَنِ النَّفَقَةِ وَلَا عَسَرَ عَلَى صَاحِبِهِ فِي اعْطَائِهِ۔ جو کسی کے خرچ سے بچ رہے اور دینے والے کو اس کے دینے میں تنگی محسوس نہ ہو۔ (۳) عَفْوُ الْمَالِ۔ وہ مال جو بغیر سوال کے دیا جائے۔

(أقرب الموارد، باب العین- عفو)

حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ: یہاں تک کہ وہ لقمہ بھی جو تم اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں

ڈالتے ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”حدیث میں آتا ہے کہ خاوند کو چاہئے کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بیوی کے منہ میں لقمہ اگر ڈالتا ہے تو اس کا بھی ثواب ہے۔ اب اس کا مطلب صرف یہ نہیں کہ صرف لقمہ ڈالنا بلکہ بیوی بچوں کی پرورش ہے، ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ ایک مرد کا فرض ہے کہ اپنے گھر کی ذمہ داری اٹھائے۔ لیکن اگر یہی فرض وہ اس نیت سے ادا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے اور خدا کی خاطر میں نے اپنی بیوی، جو اپنا گھر چھوڑ کے میرے گھر آئی ہے، اس کا حق ادا کرنا ہے، اپنے بچوں کا حق ادا کرنا ہے تو وہی فرض ثواب بھی بن جاتا ہے۔ یہ بھی عبادت ہے۔ اگر یہ خیالات ہوں ہر احمدی کے تو آج کل کے جو عائلی جھگڑے ہیں، تُو تکار اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراضگیاں ہیں ان سے بھی انسان بچ جاتا ہے۔ بیوی اپنی ذمہ داریاں سمجھے گی کہ میرے پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے کہ میں خاوند کی خدمت کروں، اس کا حق ادا کروں اور اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر میں یہ کر رہی ہوں گی تو اس کا ثواب ہے۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں فریقوں کو یہ بتایا کہ اگر تم اس طرح کرو تو تمہارا یہ فعل بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی وجہ سے عبادت بن جائے گا۔ اس کا ثواب ملے گا۔ تو یہ چیزیں ہیں جو انسان کو سوچنی چاہئیں اور یہی چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں جو بعض گھروں کو جنت نظیر بنا دیتی ہیں“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ مارچ ۲۰۰۹ء بمقام بیت الفتوح، لندن۔ خطباتِ مسرور جلد ۷ صفحہ ۱۳۶، ۱۳۷)

بَاب ۲: وُجُوْبُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ

بیوی بچوں پر خرچ کرنا ضروری ہے

۵۳۵۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا

۵۳۵۵: عمر بن حفص (بن غیاث) نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا۔ اعمش نے ہم سے بیان کیا کہ ابوصالح (ذکوان) نے ہمیں بتایا، کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَرَكَ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ. تَقُوْلُ الْمَرْأَةُ إِمَّا أَنْ تُطْعِمَنِي وَإِمَّا أَنْ تُطَلِّقَنِي. وَيَقُوْلُ الْعَبْدُ أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي. وَيَقُوْلُ الِابْنُ أَطْعِمْنِي إِلَى مَنْ تَدَعُنِي فَقَالُوْا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا هَذَا مِنْ كِيْسِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سب سے بہتر صدقہ وہ ہے جو ضرورت پوری کرنے کے بعد ہو۔ اور اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہی ہوتا ہے۔ اور پہلے اُن کو دے جن کی تم پرورش کر رہے ہو۔ بیوی کہتی ہے یا تم مجھے کھلاؤ یا مجھے آزاد کردو۔ اور غلام کہتا ہے مجھے کھلاؤ اور مجھ سے کام لو۔ اور بیٹا کہتا ہے مجھے کھانے کو دو مجھ کو کس پر چھوڑے جا رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: ابوہریرہؓ! کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، یہ ابوہریرہؓ کی عقل سے ہی ہے۔

أطرافهُ: ١٤٢٦، ١٤٢٧، ١٤٢٨، ٥٣٥٦۔

٥٣٥٦: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

۵۳۵۶: سعید بن عُفَیر نے ہمیں بتایا، کہا: لیث (بن سعد) نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے (سعید) بن مسیب سے، سعید نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر صدقہ وہی ہے جس کے دینے کے بعد وہ خود محتاج نہ ہو۔ اور پہلے اُن لوگوں کو دو جن کی تم پرورش کر رہے ہو۔

أطرافهُ: ١٤٢٦، ١٤٢٧، ١٤٢٨، ٥٣٥٥۔

تشریح: **وُجُوْبُ النَّفَقَةِ عَلَى الْأَهْلِ وَالْعِيَالِ:** بیوی بچوں پر خرچ کرنا ضروری ہے۔ باب ھذا کی احادیث میں بال بچوں پر خرچ کے علاوہ زیر کفالت افراد پر خرچ کرنے کا بھی ذکر کیا گیا ہے اور اس اہم نکتہ کو بھی بیان کیا گیا ہے کہ انسان کے زیر کفالت افراد کے نان ونفقہ کی ذمہ داری انسان پر اتنی بڑی

ہے کہ اس کو نظر انداز کر کے اسے خدا کی راہ میں ایسا صدقہ کرنے سے روکا گیا ہے جو ورثاء کے لیے تنگی اور غربت کا باعث بنے۔ گویا نیکی یا مذہب کے نام پر زیر کفالت کو حق سے محروم کرنے کی اجازت نہیں دی گئی، اس لیے یہ فیصلہ دیا گیا کہ اسلام کی راہ میں مالی قربانی ایک تہائی سے زیادہ کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر زیر کفالت افراد پر اس کا منفی اثر پڑتا ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مرد عورت کی زندگی کے تمام اقسام آسائش کا متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ (البقرۃ: ۲۳۴) یعنی یہ بات مردوں کے ذمہ ہے کہ جو عورتوں کو کھانے کے لئے ضرورتیں ہوں یا پہننے کے لئے ضرورتیں ہوں وہ سب اُن کے لئے مہیا کریں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مرد عورت کا مربی اور محسن اور ذمہ وار آسائش کا ٹھہرایا گیا ہے اور وہ عورت کے لئے بطور آقا اور خداوند نعمت کے ہے۔ ...مردوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء: ۲۰) یعنی تم اپنی عورتوں سے ایسے حسن سلوک سے معاشرت کرو کہ ہر ایک عقلمند معلوم کر سکے کہ تم اپنی بیوی سے احسان اور مروّت سے پیش آتے ہو۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۸۸)

بَاب۳: حَبْسُ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتُ الْعِيَالِ

آدمی کا اپنے بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ رکھ لینا اور بال بچوں کے اخراجات کیسے ہوں

۵۳۵۷: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ لِي مَعْمَرٌ قَالَ لِي الثَّوْرِيُّ هَلْ سَمِعْتَ فِي الرَّجُلِ يَجْمَعُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ أَوْ بَعْضِ السَّنَةِ قَالَ مَعْمَرٌ فَلَمْ يَحْضُرْنِي. ثُمَّ ذَكَرْتُ حَدِيثًا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ

۵۳۵۷: محمد بن سلام (بیکندی) نے مجھ سے بیان کیا کہ وکیع نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے (سفیان) بن عیینہ سے۔ ابن عیینہ نے کہا کہ مجھ سے معمر نے روایت کی۔ معمر کہتے ہیں: (سفیان) ثوری نے مجھ سے پوچھا: کیا تم نے ایسے شخص کے متعلق کچھ سنا ہے کہ جو اپنے بیوی بچوں کے لئے ان کے ایک سال کا یا ایک سال سے کم کا خرچ جمع رکھتا ہے؟ معمر نے کہا: مجھے کوئی حدیث یاد نہیں۔ پھر

اللهُ عَنْـهُ أَنَّ النَّبِـيَّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ كَـانَ يَبِيْعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَيَحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوْتَ سَنَتِهِمْ.

اس کے بعد مجھ کو وہ حدیث یاد آئی جو ابن شہاب زہری نے ہمیں مالک بن اوس سے، مالک نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے کھجوروں کے باغ بیچا کرتے تھے اور اپنے گھر والوں کے لئے ان کے ایک سال کا خرچ رکھ لیتے تھے۔

أطرافه: ٢٩٠٤، ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٤٨٨٥، ٥٣٥٨، ٦٧٢٨، ٧٣٠٥-

٥٣٥٨: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ حَدِيْثِهِ. فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مَالِكٌ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ إِذْ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُوْنَ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ. قَالَ فَدَخَلُوْا وَسَلَّمُوْا فَجَلَسُوْا ثُمَّ لَبِثَ يَرْفَا قَلِيْلًا فَقَالَ لِعُمَرَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَلَمَّا دَخَلَا سَلَّمَا وَجَلَسَا. فَقَالَ

۵۳۵۸: سعید بن عُفَیر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ لیث (بن سعد) نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ عُقَیل نے مجھے بتایا۔ عُقَیل نے ابن شہاب سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: مجھے مالک بن اَوس بن حدثان نے بتایا۔ اور محمد بن جبیر بن مطعم نے بھی مجھ سے مالک کی حدیث کا کچھ ذکر کیا۔ میں سن کر چلا گیا اور مالک بن اوس کے پاس پہنچا اور اُن سے پوچھا۔ مالک نے کہا: میں چلا گیا اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا۔ اتنے میں ان کا دربان یرفا اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا: کیا آپ حضرت عثمانؓ، حضرت عبد الرحمٰنؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت سعد (بن ابی وقاصؓ) سے ملنا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں۔ انہوں نے کہا: ہاں اور پھر اُس نے اُن کو اندر آنے کی اجازت دی۔ مالک کہتے تھے کہ وہ اندر آئے اور انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس

عَبَّاسٌ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ. فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدُوْا. أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ. يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ. قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ. فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ.

کے بعد یرفا تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ اُس نے حضرت عمرؓ سے کہا: کیا آپ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے ملنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ چنانچہ اس نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی۔ وہ دونوں اندر آئے، سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ حضرت عباسؓ نے کہا: امیر المؤمنین! میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کیجئے۔ دوسرے لوگوں نے یعنی حضرت عثمانؓ اور اُن کے ساتھیوں نے بھی کہا: امیر المؤمنین! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کیجئے اور ایک کو دوسرے سے آرام دیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ٹھہرو۔ میں تم کو اسی اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا وارث کوئی نہیں جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوگا۔ اس سے رسول اللہ ﷺ کی مراد خود اپنے آپ سے ہی تھی۔ اُن لوگوں نے کہا: بے شک آپؐ نے یہ فرمایا۔ اس پر حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا تھا؟ ان دونوں نے کہا: آپؐ نے یہ فرمایا تھا۔

قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهُ

حضرت عمرؓ نے فرمایا: پھر میں تم کو اس جائیداد کی حقیقت بتاتا ہوں۔ اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ اللهُ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ إِلَى قَوْلِهِ قَدِيْرٌ ○(الحشر:۷) فَكَانَتْ هَذِهِ خَالِصَةً لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُوْنَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوْهَا وَبَثَّهَا فِيْكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هَذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هَذَا الْمَالِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ. فَعَمِلَ بِذَلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ ذَلِكَ قَالُوْا نَعَمْ. قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ.

علیہ وسلم کو اس مال سے کچھ ایسے طور سے مخصوص کیا تھا کہ آپؐ کے سوا کسی اور کو یہ حکم نہیں دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو کچھ اللہ نے اُن (برگشتہ لوگوں) کا مال اپنے رسول کو دیا (تم کو معلوم ہی ہے کہ) تم نے اپنے گھوڑے اور اُونٹ اس مال کے حصول کے لیے نہیں دوڑائے تھے۔ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس کا چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ تو یہ جائیدادیں خاص کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں مگر اللہ کی قسم! آپؐ نے ان کو تم سے سنبھال نہیں رکھا اور نہ ہی ان میں اپنے آپ کو تم پر مقدم کیا۔ تم کو بھی ان سے دیا اور تم میں تقسیم کر دیا یہاں تک کہ ان (جائیدادوں) سے یہ مال بچ رہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے اُن کے ایک سال کا خرچ اس مال سے لیا کرتے تھے پھر جو بچ رہتا وہ لیتے اور اس کو وہاں خرچ کرتے جہاں اللہ کا مال خرچ کیا جاتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنی زندگی میں کاربند رہے۔ میں تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم یہ جانتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ سے فرمایا: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا آپ جانتے ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پھر اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ فِيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِيْنَئِذٍ وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيْهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ.

اور حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قائم مقام ہوں اور حضرت ابوبکرؓ نے ان جائیدادوں کو اپنے قبضے میں لیا اور ان میں اسی طرح پر تصرف کرتے رہے جیسے رسول اللہ ﷺ نے تصرف کیا تھا۔ اور حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: آپ دونوں اس وقت خیال کرتے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے (ان جائیدادوں کے متعلق) ایسا ایسا کیا۔ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ ان (جائیدادوں کے مصرف) میں سچے تھے، نیک تھے، صحیح راستے پر تھے، حق پر چلنے والے تھے۔

ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيْعٌ. جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيْبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيْكَ وَأَتَى هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيْبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيْهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهُ إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ وَمِيْثَاقَهُ لَتَعْمَلَانِ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ بِهِ فِيْهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا

پھر اللہ نے حضرت ابوبکرؓ کو وفات دی اور میں نے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کا جانشین ہوں اور میں نے ان کو اپنے قبضے میں دو سال رکھا۔ میں ان میں وہی تصرف کرتا تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے کیا۔ پھر آپ دونوں میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک ہی تھی اور آپ کی رائے متفقہ تھی، آپ (عباسؓ) میرے پاس آئے کہ اپنے بھتیجے کی طرف سے اپنا حصہ مجھ سے مانگنے لگے اور یہ (علیؓ) بھی آئے کہ اپنی بیوی کا حصہ جو اِن کے باپ کی طرف سے ہے، مجھ سے مانگنے لگے۔ میں نے کہا: اگر آپ دونوں چاہیں تو میں یہ جائیداد آپ کے حوالے کئے دیتا ہوں اس شرط پر کہ آپ دونوں کو اللہ کا عہد اور اس کا پختہ پیمان

عَمِلْتُ بِهِ فِيْهَا مُنْذُ وُلِّيْتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيْهَا. فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ. أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ فَقَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ. قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيْهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا.

دینا ہوگا کہ آپ دونوں کو اس جائیداد میں وہی تصرف کرنا ہوگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کیا اور جو تصرف اس میں حضرت ابوبکرؓ نے کیا۔ اور جو میں نے کیا جب سے میں اس کا سرپرست ہوا ورنہ آپ دونوں اس جائیداد کے متعلق مجھ سے گفتگو نہ کریں۔ آپ دونوں نے کہا: اس شرط پر یہ جائیداد ہمارے سپرد کردیں اور میں نے آپ دونوں کو اس شرط پر دے دی۔ میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا میں نے یہ جائیداد اس شرط پر ان دونوں کے حوالے نہیں کی تھی؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ مالک بن اوس کہتے تھے: پھر حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے: میں آپ دونوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا میں نے یہ جائیداد آپ دونوں کے حوالے اس شرط پر کی تھی؟ ان دونوں نے کہا: ہاں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: کیا پھر آپ دونوں مجھ سے اس کے سوا کچھ اور فیصلہ چاہتے ہو؟ اس ذات کی قسم ہے جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں اس کے سوا اور کوئی فیصلہ میں اس (جائیداد) کے متعلق نہیں کروں گا یہاں تک کہ وہ گھڑی بھی برپا ہوجائے پس اگر آپ دونوں اس کے بندوبست سے عاجز آگئے ہیں تو اس کو میرے حوالے کر دیں میں آپ کی بجائے اس کا انتظام کروں گا۔

أطرافهُ: ٢٩٠٤، ٣٠٩٤، ٤٠٣٣، ٤٨٨٥، ٥٣٥٧، ٦٧٢٨، ٧٣٠٥۔

تشریح: حَبْسُ الرَّجُلِ قُوْتَ سَنَةٍ عَلَى أَهْلِهِ: آدمی کا اپنے بیوی بچوں کے لئے ایک سال کا خرچ رکھ لینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے نتیجے میں جب اموال دیئے تو آپؐ اپنے گھروں کے لیے ایک سال کا غلّہ وغیرہ رکھ لیا کرتے تھے۔ یہ طریق حوادثِ زمانہ سے آنے والی قحط سالی و دیگر ناموافق حالات میں افرادِ خانہ کی بقاء کے لیے انتہائی اہم قدم ہے۔ اس مضمون کا ذکر سورۂ یوسف میں بھی آتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کے ایک فرد کو خواب کے ذریعہ اس متوقع قحط سالی سے پہلے غلّہ کی حفاظت کا پیغام دیا جسے حضرت یوسف علیہ السلام نے تعبیر کے ذریعہ اس قوم کے سامنے کھول کر بیان کیا۔ یہ صورت دیہاتی تمدن میں بھی نظر آتی ہے کہ لوگ سال بھر کے لیے گندم اور چاول وغیرہ محفوظ کر لیتے ہیں۔ یہ طریق ہمیں نظامِ جماعت میں بھی دکھائی دیتا ہے۔ جماعت اپنے کارکنان کے لیے سال بھر کی گندم اور چاول وغیرہ کا انتظام کر دیتی ہے۔ خلفائے سلسلہ نے بالعموم اور بطور خاص سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے بدلتے ہوئے حالات اور متوقع ایٹمی جنگ وغیرہ کے امکانات کو سامنے رکھتے ہوئے متعدد بار احبابِ جماعت کو کم از کم دو ماہ کا راشن گھروں میں محفوظ رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ سوچ بعض دیگر ترقی یافتہ اقوام میں بھی نظر آتی ہے۔ حالاتِ حاضرہ جاننے والے اس کا بخوبی علم رکھتے ہیں۔

بَاب ٤ : نَفَقَةُ الْمَرْأَةِ إِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ

عورت کا خرچ کرنا جبکہ اس سے خاوند غائب ہو اور بچے کا خرچ

٥٣٥٩ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيْكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ.

۵۳۵۹: (محمد) بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ یونس (بن یزید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی کہ عروہ نے مجھے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں: ہند بنت عتبہ آئیں اور کہنے لگیں: یارسول اللہ! ابوسفیانؓ ایک بہت ہی بخیل شخص ہے۔ کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال میں سے اپنے بال بچوں کو کھلاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں مگر دستور کے موافق ہو۔

أطرافه: ٢٢١١، ٢٤٦٠، ٣٨٢٥، ٥٣٦٤، ٥٣٧٠، ٦٦٤١، ٧١٦١، ٧١٨٠۔

۵۳۶۰: حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِهِ.

۵۳۶۰: یحیٰ (بن جعفر) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرزاق نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے معمر (بن راشد) سے، معمر نے ہمام (بن منبہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: اگر عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اُس کے حکم کے خرچ کرے تو اس کے خاوند کو بھی اس خرچ کا آدھا ثواب ملے گا۔

أطرافہ: ۲۰۶٦، ۵۱۹۲، ۵۱۹۵۔

باب ۵

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ إِلَى قَوْلِهِ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ (البقرة:۲۳۴)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں (یہ ہدایت) ان کے لئے (ہے) جو دودھ پلانے (کے کام) کو (اس کی مقررہ مدت تک) پورا کرنا چاہیں۔ اور جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ حسب دستور ان (دودھ پلانے والیوں) کا کھانا اور ان کی پوشاک ہے۔ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالی جاتی۔ کسی والدہ کو اپنے بچہ کے ذریعہ سے دکھ نہ دیا جائے اور نہ باپ کو اس کے بچہ کی وجہ سے (دکھ دیا جائے) اور وارث پر (بھی) ایسا ہی (کرنا لازم) ہے اور اگر وہ دونوں آپس کی رضامندی اور باہمی مشورہ کے ساتھ دودھ چھڑانا چاہیں تو (اس میں) ان پر کوئی گناہ نہیں اور اگر تم اپنے بچوں کو (کسی دوسری عورت سے) دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کوئی گناہ نہیں جب تم وہ (معاوضہ) جو تم نے دینا کیا ہے مناسب طور پر ادا کر دو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے یقیناً دیکھتا ہے۔

وَقَالَ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا اور فرمایا: اس کو اٹھائے رکھنا اور اس کا دودھ چھڑانا

(الأحقاف:١٦) وَقَالَ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ أُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ إِلَى قَوْلِهِ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝
(الطلاق:٧، ٨)

تیس مہینوں میں ہوتا ہے۔ اور فرمایا: اور اگر تم تکلیف میں ہو تو پھر اس کو دوسری عورت دودھ پلائے گی۔ چاہیے کہ کشائش والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جو مالدار نہیں ہے وہ اللہ کے دیئے کے مطابق خرچ کرے۔ اللہ کسی نفس کو ایسے ہی احکام نہیں دیتا جو اُس کی طاقت سے بڑھ کر ہوں بلکہ ایسے ہی احکام دیتا ہے جن کے پورا کرنے کی توفیق بھی اُن کو بخشی ہو۔ چنانچہ اگر کوئی شخص خدا کے حکم پر عمل کرتے ہوئے دودھ پلانے والی عورت کی مزدوری صحیح طور پر دے گا تو اگر وہ تنگی کی حالت میں بھی ہے تو اللہ اس کے بعد اس کے لیے فراخی کی حالت پیدا کر دے گا۔

وَقَالَ يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَذٰلِكَ أَنْ تَقُوْلَ الْوَالِدَةُ لَسْتُ مُرْضِعَتَهُ وَهِيَ أَمْثَلُ لَهُ غِذَاءً وَأَشْفَقُ عَلَيْهِ وَأَرْفَقُ بِهِ مِنْ غَيْرِهَا فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَأْبَى بَعْدَ أَنْ يُعْطِيَهَا مِنْ نَفْسِهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ لِلْمَوْلُوْدِ لَهُ أَنْ يُضَارَّ بِوَلَدِهِ وَالِدَتَهُ فَيَمْنَعَهَا أَنْ تُرْضِعَهُ ضِرَارًا لَهَا إِلَى غَيْرِهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَسْتَرْضِعَا عَنْ طِيْبِ نَفْسِ الْوَالِدِ وَالْوَالِدَةِ. فَإِنْ

اور یونس نے زُہری سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے کہ والدہ کو اس کے بچے کی وجہ سے تکلیف دی جائے اور اس سے یہ مراد ہے کہ والدہ کہے کہ میں اس کو دودھ نہیں پلاؤں گی حالانکہ ماں کا دودھ اس کے لئے بہتر غذا ہے اور ماں دوسرے کی نسبت اس پر زیادہ شفقت کرنے والی اور اس سے زیادہ محبت رکھنے والی ہے تو اُس کو نہیں چاہیے کہ وہ اس کے بعد انکار کرے جبکہ وہ شخص اپنی طرف سے اُس کو وہ حق دیتا ہے جو اللہ نے اس پر مقرر کیا۔ اور جس کا وہ بچہ ہے اس کو بھی نہیں چاہیے کہ اپنے بچے کی وجہ سے اس کی والدہ کو تکلیف دے یعنی اس کے بچے کو دودھ پلانے سے

أَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا بَعْدَ أَنْ يَّكُونَ ذَلِكَ عَنْ تَرَاضٍ مِنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ. فِصٰلُهٗ (الأحقاف:١٦) فِطَامُهُ.

روکے۔ اس کو دکھ دینے کے لئے دوسری کو مقرر کرے۔ ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ ماں باپ دونوں اپنی خوشی سے کسی دوسرے سے دودھ پلوائیں، جب وہ باہمی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑوانا چاہیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں جبکہ انہوں نے یہ اپنی رضامندی اور مشورہ سے کیا ہے۔ فِصٰلُهٗ کے معنی ہیں بچے کا دودھ چھڑانا۔

بَاب٦: عَمَلُ الْمَرْأَةِ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت کا اپنے خاوند کے گھر میں کام کاج کرنا

٥٣٦١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهِ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى وَبَلَغَهَا أَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيقٌ فَلَمْ تُصَادِفْهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ. فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ. قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ فَقَالَ عَلَى مَكَانِكُمَا فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِي وَبَيْنَهَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى بَطْنِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلَى خَيْرٍ مِمَّا

۵۳۶۱: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحیٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے حَکَم (بن عتیبہ) نے بیان کیا۔ حَکَم نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) حضرت علیؓ نے ہم سے بیان کیا کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپؐ سے اس تکلیف کا شکوہ کیا، جو چکّی سے اُن کے ہاتھوں کو ہوتی تھی۔ اور حضرت فاطمہؓ کو یہ خبر پہنچی تھی کہ آپؐ کے پاس لونڈی غلام آئے ہیں تو حضرت فاطمہؓ نے اتفاق سے آپؐ کو نہ پایا اور انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اس کا ذکر کیا۔ جب آپؐ آئے تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ کو بتایا۔ حضرت علیؓ کہتے تھے: اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَوْ أَوَيْتُمَا إِلَى فِرَاشِكُمَا فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ.

پاس آئے اور ہم اپنے بستروں میں لیٹ گئے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے: آپؐ نے فرمایا: اپنی جگہ ہی رہو۔ آپؐ آئے اور میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک میں نے اپنے پیٹ پر محسوس کی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تم دونوں کو ایسی بات نہ بتاؤں جو اس سے بہتر ہے جو تم نے مانگا ہے۔ جب تم اپنے بستروں میں لیٹنے لگو یا (فرمایا:) جب تم اپنے بچھونے پر آرام کرو تو تینتیس بار سبحان اللہ، تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو، یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

أطرافهُ: ٣١١٣، ٣٧٠٥، ٥٣٦٢، ٦٣١٨۔

بَاب٧: خَادِمُ الْمَرْأَةِ

عورت کا نوکر

٥٣٦٢: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيْدَ سَمِعَ مُجَاهِدًا سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَام أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكِ مِنْهُ تُسَبِّحِيْنَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتَحْمَدِيْنَ اللهَ

٥٣٦٢: (عبد اللہ بن زبیر) حُمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ (انہوں نے کہا:) عبید اللہ بن ابی یزید نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے مجاہد سے سنا۔ (انہوں نے کہا:) میں نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے سنا۔ وہ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے بیان کرتے تھے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپؐ سے خادم مانگنے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو تمہارے

ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ وَتُكَبِّرِيْنَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِيْنَ. ثُمَّ قَالَ سُفْيَانُ إِحْدَاهُنَّ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُوْنَ، فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ. قِيْلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّيْنَ.

لئے خادم سے بہتر ہو؟ جب تم سونے لگو تو اس وقت تینتیس بار اللہ کی تسبیح بیان کرو اور تینتیس بار اللہ کی حمد بیان کرو اور چونتیس بار اللہ کی بڑائی بیان کرو۔ پھر اس کے بعد سفیان (بن عیینہ) نے کہا کہ ان تین باتوں میں سے ایک چونتیس بار ہے۔ (اور حضرت علیؓ کہتے تھے کہ) میں نے پھر اس کے بعد ان باتوں کو نہیں چھوڑا۔ ان سے پوچھا گیا: صفین کی رات میں بھی نہیں؟ انہوں نے کہا: صفین کی رات میں بھی نہیں۔

أطرافه: ٣١١٣، ٣٧٠٥، ٥٣٦١، ٦٣١٨

بَاب٨: خِدْمَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ

مرد کا اپنے گھر والوں کی خدمت کرنا

٥٣٦٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْبَيْتِ قَالَتْ كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ خَرَجَ.

۵۳۶۳: محمد بن عرعرہ نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حکم بن عتیبہ سے، حکم نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے اَسود بن یزید سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپؐ اپنے گھر والوں کے کام کاج میں رہتے جب اذان سنتے تو باہر جاتے۔

أطرافه: ٦٧٦، ٦٠٣٩۔

بَاب ۹: إِذَا لَمْ يُنْفِقِ الرَّجُلُ فَلِلْمَرْأَةِ أَنْ تَأْخُذَ بِغَيْرِ عِلْمِهِ مَا يَكْفِيهَا وَوَلَدَهَا بِالْمَعْرُوفِ

اگر مرد (عورت کو) خرچ نہ دے تو عورت کے لئے جائز ہے کہ اس کے علم کے بغیر جو اس کے اور اس کے بچوں کے لئے کافی ہو دستور کے مطابق لے

٥٣٦٤: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِي مَا يَكْفِيْنِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ. فَقَالَ خُذِي مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ.

۵۳۶۴: محمد بن مثنیؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ ہند بنت عتبہؓ نے کہا: یا رسول اللہ! ابوسفیانؓ بہت بخیل شخص ہے اور مجھے اتنا نہیں دیتا جو میرے اور میرے بچوں کے لئے کافی ہو مگر جو میں اُس کے علم کے بغیر اس سے لے لوں۔ آپؐ نے فرمایا: جو تمہیں اور تمہارے بچوں کو کافی ہو وہ دستور کے مطابق لے لیا کرو۔

أطرافه: ٢٢١١، ٢٤٦٠، ٣٨٢٥، ٥٣٥٩، ٥٣٧٠، ٦٦٤١، ٧١٦١، ٧١٨٠۔

بَاب ١٠: حِفْظُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ

عورت کا جو اُس کے خاوند کا مال ہے اور جو خرچ کرنے کے لئے دیا گیا ہے اُس کی پورے طور پر نگرانی رکھنا

٥٣٦٥: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

۵۳۶۵: علی بن عبد اللہ نے ہمیں بتایا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہم سے بیان کیا۔ (عبد اللہ) بن طاؤس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے اور ابوزناد سے، انہوں نے اعرج سے، اعرج نے

وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْآخَرُ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ. وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ عورتیں جو اونٹ پر سواری کرتی ہیں ان میں سے نہایت اچھی عورتیں قریش کی عورتیں ہیں۔ اور ایک راوی نے یہ کہا: قریش کی صالح عورتیں ہیں جو بچوں پر جب چھوٹے ہوں بہت مہربان ہوتی ہیں اور خاوند کا جو مال ہے اس کی نہایت خوبی سے نگرانی رکھتی ہیں۔ اور حضرت معاویہؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی ذکر کیا جاتا ہے، ان دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کی۔

أطرافه: ٣٤٣٤، ٥٠٨٢۔

تشریح: حِفْظُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي ذَاتِ يَدِهِ وَالنَّفَقَةِ: عورت کا جو اُس کے خاوند کا مال ہے اور جو خرچ کرنے کے لئے دیا گیا ہے اُس کی پورے طور پر نگرانی رکھنا۔ اسلام نے عورت کو مرد کے مال کی جہاں محافظ بنایا ہے وہاں مرد کے لیے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ وہ بیوی بچوں کی ضروریات کو پورا کرے۔ اگر مرد باوجود کوشش اور توجہ دلانے کے اس امر کا لحاظ نہ رکھے تو اسلام نے عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنی اور بچوں کی جائز ضروریات کے لیے خاوند کے مال میں سے کچھ لے لے۔ حدیث میں "معروف" کا لفظ بیان کر کے عورت کو یہ تنبیہ کی گئی ہے کہ صرف اتنا ہی لینے کی اجازت ہے جو عرفِ عام میں حقیقی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہو، نہ یہ کہ اس نام پر وہ خاوند کے مال کو ضائع کر دے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"ایک بیوی کی حیثیت سے وہ اپنے خاوند سے کامل وفا کرنے والی ہو گی۔ خاوند کے گھر کی نگران ہو گی۔ اس کے مال کو ضائع کرنے کی بجائے اس کا صحیح مصرف کرنے والی ہو گی۔ کئی ایسی عورتیں ہیں جو تقویٰ پر چلنے والی ہیں یا تقویٰ کے ساتھ ساتھ عقل سے بھی چلنے والی ہیں، جو باوجود تھوڑی آمد کے اپنے خاوند سے ملنے والی رقم میں سے کچھ نہ کچھ بچا لیتی ہیں اور جمع کرتی جاتی ہیں اور بعض دفعہ مشکل حالات میں خاوند کو دے دیتی ہیں۔ خاوند کو تو نہیں پتہ ہوتا کہ کیا بچت ہو رہی ہے؟ اب وہ اُس کے مال کی اِس طرح غیب میں حفاظت کر رہی ہیں یا اگر اُن کو ضرورت ہے تو خاوند کو بتا کر اُس کا استعمال کر لیتی ہیں۔ اپنی اولاد کی صحیح نگرانی

کرتی ہیں اور یہ اولاد کی نگرانی صرف خاوند کی اولاد ہونے کی وجہ سے نہیں ہو رہی ہوتی بلکہ اِس لئے ہو رہی ہوتی ہے اور یہ بھی ایک بہت بڑی وجہ ہوتی ہے کہ یہ قوم کی امانت ہیں۔ یہ جماعت کی امانت ہیں۔"

(جلسہ سالانہ یوکے، خطاب از مستورات فرمودہ ۳۱؍ جولائی ۲۰۱۰ء۔ مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل ۱۱؍ مارچ ۲۰۱۱ء)

بَاب ۱۱: كِسْوَةُ الْمَرْأَةِ بِالْمَعْرُوفِ

عورت کو دستور کے مطابق کپڑے دینا

٥٣٦٦: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ آتَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَبِسْتُهَا فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي.

۵۳۶۶: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: عبدالملک بن میسرہ نے مجھے خبر دی۔ انہوں نے کہا: میں نے زید بن وہب سے سنا۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ریشمی جوڑا لائے۔ میں نے اس کو پہنا تو میں نے آپؐ کے چہرے میں غصہ دیکھا۔ پھر میں نے اس کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

أطرافه: ٢٦١٤، ٥٨٤٠۔

بَاب ۱۲: عَوْنُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهِ

عورت کا اپنے خاوند کی اولاد کی پرورش میں مدد کرنا

٥٣٦٧: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعَ

۵۳۶۷: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن دینار) سے، عمرو نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میرے باپ

بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ. فَقَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا. قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَتُصْلِحُهُنَّ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْ خَيْرًا.

فوت ہو گئے اور وہ سات بیٹیاں یا کہا: نو بیٹیاں چھوڑ گئے۔ میں نے ایک ثیبہ (بیوہ) عورت سے نکاح کیا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جابرؓ! نکاح کر لیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپؐ نے پوچھا: باکرہ سے یا ثیبہ سے؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ ثیبہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: لڑکی سے کیوں نہ کیا؟ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی اور تم اس سے ہنستے اور وہ تم سے ہنستی۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے: میں نے آپؐ سے کہا: حضرت عبداللہؓ وفات پا گئے اور کچھ بیٹیاں چھوڑ گئے اور میں نے ناپسند کیا کہ میں اُن کے پاس اُن جیسی لے آؤں۔ اس لئے میں نے ایسی عورت سے نکاح کیا جو اُن کی پرورش کرے اور اُن کی اصلاح کرے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ برکت دے یا (فرمایا:) اللہ تجھے بھلائی عطا فرمائے۔

أطرافه: ٤٤٣، ١٨٠١، ٢٠٩٧، ٢٣٠٩، ٢٣٨٥، ٢٣٩٤، ٢٤٠٦، ٢٤٧٠، ٢٦٠٣، ٢٦٠٤، ٢٧١٨، ٢٨٦١، ٢٩٦٧، ٣٠٨٧، ٣٠٨٩، ٣٠٩٠، ٤٠٥٢، ٥٠٧٩، ٥٠٨٠، ٥٢٤٣، ٥٢٤٤، ٥٢٤٥، ٥٢٤٦، ٥٢٤٧، ٦٣٨٧۔

بَاب۱۳: نَفَقَةُ الْمُعْسِرِ عَلَى أَهْلِهِ

تنگ دست کا اپنی بیوی کو خرچ دینا

٥٣٦٨: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

۵۳۶۸: احمد بن یونس نے ہمیں بتایا کہ ابراہیم بن سعد نے ہم سے بیان کیا۔ ابن شہاب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حُمید بن عبدالرحمٰن سے، حمید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے

أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَلِمَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ فَأَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَيْسَ عِنْدِي قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا أَجِدُ. فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ قَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ تَصَدَّقْ بِهَذَا قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللهِ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَأَنْتُمْ إِذًا.

روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: میں ہلاک ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں؟ اس نے کہا: رمضان میں بیوی سے مباشرت کر بیٹھا۔ آپؐ نے فرمایا: پھر ایک گردن آزاد کر دو۔ اُس نے کہا: میرے پاس نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا: لگاتار دو مہینے کے روزے رکھو۔ اُس نے کہا: میں نہیں رکھ سکتا۔ آپؐ نے فرمایا: تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ اُس نے کہا: میں اس کی بھی طاقت نہیں رکھتا۔ اتنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تھیلا لایا گیا جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ کہنے لگا: یہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ صدقہ میں دے دو۔ اس نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا اُسے جو ہم سے زیادہ محتاج ہو؟ اس ذات کی قسم، جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے (مدینہ کے) دو پتھریلے میدانوں میں کوئی گھر والے ایسے نہیں جو ہم سے زیادہ محتاج ہوں۔ یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپؐ کے دانت ظاہر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: تب تو تم ہی زیادہ مستحق ہو۔

أطرافه: ١٩٣٦، ١٩٣٧، ٢٦٠٠، ٦٠٨٧، ٦١٦٤، ٦٧٠٩، ٦٧١٠، ٦٧١١، ٦٨٢١۔

بَاب ١٤ : وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ (البقرة: ٢٣٤)

وارث پر بھی ایسا ہی حق ہے

وَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْهُ شَيْءٌ. وَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَآ اَبْكَمُ إِلَى قَوْلِهِ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ (النحل: ٧٧)

اور کیا عورت پر بھی کچھ ایسا ہی لازم ہے۔ (اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:) اور اللہ دو اور شخصوں کی حالت (بھی) بیان کرتا ہے جن میں سے ایک (تو) گونگا ہو جو کسی بات کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ اپنے مالک پر بے فائدہ بوجھ ہو جدھر بھی (اس کا آقا) اُسے بھیجے (وہ) کوئی بھلائی (کما کر) نہ لائے (پس) کیا وہ (شخص) اور وہ (دوسرا) شخص جو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہو اور وہ (خود بھی) سیدھی راہ پر (قائم) ہو باہم برابر ہو سکتے ہیں؟

٥٣٦٩: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ إِبْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لِي مِنْ أَجْرٍ فِي بَنِي أَبِي سَلَمَةَ أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْهِمْ وَلَسْتُ بِتَارِكَتِهِمْ هَكَذَا وَهَكَذَا إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ. قَالَ نَعَمْ لَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ.

۵۳۶۹: موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں بتایا کہ وہیب (بن خالد) نے ہم سے بیان کیا۔ ہشام (بن عروہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ سے، حضرت زینبؓ نے حضرت امّ سلمہؓ سے روایت کی۔ (وہ کہتی تھیں:) میں نے پوچھا: یارسول اللہ! کیا مجھے ابوسلمہؓ کے بیٹوں کی وجہ سے کچھ ثواب ملے گا؟ اگر میں اُن پر کچھ خرچ کروں۔ اور میں اُن کو یوں ہی تو چھوڑنے کی نہیں، وہ بھی میرے بیٹے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں تمہیں اس کا ثواب ملے گا جو تم اُن پر خرچ کرو۔

طرفہ: ١٤٦٧۔

٥٣٧٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هِنْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ مَا يَكْفِيْنِي وَبَنِيَّ قَالَ خُذِي بِالْمَعْرُوْفِ.

۵۳۷۰: محمد بن یوسف (فریابی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن سعید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ ہندؓ نے کہا: یا رسول اللہ! ابوسفیان بہت ہی کنجوس شخص ہے۔ کیا مجھ پر گناہ ہوگا اگر میں اس کے مال سے اتنا لے لوں جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کافی ہو؟ آپؐ نے فرمایا: دستور کے مطابق لے لو۔

أطرافه: ٢٢١١، ٢٤٦٠، ٣٨٢٥، ٥٣٥٩، ٥٣٦٤، ٦٦٤١، ٧١٦١، ٧١٨٠۔

بَاب ١٥: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا: جس نے قرض وغیرہ کا کوئی بوجھ یا بے کس بال بچے چھوڑے تو اُن کی ذمہ داری مجھ پر ہے

٥٣٧١: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ

۵۳۷۱: یحيٰ بن بُکَیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عُقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے ابوسلمہ سے، ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے شخص کا جنازہ لایا جاتا جو ایسی حالت میں فوت ہو جاتا کہ اس کے ذمہ قرض ہوتا تو آپؐ پوچھتے: کیا اس نے اپنے قرض کے ادا کرنے کے

صَلُّوْا عَلَى صَاحِبِكُمْ. فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ.

لئے کوئی جائیداد چھوڑی ہے؟ اگر آپؐ کو بتایا جاتا کہ اس نے قرض کے ادا کرنے کے لیے جائیداد چھوڑی ہے تو آپؐ اُس کا جنازہ پڑھتے ورنہ مسلمانوں سے فرماتے: تم اپنے ساتھی پر نمازِ جنازہ پڑھو۔ جب اللہ نے آپؐ کو فتوحات دیں تو آپؐ نے فرمایا: میں مومنوں سے ان کی ذات سے بڑھ کر تعلق رکھتا ہوں۔ سو مومنوں میں سے جو فوت ہو اور وہ قرض چھوڑ جائے تو اُس قرض کا ادا کرنا میرے ذمے ہے۔ اور جو جائیداد چھوڑ جائے تو وہ اُس کے وارثوں کی ہے۔

أطرافهُ: ٢٢٩٨، ٢٣٩٨، ٢٣٩٩، ٤٧٨١، ٦٧٣١، ٦٧٤٥، ٦٧٦٣-

تشریح: مَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ: جس نے قرض وغیرہ کا کوئی بوجھ یا بے کس بال بچے چھوڑے تو اُن کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ایک ایسے حکمران کے سچے درد اور اپنی رعایا سے حقیقی ہمدردی کا اظہار ہے جس میں وہ اپنی قوم کے سارے بوجھ اپنے اوپر یا دوسرے لفظوں میں نظامِ حکومت پر ڈالتے ہوئے ان کی تمام بنیادی ضرورتوں کے پورا کرنے کا اعلان فرما رہا ہے۔ اور یہی دراصل ہر حکومت کا فرض ہے کہ وہ اپنے ماتحت عوام کی تمام ضروریات کا خیال رکھے۔ اس کے لیے اسلام نے زکوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ کا ایک بڑا جامع منصوبہ دیا ہے جس کے ذریعہ امراء اور صاحبِ حیثیت لوگوں کو مالی قربانی کی تحریک کر کے ان کے اموال کو غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ وہ زندگی کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔ اسلام نے اس نیکی کو بنی نوع انسان کی خدمت کے ساتھ ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والے کے صدق، اخلاص، پاکیزگی اور اموال میں ترقی کے ساتھ امام الزماں کی دعاؤں کا ان افراد کے حق میں قبول ہونا اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بتایا ہے جیسا کہ سورۃ التوبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○ (التوبہ: ۱۰۳) تُو ان کے مالوں میں سے صدقہ قبول کر لیا کر، اس ذریعہ سے تُو اُنہیں پاک کرے گا نیز اُن کا تزکیہ کرے گا اور اُن کے لئے دعا کیا کر یقیناً تیری دعا اُن کے لئے سکینت کا موجب ہو گی اور اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔ (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) اس تعلیم سے دونوں حقوق کماحقہ ادا ہوتے ہیں یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ اسی طرح قرآن کریم نے بنی آدم کو یہ ضمانت دی

ہے کہ اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا وَلَا تَعْرٰى ○ (طٰہٰ: ۱۱۹) تیرے لئے مقدر ہے کہ نہ تُو اس میں بھوکا رہے اور نہ ننگا۔(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ) امام الزماں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کی وحی سے نظامِ وصیت پیش فرمایا ہے جو تمام بنی نوع انسان کی ضرورتوں کا متکفل اور ضامن ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”خلاصہ یہ کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے وصیت حاوی ہے اس تمام نظام پر جو اسلام نے قائم کیا ہے۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ وصیت کا مال صرف لفظی اشاعتِ اسلام کے لئے ہے مگر یہ بات درست نہیں۔ وصیت لفظی اشاعت اور عملی اشاعت دونوں کے لئے ہے جس طرح اس میں تبلیغ شامل ہے اسی طرح اس میں اس نئے نظام کی تکمیل بھی شامل ہے جس کے ماتحت ہر فرد بشر کی باعزت روزی کا سامان مہیا کیا جائے۔ جب وصیت کا نظام مکمل ہو گا تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہو گی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دُکھ اور تنگی کو دنیا سے مٹا دیا جائے گا اِنْشَاءَ اللّٰہُ۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا، بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی، بے سامان پریشان نہ پھرے گا کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہو گی، جوانوں کی باپ ہو گی، عورتوں کا سہاگ ہو گی، اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہو گا بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا نہ غریب، نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہو گا۔

پس اے دوستو! دنیا کا نیا نظام نہ مسٹر چرچل بنا سکتے ہیں نہ مسٹر روز ویلٹ بنا سکتے ہیں۔ یہ اٹلانٹک چارٹر کے دعوے سب ڈھکوسلے ہیں اور اس میں کئی نقائص، کئی عیوب اور کئی خامیاں ہیں نئے نظام وہی لاتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں مبعوث کئے جاتے ہیں جن کے دلوں میں نہ امیر کی دشمنی ہوتی ہے نہ غریب کی بے جا محبت ہوتی ہے، جو نہ مشرقی ہوتے ہیں نہ مغربی، وہ خدا تعالیٰ کے پیغامبر ہوتے ہیں اور وہی تعلیم پیش کرتے ہیں جو امن قائم کرنے کا حقیقی ذریعہ ہوتی ہے پس آج وہی تعلیم امن قائم کرے گی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آئی ہے اور جس کی بنیاد الوصیۃ کے ذریعہ ۱۹۰۵ء میں رکھ دی گئی ہے۔“ (نظام نو، انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۶۰۰، ۶۰۱)

بَاب ١٦: الْمَرَاضِعُ مِنَ الْمَوَالِيَاتِ وَغَيْرِهِنَّ

لونڈیوں وغیرہ سے دودھ پلانے والیاں

٥٣٧٢: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي إِبْنَةَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ وَتُحِبِّيْنَ ذَلِكِ قُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي. فَقَالَ إِنَّ ذَلِكِ لَا يَحِلُّ لِي. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَوَاللهِ إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيْدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ فَوَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ. وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ أَعْتَقَهَا أَبُو لَهَبٍ.

أطرافه: ٥١٠١، ٥١٠٦، ٥١٠٧، ٥١٢٣۔

۵۳۷۲: یحییٰ بن بُکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث (بن سعد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عُقیل سے، عُقیل نے ابن شہاب سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا:) مجھے عروہ (بن زبیر) نے خبر دی کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ نے انہیں بتایا کہ حضرت امّ حبیبہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کہتی تھیں: میں نے کہا: یارسول اللہ! آپؐ میری بہن ابوسفیان کی بیٹی سے نکاح کر لیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا تم یہ پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا: ہاں۔ میں آپؐ کے لئے اکیلی تو رہنے کی نہیں اور مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ جو بھلائی میں میرا شریک ہو وہ میری بہن ہو۔ آپؐ نے فرمایا: یہ تو میرے لئے جائز نہیں۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! ہم تو آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ آپؐ ابوسلمہؓ کی بیٹی دُرّہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: امّ سلمہؓ کی بیٹی سے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ میری پرورش میں میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تب بھی وہ میرے لئے جائز نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ ثُویبہ نے مجھے اور ابوسلمہؓ کو دودھ پلایا تھا۔ تم اپنی بیٹیاں مجھے پیش نہ کیا کرو اور نہ ہی اپنی بہنیں۔ شعیب نے زُہری سے نقل کیا کہ عروہ نے کہا: ثُویبہ کو ابولہب نے آزاد کر دیا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۷۰- کِتَابُ الأَطۡعِمَة

کتاب الاطعمہ ۵۹ ابواب اور ۹۴ احادیث پر مشتمل ہے۔ اس میں امام بخاری نے قرآن کریم کی آیات، احادیثِ صحیحہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے کھانے پینے کے متعلق جامع تعلیم پیش کی ہے۔ قرآن کریم نے اس حوالے سے ایک بہت بنیادی بات یہ بیان کی ہے۔ فرمایا: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (الاعراف:۳۲) کھاؤ اور پیئو اور اسراف نہ کرو۔ دراصل اسلامی تعلیم کا ہر پہلو اپنے اندر اعتدال رکھتا ہے۔ اور ہر قسم کے افراط وتفریط سے پاک اسلامی تعلیم اس جادۂ مستقیم پر قائم ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی بلکہ اس کا دائرہ عالمگیر اور آفاقی ہے۔ کھانے پینے کے متعلق اسلام نے جو تعلیم اور آداب سکھائے ہیں آج کی سائنس کی تحقیقات ان کی نہ صرف تائید کرتی ہیں بلکہ ان حکمتوں کو بھی اجاگر کرتی ہیں جو اسلامی تعلیم میں پائی جاتی ہیں۔ اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا کیونکہ اسلام کسی ایک زمانے کا مذہب نہیں بلکہ کل زمانوں اور کل قوموں کا مذہب ہے۔ اس لیے اس کی تعلیم کی حکمتیں، فوائد، برکتیں اور فیوض زمانہ اور وقت کے مطابق ظاہر ہوتے رہیں گے اور بنی نوع انسان کے لیے مادی اور روحانی ترقیات کا باعث بنتے رہیں گے۔ اسلام نے کھانے کے ساتھ اس امر کو خاص طور پر بیان کیا ہے کہ کھانے کا اثر انسان کے صرف جسم پر ہی نہیں ہوتا بلکہ اس کی روح اور اس کے اخلاق پر بھی اس کے گہرے اثرات ہوتے ہیں اس لیے اسلام نے حلال چیزوں کا کھانا ضروری قرار دیا اور اس کے ساتھ طیب کی شرط لگا کر اس کو نورٌ علیٰ نور بنا دیا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قرآن شریف کے رو سے انسان کی طبعی حالتوں کو اسکی اخلاقی اور روحانی حالتوں سے نہایت ہی شدید تعلقات واقع ہیں۔ یہاں تک کہ انسان کے کھانے پینے کے طریقے بھی انسان کی اخلاقی اور روحانی حالتوں پر اثر کرتے ہیں۔ اور اگر ان طبعی حالتوں سے شریعت کی ہدایت کے موافق کام لیا جائے تو جیسا کہ نمک کی کان میں پڑ کر ہر ایک چیز نمک ہی ہو جاتی ہے۔ ایسا ہی یہ تمام حالتیں اخلاقی ہی ہو جاتی ہیں اور روحانیت پر نہایت گہرا اثر کرتی ہیں۔...

ایسا ہی تجربہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ طرح طرح کی غذاؤں کا بھی دماغی اور دلی قوتوں پر ضرور اثر ہے۔ مثلاً ذرا غور سے دیکھنا چاہیے کہ جو لوگ کبھی گوشت نہیں کھاتے رفتہ رفتہ ان کی شجاعت کی قوت کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ نہایت بزدل ہو جاتے ہیں اور ایک

خداداد اور قابل تعریف قوت کو کھو بیٹھتے ہیں۔ اس کی شہادت خدا کے قانون قدرت سے اس طرح پر بھی ملتی ہے کہ چارپایوں میں سے جس قدر گھاس خور جانور ہیں کوئی بھی ان میں سے وہ شجاعت نہیں رکھتا جو ایک گوشت خور جانور رکھتا ہے۔ پرندوں میں بھی یہی بات مشاہدہ ہوتی ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ اخلاق پر غذاؤں کا اثر ہے۔ ہاں جو لوگ دن رات گوشت خوری پر زور دیتے ہیں اور نباتی غذاؤں سے بہت ہی کم حصہ رکھتے ہیں وہ بھی حلم اور انکسار کے خُلق میں کم ہو جاتے ہیں اور میانہ روش کو اختیار کرنے والے دونوں خُلق کے وارث ہوتے ہیں۔ اسی حکمت کے لحاظ سے خدائے تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (الأعراف: ۳۲) یعنی گوشت بھی کھاؤ اور دوسری چیزیں بھی کھاؤ مگر کسی چیز کی حد سے زیادہ کثرت نہ کرو تا اس کا اخلاقی حالت پر بد اثر نہ پڑے اور تا یہ کثرت مضر صحت بھی نہ ہو اور جیسا کہ جسمانی افعال اور اعمال کا روح پر اثر پڑتا ہے ایسا ہی کبھی روح کا اثر جسم پر جا پڑتا ہے۔ جس شخص کو کوئی غم پہنچے آخر وہ چشم پُر آب ہو جاتا ہے اور جس کو خوشی ہو آخر وہ تبسم کرتا ہے۔ جس قدر ہمارا کھانا، پینا، سونا، جاگنا، حرکت کرنا، آرام کرنا، غسل کرنا وغیرہ افعال طبعیہ ہیں۔ یہ تمام افعال ضروری ہماری روحانی حالت پر اثر کرتے ہیں۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۹ تا ۳۲۱)

بَاب ۱: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ (البقرة: ۱۷۳) الْآيَةَ

اللہ تعالیٰ کا فرمانا: اُن پاکیزہ چیزوں کو کھایا کرو جو ہم نے تم کو دیں

وَقَوْلُهُ اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ (البقرة: ۲۶۸) وَقَوْلُهُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ۝ (المومنون: ۵۲)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: ان پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ جو تم کماؤ۔ اور اُس کا یہ فرمانا: پاکیزہ چیزوں سے کھاؤ اور نیک عمل بجالاؤ۔ جو کام تم کر رہے ہو میں اُن کو خوب جانتا ہوں۔

۵۳۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ

۵۳۷۳: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور سے، منصور نے ابووائل سے، ابووائل نے حضرت

اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ. قَالَ سُفْيَانُ وَالْعَانِي الْأَسِيْرُ.

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوموسیٰؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی عیادت کرو اور گرفتار کو چھڑاؤ۔ سفیان نے کہا: اَلْعَانِي سے مراد جنگی قیدی ہے۔

أطرافه: ٣٠٤٦، ٥١٧٤، ٥٦٤٩، ٧١٧٣-

٥٣٧٤: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ طَعَامٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى قُبِضَ.

۵۳۷۴: یوسف بن عیسیٰ (مروزی) نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن فضیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، اُن کے باپ نے ابوحازم (سلمان اشجعی) سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے تین دن تک سیر ہوکر کھانا نہیں کھایا یہاں تک کہ اسی حالت میں آپؐ نے وفات پائی۔

٥٣٧٥: وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيْدٌ فَلَقِيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيْدٍ فَخَرَرْتُ لِوَجْهِي مِنَ الْجَهْدِ وَالْجُوْعِ فَإِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ فَأَخَذَ

۵۳۷۵: اور اسی سند سے ابوحازم سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ مجھے نہایت ہی سخت بھوک لگی۔ میں حضرت عمر بن خطابؓ سے ملا اور میں نے کتاب اللہ کی ایک آیت کا اُن سے مفہوم پوچھا۔ وہ اپنے گھر میں گئے اور میرے سامنے اس کی شرح بیان کی۔ میں ابھی تھوڑی دور نہیں چلا تھا کہ سخت کمزوری اور بھوک کی وجہ سے اپنے منہ کے بل گر پڑا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر پر کھڑے

بِيَدِي فَأَقَامَنِي وَعَرَفَ الَّذِي بِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ فَأَمَرَ لِي بِعُسٍّ مِّنْ لَّبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هِرٍّ فَعُدْتُّ فَشَرِبْتُ ثُمَّ قَالَ عُدْ فَعُدْتُّ فَشَرِبْتُ حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ. قَالَ فَلَقِيْتُ عُمَرَ وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي وَقُلْتُ لَهُ تَوَلَّى ذٰلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ وَلَأَنَا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ. قَالَ عُمَرُ وَاللهِ لَأَنْ أَكُوْنَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ.

ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ابوہریرہؓ! میں نے کہا: رسول اللہ! حاضر ہوں اور آپؐ کی خدمت میں ہوں۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کھڑا کیا اور جو میری حالت تھی اُسے پہچان لیا۔ اور آپؐ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ آپؐ نے میرے لئے ایک دودھ کا پیالہ لانے کے لئے حکم دیا۔ میں نے اُس میں سے پیا۔ آپؐ نے فرمایا: ابوہریرہؓ! اور پیو، میں نے پھر پیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اور پیو، میں نے اور پیا۔ یہاں تک کہ میرا پیٹ تن کر تیر کی طرح ہو گیا۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے تھے: پھر میں حضرت عمرؓ سے ملا اور جو مجھے واقعہ پیش آیا تھا اُن سے ذکر کیا اور میں نے اُن سے کہا: عمرؓ! اللہ نے میری بھوک کو دور کرنے کے لئے ایسے شخص کو بھیج دیا جو آپؓ سے اس بات کے زیادہ لائق تھا۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ سے ایک آیت کا مفہوم پوچھا حالانکہ میں آپ سے بڑھ کر اُس کو جانتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں تم کو گھر میں لے جاتا تو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہوتا کہ میرے لئے سرخ اونٹ ہوں۔

أطرافه: ٦٢٤٦، ٦٤٥٢-

تشریح: **كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ** : اُن پاکیزہ چیزوں کو کھایا کرو جو ہم نے تم کو دیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ طیّب کی لغت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”طَيِّبًا: طَابَ سے صفت مشبہ ہے۔ اور طَيِّب کے معنے ہیں: اَلْحَلَالُ۔ حلال۔ اور جب

مَالٌ طَیِّب کہا جائے تو اس کے معنے ہوتے ہیں ایسا مال جو شرعی لحاظ سے حلال ہو۔ (اقرب) پھر لکھا ہے: وَاَصْلُ الطَّیِّبِ مَا تَسْتَلِذُّہُ الْحَوَاسُ وَمَا تَسْتَلِذُّہُ النَّفْسُ۔ اور درحقیقت طیّب اس چیز کو کہتے ہیں جسے انسانی حواس لذیذ قرار دیں اور جس سے انسان کا دل لطف اندوز ہو۔ پس آیت کے یہ معنے ہونگے کہ ایسی چیزیں کھاؤ جو شرعی لحاظ سے حلال ہوں اور ظاہری لحاظ سے بھی تم انہیں لذیذ اور پسندیدہ سمجھو۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت یَاَیُّھَا النَّاسُ کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا، جلد دوم صفحہ ۳۳۱)

نیز اس آیت کی تفسیر میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قرآن مجید نے سب سے پہلے حلال اور طیّب کھانے کی تعلیم کو لیا ہے کیونکہ انسانی اعمال اس کی ذہنی حالت کے تابع ہوتے ہیں اور ذہنی حالت غذا سے متاثر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! جو کچھ زمین میں ہے اُس میں سے حلال اور طیّب اشیاء کا استعمال کرو۔ یعنی تم صرف یہی نہ دیکھا کرو کہ جو کچھ تم کھا رہے ہو وہ حلال ہے یا نہیں بلکہ یہ بھی دیکھ لیا کرو کہ وہ طیّب بھی ہے یا نہیں۔ اگر کسی چیز کا کھانا تمہارے مناسب حال نہ ہو خواہ اس لحاظ سے کہ وہ تمہاری صحت کے لئے مضر ہو یا اس لحاظ سے کہ ملکی اور قومی حالات کی وجہ سے تمہیں اُس کے کھانے کی عادت نہ ہو یا اس وجہ سے کہ تمہاری طبیعت اُس سے انقباض محسوس کرتی ہو۔ تو تم محض یہ دیکھ کر کہ شریعت نے اسے حلال قرار دیا ہے اُسے مت کھاؤ۔ کیونکہ تمہارے لئے کھانے میں صرف حرام و حلال کا امتیاز مدنظر رکھنا ہی ضروری نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ تم ایسی چیزوں کا انتخاب کیا کرو جو تمہاری طبیعت اور تمہارے ماحول اور تمہارے معمول کے مطابق ہوں اور جن کا کوئی مضر اثر تم پر پڑنے کا امکان نہ ہو۔ مثلاً نزلہ اور زکام اور کھانسی میں تُرش اشیاء کا استعمال کھانسی کو اور بھی بڑھا دیتا ہے اب اگر کوئی شخص کھانسی میں تُرش میوے استعمال کرتا ہے یا اسہال میں گوشت روٹی استعمال کرتا ہے یا جگر کی خرابی میں قابض اور نفاخ غذاؤں کا استعمال کرتا ہے تو خواہ یہ چیزیں حلال ہی کیوں نہ ہوں اس وجہ سے کہ وہ اس کے لئے طیّب نہیں ہیں ان کا استعمال اسے نقصان پہنچائے گا۔ پس اس جگہ طیّب کو حلال کے ساتھ لگا کر یہ بتایا ہے کہ صرف حلال کھانا ہی مومن کا کام نہیں بلکہ یہ دیکھنا بھی اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ چیز طیّب ہو یعنی گندی اور سڑی ہوئی

نہ ہو، مضر صحت نہ ہو، جو ساتھ کھانا کھانے والے لوگ ہوں ان کی طبائع کے خلاف نہ ہو۔“
(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت یٰاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا، جلد دوم صفحہ ۳۳۱، ۳۳۲)

بَاب ٢: التَّسْمِيَةُ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلُ بِالْيَمِيْنِ

کھانا شروع کرتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

٥٣٧٦: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ سَمِعَ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ يَقُوْلُ كُنْتُ غُلَامًا فِي حَجْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيْشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِيْ بَعْدُ.

۵۳۷۶: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا، کہا: ولید بن کثیر نے مجھے بتایا کہ انہوں نے وہب بن کیسان سے سنا۔ وہب نے حضرت عمر بن ابی سلمہؓ کو یہ کہتے سنا کہ میں ابھی لڑکا ہی تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش میں تھا اور میرا ہاتھ (کھانے کے وقت) رکابی میں اِدھر اُدھر سے لیتا رہتا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے اللہ کا نام لے لیا کرو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور وہاں سے کھاؤ جو تمہارے نزدیک ہے۔ پھر (آپؐ کے) بعد یہی میرے کھانے کا طریق رہا۔

أطرافه: ٥٣٧٧، ٥٣٧٨۔

تشریح: **التَّسْمِيَةُ عَلَى الطَّعَامِ وَالْأَكْلُ بِالْيَمِيْنِ:** کھانا شروع کرتے وقت بِسْمِ اللہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر اچھا کام بِسْمِ اللهِ سے شروع کرنا چاہئے۔ یعنی کسی کام کے شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کر کے صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہی کر لینی چاہئے۔ پھر فرماتے ہیں اگر کوئی بھول جائے مثلاً کھانا کھانے لگا ہے اُس وقت بِسْمِ اللهِ کہنا بھول جائے مگر کھانا کھاتے ہوئے یاد آجائے تو اس وقت نیت کر کے کہے۔ بِسْمِ اللهِ فِیْ اَوَّلِهٖ وَاٰخِرِهٖ یعنی پہلے بھول گیا تھا۔ ایک بِسْمِ اللهِ تو بھولنے کی کہتا ہوں

اور دوسری اس کام کے متعلق جو کر رہا ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ دُہری بِسْمِ اللّٰہِ کہے۔ پس ہمارے رب نے ہمارے لئے نیت کی درستی اور اصلاح کا موقع رکھ دیا ہے اور جب تک انسان مر نہیں جاتا ہر مقام سے پیچھے ہٹ سکتا ہے۔ حتی کہ اگر وہ شیطان کے دوش بدوش کھڑا ہو گیا ہو اور وہاں سے لَوٹنا چاہے تو بھی لَوٹ سکتا ہے۔“

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء، انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۲۲۷، ۲۲۸)

بَاب۳: اَلْأَكْلُ مِمَّا يَلِيْهِ

وہاں سے کھانا جو اس کے قریب ہو

وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيْهِ.

اور حضرت انسؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا نام لو اور ہر شخص وہاں سے کھائے جو اس کے نزدیک ہے۔

٥٣٧٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيْلِيِّ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَجَعَلْتُ آكُلُ مِنْ نَوَاحِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ.

أطرافه: ٥٣٧٦، ٥٣٧٨۔

۵۳۷۷: عبد العزیز بن عبد اللہ (اُوَیسی) نے ہم سے بیان کیا۔ محمد بن جعفر نے مجھے بتایا۔ انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ دیلی سے، انہوں نے وہب بن کیسان ابو نعیم سے، ابو نعیم نے حضرت عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت کی اور وہ حضرت امّ سلمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ کے بیٹے تھے۔ وہ کہتے تھے: میں نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھایا اور میں ایک رکابی کے چاروں طرف سے کھانے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: وہاں سے کھاؤ جو تمہارے نزدیک ہے۔

۵۳۷۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَبِي نُعَيْمٍ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَمَعَهُ رَبِيْبُهُ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ سَمِّ اللهَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ.

۵۳۷۸: عبد اللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے وہب بن کیسان ابو نعیم سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا لایا گیا اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کا ربیب عمر بن ابی سلمہؓ تھا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا نام لو اور وہاں سے کھاؤ جو تمہارے نزدیک ہے۔

أطرافه: ۵۳۷۶، ۵۳۷۷۔

تشریح: اَلْأَكْلُ مِمَّا يَلِيْهِ: وہاں سے کھانا جو اس کے قریب ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جلسہ سالانہ جرمنی ۲۲ اگست ۱۹۹۸ کو لجنہ سے خطاب میں فرماتے ہیں:

”حضرت اَکْرَاشؓ[۱] کی ایک روایت مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس میں کئی باتیں سمجھنے والی ہیں۔ حضرت اکراشؓ بیان کرتے ہیں کہ بنو مرّہ نے اپنے اموال صدقہ دے کر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ جب میں مدینہ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضورؐ مہاجرین اور انصار کے درمیان رونق افروز تھے حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور امّ سلمہ کے گھر لے گئے اور ان سے دریافت کیا کہ کیا کوئی کھانے کی چیز ہے۔ انہوں نے آنحضورؐ کے لیے ثرید کا پیالہ بنایا ہوا تھا ایک ایسی غذا ہے جسے اس زمانے میں جس کو نرم آٹا نصیب نہ ہو وہ بھی شوق سے کھا سکتے ہیں۔ بے دانت کا آدمی بھی کھا سکتا ہے کیونکہ گندم کے دانے جو (بچ جاتے) تو موٹی چکی میں پیسے جائیں ان کو جب شوربے میں دیر تک بھگو کے رکھا جائے تو بالکل نرم ہو جاتے ہیں۔ پس آنحضورؐ ثرید بہت پسند فرماتے تھے خصوصاً جب جنگِ اُحد میں دانت شہید ہو گئے اُس کے بعد آپؐ کا موٹی کھردری روٹی کھانا مشکل تھا اس لیے ثرید پسند فرماتے تھے۔ امّ سلمہؓ نے اس میں بوٹیاں بھی بہت ڈالی ہوئی تھیں وہ ثرید رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضور نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا دایاں ہاتھ پکڑا جب ہم اس میں سے کھانے لگے تو میں کبھی ادھر ہاتھ مارتا تھا کبھی اُدھر ہاتھ

[۱] ترمذی کی اس روایت میں صحابی راوی کا نام عِکْرَاشؓ درج ہے۔

مارتا تھا۔ اسی پیالے میں رسول اللہؐ نے اقراسؓ کے ساتھ کھانا کھایا وہ کہتے ہیں میں ادھر ادھر ہاتھ مار رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے حرص نہ کرو جو سامنے سے ہے اسی سے کھاؤ۔ پھر کہتے ہیں ہمارے سامنے ایک طشت لایا گیا جس میں مختلف قسم کی کھجور اور ڈوکے وغیرہ تھے۔ میں سامنے سے کھانے لگا۔ اب یہ دیکھیں کہ کیسا لطیف مضمون ہے یہ رسول اللہؐ کی حکمت پہ دلالت کرتا ہے کیونکہ رسول اللہ نے اس وقت کیا کیا آنحضرتؐ کبھی ادھر سے چنتے تھے کبھی ادھر سے چُنتے تھے اور اپنی مرضی کی نرم کھجوریں اور پسندیدہ کھجوریں چن چن کر کھانے لگے۔ اقراسؓ اب حیرت سے دیکھ رہے تھے کہ ابھی تو مجھے روکا تھا کہ صرف سامنے سے کھانا ہے۔ اِدھر اُدھر ہاتھ نہ مارو اب ہر طرف ہاتھ مار رہے ہیں اور کھجوریں چُن رہے ہیں۔ رسول اللہؐ اس بات کو پہچان گئے۔ آپؐ نے فرمایا یہ کھجور مختلف قسموں کی ہیں اور جو کھانا میں نے کہا تھا ثرید وہ ایک ہی قسم کا تھا۔ اس میں ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اپنے سامنے سے کھاؤ خواہ مخواہ دوسری جگہ ہاتھ نہ مارو اور جو دوسرا کھانے والا ہے اسے بھی چین سے کھانے دو لیکن کھجوروں میں کیونکہ تقسیم ہے فرق ہے اس لیے اس فرق کے مطابق اور اپنے مزاج کے مطابق چننی چاہئیں یہ بد تمیزی نہیں ہے بلکہ یہ بے تکلفی کا ایک صحیح انداز ہے یعنی رسول اللہؐ کی طبیعت میں ادنیٰ سا بھی تکلف نہیں تھا۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا اس سے اپنا ہاتھ دھویا گیلا ہاتھ اپنے چہرے پر پھیرا اور اس طرح آنحضورؐ نے فرمایا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز جو ہو اس کے ساتھ ہاتھ دھونا اور منہ کو صاف کرنا ضروری ہوا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عام پھل یا کھجوریں وغیرہ اگر ہاتھ گندے نہ ہوں یعنی اس سے چپچپے نہ ہوں اُس کھانے سے دھونے کی ضرورت نہیں ہے بعض لوگ چمچے سے کھانا اُٹھا لیتے ہیں۔ لیکن آگ پر پکا ہوا کھانا جو ہے اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا اس سے منہ کو صاف کرنا چاہیئے اور ہاتھ بھی دھونے چاہئیں۔ ''[1]

(الأزہار لذوات الخمار، جلد ۲ صفحہ ۵۹۴، ۵۹۵)

---

[1] (سنن الترمذی، أَبْوَابُ الْأَطْعِمَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْمِيَةِ فِي الطَّعَامِ)

بَاب ٤: مَنْ تَتَبَّعَ حَوَالَي الْقَصْعَةِ مَعَ صَاحِبِهِ إِذَا لَمْ يَعْرِفْ مِنْهُ كَرَاهِيَةً

جس نے اپنے ساتھی کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے پیالے کے چاروں طرف سے کھانا ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھایا جب وہ اس سے کراہت نہ محسوس کرے

٥٣٧٩: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُهُ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

۵۳۷۹: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے، اسحاق نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھانے کی دعوت دی جو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ پیالے میں اِدھر اُدھر سے آپؐ کدو ڈھونڈ رہے ہیں۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: پھر میں اس دن سے کدو کو پسند کرنے لگا۔

أطرافه: ٢٠٩٢، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩۔

بَاب ٥: اَلتَّيَمُّنُ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ

کھانے وغیرہ میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا

قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ.

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔

٥٣٨٠: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ

۵۳۸۰: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ شعبہ نے ہمیں

أَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ. وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هَذَا فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

بتایا۔ انہوں نے اشعث (بن سلیم) سے، اشعث نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے مسروق سے، مسروق نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ بیان کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاں تک ہو سکتا نہانے وغیرہ میں، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں سے شروع کرنے کو پسند کرتے۔ (شعبہ نے کہا:) اس حدیث کا راوی جب اس سے پہلے واسط میں تھا تو اس نے اپنی روایت میں یوں کہا کہ اپنے ہر ایک کام میں۔

أطرافہ: ۱٦۸، ٤۲٦، ۵۸۵٤، ۵۹۲٦۔

تشریح: **اَلتَّيَمُّنُ فِي الْأَكْلِ وَغَيْرِهِ:** کھانے وغیرہ میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”شریعت کے بعض احکام بظاہر چھوٹے چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو ان میں اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ ان کا ترک کرنا قومی کیریکٹر کو خراب کر دیتا ہے مثلاً اسلام کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام میں دائیں کو بائیں پر ترجیح دی ہے۔ پانی پیتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے، کھانا کھاتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے، وضو کرتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے، نہاتے وقت دائیں کو ترجیح دی۔ غرض جتنے اہم کام ہیں ان میں آپ نے دائیں کو ترجیح دی ہے سوائے ایسے کاموں کے جن کے اندر ناپاکی کا کچھ پہلو ہو اِن میں بائیں کو رکھا ہے مثلاً طہارت بائیں ہاتھ سے کرنی چاہئے۔ یہ جو دائیں کو فوقیت حاصل ہے یہ صرف انسانوں ہی میں نہیں بلکہ اکثر جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے ان میں سے بھی اکثر دائیں ہاتھ سے ہی کام کرتے ہیں۔ گو وہ انسان کی طرح تو نہیں کرتے مگر دائیں سے کام کرنے کی رغبت ان میں بھی پائی ضرور جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو گھوڑا اگر کھڑا ہو اور اُس کو چلانا چاہو تو وہ پہلے اپنا دایاں پیر استعمال کرتا ہے، بعض اور جانور بھی دائیں کو استعمال کرتے ہیں، شیر جب بھی پنجہ مارتا

ہے دائیں ہاتھ کا مارتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جانور بھی انسان ہی کی طرح کرتے ہوں بلکہ اکثریت دایاں ہاتھ استعمال کرنے والے جانوروں کی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عوام الناس میں بھی خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں کثرت دائیں کے استعمال کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے ہی دائیں کو اہمیت دی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے تحت دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنے کو ترجیح دی ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے دائیں بائیں کے لئے یمین و شمال کے الفاظ رکھے ہیں۔ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ○ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ○ یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا تو ہم یقیناً اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ یہاں بھی یمین کا لفظ بولا گیا ہے غرض اللہ تعالیٰ اور اس کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے سب یمین کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔...

مگر اس زمانے میں ان باتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے جیسا کہ مَیں دعوتوں میں عرصہ سے یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ لوگ بائیں طرف سے کھانا تقسیم کرنا شروع کرتے ہیں حالانکہ یہ چیز اسلام کی خصوصیات اور رسول کریم صلی اللہ وسلم کے طرزِ عمل کے بالکل خلاف ہے۔ پھر بھی لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ مثلاً آج کل شمس صاحب آئے ہوئے ہیں اور سارے قادیان میں ان کی دعوتیں ہو رہی ہیں مجھے بھی بُلا لیا جاتا ہے دعوت کرنے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے خلیفہ کے سامنے چائے یا کھانا رکھا جائے۔ اُن کی یہ خواہش تو درست ہے مگر میرے سامنے کھانا رکھنے کے بعد وہ بائیں طرف کھانا رکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اِس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان لوگوں (یعنی شمس صاحب اور سید منیر الحصنی) کو انہوں نے میرے بائیں طرف بٹھایا ہوتا ہے اور چونکہ خلیفہ کے بعد ان مہمانوں کا حق سمجھا جاتا ہے اس لئے مجبوراً ان کو بائیں طرف سے شروع کرنا پڑتا ہے مگر یاد رکھنا چاہئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اعزاز کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ سب کام دائیں سے شروع کرنے چاہئیں تو دوسرا کون ہو سکتا ہے جو کہے کہ بائیں سے شروع کرو اس لئے اگر مہمان کو میرے بائیں بٹھاتے ہیں تو چاہئے کہ خواہ مہمان بائیں بیٹھے رہیں کھانا دائیں سے شروع کیا جائے تا کہ غلطی کرنے والے

کو سزا ملے اور اس نے جن مہمانوں کی دعوت کی ہے اُن کو سب سے بعد میں کھانا ملے۔ اگر وہ غلطی سے کھانا بائیں ہی کو پھیر دے گا تو دوسری دفعہ اُس کو یاد نہیں آسکے گا اس لئے ضروری ہے کہ بائیں طرف مہمان بٹھانے والا دائیں سے شروع کرے تا کہ اُس کو اس غلطی کی سزا ملے۔...

ان دعوتیں کرنے والوں کو بھی چاہئے کہ وہ مہمان کو میرے پاس دائیں بٹھائیں تا کہ وہ دائیں سے کھانا یا چائے شروع کر سکیں ورنہ اگر وہ مہمان کو بائیں بٹھاتے ہیں تو اپنے اوپر یہ سزا لیں کہ مہمان کے سامنے بعد میں کھانا رکھیں مگر ہر حالت میں شروع دائیں طرف سے ہی کیا جائے اور ہمیشہ دائیں کو سب کاموں میں ملحوظ رکھا جائے۔ اب خدا تعالیٰ نے غیر اسلامی لوگوں میں بھی اس کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ یورپین قومیں تو کیپ لیفٹ (KEEP LEFT) پر عمل کرتی ہیں مگر امریکہ والے کیپ رائٹ (KEEP RIGHT) پر عمل کرتے ہیں اور وہ سڑک کے دائیں طرف چلتے ہیں وہ کہتے ہیں دائیں چلنے سے بائیں طرف سڑک پر نظر ہوگی اور دوسری طرف سڑک کی دیوار ہوگی اس لئے ٹریفک (TRAFFIC) میں حادثات کا زیادہ خطرہ نہ ہوگا اس لئے وہ موٹر دائیں طرف چلاتے ہیں اور ڈرائیور کی سیٹ موٹر میں بائیں طرف ہوتی ہے۔

میں جب سفر یورپ پر گیا تو فلسطین کے ہائی کمشنر نے میری دعوت کی جب کھانا شروع ہوا تو میں نے چھری کانٹا دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب انہوں نے مجھے دائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا حالانکہ وہ بائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑنے کے عادی تھے اور یورپین قومیں اسی طرح کرتی ہیں۔ ... انہوں نے بائیں ہاتھ سے نہ کھایا بلکہ دائیں سے کھایا۔ جب غیر اتنا لحاظ کرتے ہیں تو کیا مسلمان کہلانے والے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لحاظ نہیں کریں گے۔ وہ ایک عیسائی تھا اور اس جگہ کا حاکم تھا اس کے مقابلہ میں مَیں رعایا تھا مگر اس نے میرا احترام کیا اور جب مجھے دائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو اس نے بھی دائیں سے کھانا شروع کر دیا بعد میں اس کے متعلق ان سے بات چیت ہوئی اور مَیں نے ان پر ظاہر کیا کہ "اسلام" کا حکم ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ تو وہ کہنے لگے ہاں ہاں بڑی اچھی بات ہے اور فطرت کے بھی

مطابق ہے۔ پس مؤمن کے دل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا بہت زیادہ احترام ہونا چاہئے۔ جو لوگ چھوٹی باتوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا احترام نہیں کرتے وہ بڑی باتوں میں تو بالکل ہی نہیں کرسکتے۔

(دائیں کو بائیں پر فوقیت حاصل ہے، انوار العلوم جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۹ تا ۴۹۳)

بَاب ٦: مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

جو اتنا کھائے کہ سیر ہو جائے

٥٣٨١: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا أَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۳۸۱: اسماعیل (بن ابی اُوَیس) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، اسحاق نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت ابوطلحہؓ نے حضرت امّ سلیمؓ سے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو کچھ کمزور سنا ہے۔ میں اس سے سمجھتا ہوں کہ آپؐ کو بھوک ہے تو کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ حضرت امّ سلیمؓ نے جَو کی چند روٹیاں نکالیں۔ پھر انہوں نے اپنی اوڑھنی نکالی اور اُس کے ایک حصہ میں روٹیوں کو ایک دوسرے پر رکھ کر لپیٹ دیا۔ پھر ان کو میرے کپڑے کے نیچے چھپا دیا اور (اوڑھنی کا) کچھ کپڑا مجھ پر ڈال دیا۔ پھر انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: میں روٹیاں لے کر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں پایا اور آپؐ کے ساتھ لوگ تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ أَبُوطَلْحَةَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى

نے پوچھا: کیا تم کو ابوطلحہؓ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: کھانا دے کر؟ کہتے تھے: میں نے کہا: ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سن کر) جتنے آپؐ کے ساتھ تھے ان سے فرمایا: اٹھو اور آپؐ چل پڑے اور میں بھی آپؐ کے آگے آگے چل پڑا اور حضرت ابوطلحہؓ کے پاس آیا۔ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا: امّ سلیمؓ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگوں کو لے آئے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں کہ ہم ان کو کھلائیں۔ حضرت امّ سلیمؓ کہنے لگیں: اللہ اور اس کا رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں: حضرت ابوطلحہؓ گئے اور جاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے اور پھر حضرت ابوطلحہؓ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھے اندر آگئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امّ سلیمؓ جو تمہارے پاس ہے وہ لاؤ چنانچہ وہ وہی روٹیاں لائیں۔ آپؐ نے اُن کے متعلق حکم دیا اور ان کے ٹکڑے کئے گئے اور حضرت امّ سلیمؓ نے اپنی ایک گھی کی کپی نچوڑی جس سے اس کو بطور سالن کے پیش کیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کھانے پر وہ کچھ دعا کی جو اللہ نے چاہا کہ دعا کریں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: دس آدمیوں کو کھانے کی اجازت دو اور انہوں نے انہیں اجازت دی اور انہوں نے کھایا۔ یہاں تک

شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ أَذِنَ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا.

کہ سیر ہو گئے اور چلے گئے۔ پھر فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو اور انہوں نے ان کو اجازت دی۔ انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور پھر چلے گئے۔ پھر فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو اور انہوں نے ان کو اجازت دی۔ انہوں نے کھایا۔ یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور پھر چلے گئے۔ پھر حضرت ابوطلحہؓ نے اور دس کو اجازت دی۔ اسی طرح تمام لوگوں نے کھایا اور سیر ہو گئے اور وہ لوگ اسّی (۸۰) آدمی تھے۔

أطرافهُ: ۴۲۲، ۳۵۷۸، ۵۴۵۰، ۶۶۸۸۔

۵۳۸۲: حَدَّثَنَا مُوْسَى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ وَحَدَّثَ أَبُوعُثْمَانَ أَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثِيْنَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوْقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَيْعٌ أَمْ عَطِيَّةٌ أَوْ قَالَ هِبَةٌ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ قَالَ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ فَأَمَرَ

۵۳۸۲: موسیٰ (بن اسماعیل) نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر (بن سلیمان بن طرخان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا۔ اور ابوعثمان (نہدی) نے بھی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانا ہے؟ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع یا اتنا ہی آٹا تھا جو گوندھا گیا۔ پھر ایک مشرک شخص جو لمبا دھڑنگا تھا کچھ بکریوں کو ہانکتے ہوئے آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ کیا بیچنی ہیں یا دینی ہیں، یا فرمایا: مفت دینی ہیں؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ بیچنی ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ کہتے تھے: آپؐ

نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوَى وَايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ إِلَّا قَدْ حَزَّ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَهَا لَهُ ثُمَّ جَعَلَ فِيْهَا قَصْعَتَيْنِ فَأَكَلْنَا أَجْمَعُوْنَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيْرِ أَوْ كَمَا قَالَ.

نے اس سے ایک بکری خریدی جو (کھانے کے لیے) تیار کی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلیجی کے بھوننے کے متعلق حکم دیا اور اللہ کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ایک بھی آدمی نہ تھا جس کو آپؐ نے اُس کلیجی میں سے کاٹ کر ایک ٹکڑا نہ دیا۔ اگر وہ موجود تھا تو آپؐ نے اس کو ایک ٹکڑا دیا اور جو غیر حاضر تھا تو آپؐ نے اس کے لئے چھپا کر رکھا۔ پھر آپؐ نے بکری کا گوشت دو بڑے بڑے پیالوں میں ڈالا اور ہم سبھی نے کھایا اور پیٹ بھر کے کھایا اور ان پیالوں میں کچھ بچ بھی رہا جسے میں نے اُونٹ پر رکھ لیا یا کچھ ایسے ہی لفظ تھے۔

أطرافهُ: ۲۲۱٦، ۲٦۱۸-

۵۳۸۳: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

۵۳۸۳: مسلم (بن ابراہیم) نے ہمیں بتایا کہ وہیب (بن خالد) نے ہم سے بیان کیا کہ منصور (بن عبد الرحمٰن) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنی ماں (صفیہ بنت شیبہ) سے، ان کی ماں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت وفات پائی جب ہم اَسْوَدَیْن یعنی کھجور اور پانی سیر ہو کر کھاتے تھے۔

طرفهُ: ۵٤٤۲-

تشریح: مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ: عنوان باب اگرچہ عام ہے یعنی اس قدر کھائے کہ سیر ہو جائے مگر باب ھذا کی روایات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اقتداری نشانات کا ذکر ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اقتداری نشانات کے متعلق کچھ بیان کر دیا جائے۔ سو واضح ہو کہ آیات و معجزات کا سلسلہ برحق ہے اور ہمیشہ سے چلا آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مطالعہ سے پتہ لگتا ہے کہ آپؐ کی زندگی میں اس

قسم کے بہت سے واقعات پائے جاتے ہیں جو مذکورہ بالا ابواب میں بیان ہوئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی... اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا۔...اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزار ہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقتِ الٰہی مخلوط تھی۔“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۶۵، ۶۶)

بَاب ۷: لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ إِلَى قَوْلِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ (النور: ٦٢)

نہ اندھوں پر، نہ لنگڑوں پر، نہ مریض پر، نہ تم پر اپنے گھروں سے یا اپنے باپ دادوں کے گھروں سے یا اپنی ماؤں (یا ننھیال) کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھر سے یا اپنی بہنوں کے گھر سے یا اپنے چچوں کے گھر سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھر سے یا اپنے ماموؤں کے گھر سے یا اپنی خالاؤں کے گھر سے یا جن کے سامان کے انتظام پر تم مقرر ہو، یا اپنے دوستوں کے گھروں سے کوئی چیز لے کر کھا لینے میں کوئی حرج ہے (اسی طرح) تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم سب مل کر کھاؤ یا الگ الگ کھاؤ۔ پس جب گھروں میں داخل ہونے لگو تو اپنے عزیزوں یا دوستوں پر سلام کہہ لیا کرو۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک بڑی برکت والی اور پاکیزہ دعا ہے۔ اسی طرح اللہ اپنے احکام تمہیں کھول کر سناتا ہے تا کہ تم عقل سے کام لو

وَالنِّهْدُ وَالِاجْتِمَاعُ عَلَى الطَّعَامِ.

٥٣٨٤: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

نہد کے معنی ہیں کھانے پینے میں برابر کی شراکت۔

۵۳۸۴: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ یحيٰ بن سعید (انصاری) نے کہا: میں نے بُشیر بن یسار سے سنا۔ وہ کہتے تھے: سُوید بن نعمان نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف کوچ کیا۔ جب ہم صہباء میں پہنچے، یحيٰ کہتے تھے کہ وہ خیبر سے اتنی دور ہے کہ شام تک انسان جا پہنچتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا مگر آپؐ کے پاس ستو ہی لائے گئے اور ہم نے وہی منہ میں اِدھر اُدھر پھیر کر کھائے۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور ہم نے بھی کلی کی اور ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔ سفیان نے کہا: میں نے یحيٰ سے یوں سنا کہ آپؐ نے ستو کھانے کے بعد وضو کیا

عَوْدًا وَبَدْءًا.

اور نہ شروع میں۔

أطرافهُ: ٢٠٩، ٢١٥، ٢٩٨١، ٤١٧٥، ٤١٩٥، ٥٣٩٠، ٥٤٥٤، ٥٤٥٥۔

بَاب٨: الْخُبْزُ الْمُرَقَّقُ وَالْأَكْلُ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ

میدہ کی باریک چپاتیاں اور خوان اور دستر خوان پر کھانا

٥٣٨٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَنَسٍ وَعِنْدَهُ خَبَّازٌ لَهُ فَقَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مُرَقَّقًا وَلَا شَاةً مَسْمُوْطَةً حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ.

۵۳۸۵: محمد بن سنان نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے: ہم حضرت انسؓ کے پاس تھے اور اس وقت اُن کے پاس ان کا نان بائی بھی تھا۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی باریک چپاتی تو نہیں کھائی اور نہ ہی بھنی ہوئی بکری کھائی یہاں تک کہ ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ سے جا ملے۔

أطرافهُ: ٥٤٢١، ٦٤٥٧۔

٥٣٨٦: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُوْنُسَ قَالَ عَلِيٌّ هُوَ الْإِسْكَافُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ عَلَى سُكُرُّجَةٍ قَطُّ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ وَلَا أَكَلَ عَلَى خِوَانٍ قَطُّ قِيْلَ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوْا يَأْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ.

۵۳۸۶: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہمیں بتایا کہ معاذ بن ہشام (دستوائی) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا، مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا۔ ان کے باپ نے یونس (بن ابی فرات) سے روایت کی۔ علی (بن عبداللہ مدینی) نے کہا کہ یہ یونس اِسکاف ہیں، انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی طشتری میں رکھ کر کھانا کھایا ہو اور نہ آپؐ کے لئے کبھی باریک چپاتی پکائی گئی ہو اور نہ آپؐ نے کبھی خوان پر کھایا۔ قتادہ سے پوچھا گیا کہ پھر کس پر رکھ کر کھانا کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: دستر خوان پر۔

أطرافهُ: ٥٤١٥، ٦٤٥٠۔

۵۳۸۷: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْنِي بِصَفِيَّةَ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَى وَلِيْمَتِهِ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ فَبُسِطَتْ فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا التَّمْرُ وَالْأَقِطُ وَالسَّمْنُ. وَقَالَ عَمْرٌو عَنْ أَنَسٍ بَنَى بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطْعٍ.

۵۳۸۷: (سعید) بن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن جعفر نے ہمیں بتایا کہ حُمَید (طویل) نے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام کیا کہ حضرت صفیہؓ سے شادی کریں۔ میں نے مسلمانوں کو آپؐ کے ولیمہ کے لئے بلایا۔ آپؐ نے چمڑے کے دستر خوانوں کے متعلق حکم دیا وہ بچھائے گئے اور ان پر کھجوریں، پنیر اور گھی ڈال دیا گیا۔ اور عمرو نے حضرت انسؓ سے یوں نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے شادی کی پھر دستر خوان پر مالیدہ بنا کر رکھا۔

أطرافهُ: ۳۷۱، ۶۱۰، ۹۴۷، ۲۲۲۸، ۲۲۳۵، ۲۸۸۹، ۲۸۹۳، ۲۹۴۳، ۲۹۴۴، ۲۹۴۵، ۲۹۹۱، ۳۰۸۵، ۳۰۸۶، ۳۳۶۷، ۳۶۴۷، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۱۹۷، ۴۱۹۸، ۴۱۹۹، ۴۲۰۰، ۴۲۰۱، ۴۲۱۱، ۴۲۱۲، ۴۲۱۳، ۵۰۸۵، ۵۱۵۹، ۵۱۶۹، ۵۴۲۵، ۵۵۲۸، ۵۹۶۸، ۶۱۸۵، ۶۳۶۳، ۶۳۶۹، ۷۳۳۳۔

۵۳۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ وَعَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ يُعَيِّرُوْنَ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُوْنَ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ فَقَالَتْ لَهُ أَسْمَاءُ يَا بُنَيَّ إِنَّهُمْ يُعَيِّرُوْنَكَ بِالنِّطَاقَيْنِ وَهَلْ تَدْرِي مَا كَانَ النِّطَاقَانِ إِنَّمَا كَانَ نِطَاقِي شَقَقْتُهُ نِصْفَيْنِ فَأَوْكَيْتُ قِرْبَةَ رَسُوْلِ

۵۳۸۸: محمد (بن سلام) نے ہم سے بیان کیا کہ ابومعاویہ نے ہمیں خبر دی۔ ہشام (بن عروہ) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے باپ سے اور وہب بن کیسان سے بھی روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ شام کے لوگ حضرت (عبداللہ) بن زبیرؓ کو طعنہ مارتے تھے۔ اے ذات النطاقین کے بیٹے! حضرت اسماء (بنت ابی بکرؓ) نے اُن سے کہا: اے میرے بیٹے! وہ تمہیں نطاقین کا طعنہ دیتے ہیں تم جانتے ہو کہ نطاقین کیا تھے؟ میرا کمر بند تھا

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَحَدِهِمَا وَجَعَلْتُ فِي سُفْرَتِهِ آخَرَ قَالَ فَكَانَ أَهْلُ الشَّأْمِ إِذَا عَيَّرُوْهُ بِالنِّطَاقَيْنِ يَقُوْلُ إِيْهًا وَالْإِلَهِ تِلْكَ شَكَاةٌ ظَاهِرٌ عَنْكَ عَارُهَا.

جس کو میں نے درمیان سے پھاڑ کر دو ٹکڑے کر دیا اور ان میں سے ایک سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکیزہ کا منہ باندھا اور دوسرے کو آپؐ کا توشہ باندھنے کے لئے استعمال کیا۔ وہب کہتے تھے کہ اہل شام جب ان کو نطاقین کا طعنہ دیتے تو کہتے چپ رہو۔ اللہ کی قسم! یہ تو ایک ایسا شکوہ ہے جس کا عیب تم سے پوشیدہ نہیں بلکہ کھلا کھلا ہے۔

أطرافہ: ۲۹۷۹، ۳۹۰۷۔

۵۳۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ حَزْنٍ خَالَةَ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَتَرَكَهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُنَّ وَلَوْ كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

۵۳۸۹: ابونعمان نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوبشر سے، ابوبشر نے سعید بن جبیر سے، سعید نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔(انہوں نے کہا) کہ حضرت امّ حفید بنت حارث بن حزنؓ نے جو حضرت ابن عباسؓ کی خالہ تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور پنیر اور سوسمار (گوہ) تحفۃً بھیجیں۔ آپؐ نے ان کے کھانے کے لئے (لوگوں کو) بلایا اور وہ آپؐ کے دسترخوان پر کھائی گئیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوڑ دیا جیسے آپؐ کو ان سے کراہت ہو۔ اور اگر سوسمار (گوہ) حرام ہوتیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتیں اور نہ آپؐ اُن کے کھانے کا حکم دیتے۔

أطرافہ: ۲۵۷۵، ۵۴۰۲، ۷۳۵۸۔

تشریح: اَلْخُبْزُ الْمُرَقَّقُ وَالْأَكْلُ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ: میدہ کی باریک چپاتیاں اور خوان اور دستر خوان پر کھانا۔ باب ھذا کی روایات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی اور بے نفسی کا عالم بیان کیا گیا ہے کہ شاہِ دوجہاں ہوتے ہوئے جب سب کچھ آپؐ کے تحتِ اقدام آسکتا تھا آپؐ نے دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے کنارہ کشی کی۔ تبتل اور زہد کی وہ اعلیٰ مثال قائم کی جو ہمیشہ کے لیے ایک عظیم اسوہ اور قابلِ تقلید نمونہ کے طور پر مینارۂ نور بنی رہے گی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور جو اخلاق، کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اِعراض عن الدنیا کے متعلق تھے۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرتؐ سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گزرا جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہوگئے ہوں۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرتؐ پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔ نہ کوئی عمارت بنائی۔ نہ کوئی بارگاہ طیار ہوئی۔ بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی۔ اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کرکے دکھلائی اور وہ جو دلآزار تھے ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا۔ اور کھانے کیلئے نانِ جَو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں پر آنحضرت نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔ اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا۔ اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ بجز اپنے مولیٰ کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا۔“

(براہین احمدیہ حصہ سوم، روحانی خزائن جلد اوّل، حاشیہ نمبر ۱۱ صفحہ ۲۸۹، ۲۹۰)

بَاب ۹: السَّوِيْقُ

ستو

۵۳۹۰: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ عَلَى رَوْحَةٍ مِنْ خَيْبَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَلَمْ يَجِدْهُ إِلَّا سَوِيْقًا فَلَاكَ مِنْهُ فَلُكْنَا مَعَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ ثُمَّ صَلَّى وَصَلَّيْنَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۵۳۹۰: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد (بن زید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ (بن سعید انصاری) سے، یحيٰ نے بشیر بن یسار سے، بشیر نے سُوَید بن نعمان سے روایت کی۔ انہوں نے ان کو بتایا کہ وہ بھی صہباء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی تھے اور یہ خیبر سے اتنے فاصلے پر ہے کہ شام کو انسان وہاں جا پہنچتا ہے۔ نماز کا وقت آ گیا تھا۔ آپؐ نے کھانا منگوایا مگر سوائے ستو کے آپؐ نے کوئی کھانا نہ پایا۔ آپؐ نے اسی کو منہ میں اِدھر اُدھر پھیر کر کھایا اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ ایسے ہی کھائے۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا اور کلی کی۔ پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی نماز پڑھی اور آپؐ نے وضو نہیں کیا۔

أطرافهُ: ۲۰۹، ۲۱۵، ۲۹۸۱، ۴۱۷۵، ۴۱۹۵، ۵۳۸۴، ۵۴۵۴، ۵۴۵۵۔

بَاب ۱۰: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ حَتَّى يُسَمَّى لَهُ فَيَعْلَمُ مَا هُوَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھایا نہ کرتے تھے جب تک کہ آپؐ کو نام لے کر نہ بتایا جاتا اور آپؐ کو علم نہ ہو جاتا کہ کیا کھانا ہے

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا

۵۳۹۱: ابوالحسن محمد بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ

يُـوْنُسُ عَـنِ الزُّهْـرِيِّ قَـالَ أَخْبَرَنِـي أَبُوأُمَامَـةَ بْـنُ سَـهْلِ بْـنِ حُنَيْـفٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِـدَ بْـنَ الْوَلِيْـدِ الَّـذِي يُقَـالُ لَـهُ سَيْفُ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ عَلَـى مَيْمُوْنَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْـدٍ فَقَـدَّمَتِ الضَّـبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ وَكَـانَ قَلَّمَـا يُقَـدِّمُ يَـدَهُ لِطَعَـامٍ حَتَّى يُحَـدَّثَ بِـهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ يَـدَهُ إِلَـى الضَّـبِّ فَقَالَـتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُـوْرِ أَخْبِـرْنَ رَسُـوْلَ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ مَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُـوْلَ اللّٰهِ فَرَفَـعَ رَسُـوْلُ اللّٰهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ يَـدَهُ عَـنِ الضَّـبِّ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَّمْ يَكُنْ بِـأَرْضِ قَـوْمِيْ فَأَجِـدُنِيْ أَعَافُـهُ قَـالَ

یونس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے کہا: ابوامامہ بن سہل بن حنیف انصاری نے مجھے بتایا کہ حضرت ابن عباسؓ نے ان کو خبر دی کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے وہ جنہیں سیف اللہ کہا جاتا ہے ان کو بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے پاس گئے اور وہ حضرت خالدؓ کی خالہ تھیں اور حضرت ابن عباسؓ کی بھی خالہ تھیں۔ آپؐ نے ان کے ہاں تلی ہوئی سوسمار (گوہ) پائی جس کو ان کی بہن حفیدہ بنت حارثؓ نجد سے لائی تھیں۔ حضرت میمونہؓ نے یہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی اور آپؐ کم ہی اپنا ہاتھ کسی کھانے کی طرف بڑھاتے جب تک کہ آپؐ کو اس کے متعلق بتلانہ دیا جاتا اور اس کا نام نہ لیا جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گوہ کی طرف بڑھایا جو عورتیں موجود تھیں ان میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ کہ تم نے کیا آپؐ کے سامنے پیش کیا ہے۔ یا رسول اللہ! یہ سوسمار ہے۔ یہ سنتے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سوسمار سے اٹھا لیا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ! گوہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں لیکن میری قوم کی زمین میں یہ نہیں ہوتی اس لئے اپنے آپ کو اس حالت میں پاتا ہوں کہ میں اس

خَالِدٌ فَاجْتَزَرْتُهُ[1] فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيَّ.

سے کراہت کرتا ہوں۔ حضرت خالدؓ نے کہا: میں نے اس کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف دیکھ رہے تھے۔

أطرافهُ: ٥٤٠٠، ٥٥٣٧۔

بَاب ١١: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے

٥٣٩٢: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح. و حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ.

۵۳۹۲: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ نیز اسماعیل نے بھی ہم سے بیان کیا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابوزناد سے، ابوزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کا کھانا تین کو کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔

بَاب ١٢: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ

مؤمن ایک ہی آنت میں کھاتا ہے

فِيْهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس بارہ میں حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

٥٣٩٣: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ

۵۳۹۳: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ عبدالصمد (بن عبدالوارث) نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے واقد بن محمد

[1] فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں لفظ ”فَاجْتَرَرْتُهُ“ ہے۔ (فتح الباری جزء۹ حاشیہ صفحہ ٦٦٢) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

ابْـنُ عُمَـرَ لَا يَأْكُـلُ حَتَّـى يُـؤْتَى بِمِسْكِيْنٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَدْخَلْتُ رَجُلًا يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيْرًا فَقَالَ يَا نَافِعُ لَا تُدْخِلْ هَـذَا عَلَيَّ سَـمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

سے، واقد نے نافع سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت ابن عمرؓ اس وقت تک نہیں کھاتے تھے جب تک کہ کسی مسکین کو نہ لایا جاتا جو ان کے ساتھ کھانے میں شریک ہو۔ پھر میں ایک شخص کو اندر لے آیا جو آپؓ کے ساتھ کھائے اور وہ بہت کھا گیا۔ کہنے لگے: نافع اس کو میرے پاس نہ لائیو۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: مؤمن ایک ہی آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

أطرافهُ: ٥٣٩٤، ٥٣٩٥۔

٥٣٩٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَإِنَّ الْكَافِرَ أَوِ الْمُنَافِقَ فَلَا أَدْرِي أَيَّهُمَا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ. وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

۵۳۹۴: محمد بن سلام نے ہم سے بیان کیا کہ عبدہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبید اللہ (عمری) سے، عبید اللہ نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤمن ایک ہی آنت میں کھاتا ہے اور کافر یا (فرمایا) منافق، (عبدہ کہتے ہیں:) میں نہیں جانتا کہ عبید اللہ نے ان دونوں میں سے کون سا لفظ کہا، سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اور ابن بکیر نے کہا: ہمیں مالک نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے، حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ایسی ہی حدیث بیان کی۔

أطرافهُ: ٥٣٩٣، ٥٣٩٥۔

٥٣٩٥: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ كَانَ أَبُو نَهِيكٍ رَجُلًا أَكُوْلًا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ فَقَالَ فَأَنَا أُوْمِنُ بِاللهِ وَرَسُوْلِهِ.

أطرافهُ: ٥٣٩٣، ٥٣٩٤-

۵۳۹۵: علی بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن دینار) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ ابونہیک بڑا ہی کھانے والا شخص تھا تو حضرت ابن عمرؓ نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کافر سات انتڑیوں میں کھاتا ہے۔ (یہ سن کر) وہ بولا: میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں۔

٥٣٩٦: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْمُسْلِمُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

طرفهُ: ٥٣٩٧-

۵۳۹۶: اسماعیل (بن ابی اُویس) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابوالزناد سے، ابوزناد نے اعرج سے، اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان ایک ہی آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

٥٣٩٧: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا كَثِيْرًا فَأَسْلَمَ فَكَانَ يَأْكُلُ أَكْلًا قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

۵۳۹۷: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عدی بن ثابت سے، عدی نے ابوحازم سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ ایک شخص بہت کھانا کھایا کرتا تھا پھر وہ مسلمان ہوگیا تو تھوڑا کھانا کھایا کرتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا

إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ.

گیا تو آپؐ نے فرمایا: مؤمن ایک ہی آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

طرفہ: ۵۳۹۶۔

تشریح: **اَلْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ:** مؤمن ایک ہی آنت میں کھاتا ہے۔ مومن اور کافر کے فرق میں ان روایات میں ایک بات یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ مومن کم کھاتا ہے جبکہ کافر زیادہ۔ اور اس کی وجہ مومن کا تبتل الی اللہ اور زہد ہے جبکہ کافر کی زندگی کا ماحاصل لذاتِ دنیا ہے۔ ان روایات کے پسِ منظر میں ایک واقعہ ثمامہ بن اثال کا بیان کیا گیا ہے جس کی دو حالتوں کا ذکر ہے ایک قبل از اسلام اور ایک بعد از اسلام۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

”اس دن شام کو جب حسب دستور ثُمامہ کے لئے کھانا آیا تو اس نے تھوڑا سا کھانا کھا کر چھوڑ دیا۔ جس پر صحابہ نے تعجب کیا کہ آج صبح تک تو ثُمامہ بہت زیادہ کھاتا رہا ہے اور گویا پیٹو تھا لیکن اب اس نے بہت تھوڑا کھانا کھایا ہے۔ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا۔ ”صبح تک ثمامہ کافروں کی طرح کھانا کھاتا تھا اور اب اس نے ایک مسلمان کی طرح کھایا ہے۔“ اور آپؐ نے اس کی تشریح یوں فرمائی کہ ”کافر سات آنتوں میں کھانا کھاتا ہے مگر مسلمان صرف ایک آنت میں کھاتا ہے۔“ اس سے آپؐ کی مراد یہ تھی کہ جہاں ایک کافر تو دنیوی لذات میں انہماک ہوتا ہے اور گویا وہ اسی میں غرق رہتا ہے وہاں ایک سچا مسلمان اپنی جسمانی ضروریات کو صرف اس حد تک محدود رکھتا ہے جو زندگی کے قیام کے لئے ضروری ہے کیونکہ اسے حقیقی لذت صرف دین میں حاصل ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اس جگہ سات کے عدد سے حسابی عدد مراد نہیں ہے بلکہ عربی محاورہ کی رو سے سات کا عدد کثرت اور تکمیل کے اظہار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ گویا مراد یہ ہے کہ ایک کافر دنیوی لذات میں غرق رہتا ہے اور اس کی ساری توجہ دنیا میں صرف ہوتی ہے مگر ایک مومن اپنے آپ کو دنیوی لذات سے روک کر رکھتا ہے اور ضرورت حقہ کی حد سے آگے نہیں گزرتا کیونکہ اس کی حقیقی لذات کا میدان اور ہے۔ یہ تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فطری میلان اور آپؐ کے ذاتی خلق کا ایک نہایت سچا آئینہ ہے۔“

(سیرت خاتم النبیین ﷺ، صفحہ ۷۵۰، ۷۵۱)

بَاب ۱۳: اَلْأَكْلُ مُتَّكِئًا

تکیہ لگا کر کھانا

۵۳۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَا آكُلُ مُتَّكِئًا.

۵۳۹۸: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ مسعر (بن کدام) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے علی بن اقمر سے روایت کی۔ (علی نے کہا:) میں نے ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ سوائی) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

طرفہ: ۵۳۹۹۔

۵۳۹۹: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ لَا آكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ.

۵۳۹۹: عثمان بن ابی شیبہ نے مجھ سے بیان کیا کہ جریر (بن عبدالحمید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور سے، منصور نے علی بن اقمر سے، علی نے ابوجحیفہ سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو آپؐ نے ایک شخص سے فرمایا جو آپؐ کے پاس تھا۔ میں نہیں کھاتا جبکہ میں تکیہ لگائے ہوئے ہوں۔

طرفہ: ۵۳۹۸۔

تشریح: **اَلْأَكْلُ مُتَّكِئًا:** تکیہ لگا کر کھانا۔ عنوان باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا طریق بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ ٹیک لگا کر نہیں کھاتے تھے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> "جب آپ کھانا کھانے لگتے تو کھانے کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے اور فرماتے مجھے یہ تکبرانہ رویہ پسند نہیں کہ بعض لوگ ٹیک لگا کر کھانا کھاتے ہیں گویا وہ کھانے سے مستغنی ہیں۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۶)

بَاب ١٤ : الشِّوَاءُ

بھنا ہوا گوشت

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى فَجَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ○(هود: ٧٠) أَيْ مَشْوِيٍّ.

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: وہ بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔ مَشْوِی یعنی بھنا ہوا۔

٥٤٠٠: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَأَهْوَى إِلَيْهِ لِيَأْكُلَ فَقِيْلَ لَهُ إِنَّهُ ضَبٌّ فَأَمْسَكَ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدٌ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَا يَكُوْنُ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِيْ أَعَافُهُ فَأَكَلَ خَالِدٌ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ. قَالَ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ.

۵۴۰۰: علی بن عبد اللہ (مدینی) نے ہمیں بتایا کہ ہم سے ہشام بن یوسف نے بیان کیا۔ معمر نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے ابواُمامہ بن سہل (بن حُنیف) سے، ابوامامہ نے حضرت ابن عباسؓ سے، حضرت ابن عباسؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھنی ہوئی گوہ لائی گئی۔ آپؐ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ کھائیں تو آپؐ سے کہا گیا کہ یہ تو گوہ ہے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ خالدؓ نے پوچھا: کیا یہ حرام ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں مگر میری قوم کی زمین میں یہ نہیں ہوتی اس لئے میں اپنے آپ کو اس سے کراہت کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ پھر خالدؓ نے کھائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ مالک نے ابن شہاب سے یہ لفظ نقل کئے بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ یعنی بھنی ہوئی گوہ۔

أطرافه: ٥٣٩١، ٥٥٣٧۔

تشریح: الشِّوَاءُ: بھنا ہوا گوشت۔ آنحضرت ﷺ حلال چیزوں کے ساتھ طیّب کا بھی خیال رکھتے تھے اور جو آپؐ کو طیّب نہ لگتی آپؐ اس کو تناول نہ فرماتے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک دفعہ آپ رستہ میں سے گزر رہے تھے کہ آپ نے دیکھا ایک بکری بھون کر لوگوں نے رکھی ہوئی ہے اور دعوت منا رہے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اُن لوگوں نے آپ کو بھی دعوت دی مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اس کی یہ وجہ نہیں تھی کہ آپ بھونا ہوا گوشت کھانا پسند نہیں کرتے تھے بلکہ آپ کو اِس قسم کا تکلف پسند نہیں تھا کہ پاس ہی غرباء تو بھوکے پھر رہے ہوں اور اُن کی آنکھوں کے سامنے لوگ بکرے بھون بھون کر کھا رہے ہوں۔ ورنہ دوسری احادیث سے ثابت ہے کہ آپ بھونا ہوا گوشت بھی کھالیا کرتے تھے۔" (دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد ۲۰ صفحہ ۳۷۷)

بَاب ١٥ : الْخَزِيْرَةُ

خزیرہ

قَالَ النَّضْرُ الْخَزِيْرَةُ مِنَ النُّخَالَةِ وَالْحَرِيْرَةُ مِنَ اللَّبَنِ.

نضر (بن شمیل) نے کہا: خزیرہ چھان سے بنایا جاتا ہے اور حریرہ دودھ سے۔

٥٤٠١ : حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَأَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِيْ فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ لَمْ

۵۴۰۱: یحيٰ بن بکیر نے مجھ سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے محمود بن ربیع انصاری نے بتایا کہ حضرت عتبان بن مالکؓ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ان انصاری صحابہ میں سے تھے جو بدر میں شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: یارسول اللہ! میں اپنی بینائی کو کمزور پاتا ہوں اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جب بارشیں ہوتی ہیں تو وہ نالہ جو میرے اور ان کے درمیان ہے بہنے لگتا ہے۔ میں ان کی مسجد میں نہیں آسکتا کہ

أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ لَهُمْ فَوَدِدْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَّكَ تَأْتِي فَتُصَلِّي فِي بَيْتِيْ فَأَتَّخِذُهُ مُصَلًّى فَقَالَ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ حِيْنَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ لِيْ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيْرَةٍ صَنَعْنَاهُ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُوْ عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوْا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ أَلَا تَرَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يُرِيْدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ قَالَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ قُلْنَا فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ

اُن کو نماز پڑھاؤں۔ اس لئے میری آرزو ہے یارسول اللہ کہ آپؐ آئیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں تاکہ میں اس کو نماز گاہ بنا لوں۔ آپؐ نے فرمایا: ان شاء اللہ میں عنقریب آؤں گا۔ حضرت عتبانؓ کہتے تھے: چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ دوسرے دن جبکہ دن بلند ہو چکا تھا، آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے آپؐ کو اجازت دی۔ آپؐ گھر میں داخل ہو کر بیٹھے نہیں اور مجھے فرمایا: تم اپنے گھر میں کس جگہ پسند کرتے ہو کہ میں نماز پڑھوں۔ میں نے آپؐ کو گھر کے ایک کونے کی طرف اشارہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر کہا۔ ہم نے صفیں باندھ لیں۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپؐ نے سلام پھیرا اور ہم نے آپؐ کو خزیرہ کھانے کے لئے، جسے ہم نے تیار کیا تھا، روک رکھا۔ گھر میں محلے والوں میں سے کچھ لوگ جو اچھی تعداد میں تھے اِدھر اُدھر سے آگئے اور جمع ہو گئے تو ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: مالک بن دُخشنؓ کہاں ہے؟ ان میں سے کسی نے کہا: وہ منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں رکھتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ کہو۔ کیا تم اسے دیکھتے نہیں کہ اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کا اقرار کیا؟ وہ اس سے اللہ کی رضامندی چاہتا ہے۔ اس نے کہا: اللہ

وَنَصِيْحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِيْنَ فَقَالَ فَإِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِيْ بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ الْحُصَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ وَكَانَ مِنْ سَرَاتِهِمْ عَنْ حَدِيْثِ مَحْمُوْدٍ فَصَدَّقَهُ.

اور اس کا رسول بہتر جانتا ہے۔ حضرت عتبانؓ کہتے تھے: ہم نے کہا: ہم اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں کے لئے دیکھتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے اس شخص کو آگ پر حرام کر دیا ہے جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ کا اقرار کیا۔ وہ اس سے اللہ کی رضا مندی چاہتا ہے۔ ابن شہاب نے کہا: میں نے (محمود سے یہ سن کر) حصین بن محمد انصاری سے جو بنو سالم سے تھے محمود کی اس حدیث کے متعلق پوچھا اور وہ ان کے بڑے لوگوں میں سے تھے تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

أطرافهُ: ٤٢٤، ٤٢٥، ٦٦٧، ٦٨٦، ٨٣٨، ٨٤٠، ١١٨٦، ٤٠٠٩، ٤٠١٠، ٦٤٢٣، ٦٩٣٨۔

تشریح: اَلْخَزِيْرَةُ: علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں: جوہری نے کہا ہے کہ خزیرہ یہ ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹے جائیں اور ان میں کافی مقدار میں پانی ڈالا جائے جب وہ پک جائے تو ان میں باریک آٹا ملا کر اسے تیار کیا جائے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ خزیرہ صاف شوربہ ہوتا ہے جس میں چھان ملا کر پکایا جاتا ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۲۱ صفحہ ۴۵)

بَاب ١٦: اَلْأَقِطُ

پنیر

وَقَالَ حُمَيْدٌ سَمِعْتُ أَنَسًا بَنَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَفِيَّةَ فَأَلْقَى التَّمْرَ وَالْأَقِطَ وَالسَّمْنَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسٍ صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْسًا.

اور حمید نے کہا: میں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہؓ سے شادی کی۔ پھر (دعوت میں) آپؐ نے کھجور، پنیر اور گھی (دسترخوان پر) رکھا اور عمرو بن ابی عمرو نے حضرت انسؓ سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور، پنیر اور گھی کا مالیدہ تیار کیا۔

۵٤۰۲: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِبَابًا وَأَقِطًا وَلَبَنًا فَوُضِعَ الضَّبُّ عَلَى مَائِدَتِهِ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُوْضَعْ وَشَرِبَ اللَّبَنَ وَأَكَلَ الْأَقِطَ.

۵۴۰۲: مسلم بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوبشر سے، ابوبشر نے سعید (بن جبیر) سے، سعید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میری خالہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ سوسمار (گوہ)، پنیر اور دودھ تحفةً بھیجا اور گوہ آپؐ کے دستر خوان پر رکھی گئی۔ اگر حرام ہوتی تو نہ رکھی جاتی اور آپؐ نے دودھ پیا اور پنیر کھایا۔

أطرافهُ: ۲۵۷۵، ۵۳۸۹، ۷۳۵۸-

بَاب ۱۷: اَلسِّلْقُ وَالشَّعِيْرُ

چقندر اور جَو

۵٤۰۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ كَانَتْ لَنَا عَجُوْزٌ تَأْخُذُ أُصُوْلَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَهَا فَتَجْعَلُ فِيْهِ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيْرٍ إِذَا صَلَّيْنَا زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا وَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ وَمَا كُنَّا نَتَغَدَّى وَلَا نَقِيْلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَاللّٰهِ مَا فِيْهِ شَحْمٌ وَلَا وَدَكٌ.

۵۴۰۳: یحیٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحازم سے، ابوحازم نے سہل بن سعد سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم جمعہ کے دن بہت ہی خوش ہوتے۔ ہماری ایک بڑھیا تھی وہ چقندر کی جڑیں لیتی اور ان کو اپنی ایک ہانڈی میں ڈال دیتی اور ان میں جَو کے کچھ دانے بھی ڈال دیتی جب ہم نماز پڑھ چکتے تو اس کو ملنے آتے اور وہ اسے ہمارے سامنے رکھتی۔ اس وجہ سے ہم جمعہ کے دن خوشی مناتے اور کھانا نہ کھاتے اور نہ ہی قیلولہ کرتے مگر جمعہ کے بعد۔ بخدا اس میں نہ چربی ہوتی اور نہ چکنائی۔

أطرافهُ: ۹۳۸، ۹۳۹، ۹٤۱، ۲۳٤۹، ٦۲٤۸، ٦۲۷۹-

تشریح۔ اَلسِّلْقُ وَالشَّعِیْرُ: چقندر اور جَو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”صحابہؓ کی قربانی کا یہ حال تھا کہ وہ بعض دفعہ فاقوں پر فاقے کرتے مگر مسجد میں بیٹھے رہتے تا کہ ایسا نہ ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات فرمائیں اور وہ اسے سننے اور لوگوں تک پہنچانے سے محروم رہ جائیں۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ اُنہیں ہمیشہ فاقے آتے تھے کیونکہ مسلمان انہیں کھلاتے بھی رہتے تھے اور بعض صحابہ کے گھروں سے تو انہیں باری باری کھانا آتا تھا البتہ کبھی کبھی انہیں فاقہ بھی برداشت کرنا پڑتا تھا۔ ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت ہر جمعرات یا جمعہ کو انہیں چقندر پکا کر بھیجتی تھی اسی طرح کسی دن کوئی صحابی کھانا بھجوا دیتا اور کسی دن کوئی۔ جب وہ عورت فوت ہو گئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِس کا علم نہ ہوا۔ چند دن کے بعد آپ نے دریافت فرمایا کہ فلاں عورت کئی دنوں سے دیکھی نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وہ تو فوت ہو گئی ہے۔ آپ نے فرمایا تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ وہ تو اصحابُ الصفہ کو چقندر کھلایا کرتی تھی اگر تم مجھے بتاتے تو مَیں خود اُس کا جنازہ پڑھاتا۔“ (سیر روحانی (۲) انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۸۶)

بَاب ۱۸: اَلنَّهْشُ وَانْتِشَالُ اللَّحْمِ

گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو ہانڈی کے پکنے سے پہلے نکالنا

٥٤٠٤: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَعَرَّقَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۵۴۰۴: عبداللہ بن عبدالوہاب نے ہمیں بتایا کہ حماد (بن زید) نے ہم سے بیان کیا کہ ایوب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شانے کی ہڈی کا گوشت کھایا پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أطرافه: ۲۰۷، ٥٤٠٥۔

٥٤٠٥: وَعَنْ أَيُّوبَ وَعَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَشَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا مِنْ قِدْرٍ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۵۴۰۵: اسی سند سے ایوب (سختیانی) اور عاصم (بن سلیمان اَحول) سے مروی ہے۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہانڈی سے گوشت کی ہڈی نکالی اور اسے کھایا پھر آپؐ نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أطرافهُ: ٢٠٧، ٥٤٠٤۔

بَاب ١٩: تَعَرُّقُ الْعَضُدِ

بازو کی ہڈی کا گوشت کھانا

٥٤٠٦: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ مَكَّةَ.

۵۴۰۶: محمد بن مثنیٰ نے مجھ سے بیان کیا، کہا کہ عثمان بن عمر نے مجھے بتایا۔ فلیح (بن سلیمان) نے ہم سے بیان کیا۔ ابوحازم (سلمہ بن دینار) مدنی نے ہمیں بتایا۔ عبداللہ بن ابوقتادہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ ان کے باپ نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ کی طرف نکلے۔

أطرافهُ: ١٨٢١، ١٨٢٢، ١٨٢٣، ١٨٢٤، ٢٥٧٠، ٢٨٥٤، ٢٩١٤، ٤١٤٩، ٥٤٠٧، ٥٤٩٠، ٥٤٩١، ٥٤٩٢۔

٥٤٠٧: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِاللهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

۵۴۰۷: نیز مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ (اُوَیسی) نے بیان کیا کہ محمد بن جعفر نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابوحازم سے، ابوحازم نے عبداللہ بن ابی قتادہ سلمی سے، عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ انہوں نے کہا: میں

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالْقَوْمُ مُحْرِمُوْنَ وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ فَأَبْصَرُوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا وَأَنَا مَشْغُوْلٌ أَخْصِفُ نَعْلِي فَلَمْ يُؤْذِنُوْنِي لَهُ وَأَحَبُّوْا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ فَالْتَفَتُّ فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الْفَرَسِ فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ وَنَسِيْتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ فَقَالُوْا لَا وَاللهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ فَغَضِبْتُ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُمَا ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ فَوَقَعُوْا فِيْهِ يَأْكُلُوْنَهُ ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوْا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ الْعَضُدَ مَعِي فَأَدْرَكْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ فَنَاوَلْتُهُ الْعَضُدَ فَأَكَلَهَا حَتَّى تَعَرَّقَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کچھ آدمیوں کے ساتھ ایک منزل میں بیٹھا تھا جو مکہ کے راستے میں تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے اترے ہوئے تھے اور سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں احرام باندھے نہ تھا۔ انہوں نے ایک گورخر دیکھا اور میں مشغول تھا اپنی جوتی کو ٹانکے لگا رہا تھا۔ انہوں نے مجھے خبر نہیں دی اور چاہتے تھے کہ کاش میں اس کو دیکھوں۔ میں جو مڑا تو میں نے اس کو دیکھ لیا۔ میں اٹھ کر گھوڑے کے پاس گیا اور اس پر زین کسا اور سوار ہو گیا اور کوڑا اور نیزہ لینا بھول گیا۔ میں نے اُن سے کہا: مجھے کوڑا اور نیزہ پکڑاؤ۔ انہوں نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! ہم تو تمہیں اس کے شکار میں کچھ بھی مدد نہیں دیں گے۔ میں اس سے ناراض ہو گیا اور اُتر کر میں نے ان دونوں کو لیا پھر میں سوار ہو گیا اور اس گورخر پر زور سے حملہ کیا اور اسے زخمی کر ڈالا۔ پھر میں اس کو لایا اور وہ مر چکا تھا۔ تو پھر وہ اس پر آپڑے اور سب اس کو کھانے لگے پھر اس کے بعد انہوں نے جو اس کو کھایا اس میں شک کرنے لگے اور وہ احرام کی حالت میں تھے۔ ہم چل پڑے اور میں نے اپنے ساتھ اس کا ایک بازو چھپا رکھا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور میں نے آپؐ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: تمہارے

أَبِي قَتَادَةَ.. مِثْلَهُ.

پاس اس میں سے کچھ ہے؟ میں نے آپؐ کو وہ بازو دیا اور آپؐ نے اس سے کھایا اور دانتوں سے نوچ کر صاف کر دیا اور آپؐ بھی احرام باندھے ہوئے تھے۔ محمد بن جعفر نے کہا: اور مجھے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے، عطاء نے ابوقتادہ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بتایا۔

أطرافهُ: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲٤، ۲۵۷۰، ۲۸۵٤، ۲۹۱٤، ٤۱٤۹، ۵٤۰٦، ۵٤۹۰، ۵٤۹۱، ۵٤۹۲۔

تشریح: اَلنَّهْشُ وَانْتِشَالُ اللَّحْمِ: گوشت کو دانتوں کے ذریعہ ہڈی سے جدا کرنا اور گوشت کو ہانڈی کے پکنے سے پہلے نکالنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کی سب سے بڑھ کر قدر کرتے اور ان کا برمحل استعمال کرتے اور حظ اُٹھاتے اور ان فوائد کو حاصل کرتے جو اُن نعمتوں میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے لیے ودیعت کیے ہیں اور یہ آپؐ کے عبد شکور ہونے کا ایک عملی اظہار تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ”فطرت انسانی کے کمالات سے ناواقف لوگوں میں یہ عام خیال ہے کہ اچھا کھانا ایک حیوانی فعل ہے اور اعلیٰ روحانی مقامات کے منافی ہے لیکن وہ فطرت انسانی جسے خدا نے پیدا کیا ہے اس کے بالکل برخلاف ہے۔ کھانوں کا انسانی اخلاق سے ایک گہرا تعلق ہے اور مختلف کھانے اپنے نباتی احساسات کو انسانی جسم میں جا کر اخلاقی میلانوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ کھانے میں میانہ روی کی تو بے شک تعلیم دیتے تھے لیکن عمدہ کھانے سے آپ نے کبھی نہیں روکا۔ بلکہ جب کبھی کسی نے عمدہ کھانا دعوت میں پیش کیا آپ نے اسے استعمال فرمایا۔ ہاں یہ شرط لگا دی کہ کھانے کے متعلق ان امور کو مد نظر رکھو۔ (۱) ایسی طرح کھانے کی چیزوں کو ضائع نہ کرو کہ غرباء کو تکلیف ہو۔ (۲) جس وقت ملک میں قحط ہو اور لوگ تکلیف میں ہوں غذا سادہ کر دو تا کہ تمہارے بہت سے کھانوں میں غرباء کا ایک کھانا بھی ضائع نہ ہو جائے۔ (۳) سوائے حقیقی ضرورت کے کھانوں کا ذخیرہ جمع نہ کرو تا غرباء اپنے حصہ سے محروم نہ رہ جائیں۔“

(رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان کی حیثیت میں، انوار العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۵۴۲)

بَاب ٢٠: قَطْعُ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

چھری سے گوشت کاٹنا

٥٤٠٨: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۵۴۰۸: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، وہ کہتے ہیں مجھے جعفر بن عمرو بن امیہ نے بتایا کہ ان کے باپ حضرت عمرو بن امیہ (ضمریؓ) نے ان کو بتایا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ایک بکری کے شانے سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھا چھری سے کاٹ کاٹ کر لے رہے تھے۔ اتنے میں نماز کے لئے بلائے گئے تو آپؐ نے اس شانے کو اور اس چھری کو جس سے آپؐ گوشت کاٹ رہے تھے رکھ دیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أطرافه: ٢٠٨، ٦٧٥، ٢٩٢٣، ٥٤٢٢، ٥٤٦٢۔

تشریح: قَطْعُ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ: چھری سے گوشت کاٹنا۔ اسلام انسان کی ضرورت کی ہر صورت کو نہ صرف جائز قرار دیتا ہے بلکہ اس کے لیے ممکنہ اسباب کو اختیار کرنا بھی اسلامی شریعت کی روح کے عین مطابق ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ انسان اسباب کا غلام نہ ہو اور اس میں بناوٹ اور تکلف نہ ہو۔ کھانے پینے اور پہننے وغیرہ میں اسلام نے اس اصول کو مدنظر رکھا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

> ”شریعت اسلام نے چھری سے کاٹ کر کھانے سے تو منع نہیں کیا۔ ہاں تکلف سے ایک بات یا فعل پر زور ڈالنے سے منع کیا ہے۔ اس خیال سے کہ اس قوم سے مشابہت نہ ہو جاوے ورنہ یوں تو ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لیے کیا کہ تا امت کو تکلیف نہ ہو۔ جائز ضرورتوں پر اس طرح کھانا جائز ہے۔ مگر بالکل اس کا پابند ہونا اور تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو حقیر جاننا منع ہے کیونکہ پھر آہستہ آہستہ انسان کی نوبت تتبع کی یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ ان کی طرح طہارت کرنا بھی چھوڑ دیتا ہے۔ مَنْ تَشَابَهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ سے مراد یہی ہے کہ

التزاماً ان باتوں کو نہ کرے ورنہ بعض وقت ایک جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے جیسے کہ بعض دفعہ کام کی کثرت ہوتی ہے اور بیٹھے لکھتے ہوتے ہیں تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ کھانا میز پر لگا دو اور اس پر کھا لیا کرتے ہیں اور صف پر بھی کھا لیتے ہیں۔ چارپائی پر بھی کھا لیتے ہیں۔ تو ایسی باتوں میں صرف گذارہ کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۶۷۰)

بَاب ۲۱: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو برا نہیں کہا

٥٤٠٩: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.

۵۴۰۹: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے ابوحازم (سلمان اشجعی) سے، ابوحازم نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کھانے کو برا نہیں کہا۔ اگر اس کو چاہا تو کھا لیا، اگر ناپسند کیا تو اسے چھوڑ دیا۔

طرفہ: ٣٥٦٣۔

بَاب ۲۲: النَّفْخُ فِي الشَّعِيرِ

جو میں پھونک مارنا

٥٤١٠: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوحَازِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ سَهْلًا هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ قَالَ لَا فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ

۵۴۱۰: سعید بن ابی مریم نے ہم سے بیان کیا کہ ابوغسان (محمد بن مطرف لیثی) نے ہمیں بتایا۔ وہ کہتے ہیں ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت سہلؓ (بن سعد ساعدی) سے پوچھا: کیا آپ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

الشَّعِيْرَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ.

کے زمانہ میں میدہ دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں، (ابوحازم نے پوچھا:) آپ لوگ جَو کو چھانتے بھی تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ ہم پھونک کر چھلکا اڑا دیتے تھے۔

طرفہ: ۵٤۱۳۔

بَاب۲۳: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُوْنَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کیا کھاتے تھے

۵٤۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَانِي سَبْعَ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ فَلَمْ يَكُنْ فِيْهِنَّ تَمْرَةٌ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا شَدَّتْ فِي مَضَاغِي.

۵٤۱۱: ابونعمان (محمد بن فضل عارم سدوسی) نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عباس (بن فرو) جُریری سے، عباس نے ابوعثمان (عبدالرحمٰن بن مل) نہدی سے، ابوعثمان نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اپنے صحابہ کے درمیان کھجوریں تقسیم کیں تو آپؐ نے ہر شخص کو سات کھجوریں دیں۔ مجھے بھی آپؐ نے سات کھجوریں دیں۔ ان میں سے ایک کھجور ردّی تھی۔ اور ان میں سے ایک کھجور بھی ایسی نہ تھی جو مجھے اس سے زیادہ پسند آئی ہو، وہ چبانے میں سخت تھی۔

أطرافہ: ۵٤٤۱، ۵٤٤۱م۔

۵٤۱۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْس عَنْ سَعْدٍ

۵٤۱۲: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے ہمیں بتایا کہ وہب بن جریر نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسماعیل (بن ابی خالد)

قَالَ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ أَوِ الْحَبَلَةِ حَتَّى يَضَعَ أَحَدُنَا مَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الْإِسْلَامِ خَسِرْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي.

سے، اسماعیل نے قیس (بن ابی حازم) سے، قیس نے حضرت سعد (بن ابی وقاصؓ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے وہ زمانہ دیکھا ہے کہ جب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات شخصوں میں سے ساتواں تھا ہمیں کھانے کو سوائے کیکر کے پتوں یا پھلیوں کے کچھ نہ ملتا۔ یہ حالت تھی کہ ہم میں سے ایک اسی طرح مینگنیاں کرتا تھا جیسے بکری کرتی ہے۔ پھر اب بنو اسد مجھے ملامت کرتے اور اسلام کے آداب سکھلاتے ہیں تب تو میں گھاٹے میں رہا اور میری ساری محنت رائیگاں گئی۔

أطرافه: ٣٧٢٨، ٦٤٥٣۔

٥٤١٣: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَقُلْتُ هَلْ أَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَاخِلُ قَالَ مَا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا مِنْ حِيْنِ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتَّى

۵۴۱۳: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحازم سے، ابوحازم نے کہا کہ میں نے حضرت سہل بن سعدؓ سے پوچھا۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کھایا تھا؟ حضرت سہلؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے اللہ نے آپؐ کو مبعوث کیا اس وقت تک کہ اللہ نے آپؐ کو وفات دی، میدہ نہیں دیکھا۔ ابوحازم کہتے تھے: میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمہارے پاس چھلنیاں تھیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے اللہ نے آپؐ کو مبعوث کیا اس وقت تک کہ آپؐ کو

قَبَضَهُ اللهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ غَيْرَ مَنْخُوْلٍ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَأَكَلْنَاهُ.

طرفه: ٥٤١٠۔

اللہ نے وفات دی، چھلنی نہیں دیکھی۔ کہتے تھے: میں نے پوچھا: تم بن چھنے جَو کیسے کھاتے تھے؟ کہتے تھے: ہم ان کو پیستے تھے اور ان میں پھونک مارتے پھر جو اُڑ جاتا وہ اڑ جاتا اور جو باقی رہتا ہم اس کو گوندھ کر کھاتے۔

٥٤١٤: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَصْلِيَّةٌ فَدَعَوْهُ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيْرِ.

۵۴۱۴: اسحاق بن ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا کہ روح بن عبادہ نے ہمیں خبر دی۔ ابن ابی ذئب نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے سعید مقبری سے، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ لوگوں کے پاس سے گزرے کہ جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی ہوئی تھی۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کو بلایا مگر انہوں نے کھانے سے انکار کیا۔ کہنے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے چلے گئے اور آپؐ نے جَو کی روٹی سے بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔

٥٤١٥: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُوْنُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرُّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ

۵۴۱۵: عبداللہ بن ابی الاسود نے ہمیں بتایا کہ معاذ (بن ہشام) نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ خوان پر کھایا اور نہ ہی طشتری میں اور نہ آپؐ

عَلَامَ يَأْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ.

کے لئے باریک چپاتیاں پکائی گئیں۔ میں نے قتادہ سے پوچھا: وہ لوگ کس پہ رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا: دستر خوان پر۔

أطرافه: ٥٣٨٦، ٦٤٥٠-

٥٤١٦: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ.

۵۴۱۶: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ جریر (بن عبدالحمید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور سے، منصور نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے اسود (بن یزید) سے، اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ آپ فرماتی تھیں: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے جب سے آپؐ مدینہ میں آئے جَو کی روٹی سے لگاتار تین راتیں بھی پیٹ بھر کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہو گئی۔

طرفه: ٦٤٥٤-

تشریح: مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُوْنَ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کیا کھاتے تھے۔ ابواب ۲۲، ۲۳ کی روایات میں صحابہؓ کی زندگی کے ان واقعات کا ذکر ہے جب ابتدائے اسلام میں انہیں بھوک، افلاس اور مالی تنگی کا سامنا تھا مگر اس دَور میں بھی ان کی قناعت اور توکل اس شان کا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے پر راضی تھے۔ اور جب ان کو مال ملے تو بھی اموال کی کثرت نے ان کی قناعت، توکل اور بے نفسی میں کوئی فرق نہیں ڈالا۔ ہر دو اَدوار انہوں نے شکر اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدردانی اور اس کے فضلوں کی یاد میں گزارے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"جب کسریٰ کو شکست ہوئی اور مالِ غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا تو ان میں کچھ ہوائی چکیاں بھی تھیں جن سے باریک آٹا پیسا جاتا تھا اس سے پہلے مکہ اور مدینہ کے رہنے والے سِل بٹہ پر دانوں کو پیس لیا کرتے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اڑا کر روٹی پکا لیا کرتے تھے۔ جب مدینہ میں ہوائی چکیاں آئیں اور ان سے باریک میدہ تیار کیا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے حکم دیا کہ پہلا آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کیا جائے تا کہ سب سے پہلے آپ ہی اس آٹے کی نرم نرم روٹی کھائیں۔ چنانچہ آپ کے حکم کے مطابق وہ آٹا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش ہوا۔ آپ نے ایک عورت کو دیا کہ وہ اسے گوندھ کر روٹی تیار کرے۔ جب میدے کے گرم گرم اور نرم نرم پھلکے تیار کر کے آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک لقمہ توڑا اور اپنے منہ میں رکھ لیا مگر وہ لقمہ ابھی آپ نے اپنے منہ میں ڈالا ہی تھا کہ آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے۔ دیکھنے والی عورتیں حیران رہ گئیں کہ آپ کے آنسو کیوں گرنے لگے ہیں۔ چنانچہ کسی نے آپ سے پوچھا خیر تو ہے کیسی عمدہ اور نرم روٹی ہے اور آپ کے گلے میں پھنس رہی ہے؟ انہوں نے جواب دیا میرے گلے میں یہ روٹی اپنی خشکی کی وجہ سے نہیں پھنسی بلکہ اپنی نرمی کے باعث پھنسی ہے۔ رنج کے واقعات نے مجھے رنجیدہ نہیں کیا بلکہ خوشی کی گھڑیوں نے مجھے افسردہ بنا دیا ہے۔ ایک زمانہ تھا جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے انہی کی برکت سے آج یہ نعمتیں ہمیں میسر ہیں مگر آپؐ کا یہ حال تھا کہ مدتوں گھر میں آگ نہیں جلتی تھی اور اگر روٹی پکتی بھی تو اس طرح کہ ہم سِل بٹہ پر غلہ پیس لیا کرتے اور پھونکوں سے اس کے چھلکے اڑا کر روٹی پکا لیا کرتے۔ مجھے خیال آتا ہے کہ یہ نعمتیں ہمیں جس کے طفیل میسر آئی ہیں وہ تو آج ہم میں نہیں کہ ہم یہ نعمت اس کے سامنے پیش کرتے اور دولتیں اس کے قدموں پر نثار کرتے لیکن ہم جن کا ان کامیابیوں کے ساتھ کوئی بھی تعلق نہیں ان نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ خیال تھا جس نے مجھے تڑپا دیا اور جس کی وجہ سے میدے کا نرم نرم لقمہ بھی میرے گلے میں پھنس گیا۔

(تفسیر کبیر، سورۃ الشمس زیر آیت وَالَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا جلد ۹ صفحہ ۱۶، ۱۷)

احادیث الباب میں صحابہؓ کی قناعت اور شکر گزاری کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ صحابہؓ کی سیرت کے اس پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”یکدم انسان کو دولت مل جائے تو اُس کے اخلاق بگڑ جاتے ہیں مگر فرمایا یہ شتربان اونٹوں کو چراتے چراتے حکومت کے تخت پر جا بیٹھیں گے مگر نَو دولتوں والی کمینگی ان کے اخلاق میں نہیں پائی جائے گی بلکہ غناء نعیم اُن کے چہروں سے ظاہر ہو گا چنانچہ صحابہؓ جہاں بیٹھتے اس امر کا صاف صاف اقرار کرتے کہ ہم غریب ہوتے تھے، بھوکے رہتے تھے، کھانے

اور پہننے کو کچھ نہیں ملتا تھا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کی برکت سے خدا نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرما دیں۔ ایران کے بادشاہ نے ایک دفعہ اُن سے کہہ دیا کہ تم ذلیل لوگ گوہ کھانے والے میرے ملک پر حملہ کرنے کے لئے آئے ہو تمہاری حیثیت ہی کیا ہے کہ تم ایسا کر سکو۔ کوئی دوسرا ہوتا تو وہ لڑ پڑتا کہ میری ہتک کی گئی ہے مگر صحابہؓ نے کہا آپ نے جو کچھ کہا بالکل درست ہے ہماری یہی حالت ہوا کرتی تھی مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کے بعد ہماری یہ حالت نہیں رہی۔ اب ہم میں تغیّر پیدا ہو چکا ہے۔ غرض غناءِ نعمت اُن کا جزو بن گئی تھی یہ نہیں تھا کہ وہ اپنی گزشتہ حالت کو چھپاتے ہوں اور سمجھتے ہوں کہ اگر لوگوں کو ہماری پہلی حالت کا پتہ لگ گیا تو ہماری ہتک ہو گی۔ وہ اس میں کوئی ہتک نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس حالت سے دوسری حالت کو پانے میں خدا تعالےٰ کا ایک نشان دیکھتے تھے اس لئے اُس کے اظہار میں مزہ حاصل کرتے تھے۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ المطففین زیر آیت تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ جلد ۸ صفحہ ۳۱۷)

بَاب ٢٤: اَلتَّلْبِيْنَةُ

تلبینہ

٥٤١٧: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ

۵۴۱۷: یحيٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عقیل سے، عقیل نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عروہ (بن زبیر) سے، عروہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ ان کی عادت تھی کہ جب ان کے رشتہ داروں میں سے کوئی فوت ہو جاتا اور اس وجہ سے عورتیں اکٹھی ہوتیں اور پھر وہ منتشر ہو جاتیں صرف ان کے ہی گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے تو تلبینہ کی ہانڈی پکانے کا حکم دیتیں جو پکائی جاتی۔ پھر سالن تیار کیا جاتا اور تلبینہ اس پر

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

ڈالا جاتا۔ پھر کہتیں: اسے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے کہ تلبینہ بیمار کے دل کی طاقت کو بحال کر دیتا ہے اور غم کو کسی قدر غلط کرتا ہے۔

أطرافهُ: ٥٦٨٩، ٥٦٩٠۔

تشریح: اَلتَّلْبِيْنَةُ: علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں: تلبینہ وہ کھانا ہے جو آٹے یا چھان سے تیار کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس میں شہد بھی ڈالا جاتا ہے۔ سفید اور پتلا ہونے نیز دودھ کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اسے تلبینہ کہتے ہیں۔ جو تلبینہ پتلا اور پکا ہوا ہو وہ زیادہ مفید ہوتا ہے بنسبت اس کے جو کچا اور گاڑھا ہو۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ تلبینہ وہ کھانا ہے جو آٹے میں پانی اور تیل ڈال کر بنایا جاتا ہے اور اس کو گھونٹ گھونٹ کر کے پیا جاتا ہے۔ (عمدۃ القاری جزء ۲۱ صفحہ ۵۳، ۵۴)

بَاب ۲۵: اَلثَّرِيْدُ

ثرید

٥٤١٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ الْجَمَلِيِّ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۵۴۱۸: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا۔ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن مرہ جملی سے، عمرو نے مرہ ہمدانی سے، مرہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے، حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی، آپؐ نے فرمایا: مردوں میں سے بہت کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے کوئی کامل نہیں ہوئی۔ اور عائشہؓ کی فضیلت باقی عورتوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

أطرافهُ: ٣٤١١، ٣٤٣٣، ٣٧٦٩۔

٥٤١٩: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ

۵۴۱۹: عمرو بن عون نے ہم سے بیان کیا کہ خالد

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي طُوَالَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

بن عبداللہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوطوالہ (عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر انصاری) سے، ابوطوالہ نے حضرت انسؓ سے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ نے فرمایا: عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

أطرافهُ: ٣٧٧٠، ٥٤٢٨۔

٥٤٢٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ أَبَا حَاتِمٍ الْأَشْهَلَ بْنَ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ قَصْعَةً فِيْهَا ثَرِيْدٌ قَالَ وَأَقْبَلَ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ.

۵۴۲۰: عبداللہ بن منیر نے ہم سے بیان کیا کہ انہوں نے ابوحاتم اشہل بن حاتم سے سنا کہ (عبداللہ) بن عون نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثمامہ بن انس سے، ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کے ایک غلام کے پاس گیا جو درزی تھا۔ اس نے آپؐ کے سامنے ایک پیالہ رکھا جس میں ثرید تھا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے اور وہ اپنے کام میں لگ گیا۔ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کدو کے ٹکڑے ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے تھے۔ کہتے تھے: میں بھی ان کو ڈھونڈنے لگا اور آپؐ کے سامنے رکھتا۔ کہتے تھے: اس کے بعد میں کدو کو پسند کیا کرتا تھا۔

أطرافهُ: ٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩۔

تشریح: **اَلثَّرِيْدُ:** حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں:
"ثرید از روئے لغت گوشت کے شوربے میں ترشدہ ٹکڑوں کو کہتے ہیں۔

(لسان العرب- ثرد) (اقرب الموارد- ثرد) مگر جو ثرید مجھے عربی ممالک میں کھانے کا موقع ملا ہے وہ گندم اور دیگر حبوب کی اکثر اجناس کا کوفتہ و بیختہ گوشت کے شوربے میں پختہ تیار کردہ مالیدہ سا ہوتا ہے جس میں بادام و پستہ بھی ڈالا جاتا ہے اور کھانے میں نہایت لذیذ کھانا ہے جو اس ملک میں کھایا جاتا ہے۔" (صحیح بخاری ترجمہ و شرح، جلد ۷ صفحہ ۲۵۵)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

"طرزِ زندگی کے لحاظ سے عربوں کی خوراک و لباس اور عام بُود و باش نہایت سادہ اور ابتدائی تھی۔ عام خوراک عربوں کی اُونٹوں اور بکریوں کا دُودھ اور کھجور تھی۔ جَو کے ستّو بھی عموماً استعمال ہوتے تھے۔ ذی ثروت لوگ گوشت بھی کھاتے تھے اور اُونٹ یا بکری کے بھنے ہوئے گوشت کو بہت پسند کیا جاتا تھا۔ شوربے میں روٹی کو بھگو کر کھانا ایک اعلیٰ قسم کی غذا سمجھی جاتی تھی جسے عرب لوگ ثرید کہتے تھے۔" (سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ ۵۷)

بَاب ٢٦: شَاةٌ مَسْمُوْطَةٌ وَالْكَتِفُ وَالْجَنْبُ

(سموچی) دم پختہ ہوئی بکری اور شانہ اور پسلی

٥٤٢١: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ قَالَ كُلُوْا فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

۵۴۲۱: ہدبہ بن خالد نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام بن یحییٰ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے۔ ان کا نان بائی کھڑا ہوتا۔ حضرت انسؓ کہتے: کھاؤ مجھے علم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک کہ آپؐ اللہ سے جاملے، پتلی چپاتی دیکھی بھی ہو اور نہ کبھی (سموچی) دَم پختہ بکری دیکھی ہو۔

أطرافه: ٥٣٨٥، ٦٤٥٧۔

٥٤٢٢: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ

۵۴۲۲: محمد بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ معمر نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَامَ فَطَرَحَ السِّكِّيْنَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے جعفر بن عمرو بن اُمیہ ضمری سے، جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی، انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ بکری کے شانے سے گوشت کاٹ کر کھا رہے تھے۔ پھر نماز کے لئے بلائے گئے۔ آپؐ کھڑے ہو گئے اور چھری پھینکی، نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أطرافه: ۲۰۸، ۶۷۵، ۲۹۲۳، ۵۴۰۸، ۵۴۶۲۔

بَاب۲۷: مَا كَانَ السَّلَفُ يَدَّخِرُوْنَ فِي بُيُوْتِهِمْ وَأَسْفَارِهِمْ مِنَ الطَّعَامِ وَاللَّحْمِ وَغَيْرِهِ

اگلے لوگ اپنے گھروں میں یا اپنے سفروں میں جو کھانا اور گوشت وغیرہ جمع رکھتے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ وَأَسْمَاءُ صَنَعْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ سُفْرَةً.

حضرت عائشہؓ اور حضرت اسماءؓ کہتی تھیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے لئے توشہ تیار کیا۔

۵۴۲۳: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ فِيْهِ فَأَرَادَ أَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ

۵۴۲۳: خلاد بن یحییٰ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت تین دن سے زیادہ تک کھانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا: آپؐ نے کبھی منع نہیں کیا مگر صرف اس سال جس میں کہ لوگ قحط کی وجہ

فَنَأْكُلُهُ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قِيلَ مَا اضْطَرَّكُمْ إِلَيْهِ فَضَحِكَتْ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ.

سے بھوکے تھے تو آپؐ کی مراد یہ تھی کہ غنی فقیر کو کھلائے اور ہم تو (قربانی کے جانور کے) پائے اٹھا کر رکھ چھوڑتے اور پھر پندرہ پندرہ دن کے بعد انہیں کھاتے۔ ان سے پوچھا گیا: آپؐ کو ایسی سخت ضرورت کیا تھی؟ یہ سن کر وہ ہنس پڑیں کہنے لگیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے اس وقت تک کہ آپؐ اللہ سے جا ملے تین دن تک بھی گیہوں کی روٹی سالن کے ساتھ نہیں کھائی۔

وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَابِسٍ بِهَذَا.

اور (محمد) بن کثیر نے کہا: ہمیں سفیان (ثوری) نے بتایا کہ عبدالرحمٰن بن عابس نے ہم سے یہی بیان کیا۔

أطرافه: ٥٤٣٨، ٥٥٧٠، ٦٦٨٧۔

٥٤٢٤: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُومَ الْهَدْيِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ. تَابَعَهُ مُحَمَّدٌ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَقَالَ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ لَا.

۵۴۲۴: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے مجھ سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن دینار) سے، عمرو نے عطاء (بن ابی رباح) سے، عطاء نے حضرت جابرؓ (بن عبداللہ انصاری) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قربانیوں کے گوشت اپنے ساتھ مدینہ بھی لے جاتے تھے۔ (عبداللہ بن محمد کی طرح) اس حدیث کو محمد (بن سلام) نے بھی (سفیان) بن عیینہ سے روایت کیا۔ اور ابن جریج کہتے تھے: میں نے عطاء سے پوچھا: کیا حضرت جابرؓ نے یوں کہا ہے کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ آئے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

أطرافه: ١٧١٩، ٢٩٨٠، ٥٥٦٧۔

بَاب ۲۸: اَلْحَيْسُ

(حیس) کھجور کا حلوہ

٥٤٢٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُوطَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَّقُولَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ

۵۴۲۵: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے غلام تھے، روایت کی۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا، کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے فرمایا: اپنے لڑکوں میں سے ایک لڑکا ڈھونڈو جو میری خدمت کرے۔ اس پر حضرت ابو طلحہؓ مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھا کر لے گئے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بھی آپؐ کہیں اترتے خدمت کرتا اور میں آپؐ کو یہ دعا کرتے اکثر سنا کرتا تھا: اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں ہم و غم سے اور درماندگی اور سستی سے اور بخل اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے تنگ کرنے سے۔ میں آپؐ کی ہمیشہ خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم خیبر سے لوٹے اور آپؐ حضرت صفیہ بنت حییؓ کو لائے۔ آپؐ نے ان سے نکاح کر لیا تھا اور میں آپؐ کو دیکھتا کہ آپؐ اپنے پیچھے اپنے چغہ یا اپنے کمبل سے اُن کے لیے گول گدا بنا دیتے پھر ان کو اپنے پیچھے سوار کرتے۔ جب ہم صہباء میں پہنچے تو آپؐ نے کھجور کا مالیدہ بنا کر دستر خوان پر

رِجَالًا فَأَكَلُوْا وَكَانَ ذَٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا.

رکھا۔ پھر آپؐ نے مجھے بھیجا اور میں نے کئی لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا اور انہوں نے کھایا۔ اور یہی حضرت صفیہؓ کا ولیمہ تھا جو آپؐ نے کیا۔

ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ.

پھر آپؐ آئے جب اُحد آپؐ کے سامنے ظاہر ہوا تو آپؐ نے فرمایا: یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ جب آپؐ مدینہ کے قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! میں مدینہ کے ان دونوں پہاڑوں کے درمیان جو جگہ ہے اس کو ویسے ہی حرم قرار دیتا ہوں جیسے ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اے اللہ! انہیں ان کے مُدمیں اور ان کے صاع میں برکت دے۔

أطرافهُ: ٣٧١، ٦١٠، ٩٤٧، ٢٢٢٨، ٢٢٣٥، ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ٢٩٤٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٥، ٢٩٩١، ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٣٣٦٧، ٣٦٤٧، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٤١٩٧، ٤١٩٨، ٤١٩٩، ٤٢٠٠، ٤٢٠١، ٤٢١١، ٤٢١٢، ٤٢١٣، ٥٠٨٥، ٥١٥٩، ٥١٦٩، ٥٣٨٧، ٥٥٢٨، ٥٩٦٨، ٦١٨٥، ٦٣٦٣، ٦٣٦٩، ٧٣٣٣۔

تشریح: اَلْحَيْسُ: کھجور کا حلوہ۔ علامہ بدر الدین عینی لکھتے ہیں کہ حیس وہ کھانا ہے جو کھجور، پنیر اور گھی سے تیار کیا جاتا ہے۔ بعض اوقات پنیر کی جگہ آٹا ڈالا جاتا ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۲۱ صفحہ ۵۷)

بَاب ۲۹: اَلْأَكْلُ فِيْ إِنَاءٍ مُفَضَّضٍ

ایسے برتن میں کھانا کھانا جس پر چاندی چڑھی ہو

٥٤٢٦: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِيْ لَيْلَى أَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَاسْتَسْقَى فَسَقَاهُ مَجُوْسِيٌّ فَلَمَّا وَضَعَ الْقَدَحَ فِي يَدِهِ رَمَاهُ بِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي نَهَيْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ كَأَنَّهُ يَقُولُ لَمْ أَفْعَلْ هٰذَا وَلٰكِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ.

۵۴۲۶: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ سیف بن ابی سلیمان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے مجاہد سے سنا۔ وہ کہتے ہیں: مجھے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے بتایا کہ وہ حضرت حذیفہ (بن یمانؓ) کے پاس تھے۔ انہوں نے پانی مانگا تو ایک پارسی نے آپؓ کو پانی پینے کو دیا۔ جب اس نے گلاس آپؓ کے ہاتھ میں رکھا تو آپؓ نے اس کو پھینک دیا اور کہنے لگے: اگر میں نے اس کو دو دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ منع نہ کیا ہوتا۔ گویا ان کی مراد تھی کہ میں گلاس کو اس طرح نہ پھینکتا مگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے: ریشمی کپڑے نہ پہنو اور نہ دیباج اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں پیو اور نہ ہی سونے چاندی کی رکابیوں میں کھاؤ کیونکہ یہ ان کے لئے دنیا میں ہیں اور ہمارے لئے آخرت میں۔

أطرافهُ: ٥٦٣٢، ٥٦٣٣، ٥٨٣١، ٥٨٣٧۔

بَاب ۳۰: ذِكْرُ الطَّعَامِ

کھانے کا بیان

٥٤٢٧: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ

۵۴۲۷: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ (وضاح) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ

أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيْحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ.

(بن دعامہ) سے، قتادہ نے حضرت انسؓ (بن مالک) سے، حضرت انسؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس مؤمن کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو بھی اچھی اور اس کا مزہ بھی اچھا۔ اور مثال اس مؤمن کی جو قرآن نہیں پڑھتا کھجور کی سی ہے اس کی خوشبو نہیں اور اس کا مزہ میٹھا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے نیاز بو کی مثال ہے اس کی خوشبو اچھی ہے اور اس کا مزہ کڑوا ہے۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن بھی نہیں پڑھتا حنظل کی سی ہے۔ اس کی کوئی خوشبو نہیں اور اس کا مزہ بھی کڑوا ہے۔

أطرافه: ٥٠٢٠، ٥٠٥٩، ٧٥٦٠-

٥٤٢٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۵۴۲۸: مسدد نے ہمیں بتایا کہ خالد (بن عبداللہ طحان) نے ہم سے بیان کیا کہ (ابوطوالہ) عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حضرت انسؓ سے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: عائشہؓ کی فضیلت دوسری عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

أطرافه: ٣٧٧٠، ٥٤١٩-

٥٤٢٩: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ

۵۴۲۹: ابونعیم (فضل بن دکین) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سُمی سے، سُمی

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ.

نے ابوصالح (ذکوان) سے، ابوصالح نے حضرت ابوہریرہؓ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: سفر بھی ایک قسم کا عذاب ہے کہ تم میں سے ایک کو اس کے سونے اور کھانے سے محروم کر دیتا ہے۔ جب کوئی اپنا وہ مقصد پورا کر لے جس کے لئے اس نے سفر کیا تھا تو پھر جلدی سے اپنے گھر والوں کے پاس چلا آئے۔

أطرافه: ۱۸۰٤، ۳۰۰۱۔

بَاب ۳۱: اَلْأُدْمُ

سالن

۵٤۳۰: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيْعَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ كَانَ فِي بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَهَا فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا وَلَنَا الْوَلَاءُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ شِئْتِ شَرَطْتِيْهِ لَهُمْ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَأُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي أَنْ تَقِرَّ تَحْتَ زَوْجِهَا أَوْ تُفَارِقَهُ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْتَ عَائِشَةَ وَعَلَى

۵۴۳۰: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن جعفر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ربیعہ سے، ربیعہ نے قاسم بن محمد (بن ابی بکر) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: بریرہؓ میں تین نمونے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے اسے خرید کر اس کو آزاد کرنا چاہا تو اس کے مالکوں نے کہا: حقِ وراثت ہمارا ہوگا تو حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ شرط ان کے لئے کرو کیونکہ حقِ وراثت تو اسی کا ہے جس نے آزاد کیا۔ قاسم کہتے تھے اور وہ آزاد کی گئی اور اسے اختیار دیا گیا کہ اپنے خاوند کے نکاح میں رہے یا اس سے الگ ہو جائے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن حضرت عائشہؓ

النَّارِ بُرْمَةٌ تَفُوْرُ فَدَعَا بِالْغَدَاءِ فَأُتِيَ بِخُبْزٍ وَأُدْمٍ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ أَلَمْ أَرَ لَحْمًا قَالُوْا بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلٰكِنَّهُ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيْرَةَ فَأَهْدَتْهُ لَنَا فَقَالَ هُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا وَهَدِيَّةٌ لَنَا.

کے گھر میں آئے اور ہانڈی آگ پر ابل رہی تھی۔ آپؐ نے کھانا منگوایا اور آپؐ کے لئے روٹی اور گھر کے سالن میں سے کچھ سالن لایا گیا۔ آپؐ نے (دیکھ کر) فرمایا: کیا میں نے گوشت نہیں دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا: ہاں یا رسول اللہ! مگر وہ ایسا گوشت تھا جو بریرہؓ کو بطور صدقہ دیا گیا اور اس نے ہمیں بھی اس میں سے ہدیہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے۔

أطرافه: ٤٥٦، ١٤٩٣، ٢١٥٥، ٢١٦٨، ٢٥٣٦، ٢٥٦٠، ٢٥٦١، ٢٥٦٣، ٢٥٦٤، ٢٥٦٥، ٢٥٧٨، ٢٧١٧، ٢٧٢٦، ٢٧٢٩، ٢٧٣٥، ٥٠٩٧، ٥٢٧٩، ٥٢٨٤، ٦٧١٧، ٦٧٥١، ٦٧٥٤، ٦٧٥٨، ٦٧٦٠-

بَاب ٣٢: اَلْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ

میٹھا اور شہد

٥٤٣١: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

۵۴۳۱: اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے مجھ سے بیان کیا، انہوں نے ابواسامہ سے، ابواسامہ نے ہشام (بن عروہ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے میرے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بتایا، کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھا اور شہد پسند کرتے تھے۔

أطرافه: ٤٩١٢، ٥٢١٦، ٥٢٦٧، ٥٢٦٨، ٥٥٩٩، ٥٦١٤، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢-

٥٤٣٢: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

۵۴۳۲: عبدالرحمٰن بن شیبہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ مجھے (محمد بن اسماعیل) بن ابی فدیک نے بتایا۔ انہوں نے (محمد بن عبدالرحمٰن)

أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَلْزَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشِبَعِ بَطْنِي حِيْنَ لَا آكُلُ الْخَمِيْرَ وَلَا أَلْبَسُ الْحَرِيْرَ وَلَا يَخْدُمُنِيْ فُلَانٌ وَلَا فُلَانَةُ وَأُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ وَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الْآيَةَ وَهِيَ مَعِي كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي وَخَيْرُ النَّاسِ لِلْمَسَاكِيْنِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَنْقَلِبُ بِنَا فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ فَنَشْتَقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيْهَا.

بن ابی ذئب سے، محمد بن عبدالرحمٰن نے (سعید بن ابی سعید) مقبری سے، مقبری نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں اپنا پیٹ بھر کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ ہمیشہ رہتا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب نہ میں خمیری روٹی کھایا کرتا تھا اور نہ ریشمی کپڑا پہنتا تھا اور نہ میری خدمت کوئی غلام اور نہ کوئی لونڈی کرتی تھی اور میں اپنا پیٹ کنکریوں سے لگا دیتا تھا اور کسی آدمی سے ایک آیت کا مفہوم پوچھا کرتا تھا حالانکہ وہ مجھے خوب معلوم ہوتی تاکہ وہ مجھے اپنے ساتھ (گھر) لے جائے اور کھانا کھلائے اور مسکینوں کے لئے تمام لوگوں سے بہتر حضرت جعفر بن ابی طالبؓ تھے۔ ہمیں (گھر) لے جایا کرتے اور جو کچھ ان کے گھر میں ہوتا ہمیں کھلاتے یہاں تک کہ کبھی ایسا بھی ہوتا کہ وہ ہمارے لئے گھی کی کپی نکالتے اور اس میں کچھ نہ ہوتا۔ ہم اس کو پھاڑ کر جو کچھ اس میں ہوتا کھالیتے۔

طرفہ: ۳۷۰۸۔

بَاب ۳۳: الدُّبَّاءُ

کدو

۵۴۳۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى

۵۴۳۳: عمرو بن علی (فلاس) نے ہم سے بیان کیا کہ ازہر بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے (عبداللہ) بن عون سے، عبداللہ نے ثمامہ بن انس سے، ثمامہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی

مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک آزادکردہ غلام کے پاس آئے جو درزی تھا آپؐ کے سامنے کدو لایا گیا۔ آپؐ اس کو کھانے لگے۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو کھاتے دیکھا میں بھی اس کو ہمیشہ ہی پسند کرتا رہا ہوں۔

أطرافه: ۲۰۹۲، ۵۳۷۹، ۵۴۲۰، ۵۴۳۵، ۵۴۳۶، ۵۴۳۷، ۵۴۳۹۔

تشریح: اَلدُّبَّاءُ: کدو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قول اور فعل اپنے اندر بے شمار حکمتیں اور ان گنت فوائد اور دقیق معارف رکھتا ہے۔ آپؐ کا کوئی قول یا فعل جو بادی النظر میں عام اور معمولی ساد کھائی دے وہ بھی اپنے اندر معانی کا جہاں سموئے ہوئے ہوتا ہے۔ مثلاً آپؐ نے کدو تناول فرمایا اور اسے استعمال کرنے کا ارشاد فرمایا۔ امام طبرانی حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالْقَرْعِ فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي الدِّمَاغِ[1] کدو کو لازم رکھو کیونکہ یہ دماغ کو تقویت دیتا ہے۔ فوائد شافعی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: يَا عَائِشَةُ، إِذَا طَبَخْتِ فَأَكْثِرِي فِيهِ الدُّبَّاءَ، فَإِنَّهُ يَشُدُّ قَلْبَ الْحَزِينِ[2] اے عائشہ جب ہنڈیا پکاؤ تو اس میں کدّو زیادہ ڈالو کیونکہ یہ غمزدہ دل کو تقویت دیتا ہے۔ عطاء سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَلَيْكُمْ بِالْقَرْعِ فَإِنَّهُ يَزِيدُ فِي الْعَقْلِ، وَيُكَبِّرُ الدِّمَاغَ[3] کدّو کو لازم رکھو کیونکہ یہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو بڑھاتا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"اس میں کوئی شبہ نہیں کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر کئی چھوٹی باتیں نتائج کے لحاظ سے بہت اہم ہوتی ہیں۔ اب یہ کتنی چھوٹی بات ہے جو حدیثوں میں آتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک دفعہ کدّو پکا تو آپ نے شوق سے شوربہ میں سے کدّو کے ٹکڑے نکال نکال کر کھانے شروع کر دیئے یہاں تک کہ شوربہ میں کدّو کا کوئی ٹکڑا نہ رہا اور آپ نے فرمایا کدّو بڑی اعلیٰ چیز ہے۔ اب بظاہر یہ کتنی چھوٹی سی بات ہے... مگر اس چھوٹی سی بات سے اسلام کو کتنا بڑا فائدہ پہنچا۔

(مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر، انوار العلوم جلد ۱۴ صفحہ ۵۵۲، ۵۵۳)

[1] (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الواؤ، ما اسند واثلة مکحول الشامی، جزء ۲۲ صفحہ ۶۳)
[2] (کتاب الفوائد لأبی بکر الشافعی، بَابٌ فِي أَكْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْقَرْعَ، روایت نمبر ۹۵۶ جزء دوم صفحہ ۷۰۱)
[3] (شعب الإیمان، باب ۳۹ فی المطاعم والمشارب، اکل اللحم، روایت نمبر ۵۵۴۷، جزء ۸ صفحہ ۹۷)

بَاب ٣٤: الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

جو آدمی اپنے بھائیوں کے لئے کھانا تکلف سے تیار کرائے

٥٤٣٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُوشُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا أَدْعُوْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَدَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ دَعَوْتَنَا خَامِسَ خَمْسَةٍ وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

۵۴۳۴: محمد بن یوسف (بیکندی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے ابووائل سے، ابووائل نے حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: انصار میں سے ایک شخص تھا جسے ابوشعیبؓ کہتے تھے، ان کا غلام گوشت بیچا کرتا تھا۔ ابوشعیبؓ نے اس غلام سے کہا: میرے لئے کھانا تیار کرو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کے لئے بلاؤں گا۔ پانچ آدمی ہوں گے۔ پانچویں آپؐ ہیں، اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو بلایا۔ ان کے ساتھ ایک اور آدمی چل پڑا۔ (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے سمیت ہم پانچ آدمیوں کو مدعو کیا تھا اور یہ شخص جو ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دے دو اگر چاہو تو نہ دو۔ ابوشعیبؓ نے کہا: نہیں بلکہ میں نے اسے بھی اجازت دی۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ عَلَى الْمَائِدَةِ لَيْسَ لَهُمْ أَنْ

محمد بن یوسف نے کہا: میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا۔ وہ کہتے تھے: جب لوگ کسی دستر خوان پر ہوں تو ان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک

يَّتَنَاوَلُوْا مِنْ مَائِدَةٍ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى وَلَكِنْ يُنَاوِلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي تِلْكَ الْمَائِدَةِ أَوْ يَدَعُوا.

دستر خوان سے دوسرے دستر خوان پر کھانا لے کر جائیں۔ لیکن اس دستر خوان پر وہ ایک دوسرے سے لے سکتے ہیں یا چھوڑ سکتے ہیں۔

أطرافهُ: ۲۰۸۱، ۲۴۵۶، ۵۴۶۱۔

بَاب ۳۵: مَنْ أَضَافَ رَجُلًا إِلَى طَعَامٍ وَأَقْبَلَ هُوَ عَلَى عَمَلِهِ

جس نے کسی شخص کی کھانے کی ضیافت کی اور خود اپنے کام میں لگ گیا

۵۴۳۵: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيْرٍ سَمِعَ النَّضْرَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا أَمْشِي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُلَامٍ لَهُ خَيَّاطٍ فَأَتَاهُ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ وَعَلَيْهِ دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ قَالَ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ أَجْمَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ الْغُلَامُ عَلَى عَمَلِهِ قَالَ أَنَسٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مَا صَنَعَ.

۵۴۳۵: عبداللہ بن منیر نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے نضر (بن شمیل) سے سنا۔ (عبداللہ) بن عون نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں لڑکا ہی تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک غلام کے پاس گئے جو درزی تھا۔ وہ آپؐ کے لئے ایک پیالہ لایا جس میں کھانا تھا اور اس پر کدو کے کتلے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کدو کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھانے لگے۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: جب میں نے یہ دیکھا تو میں بھی اِدھر اُدھر سے لے کر آپؐ کے سامنے رکھنے لگا۔ کہتے تھے: وہ غلام اپنے کام کی طرف متوجہ ہو گیا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو آپؐ نے کیا، کرتے دیکھا تو اس کے بعد میں ہمیشہ ہی کدو پسند کرتا رہا ہوں۔

أطرافهُ: ۲۰۹۲، ۵۳۷۹، ۵۴۲۰، ۵۴۳۳، ۵۴۳۶، ۵۴۳۷، ۵۴۳۹۔

بَاب ٣٦: الْمَرَقُ

شوربہ

٥٤٣٦: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَنَّ خَيَّاطًا دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمِئِذٍ.

٥٤٣٦: عبد اللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا کہ ایک درزی (صحابی) نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے تیار کیا تھا۔ میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ اس نے جَو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور سوکھا گوشت تھا پیش کیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ پیالے کے کناروں سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھا رہے ہیں تو میں اس دن کے بعد ہمیشہ کدو کو پسند کرتا رہا ہوں۔

أطرافهُ: ٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩۔

بَاب ٣٧: الْقَدِيدُ

سکھایا ہوا گوشت

٥٤٣٧: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ فَرَأَيْتُهُ

٥٤٣٧: ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا کہ مالک بن انس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسحاق بن عبد اللہ سے، اسحاق نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ کے سامنے شوربہ لایا گیا

يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ يَأْكُلُهَا.

جس میں کدو اور سوکھا ہوا گوشت تھا۔ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر کھاتے۔

أطرافهُ: ۲۰۹۲، ۵۳۷۹، ۵٤۲۰، ۵٤۳۳، ۵٤۳۵، ۵٤۳٦، ۵٤۳۹۔

۵٤۳۸: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا فَعَلَهُ إِلَّا فِي عَامٍ جَاعَ النَّاسُ أَرَادَ أَنْ يُّطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ وَإِنْ كُنَّا لَنَرْفَعُ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ وَمَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُوْمٍ ثَلَاثًا.

۵۴۳۸: قبیصہ (بن عقبہ) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس (بن ربیعہ نخعی) سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: آپؐ نے (قربانی کا گوشت سکھانے سے) جو منع فرمایا تو صرف اس سال منع فرمایا جس سال لوگ قحط کی وجہ سے بھوکے تھے۔ آپؐ چاہتے تھے کہ غنی فقیر کو کھلائے اور ہم تو پائے بھی اٹھا لیتے تھے۔ پندرہ پندرہ دن کے بعد کھاتے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے تین دن بھی گیہوں کی روٹی سالن کے ساتھ سیر ہو کر نہیں کھائی۔

أطرافهُ: ۵٤۲۳، ۵۵۷۰، ٦٦٥۷۔

بَاب۳۸: مَنْ نَاوَلَ أَوْ قَدَّمَ إِلَى صَاحِبِهِ عَلَى الْمَائِدَةِ شَيْئًا

دستر خوان پر جس نے اپنے ساتھی کو کوئی چیز پکڑائی یا پیش کی

قَالَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا بَأْسَ أَنْ يُّنَاوِلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُنَاوِلُ مِنْ هَذِهِ الْمَائِدَةِ إِلَى مَائِدَةٍ أُخْرَى.

(امام بخاریؒ نے) کہا: اور (عبداللہ) بن مبارک نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ ایک دوسرے کو دیں لیکن اس دستر خوان سے دوسرے دستر خوان والوں کو نہ دیں۔

٥٤٣٩: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزًا مِنْ شَعِيْرٍ وَمَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيْدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوْلِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ. وَقَالَ ثُمَامَةُ عَنْ أَنَسٍ فَجَعَلْتُ أَجْمَعُ الدُّبَّاءَ بَيْنَ يَدَيْهِ.

۵۴۳۹: اسماعیل (بن ابی اُوَیس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، اسحاق نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کھانے کی دعوت دی جس کو اس نے تیار کیا تھا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس دعوت میں گیا اس نے جَو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو اور سوکھا گوشت تھا پیش کیا۔ حضرت انسؓ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ پیالے کے کنارے سے کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر لے رہے ہیں۔ میں اس روز سے کدو پسند کرنے لگا۔ اور ثمامہ نے حضرت انسؓ سے یوں نقل کیا: میں بھی کدو اِدھر اُدھر سے لے کر آپؐ کے سامنے رکھتا جاتا۔

أطرافهُ: ٢٠٩٢، ٥٣٧٩، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٦، ٥٤٣٧۔

بَاب ٣٩: اَلْقِثَّاءُ بِالرُّطَبِ

ککڑی تازہ کھجوروں کے ساتھ کھانا

٥٤٤٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ

۵۴۴۰: عبدالعزیز بن عبداللہ (اُوَیسی) نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابراہیم بن سعد نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ (سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے، سعد نے حضرت عبداللہ بن جعفر

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ تازہ کھجوریں اور ککڑی اکٹھی کھا رہے ہیں۔

أطرافهُ: ٥٤٤٧، ٥٤٤٩۔

باب ٤٠: {اَلْحَشْفُ[1]}

خراب ردی کھجوریں

٥٤٤١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ تَضَيَّفْتُ أَبَاهُرَيْرَةَ سَبْعًا فَكَانَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ وَخَادِمُهُ يَعْتَقِبُوْنَ اللَّيْلَ أَثْلَاثًا يُصَلِّي هَذَا ثُمَّ يُوقِظُ هَذَا وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا فَأَصَابَنِي سَبْعُ تَمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشَفَةٌ.

۵۴۴۱: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عباس جُریری سے، عباس نے ابوعثمان (نہدی) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں حضرت ابوہریرہؓ کے پاس سات راتیں مہمان رہا تو وہ اور ان کی بیوی اور ان کا خادم رات کو باری باری ہر ایک تہائی جاگتے رہتے۔ یہ نماز پڑھتا رہتا پھر اس کو جگاتا اور میں نے ان کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان کھجوریں تقسیم کیں۔ مجھے بھی حصے میں سات کھجوریں ملیں۔ ان میں سے ایک اندر سے بوسیدہ تھی۔

أطرافهُ: ٥٤١١م، ٥٤٤١۔

٥٤٤١م: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَسَمَ النَّبِيُّ

۵۴۴۱م: محمد بن صباح نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن زکریا نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عاصم (احول) سے، عاصم نے ابوعثمان (نہدی) سے، ابوعثمان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

[1] لفظ "اَلْحَشْفُ" فتح الباری مطبوعہ انصاریہ میں ہے۔ (فتح الباری جزء۹ حاشیہ صفحہ ۶۹۸) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَنَا تَمْرًا فَأَصَابَنِي مِنْهُ خَمْسٌ أَرْبَعُ تَمَرَاتٍ وَحَشَفَةٌ ثُمَّ رَأَيْتُ الْحَشَفَةَ هِيَ أَشَدُّهُنَّ لِضِرْسِي.

سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان کھجوریں تقسیم کیں۔ مجھے ان میں سے پانچ ملیں۔ چار اچھی کھجوریں اور ایک اندر سے خراب۔ پھر میں نے اس ردی کھجور کو دیکھا وہ میری داڑھوں کے لئے چبانے میں ان سب سے سخت تھی۔

أطرافه: ٥٤١١، ٥٤٤١۔

بَاب ٤١ : الرُّطَبُ وَالتَّمْرُ

تازہ اور خشک کھجوریں

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى وَهُزِّيٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا○ (مريم: ٢٦)

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اور (وہ) کھجور (جو تیرے قریب ہوگی اس) کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔

٥٤٤٢: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ.

۵۴۴۲: اور محمد بن یوسف (فریابی) نے سفیان (ثوری) سے نقل کیا۔ سفیان نے منصور بن صفیہ سے روایت کی کہ میری ماں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا، کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت فوت ہوئے کہ ہم دو سیاہ چیزیں یعنی کھجور اور پانی سے سیر ہو جایا کرتے تھے۔

طرفه: ٥٣٨٣۔

٥٤٤٣: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوحَازِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ

۵۴۴۳: سعید بن ابی مریم نے ہمیں بتایا کہ ابو غسان (محمد بن مطرف) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے مجھے

بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبِيْعَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ يَهُوْدِيٌّ وَكَانَ يُسْلِفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجِذَاذِ وَكَانَتْ لِجَابِرٍ الْأَرْضُ الَّتِي بِطَرِيْقِ رُوْمَةَ فَجَلَسَتْ فَخَلَا عَامًا فَجَاءَنِي الْيَهُوْدِيُّ عِنْدَ الْجِذَاذِ وَلَمْ أَجُدَّ مِنْهَا شَيْئًا فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْبَى فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ امْشُوْا نَسْتَنْظِرْ لِجَابِرٍ مِنَ الْيَهُوْدِيِّ فَجَاءُوْنِي فِي نَخْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ الْيَهُوْدِيَّ فَيَقُوْلُ أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَطَافَ فِي النَّخْلِ ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيْلِ رُطَبٍ فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ عَرِيْشُكَ يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ افْرُشْ لِي فِيْهِ فَفَرَشْتُهُ فَدَخَلَ فَرَقَدَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ

بتایا۔ ابوحازم نے ابراہیم بن عبد الرحمٰن بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے، ابراہیم نے حضرت جابر بن عبداللہ (انصاری) رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مدینہ میں ایک یہودی تھا اور وہ میری کھجوریں کٹنے تک قرض دیا کرتا تھا اور حضرت جابرؓ کی وہ زمین تھی جو بئر رومہ کے راستے پر تھی۔ ایک سال اس زمین نے پھل نہ دیا اور سال خالی گزرا۔ وہ یہودی میوہ کٹنے کے وقت میرے پاس آیا اور میں نے کھجوروں سے کچھ بھی نہ کاٹا تھا میں اس سے آئندہ سال تک مہلت مانگنے لگا لیکن وہ نہ مانتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق بتایا گیا۔ آپؐ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: چلو یہودی سے جابرؓ کے لئے مہلت مانگیں۔ وہ میرے پاس میرے کھجور کے باغ میں آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہودی سے گفتگو کرنے لگے۔ وہ کہنے لگا: ابوالقاسم! میں اس کو مہلت نہیں دوں گا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا آپؐ کھڑے ہو گئے اور اس باغ میں چکر لگایا۔ پھر اس کے پاس آئے اور اس سے گفتگو کی مگر وہ نہ مانا۔ میں اٹھا اور جا کر کچھ تھوڑی سی تازہ کھجوریں لایا اور میں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھ دیا۔ آپؐ نے کھائیں پھر اس کے بعد پوچھا: جابرؓ تمہارا منڈوا کہاں ہے؟ میں نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے لئے اس میں بچھونا لگا دو۔ میں نے آپؐ کے لئے بچھونا بچھایا۔ آپؐ اس میں گئے

فَجِئْتُهُ بِقَبْضَةٍ أُخْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَامَ فِي الرِّطَابِ فِي النَّخْلِ الثَّانِيَةَ ثُمَّ قَالَ يَا جَابِرُ جُدَّ وَاقْضِ فَوَقَفَ فِي الْجِدَاذِ فَجَدَذْتُ مِنْهَا مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ مِنْهُ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَشَّرْتُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنِّي رَسُوْلُ اللَّهِ.

اور سو گئے۔ پھر آپؐ جاگے اور میں آپؐ کے پاس مٹھی بھر اور کھجوریں لایا۔ آپؐ نے ان میں سے کچھ کھائیں پھر کھڑے ہوئے اور یہودی سے گفتگو کی لیکن اس نے آپؐ کی نہ مانی۔ آخر آپؐ دوسری بار ان کھجوروں میں جن کے پھل سبز تھے کھڑے ہوئے پھر فرمایا: جابرؓ کھجوریں کاٹو اور اس کا قرض چکا دو۔ آپؐ کھجوریں کاٹنے کے اثنا میں ٹھہرے رہے میں نے ان سے اتنی کھجوریں کاٹیں جس سے اس کا قرضہ ادا کر دیا اور ان سے کچھ بچ رہیں۔ میں باغ سے نکل کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپؐ کو خوشخبری دی۔ آپؐ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

عُرْشٌ وَعَرِيْشٌ بِنَاءٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَعْرُوْشٰتٍ (الأنعام: ١٤٢) مَا يُعَرَّشُ مِنَ الْكُرُومِ وَغَيْرِ ذَلِكَ. يُقَالُ عُرُوْشُهَا أَبْنِيَتُهَا. (قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ أَبُوْ جَعْفَرٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ فَخَلَا لَيْسَ عِنْدِيْ مُقَيَّدًا ثُمَّ قَالَ فَجَلَى لَيْسَ فِيْهِ شَكٌّ.)

عُرُشٌ اور عَرِيْشٌ کے معنی ہیں چھت۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: مَعْرُوْشٰتٍ سے مراد ہے انگور وغیرہ کی جو بیلیں سہارے پر کھڑی کی گئی ہیں۔ یہ جو کہا گیا ہے: عُرُوْشُهَا اس کے معنی ہیں اس کی چھتیں۔ محمد بن یوسف نے کہا۔ ابوجعفر کہتے تھے۔ محمد بن اسماعیل نے کہا: خَلَا کا لفظ میرے پاس محفوظ نہیں ہے۔ پھر کہا کہ یہ لفظ جَلَی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔

بَاب ٤٢: أَكْلُ الْجُمَّارِ

کھجوروں کا گابھا کھانا

٥٤٤٤: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ

۵۴۴۴: عمر بن حفص بن غیاث نے ہم سے بیان

غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ إِذْ أُتِيَ بِجُمَّارِ نَخْلَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ لَمَا بَرَكَتُهُ كَبَرَكَةِ الْمُسْلِمِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِي النَّخْلَةَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ثُمَّ الْتَفَتُّ فَإِذَا أَنَا عَاشِرُ عَشَرَةٍ أَنَا أَحْدَثُهُمْ فَسَكَتُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ.

کیا کہ میرے باپ نے ہمیں بتایا۔ اعمش نے ہم سے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں: مجھے مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ انہوں نے کہا: ایک بار ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپؐ کے پاس کھجور کا گابھا لایا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جس کی برکت ایسی ہے جیسے مسلمان آدمی کی برکت۔ میں سمجھا کہ آپؐ کی مراد کھجور کا درخت ہے اور میں نے کہنا چاہا یارسول اللہ! کھجور کا درخت ہے۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ دس آدمی جو وہاں تھے میں دسواں ہوں اور میں ان سب سے کم عمر ہوں۔ (یہ دیکھ کر) میں خاموش رہا۔ آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہی ہے۔

أطرافه: ٦١، ٦٢، ٧٢، ١٣١، ٢٢٠٩، ٤٦٩٨، ٥٤٤٨، ٦١٢٢، ٦١٤٤۔

بَاب ٤٣ : اَلْعَجْوَةُ

عجوہ کھجور

٥٤٤٥: حَدَّثَنَا جُمْعَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ

۵۴۴۵: جُمعہ بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا کہ مروان (بن معاویہ فزاری) نے ہمیں بتایا کہ ہاشم بن ہاشم نے ہمیں خبر دی کہ عامر بن سعد نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس

تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ.

نے ہر روز صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھائیں اس کو اس دن نہ کوئی زہر نقصان دے گا اور نہ کوئی جادو۔

أطرافه: ٥٧٦٨، ٥٧٦٩، ٥٧٧٩۔

بَاب ٤٤: اَلْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

دو دو کھجوریں ملا کر کھانا

٥٤٤٦: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ أَصَابَنَا عَامُ سَنَةٍ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَرَزَقَنَا تَمْرًا فَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا وَنَحْنُ نَأْكُلُ وَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوْا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ ثُمَّ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَّسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ أَخَاهُ. قَالَ شُعْبَةُ الْإِذْنُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ.

۵۴۴۶: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ جبلہ بن سحیم نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم حضرت ابن زبیرؓ کے ساتھ تھے، ایک سال ہم میں قحط پڑا۔ وہ سب کو کھجوریں دیتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمارے سامنے سے گزرتے اور ہم اس وقت کھا رہے ہوتے، وہ کہتے دو دو کھجوریں ملاکر نہ کھاؤ کیونکہ نبی ﷺ نے دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ پھر وہ کہتے: سوائے اس کے کہ آدمی اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔ شعبہ نے کہا: یہ جو اجازت لینا ہے یہ حضرت ابن عمرؓ کا قول ہے۔

أطرافه: ٢٤٥٥، ٢٤٨٩، ٢٤٩٠۔

بَاب ٤٥: اَلْقِثَّاءُ

ککڑی

٥٤٤٧: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ

۵۴۴۷: اسماعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: ابراہیم بن سعد نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے کہا: میں نے

بْنَ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ککڑی کے ساتھ کھجوریں کھا رہے ہیں۔

أطرافہ: ٥٤٤٠، ٥٤٤٩۔

بَاب ٤٦: بَرَكَةُ النَّخْلَةِ

کھجوروں کے درخت کی برکت

٥٤٤٨: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ تَكُونُ مِثْلَ الْمُسْلِمِ وَهِيَ النَّخْلَةُ.

۵۴۴۸: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن طلحہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زبید (بن حارث) سے، زبید نے مجاہد سے، مجاہد نے کہا: میں نے حضرت ابن عمرؓ سے سنا۔ حضرت ابن عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ہے جو مسلمان کی مانند ہے اور وہ کھجور کا درخت ہے۔

أطرافہ: ٦١، ٦٢، ٧٢، ١٣١، ٢٢٠٩، ٤٦٩٨، ٥٤٤٤، ٦١٢٢، ٦١٤٤۔

تشریح: بَرَكَةُ النَّخْلَةِ: کھجوروں کے درخت کی برکت۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور اور مومن کی بعض صفات کے مشترک ہونے کی وجہ سے ان کو ایک دوسرے کا مثل قرار دیا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"آپؐ فرماتے تھے کھجور اور مؤمن کے درمیان ایک رشتہ ہے کھجور کے پتے بھی اور اُس کا چھلکا بھی اور اُس کا کچا پھل بھی اور اس کا پکا پھل بھی اور اس کی گٹھلی بھی سب کے سب کار آمد ہیں اس کی کوئی چیز بھی بیکار نہیں۔ مؤمن کامل بھی ایسا ہی ہوتا ہے اس کا کوئی کام بھی لغو نہیں ہوتا بلکہ اس کا ہر کام بنی نوع انسان کے نفع کے لئے ہوتا ہے۔"

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد ۲۰ صفحہ ۳۸۰)

بَاب٤٧: جَمْعُ اللَّوْنَيْنِ أَوِ الطَّعَامَيْنِ بِمَرَّةٍ

دو طرح کا میوہ یا دو قسم کا کھانا ملا کر ایک دفعہ کھانا

٥٤٤٩: حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ.

۵۴۴۹: (محمد) بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ککڑی کے ساتھ کھجوریں کھا رہے تھے۔

أطرافهُ: ٥٤٤٠، ٥٤٤٧۔

بَاب٤٨: مَنْ أَدْخَلَ الضِّيْفَانَ عَشَرَةً عَشَرَةً وَالْجُلُوْسُ عَلَى الطَّعَامِ عَشَرَةً عَشَرَةً

جس نے مہمانوں کو دس دس کر کے اندر بلایا اور کھانے پر دس دس کر کے بیٹھنا

٥٤٥٠: حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسٍ.

۵۴۵۰: صلت بن محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابو عثمان جعد (بن دینار) سے، جعد نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔

وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ. وَعَنْ سِنَانٍ أَبِي رَبِيْعَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ أُمَّهُ عَمَدَتْ إِلَى مُدٍّ مِنْ شَعِيْرٍ جَشَّتْهُ وَجَعَلَتْ مِنْهُ خَطِيْفَةً وَعَصَرَتْ عُكَّةً عِنْدَهَا ثُمَّ بَعَثَتْنِي إِلَى

اور (حماد بن زید نے) ہشام (بن حسان ازدی) سے، ہشام نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ نیز (حماد نے) سنان ابوربیعہ سے، ابوربیعہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ ان کی ماں حضرت امّ سلیمؓ نے ایک

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَدَعَوْتُهُ قَالَ وَمَنْ مَعِي فَجِئْتُ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُوْلُ وَمَنْ مَعِي فَخَرَجَ إِلَيْهِ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ صَنَعَتْهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَدَخَلَ فَجِيءَ بِهِ وَقَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوْا فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً فَدَخَلُوْا فَأَكَلُوْا حَتَّى شَبِعُوْا ثُمَّ قَالَ أَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتَّى عَدَّ أَرْبَعِيْنَ ثُمَّ أَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ هَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ.

مد جَو کو موٹا موٹا پیس کر اس سے آش بنایا اور ایک گھی کی کپی جو ان کے پاس تھی، نچوڑی۔ پھر مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے بھیجا۔ میں آپؐ کے پاس آیا۔ اس وقت آپؐ اپنے صحابہ کے درمیان بیٹھے تھے۔ میں نے آپؐ کو دعوت دی۔ آپؐ نے پوچھا اور میرے ساتھ جو لوگ ہیں (ان کی بھی دعوت ہے یا نہیں۔) میں آیا اور میں نے کہا کہ آپؐ فرماتے ہیں جو میرے ساتھ ہیں وہ بھی؟ حضرت ابوطلحہؓ آپؐ کے پاس گئے اور کہا یارسول اللہ! بس یہی کچھ ہے جو امّ سلیمؓ نے تیار کیا ہے۔ آپؐ اندر آئے اور وہ کھانا آپؐ کے سامنے لایا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: دس دس کو میرے پاس اندر لے آؤ۔ ان کو اندر لایا گیا اور انہوں نے اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ میرے پاس دس آدمیوں کو لے آؤ۔ وہ اندر آئے انہوں نے کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے۔ پھر فرمایا: دس اور میرے پاس لے آؤ، اسی طرح آپ نے چالیس آدمیوں کا شمار کیا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا پھر کھڑے ہو گئے اور میں دیکھنے لگا کہ کیا اس میں سے کچھ کم بھی ہوا۔

أطرافه ٤٢٢، ٣٥٧٨، ٥٣٨١، ٦٦٨٨۔

بَاب ٤٩: مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُوْلِ

لہسن اور دوسری ترکاریوں میں سے جو ناپسندیدہ ہیں

فِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس کے متعلق حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٥٤٥١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ قِيْلَ لِأَنَسٍ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الثُّوْمِ فَقَالَ مَنْ أَكَلَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا.

۵۴۵۱: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوارث (بن سعید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبد العزیز (بن صہیب) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا۔ حضرت انسؓ سے کہا گیا: آپؐ نے لہسن کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے کیا سنا؟ آپؐ نے فرمایا: جو اس کو کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

طرفہ: ٨٥٦۔

٥٤٥٢: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا زَعَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا.

۵۴۵۲: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابو صفوان عبد اللہ بن سعید نے ہمیں بتایا کہ یونس نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے کہا: عطاء (بن ابی رباح) نے مجھے بتایا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ (انصاری) رضی اللہ عنہما نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے لہسن یا پیاز کھایا تو وہ ہم سے الگ رہے یا فرمایا: ہماری مسجد سے الگ رہے۔

أطرافہ: ٨٥٤، ٨٥٥، ٧٣٥٩۔

تشریح: مَا يُكْرَهُ مِنَ الثُّومِ وَالْبُقُوْلِ: لہسن اور دوسری ترکاریوں میں سے جو ناپسندیدہ ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ۔[1] یعنی جو شخص کچے لہسن کا استعمال کرے اسے چاہیے کہ مسجد میں نہ آئے۔ ایک دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے کہ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَاَذّٰى مِمَّا تَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ[2] کہ ملائکہ بھی ان چیزوں سے تکلیف محسوس کرتے ہیں جن سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ لہسن کھانا جائز ہے پھر بھی مساجد میں آنے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لہسن اور پیاز وغیرہ کا کھانا ممنوع قرار دے دیا۔ اور ایسے شخص کو نماز باجماعت سے بھی روک دیا۔ ورنہ نماز تو کسی صورت میں بھی چھوڑی نہیں جاسکتی اور اگر مسجد میں نماز نہیں پڑھے گا تو بہر حال اُسے گھر پر نماز پڑھنی پڑے گی۔ لیکن اس وجہ سے کہ وہ دوسروں کے لئے دُکھ اور تکلیف کا موجب نہ بنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا شخص اجتماعی عبادت سے الگ رہے تاکہ مومنوں کو تکلیف نہ ہو۔ غرض یہ اسلام کی ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ اس نے نہ صرف حلت و حرمت کے مسائل بیان کئے بلکہ اس نے یہ بھی بتادیا ہے کہ کھانے کی چیزوں میں سے ادنیٰ درجہ حلال کا ہے اور حرام چیزوں میں سے ادنیٰ درجہ کراہت کا ہے۔ پس مومنوں کو حلال اور حرام پر ہی نظر نہیں رکھنی چاہیے بلکہ انہیں تقویٰ کی باریک راہیں اختیار کرتے ہوئے حلال میں سے بھی طیّب چیزوں کو اختیار کرنا چاہیے اور حرام چیزیں تو الگ رہیں مکروہ چیزوں کے پاس پھٹکنے سے بھی احتراز کرنا چاہیے۔“

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرہ زیر آیت يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ... جلد دوم صفحہ ۳۳۷، ۳۳۸)

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

”صحت کا اس سے تعلق ہے، سوشل تعلقات پر اس کا اثر پڑتا ہے اور مذہب نے بھی اس کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس پر اتنا زور دیا ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص پیاز کھا کر مسجد میں آجاتا ہے یا لہسن کھا کر مسجد میں آجاتا ہے تو فرشتے اُس کے پاس نہیں آتے۔ اب فرشتے تو ہر جگہ ہیں پاخانہ میں انسان

[1] (صحیح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ، بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا)
[2] (صحیح مسلم، كِتَابُ الْمَسَاجِدِ، بَابُ نَهْيِ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلًا أَوْ كُرَّاثًا أَوْ نَحْوَهَا)

جاتا ہے تو اُس وقت بھی فرشتے ساتھ ہوتے ہیں۔ لہسن کے کھیت میں بھی فرشتے ہوتے ہیں پیاز کے کھیت میں بھی فرشتے ہوتے ہیں، پھر اس حدیث کے معنی کیا ہوئے؟ درحقیقت اِس جگہ فرشتہ سے مراد آسمان کا فرشتہ نہیں وہ تو پاخانہ میں بھی جاتا ہے، لہسن کے کھیت میں بھی جاتا ہے، پیاز کے کھیت میں بھی جاتا ہے۔ اِس جگہ فرشتہ سے مراد شریف الطبع اور نازک مزاج انسان ہیں جن کے لئے بُو ناقابلِ برداشت ہوتی ہے اور جو اِس سے دُور بھاگتے ہیں اِس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مجالس میں آؤ تو عطر وغیرہ لگا کر آؤ تا کہ لوگوں کے اجتماع کی وجہ سے بُو پیدا نہ ہو"۔

(مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع... میں بعض اہم ہدایات، انوار العلوم جلد ۲۲ صفحہ ۶۱)

بَاب ٥٠: الْكَبَاثُ وَهُوَ وَرَقُ[1] الْأَرَاكِ

کباث یعنی پیلو کے پھل

٥٤٥٣: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ فَإِنَّهُ أَيْطَبُ فَقِيْلَ أَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا رَعَاهَا.

طرفہ: ٣٤٠٦۔

۵۴۵۳: سعید بن عُفَیر نے ہم سے بیان کیا کہ (عبد اللہ) بن وہب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس (بن یزید) سے، یونس نے ابن شہاب سے روایت کی۔ ابن شہاب نے کہا: مجھے ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن بن عوف) نے بتایا۔ انہوں نے کہا: مجھے حضرت جابر بن عبد اللہؓ (انصاری) نے بتایا۔ وہ کہتے تھے: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مرالظہران میں پیلو کے پھل چن رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ان میں سے کالے کالے چنو کیونکہ وہ زیادہ مزیدار ہوتے ہیں۔ کہا گیا: کیا آپؐ بکریاں بھی چرایا کرتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اور کیا کوئی نبی بھی ایسا ہے جس نے ان کو نہ چرایا ہو۔

[1] عمدۃ القاری میں یہاں "ثَمَرُ الْأَرَاكِ" کے الفاظ ہیں۔ (عمدۃ القاری جزء۲۱ صفحہ ۷۵) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

بَاب ٥١: الْمَضْمَضَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ

کھانے کے بعد کلی کرنا

٥٤٥٤: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَأَكَلْنَا فَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا.

۵۴۵۴: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ بن سعید (انصاری) سے، یحيٰ نے بشیر بن یسار سے، بشیر نے سُوَید بن نعمان سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف کوچ کیا۔ جب ہم صہباء میں پہنچے آپؐ نے کھانا منگوایا تو آپؐ کے سامنے ستو ہی لائے گئے۔ ہم نے وہی کھائے۔ پھر آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوئے۔ پھر آپؐ نے کلی کی۔ ہم نے بھی کلی کی۔

أطرافهُ: ۲۰۹، ۲۱۵، ۲۹۸۱، ٤۱۷٥، ٤۱۹٥، ٥۳۸٤، ٥۳۹۰، ٥٤٥٥۔

٥٤٥٥: قَالَ يَحْيَى سَمِعْتُ بُشَيْرًا يَقُوْلُ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ، فَلَمَّا كُنَّا بِالصَّهْبَاء قَالَ يَحْيَى وَهِيَ مِنْ خَيْبَرَ عَلَى رَوْحَةٍ دَعَا بِطَعَامٍ فَمَا أُتِيَ إِلَّا بِسَوِيْقٍ فَلُكْنَاهُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا مَعَهُ ثُمَّ صَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ

۵۴۵۵: یحيٰ نے کہا: میں نے بشیر سے سنا۔ وہ کہتے تھے: سُوَید نے ہم سے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے۔ جب ہم صہباء میں پہنچے۔ یحيٰ نے کہا: وہ خیبر سے اتنی دور ہے کہ انسان شام تک پہنچ جاتا ہے تو آپؐ نے کھانا منگوایا۔ آپؐ کے پاس ستو ہی لائے گئے۔ ہم نے آپؐ کے ساتھ ستو ہی پھانک لئے اور کھائے۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا اور کلی کی اور ہم نے بھی آپؐ کے ساتھ کلی کی۔ پھر آپؐ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور وضو

سُفْيَانُ كَأَنَّكَ تَسْمَعُهُ مِنْ يَحْيَى.

نہیں کیا۔ اور سفیان نے (علی بن مدینی سے) کہا: گویا کہ تم نے خود یحییٰ سے یہ حدیث سنی۔

أطرافهُ: ٢٠٩، ٢١٥، ٢٩٨١، ٤١٧٥، ٤١٩٥، ٥٣٨٤، ٥٣٩٠، ٥٤٥٤۔

تشریح: **الْمَضْمَضَةُ بَعْدَ الطَّعَامِ:** کھانے کے بعد کلی کرنا۔ مَضْمَضَ کے معنی ہیں حَرَّكَ یعنی اس نے حرکت دی اور مَضْمَضَةٌ حرکت دینا، پھرانا، منہ کے عضلات اور زبان سے پانی کو اِدھر اُدھر ہلانا، کلی کرنا۔ (اقرب الموارد- مضض)

بعض روایات میں گوشت کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا ذکر ہے جبکہ بعض میں صرف کلی کرنے کا ذکر ہے۔ اس لئے اصول منطق کی بناء پر یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ کھانے کے بعد کلی کر کے نماز پڑھنی چاہیے۔ کیونکہ بعض روایتیں صرف یہ بتلاتی ہیں کہ آپؐ نے وضو نہیں کیا۔ یہ نہیں بتلاتیں کہ آپؐ نے کلی بھی نہیں کی اور بعض روایتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپؐ نے نہ صرف کلی کی بلکہ کلی کرنے کی وجہ بھی بیان فرمائی۔ امام بخاری نے ان روایات میں منطقی اصول ملحوظ رکھ کر مسئلہ مذکورہ کو خوبی کے ساتھ واضح کیا ہے اور یہ ضرورت ان کو اس لئے پیش آئی ہے کہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ آپؐ نے ایک موقع پر گوشت کھایا اور وضو کیا۔ ایسی حالت میں یہ بھی امکان ہے کہ آپؐ بے وضو ہوں۔ بعض کا خیال ہے کہ آپؐ پہلے وضو نہیں کیا کرتے تھے مگر بعد میں آپؐ نے فرمایا کہ آگ سے پکا ہوا کھانا کھایا جائے تو وضو کر لینا چاہیے۔ یہ لوگ آپؐ کا پہلا عمل درآمد منسوخ سمجھتے ہیں اور آگ سے پختہ اشیاء کھانے سے وضو دُہرانا ضروری قرار دیتے ہیں۔ امام بخاری نے حضرت جابرؓ کی روایت (نمبر ۵۴۵۷) سے اس بات کو واضح کیا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے اور یہی مذہب جمہور کا ہے۔

(ماخوذ از صحیح بخاری ترجمہ و شرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہؓ، جلد اوّل صفحہ ۴۹۴)

بَاب ۵۲: لَعْقُ الْأَصَابِعِ وَمَصُّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيْلِ

انگلیاں چاٹنا اور ان کو چوسنا پیشتر اس کے کہ اُن کو رومال سے پونچھا جائے

۵۴۵۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا.

۵۴۵۶: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن دینار سے، عمرو نے عطاء سے، عطاء نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھائے تو اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک کہ ان کو چاٹ نہ لے یا فرمایا: ان کو چٹا نہ دے۔

تشریح: لَعْقُ الْأَصَابِعِ وَمَصُّهَا قَبْلَ أَنْ تُمْسَحَ بِالْمِنْدِيْلِ: انگلیاں چاٹنا اور ان کو چوسنا پیشتر اس کے کہ اُن کو رومال سے پونچھا جائے۔ حضرت سید (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ) فرماتے ہیں:

”یہ بات تمام حکماء کے تجربہ میں آئی ہوئی ہے اور تمام طبیبوں کا اس پر اتفاق ہے کہ انسان کے ہاتھ کی انگلیوں میں ایک خاص لمس کی طاقت ہے۔ مثلاً ہم اگر کسی کپڑے کی ملائمت کو دیکھنا چاہیں تو سوائے ہاتھ کی انگلیوں کے اس کی ملائمت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ حالانکہ تمام جسم میں مس یا لمس کی طاقت پائی جاتی ہے لیکن ہاتھ کے سوا مثلاً پیر سے اگر ملائمت کا اندازہ لگانا ہو تو ہم پورے کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ ہاں ایک خاص برقی اثر ہے جو صرف ہاتھ بلکہ انگلیوں تک ہی محدود ہے اور ہاتھ کی انگلیوں سے آنکھ کا جو ایک توجہ کا آلہ ہے خاص تعلق ہے اسی لیے توجہ کرنے والے عامل بھی معمول کی انگلیوں کی طرف آنکھ زیادہ لڑاتے ہیں اور اس طرح سے معمول کے اوپر انگلیوں کے ذریعہ اپنی آنکھ کی تاثیرات خاطر خواہ طور پر ڈال سکتے ہیں اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح جو ادویہ ہاتھ سے بنائی جاویں وہ زیادہ فائدہ دیتی ہیں بہ نسبت ان دوائیوں کے جو مشین کے ذریعہ سے تیار کی جاویں...

پس اسی اصول کے ماتحت کھانا کھانے کے وقت جب انسان انگلیوں سے لقمہ اٹھاوے گا تو اس کی آنکھ ہر دفعہ لقمہ لیتے وقت انگلیوں کے سروں پر پڑے گی اور انگلیاں ہی ہوں گی پس جب انسان کھانے کے بعد پانی سے پیر دھونے یا کپڑے پونچھنے کے بغیر انگلیوں کو چاٹ

لے گا تو صاف ظاہر ہے کہ وہ اثر انسان کے معدہ میں بوساطت اس چکنائی کے جو انگلیوں سے چپکی ہوئی تھی پہنچے گا اور معدہ کے فعل یعنی ہضم میں تقویت دے گا اور اس طرح کھانا جلدی ہضم ہو گا۔

۲۔ ایک ڈاکٹر نے ثابت کیا ہے کہ منہ کے لعاب اور انگلیوں کی جلد کے ملنے سے منہ کے لعاب میں ایک کیفیت پیدا ہوتی ہے جو ہاضمہ پر خاطر خواہ اثر ڈالتی ہے۔ اس نے اس بات کے ثبوت میں یہ بات پیش کی تھی کہ جو لوگ کانٹے چھری سے کھاتے ہیں ان کا کھانا بہ نسبت ان لوگوں کے جو انگلیوں سے کھاتے ہیں دیر میں ہضم ہوتا ہے اور جو لوگ انگلیاں منہ سے کم چھوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جو کھانے کے پیچھے انگلیاں چوستے ہیں کمزور معدہ والے ہوتے ہیں کیونکہ انگلیوں اور منہ کے لعاب کے ملنے سے معدہ میں ہضم کا فعل عمدہ طور سے انجام پذیر ہوتا ہے۔

۳۔ چونکہ چلنے پھرنے سے اور ورزش سے اور ریاضت سے اور اعضاء کے ہلانے سے معدہ اچھی طرح کام دیتا ہے اور بر خلاف اس کے جو لوگ سیر کے عادی نہیں وہ ہمیشہ ہاضمہ کی شکایت کرتے ہی نظر آتے ہیں اس لیے ہاضمہ درست کرنے کے لیے ورزش ایک لابدی شرط ہے لیکن خورد سال بچے چلنا پھرنا تو کیا برسوں تک چارپائی سے اٹھ نہیں سکتے اور نہ ہی ورزش سالہا سال تک انہیں نصیب ہوتی ہے اس لیے خداوند کریم نے انہیں ہاضمہ کی درستی کے لیے ہاتھ کے انگوٹھے اور انگلیوں کے چوسنے کا سہل نسخہ عطا فرمایا ہے۔ تمام دنیا جانتی ہے کہ بچے اکثر اوقات انگلیاں چوستے رہتے ہیں اور یہ بات ہاضمہ کے درست کرنے کے لیے ان کی فطرت میں ودیعت کی گئی ہے۔

۴۔ جو بات کہ نیچر کے قانون کے مطابق بنی نوع انسان کیلئے مفید ہوتی ہے وہ خداوند کریم انسان کو عقل کے ذریعہ اور محنت اور تجربہ کے ذریعہ سے سکھاتا ہے۔ لیکن بر خلاف اس کے جو چیز حیوانات اور بہائم کے مفید مطلب ہوتی ہے وہ ان حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً دی جاتی ہے جیسے کہ تیرنا انسان کے لیے مفید ہے۔ مگر بغیر تجربہ اور محنت کے انسان سیکھ نہیں سکتا۔ لیکن بطخ کو بھی اس کی ضرورت ہے مگر اس کو فطرتاً اور خلقتاً عنایت کیا گیا ہے۔ یہ کہیں نہیں دیکھا گیا کہ بطخ کو تیرنے کے لیے تجربہ اور محنت کی ضرورت پڑی ہو۔ اس

طرح اور سینکڑوں مفید اشیاء ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہی کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنے کا مسئلہ ہے۔ انسان کو تو حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بذریعہ وحی معلوم ہوا لیکن حیوانات کو فطرتاً اور خلقتاً عنایت کیا گیا۔ ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ بلی جب کچھ کھاتی ہے تو دن بھر بیٹھ کر چاٹتی رہتی ہے۔ اسی طرح کتا بھی ہاتھ اور پنجے چاٹتا ہوا پایا گیا ہے بلکہ تمام جانور یکساں طور پر اس فعل کا ارتکاب کرتے ہیں اور کھانے کے بعد کرتے ہیں اور صرف انگلیاں ہی چاٹتے ہیں۔ تو صاف معلوم ہوا کہ یہ فعل ہاضمہ کی ترقی کے لیے نہایت مفید ہے بلکہ لابدی ہے۔ اس لیے حیوانات لایعقل کو فطرتاً بتلایا گیا اور انسان کو وحیاً بتایا گیا۔ کیسا ہی پیارا رسول ہے جو ایسی مفید اور سہل الحصول علاج ہمیں بتا گیا۔"

(روزنامہ الفضل ۱۱ مئی ۲۰۱۲ء، صفحہ ۳ تا ۶)

فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا: اپنا ہاتھ نہ پونچھے جب تک کہ ان کو چاٹ نہ لے یا فرمایا: ان کو چٹا نہ دے۔ شارحین نے کسی سے چٹوانے کے متعلق لکھا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے خادم سے یا اپنے بیٹے سے یا اس شخص سے جس کو انگلیوں کے چاٹنے سے گھن نہ آئے چٹوائے۔ (فتح الباری جزء۹ صفحہ ۷۱۵) مگر یہ بات نامناسب اور شرفِ انسانی کے برعکس نظر آتی ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ انسان کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیاں خود بھی چاٹ کر صاف کرے اور اپنے زیر کفالت اور زیر تربیت افراد کو بھی یہ بات بتائے کہ وہ اپنی اپنی انگلیاں چاٹ کر صاف کر لیں تاکہ ان طبی فوائد و دیگر مقاصد کو حاصل کرنے والے بنیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں پنہاں ہیں۔

بَاب ۵۳: اَلْمِنْدِيْلُ

رومال

۵۴۵۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فَقَالَ لَا قَدْ كُنَّا زَمَانَ

۵۴۵۷: ابراہیم بن منذر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ محمد بن فلیح نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے بتایا۔ ان کے والد نے سعید بن حارث سے، سعید نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے حضرت جابرؓ سے ان چیزوں کے کھانے کے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَجِدُ مِثْلَ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ إِلَّا قَلِيْلًا فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيْلُ إِلَّا أَكُفَّنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا ثُمَّ نُصَلِّي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

بعد وضو کے متعلق پوچھا جو آگ سے پکی ہوں تو انہوں نے کہا: نہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں تو ایسا کھانا کم ہی ملتا تھا اور جب ہمیں ملتا بھی تو ہمارے پاس سوائے ہماری ہتھیلیوں، بازوؤں اور پاؤں کے اور کوئی رومال نہ ہوتے۔ پھر ہم نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے۔

بَاب ٥٤: مَا يَقُوْلُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

جب کھانے سے فارغ ہو تو کیا کہے

٥٤٥٨: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

۵۴۵۸: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثور (بن یزید) سے، ثور نے خالد بن معدان سے، خالد نے حضرت ابوامامہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ جب آپؐ دستر خوان کو اٹھاتے تو آپؐ فرماتے: اللہ ہی کا شکر ہے، بہت بہت شکر، خالص شکر جو برکتوں کا موجب ہو ایسا شکر نہیں جو یہیں (کھانے پر) بس ہو اور نہ ایسا کہ پھر نہ کیا جائے اور نہ ایسا کہ جس کی حاجت نہ رہے، اے ہمارے رب۔

طرفهُ: ٥٤٥٩۔

٥٤٥٩: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ وَقَالَ

۵۴۵۹: ابوعاصم (ضحاک بن مخلد) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے ثور بن یزید سے، ثور نے خالد بن معدان سے، خالد نے حضرت ابواُمامہؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تھی کہ

مَرَّةً إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَأَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ. وَقَالَ مَرَّةً الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّنَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى رَبَّنَا.

جب آپؐ کھانے سے فارغ ہوتے۔ اور ایک بار حضرت ابوامامہؓ نے یوں کہا: جب آپؐ اپنے دسترخوان کو اٹھاتے تو آپؐ فرماتے: سب شکر اللہ ہی کا ہے جس نے ہمیں کافی دیا اور پیٹ بھر کر کھلایا پلایا ایسا شکر نہیں کہ یہیں پر بس ہو اور نہ ایسا شکر ہے کہ جس کی پھر ناشکری کی جائے۔ اور کبھی آپؐ یوں فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اے ہمارے رب۔ ایسا شکر نہیں جو یہیں (کھانے پر) بس ہو اور نہ ایسا کہ پھر نہ کیا جائے اور نہ ایسا کہ جس کی حاجت نہ رہے، اے ہمارے رب۔

طرفه: ٥٤٥٨۔

بَاب ٥٥: اَلْأَكْلُ مَعَ الْخَادِمِ

خادم کے ساتھ کھانا کھانا

٥٤٦٠: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَّمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِيَ حَرَّهُ وَعِلَاجَهُ.

۵۴۶۰: حفص بن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد بن زیاد سے، ابن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم اس کا کھانا لائے اگر وہ اس کو اپنے ساتھ نہ بٹھائے تو اسے چاہیے کہ وہ ایک نوالہ یا دو نوالے یا فرمایا ایک لقمہ یا دو لقمے اسے بھی دے دے کیونکہ اس نے اس کے تیار کرنے میں محنت اور گرمی برداشت کی ہے۔

طرفه: ٢٥٥٧۔

بَاب ٥٦: اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ مِثْلُ الصَّائِمِ الصَّابِرِ

کھا کر شکر کرنے والا اس روزے دار کی طرح ہے جو بھوک کی تکلیف برداشت کرنے والا ہے

فِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس کے متعلق حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

بَاب ٥٧: اَلرَّجُلُ يُدْعَى إِلَى طَعَامٍ فَيَقُوْلُ وَهَذَا مَعِيْ

کسی شخص کو کھانے کے لئے مدعو کیا جائے اور وہ کہے کہ یہ بھی میرے ساتھ ہے

وَقَالَ أَنَسٌ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى مُسْلِمٍ لَا يُتَّهَمُ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَاشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ.

اور حضرت انسؓ نے کہا: جب تم کسی ایسے مسلمان کے پاس جاؤ کہ جو کسی بات سے متہم نہ ہو تو تم اس کا کھانا کھاؤ اور اس کا پانی پیو۔

٥٤٦١: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيْقٌ حَدَّثَنَا أَبُومَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَعَرَفَ الْجُوْعَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ إِلَى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طُعَيِّمًا يَكْفِي خَمْسَةً لَعَلِّي أَدْعُو النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

۵۴۶۱: عبداللہ بن ابی الاسود نے ہم سے بیان کیا کہ ابواُسامہ نے ہمیں بتایا کہ اعمش نے ہم سے بیان کیا۔ شقیق (بن سلمہ) نے ہمیں بتایا کہ حضرت ابومسعود انصاریؓ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: انصار میں سے ایک شخص تھے جن کی کنیت ابوشعیبؓ تھی ان کا ایک غلام تھا جو قصاب تھا۔ ابوشعیبؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ اس وقت اپنے صحابہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں بھوک کو محسوس کیا اور وہ اپنے قصاب غلام کے پاس چلے گئے اور اس سے کہا: میرے لئے کچھ کھانا تیار کرو جو پانچ آدمیوں کیلئے کافی ہو۔ میں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهُ طُعَيِّمًا ثُمَّ أَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا شُعَيْبٍ إِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَذِنْتَ لَهُ وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهُ قَالَ لَا بَلْ أَذِنْتُ لَهُ.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کو دعوت دوں گا۔ اس نے آپؐ کے لئے مختصر سا کھانا تیار کیا۔ پھر ابوشعیب آپؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو دعوت دی۔ ان کے ساتھ ایک اور شخص ہو لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوشعیبؓ ایک شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تم چاہو تو اسے بھی اجازت دو اگر چاہو تو اسے رہنے دو۔ انہوں نے کہا: نہیں بلکہ میں نے اس کو اجازت دی۔

أطرافهُ ٢٠٨١، ٢٤٥٦، ٥٤٣٤۔

بَاب٥٨: إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ

جب شام کا کھانا سامنے آئے تو پھر شام کے کھانے کو چھوڑ کر نماز کی جلدی نہ کرے

٥٤٦٢: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ أَبَاهُ عَمْرَو بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي كَانَ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

۵۴۶۲: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے روایت کی۔ نیز لیث (بن سعد) نے کہا کہ یونس نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ جعفر بن عمرو بن امیہ نے مجھے بتایا کہ ان کے باپ عمرو بن امیہؓ (ضمری) نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ایک بکری کے شانے سے جو آپؐ کے ہاتھ میں تھا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اتنے میں نماز کے لئے آپؐ کو بلایا گیا۔ آپؐ نے اُسے اور اس چھری کو جس کے ساتھ آپؐ کاٹ رہے تھے، رکھ دیا پھر آپؐ کھڑے ہوئے، نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

أطرافهُ: ٢٠٨، ٦٧٥، ٢٩٢٣، ٥٤٠٨، ٥٤٢٢۔

٥٤٦٣: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

۵۴۶۳: معلّٰی بن اسد نے ہم سے بیان کیا کہ وہیب (بن خالد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے ابوقلابہ سے، ابوقلابہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جب شام کا کھانا رکھا جائے اور نماز کے لئے تکبیر ہو تو پہلے شام کا کھانا کھاؤ۔

وَعَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

اور ایوب سے روایت ہے، انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمرؓ سے، حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی۔

طرفہ: ٦٧٢۔

٥٤٦٤: وَعَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تَعَشَّى مَرَّةً وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ.

۵۴۶۴: اور اسی سند سے ایوب (سختیانی) سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ایوب نے نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمرؓ کے بارے میں روایت کی کہ ایک دفعہ انہوں نے رات کا کھانا کھایا اور وہ امام کی قرأت سن رہے تھے۔

أطرافہ: ٦٧٣، ٦٧٤۔

٥٤٦٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ.

۵۴۶۵: محمد بن یوسف نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہؓ سے، حضرت عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جب نماز کی تکبیر ہو اور شام کا کھانا بھی سامنے آئے تو پہلے کھانا کھاؤ۔

قَالَ وُهَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ.

وہیب اور یحیٰ بن سعید نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: جب شام کا کھانا رکھا جائے۔

طرفہ: ۶۷۱۔

تشریح: **إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ فَلَا يَعْجَلْ عَنْ عَشَائِهِ:** جب شام کا کھانا سامنے آئے تو پھر شام کے کھانے کو چھوڑ کر نماز کی جلدی نہ کرے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کھانا سامنے آجانے کے بعد خیال کھانے کی طرف رہے گا پس پہلے کھانا کھا کر نماز پڑھی جائے تاکہ طبیعت میں یکسوئی پیدا ہو۔ اس حدیث میں جو شام کے کھانے کا خاص طور پر ذکر ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اوّل تو دوپہر کا کھانا نمازِ ظہر سے اس قدر نہیں ٹکراتا جس قدر کہ شام کا کھانا عشاء کی نماز سے ٹکراتا ہے۔ دوسرے اس میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ رات کو سونے سے کافی پہلے کھانا کھا لینا چاہیئے تا نیند پریشان نہ ہو اور بدہضمی کی شکایت پیدا نہ ہو۔ اگر شام کے کھانے کو عشاء کی نماز کے بعد کے لئے اٹھا رکھا جائے تو چونکہ اسلام عشاء کے بعد جلد سونے کی ہدایت دیتا ہے تا تہجد کے لئے اُٹھنے میں آسانی پیدا ہو شام کے کھانے اور سونے کے وقت میں تھوڑا فرق رہ جائے گا اور صحت خراب ہو گی۔“

(تفسیر کبیر جلد اوّل، سورۃ البقرۃ زیر آیت وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ... صفحہ ۱۰۷، ۱۰۸)

بَاب ٥٩ : قَوْلُ اللهِ تَعَالَى فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا (الأحزاب: ۵۴)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: جب تم کھا چکو تو پھر منتشر ہو جاؤ

٥٤٦٦: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَنَسًا قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ

۵۴۶۶: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے مجھے بتایا کہ یعقوب بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے صالح (بن کیسان) سے، صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ حضرت انس (بن مالکؓ) کہتے تھے: میں حجاب

أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَكَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتَّى قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشَى وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ.

کے متعلق تمام لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ حضرت اُبیؓ بن کعبؓ بھی مجھ سے اس کے متعلق پوچھا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحشؓ کے دلہا بنے اور آپؐ نے مدینہ میں ہی ان سے نکاح کیا تھا تو آپؐ نے دن چڑھنے کے بعد لوگوں کو کھانے کے لئے بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے رہے اور کچھ لوگ بھی آپؐ کے ساتھ بیٹھے رہے۔ جب لوگ اٹھ کر چلے گئے تو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کھڑے ہوئے۔ آپؐ چلے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ آپؐ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے تک پہنچے پھر آپؐ نے خیال کیا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ آپ واپس لَوٹے۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ لَوٹا تو کیا دیکھا کہ وہ وہیں اپنی جگہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ یہ دیکھ کر دوبارہ واپس چلے آئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ دوبارہ واپس ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے دروازے پر پہنچ کر پھر آپؐ واپس لَوٹ گئے اور میں بھی آپؐ کے ساتھ لَوٹ آیا۔ کیا دیکھا کہ وہ اس وقت اٹھ کر چلے گئے تھے۔ پھر آپؐ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور حجاب کا حکم نازل کیا گیا۔

أطرافهُ: ٤٧٩١، ٤٧٩٢، ٤٧٩٣، ٤٧٩٤، ٥١٥٤، ٥١٦٣، ٥١٦٦، ٥١٦٨، ٥١٧٠، ٥١٧١، ٦٢٣٨، ٦٢٣٩، ٦٢٧١، ٧٤٢١۔

تشریح: فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: جب تم کھا چکو تو پھر منتشر ہو جاؤ۔ زیر باب روایت میں حضرت انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زینبؓ سے شادی اور ولیمہ کے ذکر میں پردے کے احکام کے نزول کا ذکر کیا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

”آپؐ نے اپنی ساری بیویوں میں سے حضرت زینب کا ولیمہ زیادہ بڑے پیمانے پر کیا۔ اس وقت تک چونکہ پردے کے احکام نازل نہیں ہوئے تھے صحابہ بے تکلف آپؐ کے گھر کے اندر ہی آگئے اور ان میں بعض لوگ کھانے سے فارغ ہو کر بھی ادھر ادھر کی باتوں میں مشغول ہو کر وہیں بیٹھے رہے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوئی۔ مگر چونکہ آپؐ کی طبیعت میں حیا کا مادہ بہت تھا آپؐ شرم کی وجہ سے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے اور ان صحابہ کو باتوں کی مصروفیت میں خود خیال نہ رہا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بہت دیر ہو گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو گیا۔ آخر آپؐ خود اٹھ کھڑے ہوئے اور آپؐ کو اٹھتے دیکھ کر اکثر صحابہ بھی ساتھ ہی اٹھ کھڑے ہوئے اور آپؐ سے رخصت ہو کر مکان سے نکل گئے لیکن تین شخص پھر بھی بیٹھے ہوئے باتیں کرتے رہے۔ یہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے حجرے کی طرف تشریف لے گئے۔ لیکن جب تھوڑی دیر کے بعد آپؐ واپس تشریف لائے تو ابھی تک یہ لوگ وہیں بیٹھے تھے اسی طرح آپؐ کو دو تین دفعہ آنا جانا پڑا اور آخر کار جب یہ لوگ آپؐ کے مکان سے چلے گئے تو آپؐ واپس تشریف لے آئے۔ بعض اوقات الٰہی احکام کے نزول کے لئے بھی محرکات پیدا ہو جاتے ہیں یعنی حکم نے تو بہر حال نازل ہونا ہوتا ہے مگر کوئی واقعہ اس کا وقتی محرک بن جاتا ہے۔ چنانچہ یہی واقعہ پردے کے ابتدائی احکامات کے نزول کا تحریکی سبب بن گیا اور پردے کے متعلق وہ ابتدائی آیات نازل ہوئیں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات پر پردے کی پابندی عائد کی گئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں غیر محرم لوگوں کی آزادانہ آمدورفت رک گئی۔ اس کے بعد آہستہ آہستہ پردے کے متعلق مزید احکامات نازل ہوتے رہے حتی کہ بالآخر اس نے وہ صورت اختیار کر لی جو اس وقت قرآن شریف وحدیث میں موجود ہے۔ اور جس کی رو سے مسلمان عورت کی جائز اور ضروری آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے عورت کو غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے بدن اور

لباس کی زینت کے برملا اظہار سے منع فرمایا گیا ہے۔ نیز غیر محرم مرد و عورت کا ایک دوسرے کے ساتھ خلوت میں اکیلے ملاقات کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا ہے اور اگر ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو یہ وہ قیود ہیں جو ایک طرف تو عورت کی صحت اور اس کی علمی ترقی اور قومی اور ملکی کاموں میں اس کے حصہ لینے اور دوسرے معاملات میں اس کی جائز آزادی میں کوئی روک نہیں بنتیں اور دوسری طرف غیر محرم مرد و عورت کے بالکل آزادانہ اور بے حجابانہ میل جول سے جو خلاف اخلاق اور مضرت رساں نتائج پیدا ہو سکتے ہیں اور جو بے پردہ ملکوں میں عموماً پیدا ہوتے رہتے ہیں ان کا ان قیود سے سدّباب ہو جاتا ہے۔

(سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۶۱۵، ۶۱۶)

❁❁❁

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

٧١- كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

بَاب ١: تَسْمِيَةُ الْمَوْلُوْدِ غَدَاةَ يُوْلَدُ لِمَنْ لَّمْ يَعُقَّ عَنْهُ وَتَحْنِيْكُهُ

جو شخص عقیقہ نہ کرے اسے چاہیے کہ وہ اس دن بچے کا نام رکھ لے جس دن کہ وہ پیدا ہوا اور بچے کو گھٹی دینا

٥٤٦٧: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيْمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوْسَى.

۵۴۶۷: اسحاق بن نصر نے مجھے بتایا کہ ابواسامہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: مجھے برید (بن عبداللہ) نے ابوبردہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور آپؐ نے ایک کھجور (چبا کر) اس کو گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی اور بچہ مجھ کو دیا اور یہ حضرت ابوموسیٰؓ کی اولاد میں سب سے بڑا لڑکا تھا۔

طرفہ: ٦١٩٨۔

٥٤٦٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ

۵۴۶۸: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

فَبَالَ عَلَيْهِ فَأَتْبَعَهُ الْمَاءَ.

أطرافهُ: ٢٢٢، ٦٠٠٢، ٦٣٥٥-

کی۔ وہ کہتی تھیں: نبی ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا کہ آپؐ اس کو گھٹی دیں۔ اس نے آپؐ پر پیشاب کر دیا تو آپؐ نے اس (مقام) پر پانی بہادیا۔

٥٤٦٩: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَزَلْتُ قُبَاءً فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيْهِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ فَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِي الْإِسْلَامِ فَفَرِحُوْا بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا لِأَنَّهُمْ قِيْلَ لَهُمْ إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَحَرَتْكُمْ فَلَا يُوْلَدُ لَكُمْ.

طرفهُ: ٣٩٠٩-

۵۴۶۹: اسحاق بن نصر نے ہمیں بتایا کہ ابواُسامہ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام بن عروہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ مکہ میں تھیں۔ عبداللہ بن زبیرؓ ان کے حمل میں تھے۔ کہتی تھیں: میں جب (مکہ سے) نکلی تو (حمل کی مدت کو) پورا کر رہی تھی۔ مدینہ میں آئی اور قباء میں اتری اور میں نے قباء میں بچہ جنا۔ پھر میں عبداللہؓ کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور اسے آپؐ کی گود میں رکھ دیا۔ آپؐ نے ایک کھجور منگوائی اور اس کو چبا کر اس کے منہ میں لعاب سے گھٹی دی، تو پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں داخل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب تھا۔ پھر آپؐ نے کھجور کو اس کے تالو میں لگا دیا اور آپؐ نے اس کے لئے دعا کی اور اس کو برکت دی۔ اور عبداللہ بن زبیرؓ پہلا بچہ تھا جو اسلام میں پیدا ہوا تو لوگ اس کے پیدا ہونے سے بہت ہی خوش ہوئے کیونکہ انہیں کہا گیا تھا کہ یہود نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ اب تمہارے ہاں اولاد نہیں پیدا ہوگی۔

٥٤٧٠ : حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هُوَ أَسْكَنُ مَا كَانَ فَقَرَّبَتْ إِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشَّى ثُمَّ أَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارِ الصَّبِيَّ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبُو طَلْحَةَ أَتَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فِيْ لَيْلَتِهِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا. قَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ احْفَظْهُ حَتَّى تَأْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْسَلَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَهَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ فِيْهِ

۵۴۷۰: مطر بن فضل نے مجھے بتایا کہ یزید بن ہارون نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن عون نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے انس بن سیرین سے، انس نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوطلحہؓ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ حضرت ابوطلحہؓ کہیں باہر گئے اور وہ بچہ فوت ہو گیا۔ جب حضرت ابوطلحہؓ لَوٹے، پوچھنے لگے میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ حضرت امّ سلیمؓ نے کہا: اسے پہلے سے بہت آرام ہے اور حضرت امّ سلیمؓ نے ان کے سامنے شام کا کھانا رکھا اور انہوں نے کھایا۔ پھر انہوں نے ان سے تعلق قائم کیا۔ جب فارغ ہوئے تو کہنے لگیں: بچے کو دفن کر آؤ۔ جب حضرت ابوطلحہؓ صبح کو اٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے یہ سن کر فرمایا: آج رات تم آپس میں ملے ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کے لئے یہ رات مبارک کر۔ تو حضرت امّ سلیمؓ نے ایک لڑکا جنا۔ (حضرت انسؓ کہتے تھے:) مجھے حضرت ابوطلحہؓ نے کہا: اس بچہ کو حفاظت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ۔ چنانچہ وہ اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور حضرت امّ سلیمؓ نے اس کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیجیں۔ نبی صلی اللہ

فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ وَحَنَّكَهُ بِهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ.

علیہ وسلم نے اس بچے کو لیا اور پوچھا: کیا اس کے ساتھ کچھ بھیجا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں کچھ کھجوریں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کو لیا اس کو چبایا۔ پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈالیں اور آپؐ نے اس کو اس کی گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہؓ رکھا۔

طرفہ: ۱۳۰۱۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ... وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی عدی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن عون سے، ابن عون نے محمد (بن سیرین) سے، محمد نے حضرت انسؓ سے روایت کی... اور پھر اسی حدیث کو بیان کیا۔

تشریح: تَسْمِيَةُ الْمَوْلُودِ غَدَاةَ يُولَدُ... وَتَحْنِيكُهُ: اس دن بچے کا نام رکھنا جس دن کہ وہ پیدا ہوا اور بچے کو گھٹی دینا۔ گھٹی دینے کے لیے مسنون طریق یہ ہے کہ کھجور کو نرم کرکے بچے کے منہ میں ڈالا جائے۔ اگر کھجور میسر نہ ہو تو کسی بھی میٹھی چیز سے تحنیک کی جاسکتی ہے، نیز میٹھی چیزوں میں شہد سب سے زیادہ بہتر ہے۔

کہتے ہیں الحَنَكُ مِنَ الْإِنسانِ وَالدَّابَّةِ: بَاطِنُ أَعْلَى الْفَمِ مِنْ دَاخِلٍ حنک کے معنی ہیں انسان یا جانور کے منہ کے اندر کا اوپر والا حصہ (تالو) التَّحْنِيك: أَنْ تَمْضُغَ التَّمْرَ ثُمَّ تَدْلُكَهُ بِحَنَكِ الصَّبِيِّ دَاخِلَ فَمِهِ (لسان العرب- حنك) تحنيك کا معنی ہے کھجور کو باریک کرکے بچے کے منہ کے اندر تالو پر ملنا۔

باب ھذا میں چار روایات ہیں۔ جن میں چار بچوں حضرت ابوموسیٰؓ کے بیٹے، حضرت اسماءؓ کے بیٹے، حضرت ابو طلحہؓ کے بیٹے، اور ایک اور بچہ جس کا نام اس روایت میں نہیں بتایا گیا، کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹی دینے کا ذکر ہے۔ ان روایات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرک کو بطور گھٹی استعمال کیا گیا۔ اور ان بچوں کے والدین اسی بات کا بطور خاص ذکر کرتے تھے کہ ہمارے بچہ کے پیٹ میں سب سے پہلی چیز جو گئی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لعابِ دہن تھا۔ اسی سنت سے امت مسلمہ میں یہ طریق چلا آرہا ہے کہ بچوں کی پیدائش پر کسی پارسا اور پاک طینت غیر معمولی خوبیوں اور صفات کے مالک افراد سے بچوں کو گھٹی دلائی جاتی ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس مبارک وجود کی پاک تاثیرات اس بچے کی سیرت اور کردار بنانے میں بہت اہمیت رکھتی ہیں۔ اردو میں یہ بات

محاورۃً بیان کی جاتی ہے کہ فلاں شخص کو عشقِ الٰہی یا عشقِ رسول یا عشقِ قرآن یا بنی نوع انسان کی خدمت کا جذبہ گھٹی میں پلایا گیا ہے جس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اس بچے میں یہ صفات اس مبارک وجود سے آئی ہیں جس نے اسے گھٹی دی۔

بَاب ۲: إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ کرتے وقت بچے سے تکلیف دِہ شے کو دور کرنا

٥٤٧١: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ. وَقَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ وَقَتَادَةُ وَهِشَامٌ وَحَبِيْبٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَاصِمٍ وَهِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنِ الرَّبَابِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ... قَوْلَهُ.

۵۴۷۱: ابونعمان نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، محمد نے حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: لڑکا پیدا ہو تو عقیقہ کرنا چاہیے۔ اور حجاج (بن منہال) نے بتایا کہ ہم سے حماد (بن سلمہ) نے بیان کیا کہ ہمیں ایوب (سختیانی) اور قتادہ اور ہشام (بن حسان) اور حبیب (بن شہید) نے (محمد) بن سیرین سے، انہوں نے حضرت سلمانؓ (بن عامر) سے، حضرت سلمانؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ اور کئی آدمیوں نے عاصم (بن سلیمان) اور ہشام (بن حسان) سے نقل کیا کہ انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے، حفصہ نے رباب (بنت صلیع) سے، رباب نے حضرت سلمان بن عامر ضبیؓ سے، حضرت سلمانؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا۔ نیز یزید بن ابراہیم نے بھی (محمد) بن سیرین سے، انہوں نے حضرت سلمانؓ سے... یہی بات روایت کی۔

طرفہ: ٥٤٧٢۔

٥٤٧٢: وَقَالَ أَصْبَغُ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ حَدَّثَنَا سَلْمَانُ بْنُ عَامِرٍ الضَّبِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَأَهْرِيقُوْا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيْطُوْا عَنْهُ الْأَذَى.

۵۴۷۲: اور اصبغ (بن فرج) نے کہا: مجھے (عبد اللہ) بن وہب نے جریر بن حازم سے، جریر نے ایوب سختیانی سے، ایوب نے محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ ہم سے حضرت سلمان بن عامر ضبیؓ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فرماتے تھے: لڑکے کے ساتھ عقیقہ چاہیے اور اس کی طرف سے خون بہاؤ اور تکلیف دینے والی شے کو اس سے دور کرو۔

طرفه: ٥٤٧١۔

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ أَمَرَنِي ابْنُ سِيْرِيْنَ أَنْ أَسْأَلَ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَ الْعَقِيْقَةِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ.

عبد اللہ بن ابی الاسود نے مجھ سے بیان کیا کہ قریش بن انس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حبیب بن شہید سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ (محمد) بن سیرین نے مجھے حکم دیا کہ میں حسن (بصری) سے پوچھوں: انہوں نے عقیقہ کی حدیث کس سے سنی؟ میں نے ان سے پوچھا۔ انہوں نے کہا: حضرت سمرہ بن جندبؓ سے۔

تشریح: إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيْقَةِ: عقیقہ کرتے وقت بچے سے تکلیف دِہ شے کو دور کرنا۔

عقیقہ کا لفظ عَقَّ سے ہے جس کے معنے ہیں اس نے ذبح کیا، اس نے کاٹا۔ (اقرب الموراد-عقّ) بچہ کی ولادت کا وقت بچہ اور اس کی ماں دونوں کے لیے نازک اور خطرات سے پر ہوتا ہے۔ بچہ کی بخیر و عافیت پیدائش پر خوش ہونا اور خدا کے فضل اور عطا پر اس کا شکر ادا کرنا فطرتی بات ہے۔ بچے کی پیدائش کے ساتویں روز شکرانے کے طور پر جانور ذبح کرنا، خود کھانا اور رشتہ داروں کو کھلانا اور بالخصوص غریبوں کو گوشت میں سے حصہ دینا عقیقہ کہلاتا ہے۔ پیدائش کی خوشی میں مٹھائی تقسیم کرنا منع نہیں لیکن اس کو عقیقہ کا بدل بنالینا جائز نہیں۔ کئی لوگ مٹھائی پر تو اتنا

زور دیتے ہیں کہ گویا فرض ہے اور عقیقہ کو بالکل بھول جاتے ہیں یہ مناسب نہیں۔ خدا اور رسول کے احکام کو اولیت دینی چاہیے۔ عقیقہ میں بچے کے سر کے جو بال اتارے جاتے ہیں۔ ان کے وزن کے برابر چاندی یا سونا بطور صدقہ بھی دیا جاتا ہے۔ بہت سے مذاہب میں بالوں کو منڈوانا اپنے آپ کو خدا کے لیے وقف کر دینے کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ نوزائیدہ بچہ کے بال منڈوانے سے بھی یہی مراد ہے کہ اے خدا ہم اس بچہ کو تیری غلامی میں دیتے ہیں۔ اسے ساری عمر اپنا بندہ (غلام) ہی بنائے رکھنا یہ شیطان یا سفلی خواہشات کا غلام نہ بنے۔ تیرا اور تیرے رسولؐ کا غلام بنے۔ عقیقہ کی اہمیت لڑکے کے لیے بنسبت لڑکی کے زیادہ ہے۔ لڑکے پر بیوی بچوں اور خاندان کی کفالت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور جتنا کسی پر بوجھ ہو اتنا ہی اس کے گرنے کا امکان ہوتا ہے۔ نیز دیگر ذمہ داریوں کے پیش نظر لڑکے کی طرف سے دو بکرے ذبح کیے جاتے ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک۔ لیکن حالات کے پیش نظر یہ بھی جائز ہے کہ لڑکے اور لڑکی دونوں کی طرف سے ایک ایک جانور ہی ذبح کیا جائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ بچہ جب سات روز کا ہو جائے تو اس کا نام رکھا جائے اس کے بال منڈوائے جائیں اور قربانی دی جائے۔[۱] نیز ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پیدا ہوئے تو ان کا عقیقہ کیا گیا۔[۲]

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے سوال ہوا کہ عقیقہ کیا ہوتا ہے اور لڑکے کے لیے دو بکرے اور لڑکی کے لیے ایک بکرا کیوں ہے۔ اس پر فرمایا:

> ”عقیقہ کروانے کے تو بہت سے فوائد ہیں۔ جب سر مونڈتے ہیں تو بہتر بال نکل آتے ہیں اور سر مونڈنا وقف کرنے کی علامت ہوتا ہے۔ دنیا کے سارے مذاہب میں ہندوؤں میں، بدھوں میں، عیسائیوں میں سر مونڈتے ہیں یعنی خدا کے حضور پیش کر دیا۔ حج میں بھی سر مونڈتے ہیں تو یہ جو سر منڈانا ہے تو یہ دراصل وقف کی روح ہے۔ اور ماں باپ جب عقیقہ کرتے ہیں تو گویا خدا کے حضور اپنے بچے کو پیش کر دیتے ہیں۔ اور دو اور ایک بکروں کی جو نسبت ہے وہ اس لیے کہ مردوں پر ذمہ داری ہے، بیویوں کو پالیں۔ بیویوں پر ذمہ داری نہیں ہے کہ مردوں کو پالیں تو بڑی حکمت کی باتیں ہیں۔“

(لجنہ سے ملاقات بتاریخ ۶ فروری ۲۰۰۰ء، روزنامہ الفضل ربوہ، ۲۵ نومبر ۲۰۰۰ء)

ایک صاحب کا حضرت اقدس کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ اگر کسی کے گھر میں لڑکا پیدا ہو تو کیا یہ جائز ہے کہ وہ عقیقہ پر صرف ایک ہی بکرا ذبح کرے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب میں فرمایا کہ

> ”عقیقہ میں لڑکے کے واسطے دو بکرے ہی ضروری ہیں۔ لیکن یہ اس کے واسطے ہے جو

---

۱ (سنن ابن ماجه، کتاب الذبائح، باب العقيقة)

۲ (سنن ابی داود، کتاب الضحایا، باب فی العقيقة)

صاحب مقدرت ہے اگر کوئی شخص دو بکروں کے خریدنے کی طاقت نہیں رکھتا اور ایک خرید سکتا ہے تو اس کے واسطے جائز ہے کہ ایک ہی ذبح کرے اور اگر ایسا ہی غریب ہو کہ وہ ایک بھی قربانی نہیں کرسکتا تو اس پر فرض نہیں کہ خواہ مخواہ قربانی کرے۔ مسکین کو معاف ہے۔" (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶۹)

عقیقہ کی نسبت سوال ہوا کہ کس دن کرنا چاہیے؟ فرمایا:۔

"ساتویں دن۔ اگر نہ ہو سکے تو پھر جب خدا تعالیٰ توفیق دے۔ ایک روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا عقیقہ چالیس سال کی عمر میں کیا تھا۔ ایسی روایات کو نیک ظن سے دیکھنا چاہیئے۔ جب تک قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہوں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۴۴۱، ۴۴۲)

بَاب ۳: الْفَرَعُ

فرع یعنی اونٹنی کا پلوٹھا بچہ

٥٤٧٣: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ. وَالْفَرَعُ أَوَّلُ النِّتَاجِ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيتِهِمْ وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

طرفه: ٥٤٧٤۔

۵۴۷۳: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں بتایا۔ معمر نے ہمیں خبر دی کہ زہری نے ہمیں بتایا۔ زہری نے (سعید) بن مسیب سے، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: نہ اب فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ اور فرع پہلے جنم کا بچہ ہے جسے وہ اپنے پنڈتوں وغیرہ کے لئے ذبح کیا کرتے تھے اور عتیرہ وہ قربانی ہے جو وہ رجب میں کیا کرتے تھے۔

بَاب ٤ : الْعَتِيْرَةُ

عتیرہ کی قربانی

٥٤٧٤ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ. قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيَتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِي رَجَبٍ.

طرفه: ٥٤٧٣۔

۵۴۷۴: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہمیں بتایا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: زہری نے ہمیں بتایا۔ زہری نے سعید بن مسیب سے، سعید نے حضرت ابوہریرہؓ سے، حضرت ابوہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ سعید کہتے تھے اور فرع پہلے جنم کا اونٹنی کا بچہ ہے جو ان کے ہاں پیدا ہوتا وہ اسے اپنے پنڈتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ وہ قربانی ہے جو رجب میں ہوا کرتی۔

✿✿✿

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۷۲- کِتَابُ الذَّبَائِحِ وَ الصَّیۡدِ

ذبیحہ اور شکار کے احکام

کتاب الذبائح ۳۸ ابواب اور ۹۳ احادیث پر مشتمل ہے۔ کتاب الذبائح کے مطالعہ میں قارئین کو یہ بات ملحوظ رکھنی ضروری ہے کہ اسلام نے پالتو جانوروں کے ذبیحہ اور شکار میں فرق کیا ہے۔ اور دونوں کے متعلق الگ الگ احکام دیئے ہیں جو ان کے مناسبِ حال اور عین عقل کے مطابق ہیں۔ اس کے متعلق حضرت سید میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک مفید نوٹ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ حضرت میر صاحبؓ فرماتے ہیں:

”شکار کے احکام میں اور گھریلو جانوروں کے احکام میں شریعت نے فرق رکھا ہے اور وہ عین عقل کے مطابق ہے۔ مثال کے طور پر ذبیحہ اور شکار میں کچھ اسی قسم کا تفاوت ہے جیسا کہ حضر کی نماز اور سفر کی نماز میں یا جیسا کہ تندرست کی نماز اور مریض کی نماز میں۔ ایک شخص حضر میں چار رکعتیں پڑھتا ہے تو سفر والا دو رکعتیں اور تندرست کھڑا ہو کر پڑھتا ہے تو بیمار بیٹھ کر اور تیمم کر کے پڑھتا ہے۔ اس کی وجہ ظاہر اور مطابق عقل ہے یعنی یہ کہ حالات مختلف ہیں سفر اور مرض میں بعض دقتوں اور تکالیف کا سامنا ہوتا ہے اس لیے مذہب کی طرف سے رعایت ہونی ضروری ہے۔ اور یہی اسلام کی فضیلت ہے کہ حالات کے مطابق احکام دیتا ہے کیونکہ یسر اور آسانی اس کا بنیادی اصول ہے نہ کہ تنگی اور سختی۔ پس آپ سمجھ لیں کہ اس معاملہ میں بھی جنگلی تیتر اور چیز ہے اور گھر کی مرغی اور چیز۔ گھریلو جانور چونکہ ہمیشہ اپنے قبضہ میں اور مجبور ہوتا ہے اس لیے اس کے ذبح کے لیے الگ اور مخصوص احکام ہیں اور اس کا ذبح ہمیشہ ایک ہی طریقہ پر ہو گا۔ اور ہونا چاہیے بر خلاف اس کے شکار ایک بھاگنے والا اور ڈرنے والا اور وحشی جانور ہوتا ہے۔ اس لیے کئی طرح اس کا مارا جانا جائز ہے۔ غلیل سے بھی، بندوق سے بھی، تیر سے بھی، نیزہ سے بھی اور کئی اور قسم کے ہتھیاروں اور آلات سے بھی بلکہ چیتے، کتے، باز اور شکرہ سے بھی۔ اور ان میں سے ہر قسم کا ہتھیار الگ طرح کا زخم اور مختلف قسم کی چوٹ شکار کے جسم پر لگاتا ہے ساتھ ہی یہ کہ شکار بسبب آزاد اور وحشی ہونے کے ان ہتھیاروں کی ضربات کو نئے نئے رنگ میں برداشت کرتا ہے۔ کبھی تیر اس کی آنکھ میں لگتا ہے تو کبھی اس کا پیٹ پھاڑ دیتا

ہے کبھی پٹھے پر لگتا ہے تو کبھی گردن پر، کبھی شکار زخمی ہو کر اتنی دور چلا جاتا ہے کہ ڈھونڈتے ڈھونڈتے گھنٹوں میں ملتا ہے اور پھر مرا ہوا، اور کبھی چوٹ لگتے ہی آناً فاناً اس کا دَم نکل جاتا ہے یا غلیلہ سے پرندہ کا سر ہی اُڑ کر صاف الگ جا پڑتا ہے غرضیکہ آلۂ شکار اور فاصلہ اور خود جانور کے آزاد اور وحشی ہونے کی وجہ سے نتائج اس قدر مختلف ہو جاتے ہیں کہ شکار پر مذبح کے ذبیحوں کا حکم ہرگز نہیں لگ سکتا۔ اور اگر وہ حکم لگایا جائے تو اکثر شکار ضائع ہو جائے گا اور بہت سی جانیں بے کار ماری جائیں گی اور ایک اسراف یا قتل ناحق کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ پس مذہب جو مجموعہ قواعد وضوابط کا نام ہے وہ ضرور اس کے لیے ان قواعد سے کسی قدر مختلف قواعد تجویز کرے گا جو پالتو اور گھریلو جانوروں کے لیے مقرر ہیں اور جن کے لیے فقط اتنا کافی ہے کہ پکڑ کر لٹا دیا اور گلے پر چھری پھیر دی لیکن شکار کو تو آپ پکڑ کر چھری نہیں پھیر سکتے نہ یہ آپ کے اختیار میں ہے کہ اس کو ایسی ضرب لگائیں کہ وہ ناکارہ تو ہو جائے مگر مرے نہیں۔ اس لیے شریعتِ اسلامیہ نے کمال حکمت اور نرمی سے قصر نماز کی طرح دوران شکار میں مر جانے والے جانوروں کے متعلق بھی کچھ رعایت دے دی ہے جو عام ذبیحوں کو نہیں دی جا سکتی۔ اسی طرح شریعت نے گھریلو جانوروں سے بھی بعض وہ سختیاں اٹھا دی ہیں جو شکار کے جانوروں کیلئے ضروری اور لابدی ہیں۔ مثلاً آپ ہر شکار کو غلیل تیر یا بندوق سے مار سکتے ہیں اور اسے اس طرح گرا کر ذبح کر سکتے ہیں برخلاف اس کے اگر آپ گھر کے بکرے یا مرغ کو سامنے رکھ کر اس پر تیر اندازی کریں یا بندوق کا نشانہ بنائیں اور جب وہ گر پڑے تو اسے ذبح کر لیں تو یہ ظلم ہو گا اور شریعت نے صاف الفاظ میں اس سے منع فرمایا ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ گھریلو ذبیحہ کے احکام شکار پر نہیں لگتے اور شکار کے احکام گھریلو ذبیحہ پر نہیں لگتے۔ دونوں بالکل الگ الگ چیزیں ہیں۔ کیونکہ حالات مختلف ہیں اور یہی وجہ ہے کہ شکار کے احکام کو شکار کے مر جانے کی صورت میں شریعت نے نرم کر دیا ہے گھر کے مقبوضہ جانوروں کا ذبح تو ایک قاعدہ کے ماتحت آسکتا ہے مگر زخمی شکار کو ہمیشہ ہی زندہ حاصل کر لینا اور ذبح سے پہلے اسے مرنے نہ دینا انسان کے اختیار میں نہیں ہے اس لیے نرمی اور رعایت اور قواعد کی تبدیلی ضروری تھی۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۵، اگست ۱۹۴۴ صفحہ ۳ جلد ۳۲ نمبر ۱۸۲)

بَاب ۱ : اَلتَّسْمِيَةُ عَلَى الصَّيْدِ

شکار پر اللہ کا نام لینا

{وَقَوْلُ اللهِ وَ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ [۱] (المائدة: ٤)} وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللهُ بِشَيْءٍ مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ (المائدة: ٩٥) وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (المائدة: ٢-٤) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْعُقُودُ الْعُهُودُ مَا أُحِلَّ وَحُرِّمَ. اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ الْخِنْزِيرُ. يَجْرِمَنَّكُمْ يَحْمِلَنَّكُمْ. شَنَاٰنُ عَدَاوَةٌ. اَلْمُنْخَنِقَةُ تُخْنَقُ فَتَمُوتُ. اَلْمَوْقُوْذَةُ تُضْرَبُ بِالْخَشَبِ يُوقِذُهَا فَتَمُوتُ. وَ الْمُتَرَدِّيَةُ تَتَرَدَّى مِنَ الْجَبَلِ. وَالنَّطِيْحَةُ تُنْطَحُ الشَّاةُ. فَمَا أَدْرَكْتَهُ يَتَحَرَّكُ بِذَنَبِهِ أَوْ بِعَيْنِهِ فَاذْبَحْ وَكُلْ.

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: تم پر مردار حرام کئے گئے ہیں... اس لیے تم اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اے ایماندارو! اللہ ایک (حقیر) چیز یعنی شکار کے ذریعہ سے جس تک تمہارے ہاتھوں اور نیزوں کی رسائی ہوگی تمہاری آزمائش کرکے رہے گا... تو اسے دردناک عذاب ہوگا۔ اور اللہ جل ذکرہ کا یہ فرمانا: تمہارے لیے چرندوں (کی قسم) کے چارپائے سوائے ان کے جو تمہیں (قرآن میں) پڑھ کر سنائے جائیں گے حلال قرار دیئے گئے ہیں... اس لیے تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: عُقُودُ سے مراد عہد و پیمان ہیں یعنی جو باتیں جائز کی گئیں اور جو حرام کی گئیں۔ اِلَّا مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ سے مراد خنزیر ہے۔ يَجْرِمَنَّكُمْ کے معنی ہیں تمہیں اکسائے۔ شَنَاٰنُ کے معنی ہیں عداوت۔ اَلْمُنْخَنِقَةُ جس کا گلا گھونٹیں اور وہ مرجائے۔ اَلْمَوْقُوْذَةُ جس کو لکڑی ماری جائے اور وہ اس کو ایسی لگے کہ وہ مر جائے اور اَلْمُتَرَدِّيَةُ سے مراد وہ جانور ہے جو پہاڑ سے گر کر مر جائے اور اَلنَّطِيْحَةُ جس کو بکری سینگ مارے (اور وہ مر جائے۔) ان جانوروں میں سے جس کو تم ایسی حالت میں پاؤ کہ وہ اپنی دم یا آنکھ ہلا رہا ہو اس کو ذبح کرلو اور کھاؤ۔

[۱] یہ الفاظ فتح الباری مطبوعہ بولاق کے مطابق ہیں۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۷۴۱) ترجمہ اسکے مطابق ہے۔

٥٤٧٥: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيْذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَ الْكَلْبِ ذَكَاةٌ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ فَخَشِيْتَ أَنْ يَكُوْنَ أَخَذَهُ مَعَهُ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ.

۵۴۷۵: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ زکریا (بن ابی زائدہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عامر سے، عامر نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے متعلق پوچھا جو کسی چپٹی چیز سے مارا جائے۔ آپؐ نے فرمایا: اگر تو تیز دھار سے مارا جائے تو اس کو کھاؤ اور جو چپٹی چیز سے مارا جائے تو وہ موقوذہ ہے۔ اور میں نے آپؐ سے کتے کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: جو تو اس نے تمہارے لئے پکڑا ہے اس کو کھاؤ کیونکہ کتے کا پکڑنا بھی ذبح کرنا ہی ہے۔ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ یا (فرمایا:) کتوں کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو پاؤ اور تمہیں یہ ڈر ہو کہ کہیں دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ اسے پکڑا ہے اور اس کو مار ڈالا ہو تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیا تھا اور اس کے علاوہ کسی اور پر اللہ کا نام نہیں لیا تھا۔

أطرافه: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٣، ٥٤٨٤، ٥٤٨٥، ٥٤٨٦، ٥٤٨٧، ٧٣٩٧-

تشریح: اَلتَّسْمِيَةُ عَلَى الصَّيْدِ: شکار پر اللہ کا نام لینا۔ زیر باب آیت میں مردار کے کھانے کی ممانعت کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ (المائدۃ: ۴) تم پر مردار اور خون اور سؤر کا گوشت اور وہ (جانور) جس پر اللہ کے سوا (کسی اور کا) نام بلند کیا گیا ہو اور گلا گھٹنے سے مرا ہوا یا کسی کند آلے کی چوٹ سے مرا ہوا، اور بلندی سے گر کر مرا ہوا، اور سینگ لگنے سے مرا ہوا

(جانور) اور جسے (کسی) درندہ نے کھالیا ہو، سوائے اس کے جسے (مرنے سے پہلے) تم نے ذبح کر لیا ہو، اور جس (جانور) کو کسی بت کے تھان پر ذبح کیا گیا ہو۔ حرام کیا گیا ہے اور تیروں کے ذریعہ سے حصہ معلوم کرنا (بھی،) ایسا کام کرنا نافرمانی (میں داخل) ہے۔ جو لوگ کافر ہیں وہ آج تمہارے دین (کو نقصان پہنچانے) سے ناامید ہو گئے ہیں۔ اس لئے تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔

مَیْتَۃٌ کے متعلق لغت میں لکھا ہے: اَلْمَیْتَۃُ مُؤَنَّثُ الْمَیْتِ، وَالْمَیْتَۃُ مَالَمْ تَلْحَقْہُ الذَّکَاۃُ، وَالْحَیَوَانُ الَّذِیْ یَمُوْتُ حَتْفَ اَنْفِہٖ۔ (اقرب الموارد-موت) مَیْتَۃٌ سے مراد ہر ایسی چیز ہے جو بغیر کسی بیرونی سبب کے مرے اور اُسے ذبح نہ کیا جائے۔ مَیْتَۃٌ مَیْتٌ کا مونث ہے۔ اور شریعت اسلام کے نزدیک اُسے بھی مُردار ہی کہتے ہیں جو ذبح نہ ہو خواہ ایسا جانور خود بخود مر جائے یا کوئی دوسرا اُسے مار دے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"یہ امر یاد رکھنا چاہیے کہ شریعتِ اسلامیہ میں جن اشیاء کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ وہ دو قسم کی ہیں۔ اوّل حرام دوم ممنوع۔ لُغَۃً تو حرام کا لفظ دونوں قسموں پر حاوی ہے لیکن قرآن کریم نے اس آیت میں صرف چار چیزوں کو حرام قرار دیا ہے یعنی مردار، خون، سؤر کا گوشت اور وہ تمام چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام سے نامزد کر دیا گیا ہو ان کے سوا بھی شریعت میں بعض اور چیزوں کے استعمال سے روکا گیا ہے۔ لیکن وہ چیزیں اشیاء ممنوعہ کی فہرست میں تو آئیں گی۔ قرآنی اصطلاح کے مطابق حرام نہیں ہوں گی۔ جیسے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نَھٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ[۱] یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلیوں والے درندے اور پنجوں والے پرندے کو کھانا ممنوع قرار دیا ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ نَھٰی عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔[۲]

یہ احکام اس آیت یا دوسری آیات کے مضمون کے مخالف نہیں ہیں۔ کیونکہ جس طرح اوامر کئی قسم کے ہیں بعض فرض ہیں بعض واجب ہیں اور بعض سنت ہیں۔ اسی طرح نہی بھی کئی اقسام کی ہے۔ ایک نہی محرّمہ ہے اور ایک نہی مانعہ ہے اور ایک نہی تنزیہی ہے۔ پس حرام چار اشیاء ہیں، باقی ممنوع ہیں اور ان سے بھی زیادہ وہ ہیں جن کے متعلق نہی تنزیہی ہے کہ

---

۱ (مسلم، کتاب الصید والذبائح، باب تَحْرِیْمِ اَکْلِ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَکُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ)

۲ (مسلم، کتاب الصید والذبائح، بَابُ تَحْرِیْمِ اَکْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّۃِ)

انسان ان سے بچے۔ حرام اور ممنوع میں وہی نسبت ہے جو فرض اور واجب میں ہے۔ پس جن اشیاء کو قرآن کریم نے حرام کہا ہے ان کی حرمت زیادہ سخت ہے اور جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے وہ حرمت میں ان سے نسبتاً کم ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے احکام میں ان کی مثال فرض اور واجب اور سنت کی سی ہے۔ حرام تو بمنزلہ فرض کے ہے اور منع بمنزلہ واجب کے۔ جس طرح فرض اور واجب میں فرق ان کی سزاؤں کے لحاظ سے کیا جاتا ہے اِسی طرح جن اشیاء کی حرمت قرآن کریم میں آئی ہے اگر انسان اُن کو استعمال کرے گا تو اس کی سزا زیادہ سخت ہو گی اور جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان کے استعمال سے اس سے کم درجہ کی سزا ملے گی لیکن بہرحال دونوں جرم قابل گرفت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوں گے۔ حرام فعل کا ارتکاب کرنے سے انسان کے ایمان پر اثر پڑتا ہے اور اس کا نتیجہ لازماً بدی ہوتی ہے۔ لیکن دوسری چیزوں کے استعمال کا نتیجہ لازماً بدی اور بے ایمانی کے رنگ میں نہیں نکلتا۔ چنانچہ دیکھ لو۔ مسلمانوں میں سے بعض ایسے فرقے جو ان اشیاء کو مختلف تاویلات کے ذریعے جائز سمجھتے اور انہیں کھا لیتے ہیں جیسے مالکی اِن کا اثر ان کے ایمان پر نہیں پڑتا۔ اور ان میں بے ایمانی اور بدی پیدا نہیں ہوتی بلکہ گذشتہ دَور میں تو ان میں اولیاء اللہ بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن خنزیر کا گوشت یا مردار کھانے والا کوئی شخص ولی اللہ نظر نہیں آئے گا۔ پس حرمت کے بھی مدارج ہیں اور ان چاروں حرام چیزوں کے سوا باقی تمام ممنوعات ہیں جن کو عام اصطلاح میں حرام کہا جاتا ہے ورنہ قرآنی اصطلاح میں وہ حرام نہیں ہیں۔ دراصل ایک حرمت ایسی ہے جو صرف لُغتاً حرمت کہلاتی ہے اس لحاظ سے ہر وہ چیز جس سے کسی دوسرے کو منع کر دیا جائے حرام کہلائے گی۔ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی منع کی ہوئی چیزیں ہیں لیکن قرآنی اصطلاح میں صرف یہی چار چیزیں حرام ہیں۔

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ ... جلد دوم صفحہ ۳۳۹، ۳۴۰)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

"مردار کھانے سے اللہ تعالیٰ نے اس لیے روکا ہے کہ مردار کا خون بہت سی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے اور مُردار کی نسبت اغلب گمان یہی ہوتا ہے کہ وہ بیماری سے یا زہر سے یا

زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے مرا ہو یا بالکل بوڑھا ہو کر مرا ہو۔ اور یہ سب حالتیں ایسی ہیں کہ ان میں جانور کا گوشت استعمال کرنے کے قابل نہیں رہتا اور اگر گر کر یا کسی اور صدمہ سے مرا ہو تب بھی قاعدہ ہے کہ سخت صدمہ کا اثر فوراً خون میں زہر پیدا کر دیتا ہے پس درحقیقت کھانے کے قابل صرف وہی گوشت ہوتا ہے جو ذبح کئے ہوئے جانور کا ہو۔ ورنہ اُس کا لازماً بد اثر ہو گا۔ اور یہ چیز صرف خیالی نہیں بلکہ موجودہ طب نے بھی ثابت کر دیا ہے کہ خواہ کوئی جانور عمر طبعی پا کر بوجہ بڈھا ہونے کے مرے یا کسی اونچے مقام سے گر کر ہلاک ہو یا کسی صدمہ سے جانبر نہ ہو سکے یا کسی بیماری کا شکار ہو اس کے خون میں کئی قسم کے خطرناک جراثیم اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ میڈیکل جیورس پروڈنس MIDICAL JURISPRUDENCE جو ڈاکٹری کی ایک مشہور کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ مردہ کے گوشت میں بہت جلد کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جن سے ایسے زہر پیدا ہوتے ہیں جنہیں CADAVERICE AL-KALIDES یا PTOMAINES کہتے ہیں۔ یہ زہر سخت مہلک ہوتے ہیں اور ان کا اثر کچلا اور ایڑوپین کے مشابہ ہوتا ہے۔ (صفحہ ۵۲۲) اِسی طرح خون بھی مختلف قسم کی زہروں پر مشتمل ہوتا ہے اور صحت کے لئے سخت مضر چیز ہے۔ فزیالوجی والے لکھتے ہیں کہ خون انسانی بدن میں ایک ایسے گڑھے کی طرح ہوتا ہے جس میں بے حد مچھلیاں اور مینڈک اور کیڑے ہر وقت اپنی غذا بھی اُس سے لیتے ہوں اور اپنا فضلہ بھی اُس میں پھینکتے ہوں۔ کیونکہ اُس میں بے انتہا سیلز تیر رہے ہیں اور ہر وقت اُسے خراب کر رہے ہیں۔ یہ خون کا ہی کام ہے کہ وہ ٹشوز سے مردہ مادہ کو ان آرگنز تک لے جاتا ہے جو اُسے خون سے صاف اور علیحدہ کرتے ہیں۔ پس خون مختلف قسم کے زہروں اور ردّی مادوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور جسم کے اندر خدا تعالیٰ نے اُس کے صاف کرنے کے لئے کئی سامان بنائے ہوئے ہیں لیکن جب وہ جسم سے باہر آجائے تو اُس کے زہر اُس کے اندر ہی رہ جاتے ہیں اور اس کا استعمال صحت کے لئے سخت مضر ہوتا ہے۔ اور چند منٹ میں خراب ہو جاتا ہے بلکہ ہوا کے کیڑے مل کر بہت جلد نشوونما پا جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ گوشت جس سے خون دھویا جائے دیر تک رہتا ہے بہ نسبت اس کے جسے خون لگا ہوا ہو۔ پس خون کا بد اثر بھی ظاہر ہے۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ ... جلد دوم صفحہ ۳۴۰، ۳۴۱)

بَاب ۲: صَيْدُ الْمِعْرَاضِ
چپٹی چیز کے ساتھ شکار کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ. وَكَرِهَهُ سَالِمٌ وَالْقَاسِمُ وَمُجَاهِدٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَعَطَاءٌ وَالْحَسَنُ، وَكَرِهَ الْحَسَنُ رَمْيَ الْبُنْدُقَةِ فِي الْقُرَى وَالْأَمْصَارِ وَلَا يَرَى بَأْسًا فِيمَا سِوَاهُ.

اور حضرت ابن عمرؓ نے اس جانور کے متعلق کہا جو غلیل سے مارا گیا ہو کہ وہ بھی مَوْقُوذَةٌ ہے۔ اور سالم اور قاسم اور مجاہد اور ابراہیم اور عطاء (بن ابی رباح) اور حسن (بصری) نے اس شکار کو مکروہ جانا ہے۔ اور حسن (بصری) نے گاؤں اور شہروں میں غلیل چلانے کو ناپسند کیا اور ان کے سوا اور جگہوں میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے۔

٥٤٧٦: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ فَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ. فَقُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ أَكَلَ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ لَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ

۵۴۷۶: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی سفر سے، عبداللہ نے شعبی سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شکار کے متعلق پوچھا جو کسی چپٹی چیز سے مارا جائے؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تو تم نے اس کی دھار سے مارا ہو تو کھاؤ اور اگر اس کی چپٹی طرف سے پڑے اور اس کو مار ڈالے تو یہ مَوْقُوذَةٌ ہے اس کو نہ کھاؤ۔ میں نے پوچھا: میں اپنے کتے کو چھوڑ دوں تو؟ آپؐ نے فرمایا: جب تم اپنا کتا چھوڑو اور اللہ کا نام لو تو کھاؤ۔ میں نے پوچھا: اگر وہ کتا کھا لے تو؟ آپؐ نے فرمایا: پھر اس کو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے وہ تمہارے لئے نہیں پکڑا بلکہ اپنے لئے

قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ.

پکڑا ہے۔ میں نے پوچھا: میں اپنے کتے کو چھوڑوں اور اس کے ساتھ کسی اور کتے کو پاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنا کتا چھوڑتے وقت اس پر بسم اللہ پڑھی اور دوسرے پر (اللہ کا) نام نہیں لیا تھا۔

أطرافہ: ۱۷۵، ۲۰۵۴، ۵۴۷۵، ۵۴۷۷، ۵۴۸۳، ۵۴۸۴، ۵۴۸۵، ۵۴۸۶، ۵۴۸۷، ۷۳۹۷۔

تشریح: **صَيْدُ الْمِعْرَاضِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُولَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوذَةُ:** چپٹی چیز کے ساتھ شکار کرنا۔ اور حضرت ابن عمرؓ نے اس جانور کے متعلق کہا جو غلیل سے مارا گیا ہو کہ وہ بھی مَوْقُوذَةٌ ہے۔ زیر باب ایسے مردار کا ذکر ہے جو کسی چوٹ یا صدمہ سے ہلاک ہوا ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”اور مردار کا کھانا بھی اسی لئے اس شریعت میں منع ہے کہ مردار بھی کھانے والے کو اپنے رنگ میں لاتا ہے اور نیز ظاہری صحت کیلئے بھی مضر ہے۔ اور جن جانوروں کا خون اندر ہی رہتا ہے جیسے گلا گھونٹا ہوا یا لاٹھی سے مارا ہوا۔ یہ تمام جانور درحقیقت مردار کے حکم میں ہی ہیں۔ کیا مردہ کا خون اندر رہنے سے اپنی حالت پر رہ سکتا ہے؟ نہیں بلکہ وہ بوجہ مرطوب ہونے کے بہت جلد گندہ ہو گا اور اپنی عفونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا اور نیز خون کے کیڑے جو حال کی تحقیقات سے بھی ثابت ہوئے ہیں۔ مر کر ایک زہرناک عفونت بدن میں پھیلا دیں گے۔“ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۸، ۳۳۹)

بَاب۳: مَا أَصَابَ الْمِعْرَاضُ بِعَرْضِهِ

جسے بے پر کا تیر چوڑان سے زخمی کرے

۵۴۷۷: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا

۵۴۷۷: قبیصہ (بن عقبہ) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور (بن معتمر) سے، منصور نے ابراہیم (نخعی) سے، ابراہیم نے ہمام بن حارث سے، ہمام نے حضرت

رَسُولَ اللهِ إِنَّا نُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ قَالَ كُلْ مَا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ وَإِنَّا نَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ كُلْ مَا خَرَقَ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم اپنے سکھائے ہوئے کتوں کو چھوڑتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جو تمہارے لئے پکڑ لیں ان کو کھاؤ۔ میں نے پوچھا: اگر وہ مار ہی ڈالیں؟ آپؐ نے فرمایا: گو وہ مار ہی ڈالیں۔ میں نے پوچھا: اور ہم بے پر کے تیر سے بھی مارتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جو چیز پھاڑ ڈالے اسے کھاؤ اور جو اس کی چپٹی طرف سے لگے اسے نہ کھاؤ۔

أطرافهُ: ۱۷۵، ۲۰۵۴، ۵۴۷۵، ۵۴۷۶، ۵۴۸۳، ۵۴۸۴، ۵۴۸۵، ۵۴۸۶، ۵۴۸۷، ۷۳۹۷۔

بَاب ٤ : صَيْدُ الْقَوْسِ

کمان سے شکار کرنا

وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ وَكُلْ سَائِرَهُ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ أَوْ وَسَطَهُ فَكُلْهُ وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدٍ اسْتَعْصَى عَلَى رَجُلٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللهِ حِمَارٌ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَضْرِبُوهُ حَيْثُ تَيَسَّرَ دَعُوْا مَا سَقَطَ مِنْهُ وَكُلُوْهُ.

اور حسن اور ابراہیم نے کہا: اگر کوئی شکار مارے اور اس شکار سے ہاتھ یا ٹانگ الگ ہو جائے تو جو الگ ہوا ہے اسے نہ کھاؤ اور اس کا باقی حصہ کھاؤ۔ اور ابراہیم نے کہا: اگر تم اس کی گردن کاٹ ڈالو یا اس کے درمیان سے دو ٹکڑے کر دو تو اسے تم کھاؤ اور اعمش نے زید (بن وہب) سے نقل کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے خاندان سے ایک شخص کے لئے ایک گورخر (کو مارنا) مشکل ہو گیا تو حضرت عبد اللہؓ (بن مسعود) نے ان کو حکم دیا کہ جیسے بھی آسان ہو مارو اور جو اس سے گر جائے وہ چھوڑ دو اور باقی کھاؤ۔

٥٤٧٨: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلَ الْكِتَابِ أَفَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِي وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ وَبِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيْهَا وَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ. وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

۵۴۷۸: عبد اللہ بن یزید (عدوی) نے ہم سے بیان کیا کہ حیوۃ (بن شریح) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: مجھے ربیعہ بن یزید دمشقی نے بتایا۔ ربیعہ نے ابوادریس (عائذ اللہ خولانی) سے، ابوادریس نے ابوثعلبہ خشنی سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے۔ میں نے کہا: یا نبی اللہ! ہم ایسی قوم کے ملک میں ہیں کہ جو اہل کتاب ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیں؟ اور ایسے ملک میں ہیں جہاں شکار ہوتا ہے میں اپنی کمان سے اور اپنے کتے کے ذریعہ سے جو سکھایا ہوا نہیں ہوتا یا اپنے اس کتے کے ذریعہ سے جو سکھایا ہوا ہوتا ہے شکار کروں تو کون سا شکار میرے لئے درست ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو تم نے اہل کتاب کا ذکر کیا ہے اگر تمہیں ان برتنوں کے سوا اور برتن ملیں تو ان میں نہ کھانا اور اگر نہ ملیں تو انہی کو دھولو اور ان میں کھاؤ۔ اور جو تم اپنی کمان کے ذریعہ شکار کرو اور اللہ کا نام لیا ہو اسے کھاؤ اور جو اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے شکار کرو اور اس (اللہ) کا نام لیا ہو تو اسے بھی کھاؤ اور جو تم نے ایسے کتے سے شکار کیا ہو جو سکھایا ہوا نہیں اور پھر تم نے اس کو ذبح کر لیا ہو اسے بھی کھالو۔

أطرافه: ٥٤٨٨، ٥٤٩٦۔

تشریح: إِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ أَوْ رِجْلٌ لَا تَأْكُلُ الَّذِي بَانَ: اگر کوئی شکار مارے اور اس شکار سے ہاتھ یا ٹانگ الگ ہو جائے تو جو الگ ہوا ہے اسے نہ کھاؤ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا: مرغی کی گردن بلی اُتار کر لے گئی۔ مرغی پھڑک رہی ہے ذبح کرلی جائے؟ فرمایا:۔

"ایسے مسائل میں اصول کے طور پر یاد رکھو کہ دین میں صرف قیاس کرنا سخت منع ہے۔ قیاس وہ جائز ہے جو قرآن وحدیث سے مستنبط ہو۔ ہمارا دین منقولی طور سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی حدیث ثابت ہو جائے تو خیر ورنہ کیا ضرورت ہے دو چار آنے کے لئے ایمان میں خلل ڈالنے کی۔ لَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ (النحل : ۱۱۷)(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۳۰)

بَاب ٥ : اَلْخَذْفُ وَالْبُنْدُقَةُ

چھوٹے سنگریزوں سے اور بندوق سے شکار کرنا

٥٤٧٩ : حَدَّثَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَاللَّفْظُ لِيَزِيْدَ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ

۵۴۷۹: یوسف بن راشد نے مجھ سے بیان کیا کہ وکیع اور یزید بن ہارون نے ہمیں بتایا۔ الفاظ یزید کے ہیں۔ ان دونوں نے کہمس بن حسن سے، کہمس نے عبداللہ بن بریدہ سے، عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت کی۔ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ چھوٹے چھوٹے پتھر پھینک رہا تھا تو انہوں نے اس سے کہا: پتھر نہ پھینکو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پتھروں کے پھینکنے سے روکا ہے یا آپؐ ان پتھروں کے پھینکنے کو ناپسند کرتے تھے اور فرمایا کہ ان سے کوئی شکار نہیں ہوتا اور نہ کسی دشمن کو خراش پہنچتی ہے۔ البتہ دانت توڑ دیتے ہیں اور آنکھ پھوڑ دیتے ہیں۔ پھر حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے اس کو ان چھوٹے پتھروں کو پھینکتے دیکھا تو انہوں نے اس سے کہا:

تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا.

میں تم کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے یہ بات بتاتا ہوں کہ آپؐ نے ان پتھروں کے پھینکنے سے روکا یا (کہا) ناپسند کیا اور تم پتھر پھینکتے ہو میں تم سے اتنی مدت تک بات نہیں کروں گا۔

أطرافه: ٤٨٤١، ٦٢٢٠۔

تشریح: اَلْخَذْفُ وَالْبُنْدُقَةُ: چھوٹے سنگریزوں سے اور بندوق سے شکار کرنا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں:

”ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ غلیل سے جو پرندے مارے جاتے ہیں۔ ان کی بابت حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تکبیر پڑھ کر مار لیا کرو اور فرماتے تھے کہ غلیل اور بندوق کا حکم بھی تیر کی طرح ہے۔ یعنی اگر جانور ذبح سے پہلے ہی مر جائے تو وہ حلال ہے۔ یہ ذکر اس بات پر چلا تھا کہ بھائی عبد الرحیم صاحب اکثر پرندے غلیل سے مار کر لایا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ کئی پرندے وہیں ذبح سے پہلے مر جاتے ہیں۔ تو بھائی جی ان کو حرام سمجھ کر چھوڑ آتے ہیں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تکبیر پڑھ کر مار لیا کریں۔ پھر اگر ذبح سے پہلے مر بھی جائیں تو جائز ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی جانور ذبح کرنے سے پہلے مر جاوے یعنی اس کے ذبح کرنے کا موقع نہ ملے تو تکبیر پڑھنے کی صورت میں وہ جائز ہے یہ مراد نہیں کہ ذبح کا موقعہ ہو مگر پھر بھی ذبح نہ کیا جائے۔“

(سیرت المہدی روایت نمبر ۶۲۹، جلد اوّل حصہ سوم صفحہ ۵۹۹، ۶۰۰)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بندوق کی گولی سے جو حلال جانور ذبح کرنے سے پہلے مر جائے اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:

”گولی چلانے سے پہلے تکبیر پڑھ لینی چاہیئے۔ پھر اس کا کھانا جائز ہے۔“

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۳۶)

بَاب ٦: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

جس نے ایسا کتا رکھا جو نہ شکاری کتا ہو اور نہ ہی ریوڑ کی نگہبانی کرنے والا کتا ہو

٥٤٨٠: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ.

۵۴۸۰: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن مسلم نے ہمیں بتایا۔ عبداللہ بن دینار نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ حضرت ابن عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے ایسا کتا رکھا جو نہ تو ریوڑ کی حفاظت کرنے والا کتا ہے اور نہ ہی شکاری۔ اس کے عمل سے ہر روز دو دو قیراط کم ہوتے رہیں گے.

أطرافهُ: ٥٤٨١، ٥٤٨٢۔

٥٤٨١: حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا لِصَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

۵۴۸۱: مکی بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ حنظلہ بن ابی سفیان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے سالم کو بیان کرتے سنا۔ (انہوں نے کہا) میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کتا رکھا۔ وہ شکاری کتا نہیں جو شکار کے لئے ہو یا وہ کتا نہیں جو ریوڑ کی رکھوالی کے لئے ہو۔ تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

أطرافهُ: ٥٤٨٠، ٥٤٨٢۔

٥٤٨٢: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ

۵۴۸۲: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے

أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ.

بیان کیا کہ ہمیں مالک نے بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتا رکھا سوائے ریوڑ کے کتے کے یا شکاری کے تو اس کے عمل سے ہر روز دو دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

أطرافه: ٥٤٨٠، ٥٤٨١-

تشریح: مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ: جس نے ایسا کتا رکھا جو نہ شکاری کتا ہو اور نہ ہی ریوڑ کی نگہبانی کرنے والا کتا ہو۔ اسلام نے حلت و حرمت کے احکام کے ساتھ بعض جانوروں کے متعلق معین صورت میں راہنمائی فرمائی ہے جیسے سوٗر کے کھانے کو واضح طور پر حرام قرار دیا ہے اسی طرح ایسے کتے رکھنے سے بھی منع کیا جو نہ شکار کی غرض سے ہوں اور نہ حفاظت کی غرض سے، بلکہ محض کھیل تماشے کے طور پر شوقیہ رکھے جائیں۔ جیسا کہ مغربی دنیا میں بالخصوص اور ان کی مشابہت اختیار کرتے ہوئے دیگر اقوام میں بھی بالعموم یہ رجحان اس قدر پھیلتا جا رہا ہے کہ بعض معاشروں میں کتوں نے انسانوں کی جگہ لے لی ہے اور انسان سے بڑھ کر کتے کی فکر اور اس کی خوراک و علاج معالجہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ ایک طبقہ کتے کو اسی طرح اپنے خاندان کا حصہ سمجھتا ہے جس طرح کسی دوسرے انسان کو۔ ایک رپورٹ کے مطابق صرف امریکہ میں پالتو کتوں کی تعداد چھ کروڑ سے زائد ہے جن پر ایک کھرب بیس ارب روپے اوسطاً خرچ ہوتے ہیں۔ جبکہ امریکہ و دیگر کئی ترقی یافتہ ملکوں میں بھی لاکھوں انسان جو بے گھر (Homeless) ہیں ان کا کوئی پرسانِ حال نہیں ہے۔

اسلام نے اعتدال کی تعلیم دی ہے اور خالق و مالک نے مخلوق پیدا کر کے ہر ایک کا مقام، حیثیت، محل اور طور طریقہ بیان فرما دیا ہے۔ اگر آج کے انسان کو بعض باتوں کی ابھی سمجھ نہیں آتی تو کم از کم اس بات پر یقین کر لے کہ خالق سے بہتر مخلوق کے متعلق کوئی راہنمائی نہیں کر سکتا۔ موجودہ دَور میں کتوں سے متعلق مثبت اور منفی سائنسی تحقیقات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ بلاشبہ ان رپورٹس پر پوری طرح اعتماد نہیں کیا جا سکتا جب تک مسلسل تجربات سے ان کو بپایۂ ثبوت نہ پہنچایا جائے۔ مثلاً ناروے میں چھپنے والی ایک رپورٹ کے مطابق چھاتی کے سرطان کے بارے میں تحقیق کی گئی تو پتا چلا کہ اس مرض کا تعلق ۷۹.۹ فیصد ان لوگوں کے ساتھ تھا جنہوں نے کتے یا دیگر جانور پالے ہوئے تھے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا کہ پالتو جانوروں کے مالکان کے لیے دیگر انسانوں سے ۲۹ فیصد خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔ ایک جرمن ڈاکٹر نوللر کے مطابق کتوں میں فیتہ کی شکل کا ایک جراثیم پایا جاتا ہے جو کئی ایک دائمی امراض کا

سبب بن سکتا ہے۔ یہ پھیپھڑوں، عضلات، تلی، گردہ اور سر کے اندرونی حصوں میں داخل ہو جاتا ہے اور پھر اس کا علاج کرنا ممکن نہیں رہتا۔ اسی طرح ایک اور رپورٹ میں کہا گیا کہ دنیا میں ۵۳.۳ فیصد لوگ کسی نہ کسی طرح کتوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ ایک اور رپورٹ کے مطابق ہر سال ۴.۷ ملین لوگ کتوں کے کاٹنے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جن میں ۷۷ فیصد مالک یا ان کے دوست ہوتے ہیں۔

ایک ہسپتال کی ڈائریکٹر کے مطابق ان کے ہسپتال میں سالانہ چھ ہزار مریض ریبیز (یعنی کتے کے کاٹنے) کے آتے ہیں جن میں زیادہ تعداد بچوں کی ہوتی ہے۔ ان کے مطابق صرف ایشیا میں ایک لاکھ لوگ سالانہ ریبیز کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مغرب میں نہ صرف قانون سازی کی گئی ہے بلکہ شعور بھی اجاگر کیا گیا ہے کہ اپنے پالتو جانوروں کی ویکسی نیشن ضرور کروائی جائے تاکہ ممکنہ بیماریوں سے بچا جاسکے۔ سویڈن میں انسانوں کی طرح قومی ڈیٹا بیس میں کتوں کا ریکارڈ بھی درج کیا جاتا ہے۔ چائنہ میں ون ڈاگ پالیسی کا قانون بنایا گیا ہے خلاف ورزی کرنے والے کو دو ہزار یو آن جرمانہ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ چالیس اقسام کے خون خوار کتوں پر پابندی بھی عائد کی گئی ہے۔ بھارت کے علاقہ چندی گڑھ میں کتا پالنے پر ۲۵۰ روپے ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

ان رپورٹس سے کتوں کے نقصانات کی ایک جھلک دکھائی گئی ہے۔ یہ حصہ مزید تحقیق اور شواہد کا متقاضی ہے۔ سردست اسی پر اکتفا کرتے ہوئے قارئین کی توجہ اس حصہ پر مبذول کرانا بھی ضروری ہے کہ کتوں کے ان فوائد کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جن کا جواز شکاری کتے اور حفاظت کی غرض سے پالے گئے کتے میں بیان کیا گیا ہے۔

بَاب ۷: إِذَا أَكَلَ الْكَلْبُ

جب کتا کچھ کھالے

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَسْئَلُوْنَكَ مَا ذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ۭ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ (المائدة: ۵) مُكَلِّبِيْنَ الْكَوَاسِبُ.[۱] اِجْتَرَحُوْا اكْتَسَبُوْا. تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ۡ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ إِلَى قَوْلِهِ

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: تجھ سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا کچھ حلال کیا گیا ہے کہ تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور ان شکاری جانوروں کا شکار بھی جائز ہے جن کو تم نے شکار کرنا سکھایا ہو۔ مُكَلِّبِيْنَ سے مراد شکار کرنے والے اور پکڑنے والے جانور ہیں۔ اِجْتَرَحُوْا کے معنی ہیں

[۱] عمدۃ القاری میں اس جگہ ''الصَّوَائِدُ وَالْكَوَاسِبُ'' کے الفاظ ہیں۔ (عمدۃ القاری جزء ۲۱ صفحہ ۹۹) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○ (المائدة: ٥) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَقَدْ أَفْسَدَهُ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَتُضْرَبُ وَتُعَلَّمُ حَتَّى يَتْرُكَ. وَكَرِهَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ عَطَاءٌ إِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ.

انہوں نے حاصل کیا۔ تم ان کو وہ کچھ سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے اس لئے جو وہ تمہارے لئے پکڑ لیں ان سے کھاؤ اور اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ یقیناً جلد حساب لینے والا ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: اگر کتے نے کچھ کھا لیا ہو تو اس نے اس کو خراب کر دیا، اس نے تو صرف اپنے لئے ہی پکڑا تھا اور اللہ (تعالیٰ) فرماتا ہے: تم انہیں اس (علم) کے ذریعہ سے سکھاتے ہو جو اللہ نے تمہیں سکھایا ہے۔ اس لئے اس کو مارنا چاہیے اور سکھانا چاہیے یہاں تک کہ وہ کھانے کی عادت چھوڑ دے۔ اور حضرت ابن عمرؓ نے ایسے شکار کو کھانا مکروہ سمجھا۔ اور عطاء (بن ابی رباح) نے کہا: اگر اس نے خون پیا ہو اور کھایا نہیں تو تم اس کو کھاؤ۔

٥٤٨٣: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَإِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ

۵۴۸۳: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن فضیل نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے بیان (بن بشر) سے، بیان نے شعبی سے، شعبی نے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ میں نے کہا: ہم ایسے لوگ ہیں کہ جو ان کتوں کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جب اپنے سدھائے کتے چھوڑو اور اللہ کا نام لے لو پھر جو تمہارے لئے

يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ إِنَّمَا أَمْسَكَهُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

پکڑیں اسے کھاؤ گو وہ مار ڈالیں مگر اس وقت نہیں کہ جب کتا اس میں سے کھائے کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہیں اس نے اپنے لئے ہی پکڑا ہو۔ اور اگر تمہارے کتوں کے ساتھ ان کے علاوہ دوسرے کتے بھی شامل ہو گئے ہوں تو پھر نہ کھاؤ۔

أطرافهُ: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٥، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٤، ٥٤٨٥، ٥٤٨٦، ٥٤٨٧، ٧٣٩٧-

بَاب٨: اَلصَّيْدُ إِذَا غَابَ عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً

شکار جب اس (شکاری) کو دو یا تین دن نہ ملے

٥٤٨٤: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَمْسَكَ وَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا خَالَطَ كِلَابًا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَأَمْسَكْنَ فَقَتَلْنَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَ وَإِنْ رَمَيْتَ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ فَكُلْ

۵۴۸۴: موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں بتایا کہ ثابت بن یزید نے ہم سے بیان کیا۔ عاصم (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبی سے، شعبی نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے، حضرت عدیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جب تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اللہ کا نام لے لو پھر اس نے پکڑ لیا ہو اور مار ڈالے تم اس کو کھاؤ اور اگر اس (کتے) نے کچھ کھا لیا ہو تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لئے پکڑا ہے اور اگر (وہ کتا) ایسے کتوں کے ساتھ مل گیا ہو کہ جن کو چھوڑتے وقت اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور پھر وہ کچھ پکڑ لیں اور مار ڈالیں تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نہیں جانتے کہ ان میں سے کس نے مارا اور اگر تم نے شکار کو

وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ.

تیر مارا ہو اور اس کو ایک یا دو دن کے بعد پالیا ہو اور اس میں صرف تمہارے تیر کا نشان ہے تو کھاؤ، اگر پانی میں گر پڑا ہو تو نہ کھاؤ۔

أطرافهُ: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٥، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٣، ٥٤٨٥، ٥٤٨٦، ٥٤٨٧، ٧٣٩٧-

٥٤٨٥: وَقَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيٍّ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقْتَفِرُ أَثَرَهُ الْيَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ ثُمَّ يَجِدُهُ مَيِّتًا وَفِيهِ سَهْمُهُ قَالَ يَأْكُلُ إِنْ شَاءَ.

۵۴۸۵: اور عبد الاعلیٰ (بن عبد الاعلیٰ) نے داؤد (بن ابی ہند) سے نقل کیا۔ انہوں نے عامر (شعبی) سے، عامر نے حضرت عدیؓ سے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ وہ شکار مارتا ہے اور پھر اس کے نشان کو دو یا تین دن تک ڈھونڈتا رہتا ہے اور اس کے بعد اس کو مرا ہوا پاتا ہے اور اس میں اس کا تیر بھی ہوتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا: اگر چاہے تو کھالے۔

أطرافهُ: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٥، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٣، ٥٤٨٤، ٥٤٨٦، ٥٤٨٧، ٧٣٩٧-

بَاب ٩: إِذَا وَجَدَ مَعَ الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ

اگر شکار کے پاس دوسرا کتا بھی پائے

٥٤٨٦: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَسَمَّيْتَ فَأَخَذَ فَقَتَلَ فَأَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ. قُلْتُ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي أَجِدُ مَعَهُ كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَهُ فَقَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ. وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ.

٥٤٨٦: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی سفر سے، عبداللہ نے شعبی سے، شعبی نے حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں اور اللہ کا نام بھی لیتا ہوں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے کتے کو چھوڑو اور اللہ کا نام لو اور وہ پکڑ کر مار ڈالے یا اسے کچھ کھالے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ اس نے محض اپنے لئے ہی پکڑا ہے۔ میں نے کہا: میں اپنے کتے کو چھوڑتا ہوں اس کے ساتھ کسی اور کتے کو پاتا ہوں میں نہیں جانتا ان میں سے کس نے اس کو پکڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مت کھاؤ کیونکہ تم نے تو صرف اپنے کتے پر ہی اللہ کا نام لیا تھا اور اس کے سوا کسی اور پر اللہ کا نام نہیں لیا۔ اور میں نے آپؐ سے اس شکار کے متعلق پوچھا جو بے پر کے تیر سے مرا ہو؟ آپؐ نے فرمایا: اگر تم نے اس کی نوک سے مارا ہے تو کھاؤ اور اگر اس کی چپٹی طرف سے زخمی کیا ہے اور اس کو مار ڈالا ہے تو پھر وہ موقوذہ ہے پھر نہ کھاؤ۔

أطرافهُ: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٥، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٣، ٥٤٨٤، ٥٤٨٥، ٥٤٨٧، ٧٣٩٧۔

بَاب ١٠: مَا جَاءَ فِي التَّصَيُّدِ

شکار کرنے کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں

٥٤٨٧: حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنِي ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَتَصَيَّدُ بِهَذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلْ.

۵۴۸۷: محمد (بن سلام) نے مجھ سے بیان کیا کہ (محمد) بن فضیل نے مجھے بتایا۔ انہوں نے بیان (بن بشر) سے، بیان نے عامر (شعبی) سے، عامر نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ میں نے کہا: ہم ایسے لوگ ہیں کہ ان کتوں کے ذریعہ سے شکار کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتوں کو چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لے لو پھر جو تمہارے لئے پکڑیں کھاؤ، سوائے اس کے کہ کتا اس کو کھالے تو پھر نہ کھاؤ کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں اس نے صرف اپنے لئے ہی پکڑا ہو اور اگر اس کے ساتھ اس کے سوا کوئی اور کتا مل گیا ہو تو پھر نہ کھاؤ۔

أطرافه: ١٧٥، ٢٠٥٤، ٥٤٧٥، ٥٤٧٦، ٥٤٧٧، ٥٤٨٣، ٥٤٨٤، ٥٤٨٥، ٥٤٨٦، ٧٣٩٧-

٥٤٨٨: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ. و حَدَّثَنِي أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي

۵۴۸۸: ابوعاصم (نبیل) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حیوہ بن شریح سے روایت کی۔ نیز احمد بن ابی رجاء نے مجھ سے بیان کیا کہ سلمہ بن سلیمان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے (عبداللہ) بن مبارک سے، عبداللہ نے حیوہ بن شریح سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے ربیعہ بن یزید دمشقی سے سنا۔

أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِي وَأَصِيْدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَالَّذِيْ لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ تَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوْا فِيْهَا وَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرْ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِيْ لَيْسَ مُعَلَّمًا فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

انہوں نے کہا: مجھے ابوادریس عائذ اللہ نے بتایا، کہتے تھے: میں نے حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! ہم ایسی قوم کے ملک میں ہیں جو اہل کتاب ہیں۔ ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہم ایسی سرزمین میں ہیں جہاں شکار ہوتا ہے میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے نیز اس سے جو سکھایا ہوا نہیں شکار کرتا ہوں۔ آپؐ مجھے بتائیں کہ ان میں سے کون سا ہمارے لئے جائز ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو تم نے یہ ذکر کیا ہے کہ تم ایسی قوم کے ملک میں ہو جو اہل کتاب ہیں تم اُن کے برتنوں میں کھاتے ہو۔ اگر تم ان کے برتنوں کے سوا اور برتن پاؤ تو ان میں نہ کھاؤ اور اگر نہ پاؤ تو انہی کو دھو لو اور اس کے بعد ان میں کھاؤ۔ اور جو تم نے یہ ذکر کیا کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں شکار ہوتا ہے تو جو تم اپنی کمان سے شکار کرو تو اللہ کا نام لے لو اور پھر کھاؤ۔ اور جو تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے شکار کرو، اللہ کا نام لے لو اور پھر اسے کھاؤ، اور جو تم اپنے اس کتے کے ذریعے سے شکار کرو جو سکھایا ہوا نہیں پھر تم اس کو ذبح کر لو تو پھر اس کو بھی کھاؤ۔

أطرافہ: ۵۴۷۸، ۵۴۹۶۔

۵٤٨٩: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهَا حَتَّى لَغِبُوْا فَسَعَيْتُ عَلَيْهَا حَتَّى أَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ فَخِذَيْهَا فَقَبِلَهُ.

۵۴۸۹: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحیٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ سے، شعبہ نے کہا: مجھ سے ہشام بن زید نے بیان کیا۔ ہشام نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نے مر الظہران میں ایک خرگوش کو بھگایا وہ اس کو پکڑنے کے لئے دوڑے یہاں تک کہ وہ تھک کر رہ گئے۔ پھر میں اس کے پیچھے دوڑا اور آخر اس کو پکڑ لیا اور میں اس کو پکڑ کر حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لے آیا اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی رانیں یا پٹھ کا گوشت بھیجا۔ آپؐ نے اسے قبول کیا۔

أطرافه: ٢٥٧٢، ٥٥٣٥۔

۵٤٩٠: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطًا فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ

۵۴۹۰: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابونضر (سالم بن ابی امیہ) سے جو عمر بن عبید اللہ کے غلام تھے، ابونضر نے نافع سے جو ابوقتادہ کے غلام تھے، نافع نے حضرت ابوقتادہؓ سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ تھے جب مکّہ کے راستے میں کسی مقام پر پہنچے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے جو احرام باندھے ہوئے تھے اور وہ احرام نہیں باندھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک گورخر دیکھا یہ دیکھ کر وہ (ابوقتادہؓ) اپنے گھوڑے پر تان کر

عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَلَمَّا أَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلُوْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوْهَا اللهُ.

بیٹھ گئے۔ پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ان کو کوڑا پکڑا دیں۔ انہوں نے انکار کیا۔ پھر انہوں نے ان سے اپنا نیزہ مانگا تب بھی انہوں نے انکار کیا۔ آخر حضرت ابوقتادہؓ نے اس کو خود لیا اور پھر گورخر پر زور سے حملہ کر دیا اور اس کو مار ڈالا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے بعض نے اس میں سے کچھ گوشت کھایا اور ان میں سے بعض نے انکار کیا۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تو انہوں نے آپؐ سے اس کے متعلق پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا: وہ تو ایسا کھانا تھا کہ جو اللہ نے تمہیں کھلایا۔

أطرافهُ: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲٤، ۲۵۷۰، ۲۸۵٤، ۲۹۱٤، ٤١٤٩، ٥٤٠٦، ٥٤٠٧، ٥٤٩١، ٥٤٩٢۔

٥٤٩١: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ.

۵۴۹۱: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے زید بن اسلم سے، زید نے عطاء بن یسار سے، عطاء نے حضرت ابوقتادہؓ سے روایت کرتے ہوئے ایسی ہی حدیث بیان کی مگر انہوں نے یہ الفاظ کہے کہ آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت سے کچھ ہے۔

أطرافهُ: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲٤، ۲۵۷۰، ۲۸۵٤، ۲۹۱٤، ٤١٤٩، ٥٤٠٦، ٥٤٠٧، ٥٤٩٠، ٥٤٩٢۔

بَاب ١١: التَّصَيُّدُ عَلَى الْجِبَالِ

پہاڑوں پر شکار کرنا

٥٤٩٢: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ وَأَبِي صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْأَمَةِ سَمِعْتُ أَبَاقَتَادَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَأَنَا رَجُلٌ حِلٌّ عَلَى فَرَسٍ وَكُنْتُ رَقَّاءً عَلَى الْجِبَالِ فَبَيْنَا أَنَا عَلَى ذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ النَّاسَ مُتَشَوِّفِينَ لِشَيْءٍ فَذَهَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ حِمَارُ وَحْشٍ فَقُلْتُ لَهُمْ مَا هَذَا قَالُوا لَا نَدْرِي قُلْتُ هُوَ حِمَارٌ وَحْشِيٌّ فَقَالُوْا هُوَ مَا رَأَيْتَ وَكُنْتُ نَسِيْتُ سَوْطِي فَقُلْتُ لَهُمْ نَاوِلُوْنِي سَوْطِي فَقَالُوْا لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ فَنَزَلْتُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ ضَرَبْتُ فِي أَثَرِهِ فَلَمْ يَكُنْ إِلَّا ذَاكَ حَتَّى عَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ إِلَيْهِمْ فَقُلْتُ لَهُمْ قُوْمُوْا فَاحْتَمِلُوْا قَالُوْا لَا نَمَسُّهُ فَحَمَلْتُهُ

۵۴۹۲: یحییٰ بن سلیمان جعفی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ (عبداللہ) بن وہب نے مجھ سے بیان کیا کہ عمرو (بن حارث) نے ہمیں بتایا کہ ابونضر (سالم) نے ان سے بیان کیا۔ ابونضر نے نافع سے جو حضرت ابوقتادہؓ کے غلام تھے اور ابوصالح سے جو توامہ کے غلام تھے، روایت کی۔ (نافع نے کہا) میں نے حضرت ابوقتادہؓ سے سنا، وہ کہتے تھے: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان کسی جگہ تھا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے اور میں ہی ایسا شخص تھا کہ جو احرام نہیں باندھے تھا۔ ایک گھوڑے پر سوار تھا اور میں پہاڑوں پر بڑا چڑھنے والا تھا۔ میں ایسی حالت میں تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ کسی چیز کو جھانک رہے ہیں۔ میں بھی دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ گورخر ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے۔ میں نے کہا: وہ گورخر ہے۔ انہوں نے کہا: وہی ہے جو تم نے دیکھا ہے اور میں اپنا کوڑا بھول گیا تھا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے میرا کوڑا تو پکڑا دو۔ وہ بولے ہم تمہاری اس کے شکار کرنے میں مدد نہیں کریں گے۔ میں اترا اور میں نے اسے لیا۔ پھر اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا۔

حَتَّى جِئْتُهُمْ بِهِ فَأَبَى بَعْضُهُمْ وَأَكَلَ بَعْضُهُمْ فَقُلْتُ أَنَا أَسْتَوْقِفُ لَكُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْرَكْتُهُ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لِي أَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كُلُوْا فَهُوَ طُعْمٌ أَطْعَمَكُمُوْهُ اللهُ.

تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ میں نے اس کو زخمی کر ڈالا اور پھر ان کے پاس آیا۔ میں نے ان سے کہا: اٹھو اور اس کو اٹھاؤ۔ انہوں نے کہا: ہم تو اس کو ہاتھ بھی نہیں لگائیں گے۔ آخر میں ہی اس کو اٹھا کر ان کے پاس لے آیا۔ ان میں سے بعضوں نے انکار کیا اور بعضوں نے کھایا۔ میں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہارے لئے یہ مسئلہ دریافت کرتا ہوں۔ میں آپؐ سے جا ملا اور آپؐ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا: کیا تمہارے ساتھ اس میں سے کچھ باقی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: تم کھاؤ وہ تو ایسا کھانا ہے کہ جو اللہ نے تمہیں کھلایا ہے۔

أطرافہ: ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲٤، ۲۵۷۰، ۲۸۵٤، ۲۹۱٤، ٤۱٤۹، ۵٤۰٦، ۵٤۰۷، ۵٤۹۰، ۵٤۹۱۔

بَاب ۱۲: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ (المائدۃ: ۹۷)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال کیا گیا ہے

وَقَالَ عُمَرُ صَيْدُهُ مَا اصْطِيْدَ وَ طَعَامُهُ (المائدۃ: ۹۷) مَا رَمَى بِهِ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الطَّافِي حَلَالٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُ (المائدۃ: ۹۷) مَيْتَتُهُ إِلَّا مَا قَذِرْتَ مِنْهَا وَالْجِرِّيُّ لَا تَأْكُلُهُ الْيَهُوْدُ وَنَحْنُ نَأْكُلُهُ. وَقَالَ شُرَيْحٌ صَاحِبُ النَّبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

اور حضرت عمرؓ نے کہا: سمندر کے شکار سے مراد وہ آبی جانور ہیں جو پکڑے جائیں۔ طَعَامُهُ سے مراد وہ جانور ہیں جس کو سمندر یا دریا باہر کنارے پر پھینکے۔ اور حضرت ابو بکرؓ نے کہا: جو دریائی جانور مر کر اوپر تیر رہا ہو وہ بھی حلال ہے۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: طَعَامُهُ سے مراد دریا کا مردار ہے سوائے اس کے کہ جس سے تو

وَسَلَّمَ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْبَحْرِ مَذْبُوحٌ. وَقَالَ عَطَاءٌ أَمَّا الطَّيْرُ فَأَرَى أَنْ تَذْبَحَهُ. وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ صَيْدُ الْأَنْهَارِ وَقِلَاتِ السَّيْلِ أَصَيْدُ بَحْرٍ هُوَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ تَلَا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَ هٰذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ وَ مِنْ كُلٍّ تَأْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا (فاطر: ١٣) وَرَكِبَ الْحَسَنُ عَلَى سَرْجٍ مِنْ جُلُوْدِ كِلَابِ الْمَاءِ. وَقَالَ الشَّعْبِيُّ لَوْ أَنَّ أَهْلِيْ أَكَلُوا الضَّفَادِعَ لَأَطْعَمْتُهُمْ. وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بِالسُّلَحْفَاةِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُلْ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ نَصْرَانِيٍّ أَوْ يَهُوْدِيٍّ أَوْ مَجُوْسِيٍّ. وَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فِي الْمُرِي ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ وَالشَّمْسُ.

کراہت کرے، اور بام مچھلی کو یہود نہیں کھاتے اور ہم کھالیتے ہیں۔ اور حضرت شریح ؓ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے، نے کہا: ہر جانور جو سمندر میں ہے وہ ذبح کیا ہوا یعنی حلال ہے۔ اور عطاء (بن ابی رباح) نے کہا: پرندہ تو میں سمجھتا ہوں ذبح کیا جائے۔ اور ابن جریج نے کہا: میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے پوچھا: ندیوں اور نالوں کا شکار بھی سمندر ہی کے شکار ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر عطاء نے یہ آیت پڑھی: یہ میٹھا نہایت ہی شیریں پیاس بجھانے والا پانی ہے اور یہ نہایت تلخ کھاری ہے اور ہر ایک سے تم تازہ بتازہ گوشت کھاتے ہو۔ اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) ایسے زین پر سوار ہوئے جو دریائی کتوں کی کھالوں سے بنی ہوئی تھی۔ اور شعبی نے کہا: اگر میرے گھر والے مینڈک کھائیں تو میں ان کو ضرور کھلاؤں۔ اور حسن (بصری) نے کچھوے کھانے میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: دریا کا شکار کھاؤ خواہ عیسائی نے کیا ہو یا یہودی نے یا کسی مجوسی نے۔ اور حضرت ابودرداءؓ نے اس مچھلی کے کھانے کا فتویٰ دیا جو شراب میں ڈال دی گئی ہو اور سورج کی دھوپ اس پر پڑی ہو۔

٥٤٩٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

۵۴۹۳: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن جریج

عَمْرٌو أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ غَزَوْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ وَأُمِّرَ أَبُوعُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ يُرَ مِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ.

سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: مجھے عمرو (بن دینار) نے بتایا کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ہم جیش الخبط میں غزوہ کے لئے نکلے اور حضرت ابوعبیدہؓ کو سردار بنایا گیا تھا۔ اور ہمیں سخت بھوک لگی تو سمندر نے ایک مردہ مچھلی کنارے پر پھینک دی۔ ویسی مچھلی کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ اسے عنبر کہتے تھے۔ ہم اس سے آدھے مہینہ تک کھاتے رہے اور حضرت ابوعبیدہؓ نے اس کی ہڈیوں میں ایک ہڈی لی اور سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔

أطرافه: ۲۴۸۳، ۲۹۸۳، ۴۳۶۰، ۴۳۶۱، ۴۳۶۲، ۵۴۹۴۔

۵۴۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيْرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ نَرْصُدُ عِيْرًا لِقُرَيْشٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتَّى أَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ وَأَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا بِوَدَكِهِ حَتَّى صَلَحَتْ أَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ وَكَانَ

۵۴۹۴: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن دینار) سے، عمرو نے کہا: میں نے حضرت جابرؓ (بن عبداللہ انصاری) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو تین سو سوار تھے، بھیجا اور ہمارے امیر حضرت ابوعبیدہؓ (بن جراح) تھے۔ ہم قریش کے تجارتی قافلے کی گھات میں تھے۔ ہمیں سخت بھوک لگی یہاں تک کہ درختوں کے پتے جھاڑ کر کھائے۔ اس لئے اس کا نام جیش الخبط رکھا گیا۔ اور سمندر نے ایک مچھلی باہر پھینک دی جسے عنبر کہتے ہیں۔ ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بدن پر ملتے تھے یہاں تک کہ ہمارے جسم موٹے تازے

فِينَا رَجُلٌ فَلَمَّا اشْتَدَّ الْجُوْعُ نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ.

ہو گئے۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے: حضرت ابوعبیدہؓ نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لی اس کو کھڑا کیا اور سوار اس کے نیچے سے گزر گیا اور ہم میں ایک شخص تھا جب سخت بھوک لگی تو اس نے تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ ذبح کیے۔ پھر حضرت ابوعبیدہؓ نے اس کو روک دیا۔

أطرافه: ۲۴۸۳، ۲۹۸۳، ۴۳۶۰، ۴۳۶۱، ۴۳۶۲، ۵۴۹۳۔

تشریح: اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال کیا گیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دریائی جانوروں کے متعلق سوال کیا گیا کہ دریائی جانور حلال ہیں یا نہیں۔ آپ نے فرمایا:

”دریائی جانور بے شمار ہیں ان کے واسطے ایک ہی قاعدہ ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرما دیا ہے کہ جو ان میں سے کھانے میں طیّب، پاکیزہ اور مفید ہوں اُن کو کھالو دوسروں کو مت کھاؤ۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۶)

بَاب۱۳: أَكْلُ الْجَرَادِ

ٹڈی کھانا

۵۴۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَبُوعَوَانَةَ وَإِسْرَائِيْلُ عَنْ أَبِي يَعْفُوْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى سَبْعَ غَزَوَاتٍ.

۵۴۹۵: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابویعفور سے، ابویعفور نے کہا: میں نے حضرت (عبداللہ) بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات یا چھ غزوات میں نکلے۔ ہم آپؐ کے ساتھ ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔ سفیان (ثوری)، ابوعوانہ اور اسرائیل نے بھی اس حدیث کو ابویعفور سے نقل کیا۔ انہوں نے حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے روایت کی اس میں سات غزوات کا ذکر کیا۔

تشریح: **أَكْلُ الْجَرَادِ:** ٹڈی کھانا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:
''ٹڈی جس کا گوشت کھایا جاتا ہے کثرت کے ساتھ ہوتی ہے اور باغات اور فصلوں وغیرہ کا بڑا نقصان کرتی ہے۔'' (سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ ۵۰)

بَاب ١٤: آنِيَةُ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةُ

مجوسیوں کے برتن اور مردار

٥٤٩٦: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنِي أَبُوإِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيُّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ الْكِتَابِ فَنَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيْدُ بِقَوْسِي وَأَصِيْدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكَ بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوْا فِي آنِيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَّا تَجِدُوْا بُدًّا فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنَّكُمْ بِأَرْضِ صَيْدٍ فَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ

۵۴۹۶: ابو عاصم (نبیل) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حیوہ بن شریح سے، حیوہ نے کہا: ربیعہ بن یزید دمشقی نے مجھ سے بیان کیا۔ ابو ادریس خولانی نے مجھے بتایا۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں اور ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ایسی سرزمین میں ہیں جہاں شکار ہوتا ہے۔ میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور اپنے سدھائے ہوئے کتے سے اور نیز اپنے اس کتے سے جو سدھایا ہوا نہیں ہوتا، شکار کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ جو تم نے ذکر کیا ہے کہ تم اہل کتاب کے ملک میں ہو تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ تم کو چارہ نہ ہو اور اگر تم لاچار ہو تو پھر ان کو دھو لیا کرو اور کھاؤ اور یہ جو تم نے ذکر کیا ہے کہ تم ایسی سرزمین میں ہو جہاں شکار ہوتا ہے تو پھر جو تم اپنی کمان سے شکار کرو اللہ کا نام لو اور

فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ وَكُلْ وَمَا صِدْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْهُ.

کھاؤ اور جو تم اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ سے شکار کرو اللہ کا نام لو اور کھالو اور جو تم اپنے اس کتے کے ذریعہ سے شکار کرو جو سکھایا ہوا نہیں ہے اس کو وقت پر ذبح کر لو تو اس کو بھی کھالو۔

أطرافه: ٥٤٧٨، ٥٤٨٨۔

٥٤٩٧: حَدَّثَنِي الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا أَمْسَوْا يَوْمَ فَتَحُوا خَيْبَرَ أَوْقَدُوا النِّيرَانَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَامَ أَوْقَدْتُمْ هَذِهِ النِّيرَانَ قَالُوْا لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ قَالَ أَهْرِيْقُوْا مَا فِيهَا وَاكْسِرُوْا قُدُوْرَهَا فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ نُهَرِيْقُ مَا فِيْهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ ذَاكَ.

۵۴۹۷: مکی بن ابراہیم نے نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ یزید بن ابی عبید نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جس دن انہوں نے خیبر فتح کیا تو جب شام ہوئی تو انہوں نے آگیں جلائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ آگیں کن چیزوں کے پکانے کے لئے جلائی ہیں، لوگوں نے کہا: پالتو گدھوں کے گوشت کے لیے۔ آپؐ نے فرمایا: جو ان ہانڈیوں میں ہے اس کو انڈیل دو اور اس گوشت کی ہانڈیوں کو بھی توڑ دو۔ لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: جو ان ہانڈیوں میں ہے وہ انڈیل دیتے ہیں اور ان کو دھو لیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یا ایسا ہی کر لو۔

أطرافه: ٢٤٧٧، ٤١٩٦، ٦١٤٨، ٦٣٣١، ٦٨٩١۔

تشریح: **آنِيَةُ الْمَجُوْسِ وَالْمَيْتَةُ:** مجوسیوں کے برتن اور مردار۔ اہل کتاب کا کھانا کھانے پر بابو محمد افضل صاحب کے سوال پر حضرت اقدسؑ نے جواب دیا کہ

”تمدن کے طور پر ہندوؤں کی چیز بھی کھا لیتے ہیں۔ اسی طرح عیسائیوں کا کھانا بھی درست ہے، مگر بایں ہمہ یہ خیال ضروری ہے کہ برتن پاک ہوں، کوئی ناپاک چیز نہ ہو۔“

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۷)

بَاب ١٥ : التَّسْمِيَةُ عَلَى الذَّبِيْحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا

جس جانور کو ذبح کیا جائے اس پر اللہ کا نام لینا اور جس نے عمداً اللہ کے نام کو ترک کیا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ نَسِيَ فَلَا بَأْسَ. وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى وَلَا تَأْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ (الأنعام: ١٢٢) وَالنَّاسِي لَا يُسَمَّى فَاسِقًا. وَقَوْلُهُ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ○

(الأنعام: ١٢٢)

حضرت ابن عباسؓ نے کہا: جو بھول جائے تو کوئی حرج نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم ان جانوروں سے نہ کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور ایسا کھانا تو اطاعت سے نکلنے کا موجب ہے۔ اور بھولنے والے کو فاسق نہیں کہا جاتا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: شیطان اپنے دوستوں کو اشارہ کرتے ہیں کہ وہ تم سے جھگڑیں اگر تم نے ان کا کہا مانا تو پھر تم بھی مشرک ہی ہو۔

٥٤٩٨: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَأَصَابَ النَّاسَ جُوْعٌ فَأَصَبْنَا إِبِلًا وَغَنَمًا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ فَعَجِلُوْا فَنَصَبُوا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَأَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيْرٍ فَنَدَّ مِنْهَا

۵۴۹۸: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید بن مسروق سے، سعید نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع سے، عبایہ نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذوالحلیفہ میں تھے۔ لوگوں کو بھوک لگی۔ ہمیں کچھ اونٹ اور بکریاں ملیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے پیچھے تھے۔ لوگوں نے جلدی کی اور ہانڈیاں رکھ دیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے پاس آپہنچے۔ آپؐ نے ان ہانڈیوں کے متعلق حکم دیا اور وہ انڈیل دی گئیں۔ پھر آپؐ نے تقسیم کی اور دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا اور لوگوں

بَعِيرٌ وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَأَعْيَاهُمْ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا نَدَّ عَلَيْكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هَكَذَا. قَالَ قَالَ جَدِّي إِنَّا لَنَرْجُو أَوْ نَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْهُ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

میں گھوڑے کم تھے۔ انہوں نے اس کا پیچھا کیا اور اس نے ان کو تھکا دیا۔ اس پر ایک شخص نے ہاتھ بڑھا کر اس کو تیر مارا اور اللہ نے اس کو وہی روک دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چوپایوں میں بھی بعض ایسے جنگلی جانور ہوتے ہیں جیسے وحشی۔ اس لئے جو بھاگ کر تمہیں مغلوب کر دے تو اس سے اسی طرح کرو۔ عبایہ کہتے تھے: اور میرے دادا نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں یا کہا کہ ہم ڈرتے ہیں کہ کہیں کل دشمن سے مڈ بھیڑ نہ ہو جائے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں تو کیا ہم بانس کی کھپانچ سے ہی ذبح کر لیں۔ آپؐ نے فرمایا: جو بھی خون کو گرائے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو وہ کھاؤ مگر دانت اور ناخن نہ ہوں۔ اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں۔ دانت جو ہے تو وہ ہڈی ہے اور ناخن جو ہیں تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں۔

أطرافه: ٢٤٨٨، ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٠٩، ٥٥٤٣، ٥٥٤٤۔

تشریح: **اَلتَّسْمِيَةُ عَلَى الذَّبِيحَةِ وَمَنْ تَرَكَ مُتَعَمِّدًا**: جس جانور کو ذبح کیا جائے اس پر اللہ کا نام لینا اور جس نے عمداً اللہ کے نام کو ترک کیا۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”ذبح میں تو عام قانون یہی ہے کہ (۱) اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے کیونکہ وہ خدا کی مخلوق ہے اور ہم کو اس کے قتل کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں سوائے اس حق کے جو مالک نے ہی ہم کو دیا ہو اس وجہ سے ہم پہلے مالک کا ہی نام لیتے ہیں یہ سمجھ کر کہ ہم کو تو اس مخلوق کے قتل کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا صرف اس کے مالک حقیقی کی اجازت ہے جو اللہ ہے، ہم اسے مارتے ہیں تا کہ بجائے قساوت قلبی کے ہمارے دلوں میں بوقت ذبح خدا کا شکر اس کی خشیت اور اس کی مالکیت تسلیم کر لینے کا خیال جاگزیں رہے اور اس کی اجازت جو اس کے کلام قرآن مجید

میں موجود ہے (نہ ہماری نفسانی خواہش) ہمارے ذہن میں مستحضر رہے۔ (۲) دوسری شرط یہ ہے کہ خون چونکہ بسبب اپنے زہریلے مادوں کے زیادہ مقدار میں نقصان دہ ہوتا ہے اس لیے جس قدر بھی ہوسکے وہ جانور کے جسم میں سے نکال دیا جائے۔ ان دو باتوں سے پھر ایسا جانور مسلمانوں کے لیے بطور خوراک کے حلال ہو جاتا ہے۔ (۳) لیکن ایک تیسری بات بھی ہے جس کو گو حلال ہونے سے تعلق نہیں مگر شفقت علیٰ خلق اللہ اور اخلاق فاضلہ سے اس کا تعلق ضرور ہے وہ یہ کہ شریعت نے سب سے زیادہ رحم والا اور کم تکلیف دہ طریقہ ذبح کے لیے مقرر کر دیا ہے جیسے مثلاً یہ کہ چھری تیز ہو، گردن کے سامنے کی طرف پھیری جائے تاکہ بڑی بڑی رگیں یک دم کٹ جائیں یا اونٹ کو نحر کیا جائے تاکہ جلد سے جلد اس کا تمام خون جسم سے خارج ہو جائے اور چونکہ ذبح کا فعل بہ نسبت شکار کے دنیا میں بہت زیادہ کثرت سے ہوتا ہے اس لیے یہ تین مستقل قواعد اس کے لیے لازمی قرار دیے گئے اور انہیں ہر ذبح کے لیے بطور اصل کے مقرر فرما دیا گیا اور چونکہ یہ قانون بہترین اصولوں پر تھا اس لیے اس میں تبدیلی کی گنجائش نہیں ورنہ نقص لازم آئے گا اور وہ فوائد حاصل نہیں ہوں گے جن کے لیے قانون وضع کیا گیا تھا۔ ہاں یہ درست ہے کہ مشین سے بھی گردن کاٹی جاسکتی ہے اور تلوار سے بھی اور لاٹھی سے بھی ایک جانور مارا جاسکتا ہے اور گلا گھونٹ کر بھی لیکن ان سب باتوں میں کامل فوائد ذبح والے حاصل نہیں ہو سکتے۔ علاوہ بریں مختلف احکام شرعیہ کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے ایک مجمل عام حکم یہ بھی دے دیا کہ چونکہ ہمارا مقرر کردہ مذہب اسلام ایک کامل مذہب ہے اور اس کے اندر ہر بات کے متعلق ضروری ہدایات موجود ہیں پس آئندہ اے مسلمانو تم دیگر مذاہب کی نقلیں نہ کرنا ورنہ تکلیف پاؤ گے اور بعض فوائد سے محروم رہ جاؤ گے ہم نے تم کو کامل اور اعلیٰ شریعت دے کر ناقص مذاہب کے محتاج نہیں رکھا اور سورہ انعام میں ارشاد فرمادیا کہ اَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ○ (الأنعام: ۱۵۴) (یعنی جو راستہ میں نے تمہارے لیے تجویز کیا ہے یہی سیدھا راستہ ہے اسی پر تم چلا کرو اور دیگر مختلف مذاہب کے طریقوں پر نہ چلو کیونکہ وہ تم کو خدا کی مقرر کردہ فائدہ مند راہ سے الگ کر دیں گے۔ یہ نصیحت اس لیے کی جاتی ہے

کہ تم دکھوں سے محفوظ رہو) سو یہ وجہ ہے کہ ہم کسی اور مذہب کے طریق ذبح یا کسی اور غیر اسلامی طریقہ کو اختیار نہیں کرتے کہ وہ ایمان، صحت جسم اور احسان بر مخلوقات کے منافی ہیں اور اس لیے بھی کہ ان کے اختیار کرنے سے کسی نہ کسی صورت میں ہم اپنا کوئی نہ کوئی نقصان کر لیتے ہیں اور سہولتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۴۴ صفحہ ۳، ۴ جلد ۳۲ نمبر ۱۸۲)

بَاب ١٦: مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ

جو تھانوں پر اور بتوں کے لئے ذبح کیا جائے

٥٤٩٩: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ أَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ وَذَاكَ قَبْلَ أَنْ يُنْزَلَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً لَحْمٌ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُوْنَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ وَلَا آكُلُ إِلَّا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ.

طرفہ: ٣٨٢٦۔

۵۴۹۹: معلّٰی بن اسد نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز نے جو ابن المختار ہیں ہمیں بتایا۔ موسیٰ بن عقبہ نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا: مجھے سالم نے بتایا۔ انہوں نے حضرت عبداللہؓ (بن عمر) سے سنا۔ حضرت ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپؐ زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نشیب میں ملے اور یہ اس وقت کا ذکر ہے کہ ابھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل نہیں کی گئی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے دستر خوان رکھا جس میں کچھ گوشت تھا۔ زید نے اس کے کھانے سے انکار کیا۔ پھر کہنے لگے: میں ان جانوروں کا گوشت نہیں کھاتا جو تم (لوگ) اپنے تھانوں پر ذبح کرتے ہو اور صرف وہی کھاتا ہوں جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

تشریح۔ مَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَالْأَصْنَامِ: جو تھانوں پر اور بتوں کے لئے ذبح کیا جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”چوتھی چیز جسے حرام قرار دیا گیا ہے وہ ہے جو شرک کے طور پر ذبح کی جائے اور اس کے قربان کرنے کا باعث خدا تعالیٰ کے سوا اور ہستیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کی خواہش ہو۔ چونکہ اس میں خدائے وحدہ لاشریک کی ہتک کی جاتی ہے اور اس کی صفات دوسری ہستیوں کو دی جاتی ہیں اس لئے اس کو استعمال کرنا انسان کو بے غیرت بناتا ہے بلکہ درحقیقت ایسے جانور کو کھانا دلی ناپاکی اور بے غیرتی کی علامت ہے۔ پس اسلام نے اس کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ یہ حرمت اس کے طبعی نقصانات سے نہیں بلکہ دینی نقصانات کی وجہ سے ہے کیونکہ جو شخص کسی ایسے جانور کا گوشت کھاتا ہے جسے غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو وہ اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کی توحید سے کوئی محبت نہیں۔ وہ بظاہر خدا تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر اپنے باطن میں اس نے اور بھی کئی بُت چُھپا رکھے ہیں جن کی وہ پرستش کرتا ہے۔ پس اس کا کھانا اس کے دل کو ناپاک کرتا اور اُسے مشرکوں کا ہم رنگ بنا دیتا ہے۔“ (تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ ... جلد دوم صفحہ ۳۴۲، ۳۴۳)

لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نشیب میں ملے۔ زید بن عمرو بن نفیل قریشی ہیں اور یہ حضرت سعید بن زیدؓ کے والد ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ زید زمانۂ جاہلیت میں ابراہیمی دین پر تھے۔ زیر باب حدیث میں جو یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے کھانا رکھا اور زید نے یہ کہہ کر کھانے سے انکار کر دیا کہ میں بتوں پر ذبح کیا گیا کھانا نہیں کھاتا اور نہ وہ کھاتا ہوں جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ یہ بات درست نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کے سامنے کھانا نہیں رکھا تھا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا رکھا گیا۔ آپ نے کھانے سے انکار کیا اور زید نے بھی یہی کہا کہ میں بتوں پر ذبح کیا گیا نہیں کھاتا۔ جس کی تفصیل بخاری کتاب المناقب (روایت نمبر ۳۸۲۶) میں بیان کی گئی ہے۔ زید بن عمرو قریش کی قربانیوں کو معیوب سمجھا کرتے تھے اور کہتے تھے: بکری کو بھی اللہ نے پیدا کیا اور آسمان سے اس کے لئے پانی برسایا اور زمین سے اس کے لئے چارہ اگایا۔ پھر تم اس کو اللہ کے سوا اوروں کے نام پر ذبح کرتے ہو یعنی اس کو برا منایا کرتے تھے اور اس کو بہت بڑا گناہ سمجھتے تھے۔

بَاب ١٧ : قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اللہ کے نام پر ذبح کرو

٥٥٠٠: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُوعَوَانَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضْحَاةً ذَاتَ يَوْمٍ فَإِذَا أُنَاسٌ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَاهُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَآهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتَّى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ.

۵۵۰۰: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ ابو عوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اسود بن قیس سے، اسود نے حضرت جندب بن سفیان بجلیؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نے ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی ذبح کی تو کچھ لوگوں نے اپنی قربانیاں نماز سے پہلے ہی ذبح کرلیں۔ جب آپؐ نماز پڑھ کر لوٹے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے نماز سے پہلے ہی (جانور) ذبح کر لئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کی ہو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی ذبح کرے اور جس نے ہمارے نماز پڑھنے تک قربانی ذبح نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

أطرافهُ: ٩٨٥، ٥٥٦٢، ٦٦٧٤، ٧٤٠٠۔

بَاب ١٨ : مَا أَنْهَرَ الدَّمَ مِنَ الْقَصَبِ وَالْمَرْوَةِ وَالْحَدِيْدِ

جو چیز بھی خون کو بہادے یعنی کھپانچ اور تیز دھار پتھر اور لوہا

٥٥٠١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ

۵۵۰۱: محمد بن ابی بکر مُقدّمی نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبید اللہ (عمری) سے، عبید اللہ نے نافع سے، نافع نے حضرت (عبد اللہ) بن کعب بن مالکؓ سے سنا

أَنَّ جَارِيَةً لَهُمْ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ. فَقَالَ لِأَهْلِهِ لَا تَأْكُلُوْا حَتَّى آتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ أَوْ حَتَّى أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَنْ يَسْأَلُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعَثَ إِلَيْهِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَكْلِهَا.

وہ حضرت (عبداللہ) بن عمرؓ کو بتا رہے تھے کہ ان کے باپ نے ان کو بتایا۔ ان کی ایک لونڈی تھی جو سلع پہاڑ پر بکریاں چرایا کرتی تھی۔ اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو مرتے دیکھا تو ایک پتھر توڑا اور اس سے اس کو ذبح کر ڈالا تو حضرت کعبؓ نے اپنے گھر والوں سے کہا: اس وقت تک نہ کھاؤ جب تک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ جاؤں اور آپؐ سے پوچھ نہ لوں یا (کہا) آپؐ کے پاس کسی کو نہ بھیج دوں جو آپؐ سے پوچھے۔ چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یا کسی کو آپؐ کے پاس بھیجا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانے کی اجازت دی۔

أطرافه: ۲۳۰٤، ۵۵۰۲، ۵۵۰٤۔

۵۵۰۲: حَدَّثَنَا مُوْسَى حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ تَرْعَى غَنَمًا لَهُ بِالْجُبَيْلِ الَّذِيْ بِالسُّوْقِ وَهُوَ بِسَلْعٍ فَأُصِيْبَتْ بِشَاةٍ فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهَا.

۵۵۰۲: موسیٰ (بن اسماعیل) نے ہم سے بیان کیا کہ جویریہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے بنی سلمہ کے ایک شخص سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) کو خبر دی کہ حضرت کعب بن مالکؓ کی ایک لونڈی ان کی بکریاں اس پہاڑی پر چرا رہی تھی جو بازار میں ہے یعنی سلع کی پہاڑی تو ایک بکری گر کر زخمی ہوئی۔ اس نے ایک پتھر توڑا اور اس کو ذبح کر ڈالا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے ان کو کھانے کی اجازت دی۔

أطرافہ: ۲۳۰٤، ۵۵۰۱، ۵۵۰٤۔

۵۵۰۳: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَيْسَ لَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ الظُّفُرَ وَالسِّنَّ أَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَنَدَّ بَعِيرٌ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هَكَذَا.

۵۵۰۳: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ میرے والد (عثمان بن جبلہ) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے شعبہ (بن حجاج) سے، شعبہ نے سعید بن مسروق سے، سعید نے عبایہ بن رفاعہ سے، عبایہ نے اپنے دادا (حضرت رافع بن خدیجؓ) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس چھریاں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جو چیز بھی خون کو بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے وہ کھاؤ مگر ناخن اور دانت نہیں۔ ناخن جو ہیں تو وہ حبشیوں کی چھریاں ہیں اور دانت جو ہیں تو ہڈی ہے۔ اور ایک اونٹ بھاگ گیا، آخر اس کو روک لیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان اونٹوں میں بھی ایسے وحشی جانور ہوتے ہیں جو قابو میں نہیں آتے جیسے کہ جنگلی جانوروں میں ہوتے ہیں۔ تو اس میں سے جو تمہیں بے بس کر دے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

أطرافهُ: ۲٤۸۸، ۲٥۰۷، ۳۰۷٥، ٥٤۹۸، ٥٥۰٦، ٥٥۰۹، ٥٥٤۳، ٥٥٤٤۔

بَاب ۱۹: ذَبِيْحَةُ الْمَرْأَةِ وَالْأَمَةِ

عورت اور لونڈی کا ذبح کیا ہوا جانور

۵۵۰٤: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ

۵۵۰۴: صدقہ (بن فضل) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدہ (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبید اللہ (عمری) سے، عبید اللہ نے نافع سے، نافع نے حضرت کعب بن مالکؓ کے ایک بیٹے سے، انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ایک

بِأَكْلِهَا.

عورت نے پتھر سے ایک بکری ذبح کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ نے اسے کھانے کی اجازت دی۔

وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُخْبِرُ عَبْدَاللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبٍ... بِهَذَا.

اور لیث نے کہا: ہم سے نافع نے بیان کیا۔ انہوں نے ایک انصاری شخص سے سنا۔ وہ حضرت عبداللہ (بن عمرؓ) سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ حضرت کعبؓ کی ایک لونڈی نے... پھر یہی واقعہ بیان کیا۔

أطرافه: ٢٣٠٤، ٥٥٠١، ٥٥٠٢۔

٥٥٠٥: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ سَعْدٍ أَوْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جَارِيَةً لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ كَانَتْ تَرْعَى غَنَمًا بِسَلْعٍ فَأُصِيبَتْ شَاةٌ مِنْهَا فَأَدْرَكَتْهَا فَذَبَحَتْهَا بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْهَا.

۵۵۰۵: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا، کہا: مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے ایک انصاری شخص سے، اس انصاری نے معاذ بن سعد یا حضرت سعد بن معاذؓ سے روایت کی۔ انہوں نے اس کو خبر دی کہ حضرت کعب بن مالکؓ کی ایک لونڈی سلع میں بکریاں چرا رہی تھی، اتنے میں ایک بکری گر کر زخمی ہوئی۔ وہ اس کے پاس مرنے سے پہلے پہنچ گئی اور ایک پتھر سے اسے ذبح کر ڈالا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو کھاؤ۔

بَاب ٢٠: لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ

دانت اور ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے

٥٥٠٦: حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ

۵۵۰۶: قبیصہ (بن عقبہ) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ يَعْنِي مَا أَنْهَرَ الدَّمَ إِلَّا السِّنَّ وَالظُّفُرَ.

باپ (سعید بن مسروق) سے، سعید نے عبایہ بن رفاعہ سے، عبایہ نے حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ یعنی اس چیز کا ذبح کیا ہوا جو خون بہائے سوائے دانت اور ناخن کے۔

أطرافه: ٢٤٨٨، ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٩، ٥٥٤٣، ٥٥٤٤۔

تشریح: لَا يُذَكَّى بِالسِّنِّ وَالْعَظْمِ وَالظُّفُرِ: دانت اور ہڈی اور ناخن سے ذبح نہ کیا جائے۔ باب ۱۸ تا ۲۰ میں ذبح کرنے کے لیے عربوں میں جو رواج تھا اس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تمدن کی ان چیزوں کو چھوڑنے کی ہدایت فرمائی جن میں ظالمانہ طریق اور ایسے طریق کو اختیار کیا گیا جو اپنے اندر پاکیزگی کا وہ اعلیٰ معیار نہیں رکھتا جس کا اسلام کی تعلیم میں ذبح کرتے ہوئے خیال رکھنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حبشیوں کی تمدنی حالت بہت پست تھی۔ وہ چھری وغیرہ کے استعمال سے ناآشنا تھے۔ اس لیے اپنے ناخن بڑھا کر ان سے چھری کا کام لیتے تھے جس سے جانور کو تکلیف ہوتی۔ شہ رگ کو ناخن سے پھاڑ دیتے اور خون بہنے پر جانور مر جاتا اور پھر وہ اُسے کھاتے۔ اس طریق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ ناخنوں کی طرح دانتوں کو بطور چھری استعمال کرنا بھی ایسا ہی ہے جیسے ہڈی سے ذبح کیا جائے۔ عرب لوگ ایام جاہلیت میں ہڈیوں سے بھی چھری کا کام لیتے تھے۔ اس سے بھی آپؐ نے منع فرمایا کہ جانوروں کو تکلیف نہ ہو۔ یہ شفقت علیٰ خلق اللہ کا بہترین سبق ہے۔"

(صحیح بخاری ترجمہ وشرح، کتاب الشرکۃ، باب قِسْمَةُ الْغَنَمِ، جلد ۴ صفحہ ۵۱۹)

بَاب ۲۱: ذَبِيحَةُ الْأَعْرَابِ وَنَحْوِهِمْ

گنواروں اور ان کے مانند لوگوں کا ذبح کیا ہوا جانور

۵۵۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

۵۵۰۷: محمد بن عبید اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ اسامہ بن حفص مدنی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن عروہ سے، ہشام نے اپنے باپ سے، ان

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُوْنَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي أَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ سَمُّوْا عَلَيْهِ أَنْتُمْ وَكُلُوْهُ. قَالَتْ وَكَانُوْا حَدِيْثِي عَهْدٍ بِالْكُفْرِ. تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ. وَتَابَعَهُ أَبُو خَالِدٍ وَالطُّفَاوِيُّ.

کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک قوم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہم نہیں جانتے آیا اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم اس پر اللہ کا نام لے لیا کرو اور اس کو کھالو۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں اور یہ لوگ کفر سے قریب العہد (نئے نئے آئے) تھے۔ اسامہ بن حفص کی طرح علی (بن مدینی) نے (عبدالعزیز) دراوردی سے یہی حدیث روایت کی۔ اور اسامہ کی طرح ابو خالد اور طفاوی نے بھی اسے روایت کیا۔

أطرافه: ۲۰۵۷، ۷۳۹۸۔

بَاب ۲۲: ذَبَائِحُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُوْمُهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ

اہل کتاب کے ذبح کئے ہوئے جانور اور ان جانوروں کی چربیاں، حربی ہوں یا ان کے سوا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ۭ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ ۠ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ (المائدة: ٦) وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا بَأْسَ بِذَبِيْحَةِ نَصَارَى الْعَرَبِ وَإِنْ سَمِعْتَهُ يُسَمِّي لِغَيْرِ اللهِ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ لَّمْ تَسْمَعْهُ فَقَدْ أَحَلَّهُ اللهُ لَكَ وَعَلِمَ كُفْرَهُمْ. وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوُهُ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيْمُ

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: آج تمہارے لئے تمام پاکیزہ چیزیں حلال کی گئی ہیں اور ان لوگوں کا کھانا بھی جنہیں کتاب دی گئی تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے۔ اور زہری نے کہا: عرب کے نصاریٰ کے ذبیحہ میں کوئی حرج نہیں اور اگر تم سنو کہ وہ غیر اللہ کا نام لیتا ہے تو پھر نہ کھاؤ اور اگر تم نہ سنو تو پھر اللہ نے اس کو تمہارے لیے حلال کر ہی دیا ہے اور ان

لَا بَـأْسَ بِذَبِيْحَـةِ الْأَقْلَـفِ. وَقَـالَ ابْنُ عَبَّاسٍ طَعَامُهُمْ ذَبَائِحُهُمْ.

کے کفر کا بھی اس کو علم تھا۔ اور حضرت علیؓ سے بھی ایسا ہی بیان کیا جاتا ہے۔ اور حسن اور ابراہیم نے کہا: جس کا ختنہ نہ کیا ہوا ہو اس کے ذبیحہ میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: طَعَامُهُمْ سے مراد ان کے ذبیحے ہیں۔

۵۵۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُـعْبَةُ عَـنْ حُمَيْـدِ بْـنِ هِـلَالٍ عَـنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مُحَاصِرِيْنَ قَصْرَ خَيْبَـرَ فَرَمَى إِنْسَانٌ بِجِرَابٍ فِيْهِ شَحْمٌ فَنَـزَوْتُ لِآخُذَهُ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ.

۵۵۰۸: ابوالولید (ہشام بن عبد الملک) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حمید بن ہلال سے، حمید نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم خیبر کے قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اتنے میں کسی آدمی نے ایک تھیلا پھینکا جس میں کچھ چربی تھی۔ میں اس کو لینے کے لیے لپکا، مڑ کر جو دیکھا تو سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپؐ سے مجھے شرم آئی۔

طرفہ: ۳۱۵۳۔

تشریح: **ذَبَائِحُ أَهْلِ الْكِتَابِ وَشُحُوْمُهَا مِنْ أَهْلِ الْحَرْبِ وَغَيْرِهِمْ:** اہل کتاب کے ذبح کئے ہوئے جانور اور ان جانوروں کی چربیاں، حربی ہوں یا ان کے سوا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اسلام نے اہل کتاب کا ذبیحہ جائز رکھا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ہر مذہب نے کچھ اصول مقرر کیے ہیں اور اس کے ماننے والے ان اصول کی پیروی کرتے ہیں تم سمجھتے ہو کہ یہودی سؤر نہیں کھاتے اس لیے تم تسلی سے ان کا ذبیحہ کھالوگے۔“

(تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے افتتاح کے موقع پر خطاب، انوار العلوم جلد ۲۴ صفحہ ۴۸۰)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ حضور بکرا وغیرہ جانور جو غیر اللہ اور تھانوں

اور قبروں پر چڑھائے جاتے ہیں پھر وہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہیں کیا ان کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا:-

”شریعت کی بناء نرمی پر ہے سختی پر نہیں اصل بات یہ ہے کہ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ (البقرہ:۱۷۴) سے یہ مراد ہے کہ جو ان مندروں اور تھانوں پر ذبح کیا جاوے یا غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا جاوے اس کا کھانا تو جائز نہیں لیکن جو جانور بیع و شریٰ میں آجاتے ہیں اس کی حلّت ہی سمجھی جاتی ہے زیادہ تفتیش کی کیا ضرورت ہوتی ہے۔[۱] دیکھو حلوائی وغیرہ بعض اوقات ایسی حرکات کرتے ہیں کہ ان کا ذکر بھی کراہت اور نفرت پیدا کرتا ہے لیکن ان کی بنی ہوئی چیزیں آخر کھاتے ہی ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ شیرینیاں تیار کرتے ہیں اور میلی کچیلی دھوتی میں بھی ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اور جب کھانڈ تیار کرتے ہیں تو اس کو پاؤں سے ملتے ہیں۔ چوڑھے چمار گڑ وغیرہ بناتے ہیں اور بعض اوقات جوٹھے رس وغیرہ ڈال دیتے ہیں اور خدا جانے کیا کیا کرتے ہیں ان سب کو استعمال کیا جاتا ہے اس طرح پر اگر تشدّد ہو تو سب حرام ہو جاویں اسلام نے مالا یطاق تکلیف نہیں رکھی ہے بلکہ شریعت کی بنا نرمی پر ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۸۲، ۳۸۳)

بَاب۲۳: مَا نَدَّ مِنَ الْبَهَائِمِ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْوَحْشِ

جو مویشیوں سے بھاگ جائے تو وہ وحشی جانوروں کی طرح ہیں

وَأَجَازَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَعْجَزَكَ مِنَ الْبَهَائِمِ مِمَّا فِي يَدَيْكَ فَهُوَ كَالصَّيْدِ وَفِي بَعِيْرٍ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ فَذَكِّهِ وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ

اور حضرت ابن مسعودؓ نے (ان کو زخمی کرنا) جائز قرار دیا۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: جو مویشی تمہارے قبضے میں ہوں ان میں سے جو بھاگ کر تجھے تھکا دے تو پھر وہ شکاری جانور کی طرح ہی ہے اور انہوں نے اس اونٹ کے متعلق کہا جو کنوئیں میں گر پڑے کہ جہاں سے بھی تم کر سکو وہاں

---

[۱] البدر میں مزید لکھا ہے:

”کیونکہ اب جگن ناتھ وغیرہ مقامات پر لاکھوں حیوان چڑھتے ہیں اور روزمرہ فروخت ہو کر ذبح ہوتے ہوں گے اگر اُن کا کھانا حرام ہو تو پھر تو تکلیف مالا یطاق ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم حاشیہ صفحہ ۳۸۳)

وَعَائِشَةُ.

سے اس کو ذبح کر دو۔ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ کی بھی یہی رائے تھی۔

٥٥٠٩: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ اعْجَلْ أَوْ أَرِنْ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَ إِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهِ هَكَذَا.

۵۵۰۹: عمرو بن علی نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ سفیان (ثوری) نے ہم سے بیان کیا۔ (انہوں نے کہا:) میرے باپ (سعید بن مسروق) نے ہم سے بیان کیا۔ سعید نے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے، عبایہ نے حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کل دشمن سے ہماری مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ابھی سے جلدی کرو، یا (فرمایا:) اَرِنْ یعنی (خوشی سے اچھل کر) لپکو، جو بھی خون کو بہادے اور اللہ کا نام اس پر لیا جائے وہ کھاؤ۔ دانت اور ناخن نہ ہو اور میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ دانت جو ہے وہ تو ہڈی ہے اور ناخن جو ہے تو حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ اور ہم نے کچھ اونٹ اور بکریاں غنیمت میں پائیں اور ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا تو ایک شخص نے اس کو تیر مار کر ٹھہرا دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان اونٹوں میں بھی ایسے جانور ہیں جو قابو میں نہیں آتے جیسے جنگلی جانور ہوتے ہیں جب ان میں سے کوئی جانور تم کو بے بس کر دے تو پھر اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

أطرافه: ٢٤٨٨، ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٤٣، ٥٥٤٤۔

بَاب ٢٤: النَّحْرُ وَالذَّبْحُ

نحر اور ذبح (میں فرق)

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ لَا ذَبْحَ وَلَا نَحْرَ إِلَّا فِي الْمَذْبَحِ وَالْمَنْحَرِ، قُلْتُ أَيَجْزِي مَا يُذْبَحُ أَنْ أَنْحَرَهُ قَالَ نَعَمْ ذَكَرَ اللهُ ذَبْحَ الْبَقَرَةِ فَإِنْ ذَبَحْتَ شَيْئًا يُنْحَرُ جَازَ وَالنَّحْرُ أَحَبُّ إِلَيَّ وَالذَّبْحُ قَطْعُ الْأَوْدَاجِ قُلْتُ فَيُخَلِّفُ الْأَوْدَاجَ حَتَّى يَقْطَعَ النِّخَاعَ قَالَ لَا إِخَالُ. وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ نَهَى عَنِ النَّخْعِ يَقُوْلُ يَقْطَعُ مَا دُوْنَ الْعَظْمِ ثُمَّ يَدَعُ حَتَّى يَمُوتَ.

ابن جریج نے عطاء (بن ابی رباح) سے نقل کیا۔ نہ ذبح کیا جائے اور نہ ہی نحر مگر اسی جگہ جہاں ذبح کیا جاتا ہے اور جہاں نحر کیا جاتا ہے۔ (ابن جریج نے کہا:) میں نے پوچھا: کیا یہ کافی ہوگا کہ جسے ذبح کیا جاتا ہے اسے میں نحر کروں۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ اللہ نے گائے کے ذبح کئے جانے کا ذکر کیا ہے اگر تم کسی ایسے جانور کو ذبح کرو جس کو نحر کیا جاتا ہے تو جائز ہے اور نحر مجھے زیادہ پسند ہے۔ اور ذبح کے معنی گردن کی رگوں کو کاٹنا ہے۔ (ابن جریج کہتے تھے۔) میں نے پوچھا: جو کوئی گردن کی رگوں کو کاٹ کر حرام مغز تک پہنچ جائے اور اس کو کاٹ دے؟ انہوں نے کہا: میں خیال نہیں کرتا کہ ایسا کرے۔ اور مجھے نافع نے بتایا کہ حضرت ابن عمرؓ نے حرام مغز کاٹنے سے منع کیا۔ کہتے تھے کہ ہڈی سے ورے ورے ہی کاٹے پھر چھوڑ دے کہ وہ خود ہی مر جائے۔

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖٓ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ۭ إِلَى فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (البقرة: ٦٨-٧٢) وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ الذَّكَاةُ فِي

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا: اور (اس وقت کو بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے... چنانچہ انہوں نے اس (گائے) کو ذبح کر دیا، گو وہ ایسا کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت

الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَسٌ إِذَا قَطَعَ الرَّأْسَ فَلَا بَأْسَ.

ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ ذبح حلق اور سینے کے بالائی حصے کے درمیان ہوتا ہے۔ اور حضرت ابن عمرؓ اور حضرت ابن عباسؓ اور حضرت انسؓ نے کہا: اگر سر کاٹ ڈالے تو کوئی حرج نہیں۔

۵۵۱۰: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ امْرَأَتِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ.

أطرافہ: ۵۵۱۱، ۵۵۱۲، ۵۵۱۹۔

۵۵۱۰: خلاد بن یحییٰ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ ہشام بن عروہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: مجھے میری بیوی فاطمہ بنت منذر نے بتایا۔ فاطمہ نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، کہتی تھیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اور ہم نے اس کا گوشت کھایا۔

۵۵۱۱: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعَ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَأَكَلْنَاهُ.

أطرافہ: ۵۵۱۰، ۵۵۱۲، ۵۵۱۹۔

۵۵۱۱: اسحاق (بن راہویہ) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے عبدہ (بن سلیمان) سے، عبدہ نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے فاطمہ سے، فاطمہ نے حضرت اسماءؓ سے روایت کی، وہ کہتی تھیں: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا اور ہم اس وقت مدینہ میں تھے۔

۵۵۱۲: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ أَنَّ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ

۵۵۱۲: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ جریر (بن عبد الحمید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام (بن عروہ) سے، ہشام نے فاطمہ بنت منذر

نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَأَكَلْنَاهُ. تَابَعَهُ وَكِيْعٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ فِي النَّحْرِ.

سے روایت کی کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ کہتی تھیں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک گھوڑا نحر کیا اور ہم نے اس کو کھایا۔ (جریر کی طرح) وکیع اور ابن عیینہ نے بھی ہشام سے نحر کے متعلق یہی روایت کیا۔

أطرافه: ۵۵۱۰، ۵۵۱۱، ۵۵۱۹۔

تشریح: النَّحْرُ وَالذَّبْحُ: نحر اور ذبح میں فرق۔ نحر گردن کے نچلے حصے میں نیزہ مارنے سے ہوتا ہے اور ذبح گردن کے اوپر والے حصے میں چھری سے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ نحر بالعموم اونٹوں میں کیا جاتا ہے اور ذبح ان کے سوا دوسرے جانوروں میں کیا جاتا ہے جیسے گائے بکری وغیرہ۔ تاہم اس میں بھی کوئی حرج نہیں کہ اونٹوں کو ذبح کیا جائے اور دوسرے جانوروں کو نحر کیا جائے کیونکہ اس سے بھی مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

بَاب ۲۵: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمُثْلَةِ وَالْمَصْبُوْرَةِ وَالْمُجَثَّمَةِ

زندہ جانور کے جسم کے حصوں کو کاٹنا یا اس کو باندھ کر یا بٹھا کر نشانہ بنانا مکروہ فعل ہے

۵۵۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ بْنِ أَيُّوْبَ فَرَأَى غِلْمَانًا أَوْ فِتْيَانًا نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَقَالَ أَنَسٌ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

۵۵۱۳: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن زید سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں حضرت انسؓ کے ساتھ حکم بن ایوب کے پاس گیا اور وہاں چند لڑکوں یا (کہا:) چند نوجوانوں کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مرغی کو باندھ کر کھڑا کیا ہوا ہے اور اس پر تیر مار رہے ہیں۔ حضرت انسؓ نے یہ دیکھ کر کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو اس طرح باندھ کر نشانہ کرنے سے منع کیا ہے۔

۵۵۱۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوْبَ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَمْرٍو

۵۵۱۴: احمد بن یعقوب نے ہم سے بیان کیا کہ اسحاق بن سعید بن عمرو نے اپنے باپ سے،

عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي يَحْيَى رَابِطٌ دَجَاجَةً يَرْمِيهَا فَمَشَى إِلَيْهَا ابْنُ عُمَرَ حَتَّى حَلَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ بِهَا وَبِالْغُلَامِ مَعَهُ فَقَالَ ازْجُرُوْا غُلَامَكُمْ عَنْ أَنْ يَّصْبِرَ هٰذَا الطَّيْرَ لِلْقَتْلِ فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ أَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ.

انہوں نے ان کو بیان کرتے ہوئے سنا۔ ان کے باپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ وہ یحيٰی بن سعید (بن عاص) کے پاس گئے اور یحيٰی کے بیٹوں میں سے ایک لڑکے نے ایک مرغی باندھی ہوئی تھی۔ اس پر تیر کا نشانہ مار رہا تھا۔ حضرت ابن عمرؓ اس مرغی کے پاس گئے اور جاکر اس کو کھول دیا اور پھر اس مرغی کو لے کر مع اس لڑکے کے یحيٰی کے پاس آئے اور کہنے لگے: اپنے اس لڑکے کو سختی سے روکو کہ اس پرندہ کو اس طرح باندھ کر مارا نہ کرے کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے چوپایا یا اس کے سوا کسی دوسرے جانور کو مارنے کے لئے اس طرح باندھنا منع فرمایا۔

۵۵۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَمَرُّوْا بِفِتْيَةٍ أَوْ بِنَفَرٍ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا. تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا الْمِنْهَالُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ

۵۵۱۵: ابونعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوبشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے، ابوبشر نے سعید بن جبیر سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں حضرت ابن عمرؓ کے پاس تھا تو وہ چند نوجوانوں یا (کہا) کچھ آدمیوں کے پاس سے گزرے کہ جنہوں نے ایک مرغی کو باندھ کر کھڑا کیا ہوا تھا اور اس پر نشانہ کر رہے تھے۔ جب انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہ اس کو چھوڑ کر منتشر ہو گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: یہ

ابْنِ عُمَرَ لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ. وَقَالَ عَدِيٌّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کس نے کیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو ایسا کرے۔ (ابو نعمان کی طرح) سلیمان (بن حرب) نے شعبہ سے یہی روایت کی کہ منہال (بن عمرو) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید (بن جبیر) سے، سعید نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر لعنت کی جو جانوروں کا مثلہ کرے۔ اور عدی (بن ثابت) نے بھی سعید (بن جبیر) سے یہی نقل کیا۔ سعید نے حضرت ابن عباسؓ سے اور حضرت ابن عباسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت کی۔

۵۵۱۶: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ.

۵۵۱۶: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: مجھے عدی بن ثابت نے بتایا۔ وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن یزیدؓ سے سنا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے لوٹ مار اور مثلہ سے منع فرمایا۔

طرفہ: ٢٤٧٤۔

بَاب ٢٦: لَحْمُ الدَّجَاجِ

مرغی کا گوشت

۵۵۱۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِي عَنْ أَبِي مُوْسَى

۵۵۱۷: یحیٰ (بن موسیٰ برقی) نے ہم سے بیان کیا کہ وکیع نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سفیان سے، سفیان نے ایوب سے، ایوب نے ابوقلابہ سے،

يَعْنِي الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا.

ابوقلابہ نے زہدم (بن مضرب) جرمی سے، زہدم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا۔

أطرافه: ٣١٣٣، ٤٣٨٥، ٤٤١٥، ٥٥١٨، ٦٦٢٣، ٦٦٤٩، ٦٦٧٨، ٦٦٨٠، ٦٧١٨، ٦٧١٩، ٦٧٢١، ٧٥٥٥-

٥٥١٨: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ أَبِي تَمِيْمَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فِيْهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ جَالِسٌ أَحْمَرُ فَلَمْ يَدْنُ مِنْ طَعَامِهِ فَقَالَ ادْنُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ أَكَلَ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَّا آكُلَهُ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ أَوْ أُحَدِّثْكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّيْنَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَّا يَحْمِلَنَا قَالَ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ثُمَّ

۵۵۱۸: ابومعمر نے ہمیں بتایا کہ عبدالوارث (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا۔ ہمیں ایوب بن ابی تمیمہ نے بتایا۔ ایوب نے قاسم (بن عاصم تمیمی) سے، قاسم نے زہدم سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے پاس تھے اور ہمارے اور اِس جرم قبیلے کے درمیان برادری تھی۔ اتنے میں کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا۔ اور لوگوں میں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا جو سرخ رنگ کا تھا وہ کھانے کے قریب نہیں آیا۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا: آؤ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ وہ بولا: میں نے اسے کچھ کھاتے دیکھا تھا تو مجھے اس سے کراہت آئی اور میں نے قسم کھائی کہ اسے نہ کھاؤں گا۔ حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا: نزدیک آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں یا کہا: میں تم سے بیان کرتا ہوں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ اشعری لوگوں کے سمیت آیا۔ میں اتفاقاً آپؐ کے پاس ایسے وقت میں پہنچا کہ آپؐ

أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبٍ مِنْ إِبِلٍ فَقَالَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّوْنَ أَيْنَ الْأَشْعَرِيُّوْنَ قَالَ فَأَعْطَانَا خَمْسَ ذَوْدٍ غُرَّ الذُّرَى فَلَبِثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي نَسِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ فَوَاللهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا. فَرَجَعْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا اسْتَحْمَلْنَاكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَّا تَحْمِلَنَا فَظَنَنَّا أَنَّكَ نَسِيْتَ يَمِيْنَكَ فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِيْنٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.

ناراض تھے اور آپؐ صدقہ کے اونٹوں سے کچھ اونٹ تقسیم کررہے تھے۔ ہم نے آپؐ سے سواری مانگی۔ آپؐ نے قسم کھائی کہ آپؐ ہمیں سواری نہیں دیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: میرے پاس کوئی ایسا جانور نہیں کہ جس پر تمہیں سوار کروں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ غنیمت کے اونٹ لائے گئے۔ آپؐ نے پوچھا: اشعری لوگ کہاں ہیں؟ حضرت ابوموسیٰؓ کہتے تھے: آپؐ نے ہمیں پانچ اونٹ عطا کئے جو سفید کہانوں والے تھے۔ ہم تھوڑی دیر ہی ٹھہرے تھے کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قسم بھول گئے۔ اللہ کی قسم! اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کی قسم یاد نہ دلائیں تو ہم کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔ چنانچہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لَوٹ گئے اور ہم نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے آپؐ سے سواری مانگی تھی اور آپؐ نے قسم کھائی تھی کہ آپؐ ہمیں سواری نہیں دیں گے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اپنی قسم بھول گئے۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے تمہیں سواری دی ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ چاہے تو میں کوئی ایسی قسم نہیں کھاتا کہ پھر اس سے بہتر کوئی دوسری بات دیکھتا ہوں تو ضرور وہ کرتا ہوں جو بہتر ہوتی ہے اور قسم کا کفارہ دیتا ہوں۔

أطرافه: ٣١٣٣، ٤٣٨٥، ٤٤١٥، ٥٥١٧، ٦٦٢٣، ٦٦٤٩، ٦٦٧٨، ٦٦٨٠، ٦٧١٨، ٦٧١٩، ٦٧٢١، ٧٥٥٥-

بَاب ٢٧: لُحُوْمُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے گوشت

٥٥١٩: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَاهُ.

۵۵۱۹: (عبد اللہ بن زبیر) حمیدی نے ہمیں بتایا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام (بن عروہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے فاطمہ (بنت منذر) سے، فاطمہ نے حضرت اسماءؓ سے روایت کی کہ وہ کہتی تھیں: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک گھوڑا نحر کیا اور ہم نے اسے کھایا۔

أطرافه: ٥٥١٠، ٥٥١١، ٥٥١٢۔

٥٥٢٠: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُوْمِ الْخَيْلِ.

۵۵۲۰: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو بن دینار سے، عمرو نے محمد بن علی سے، محمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ (انصاری) رضی اللہ عنہم سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے روک دیا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

أطرافه: ٤٢١٩، ٥٥٢٤۔

تشریح: **لُحُوْمُ الْخَيْلِ**: گھوڑوں کے گوشت۔ اسلام نے حلال اور حرام کے احکام کے ساتھ طیّب کی شرط رکھی ہے جو افراد موقع و محل اور مختلف جانوروں کے تعلق میں بسا اوقات بدل جاتی ہے۔ جانوروں کی حلت و حرمت کے حوالے سے قرآن کریم نے صرف ایک جانور کا نام لے کر اسے حرام قرار دیا ہے اور وہ ہے سؤر۔ نیز اسلام نے جانوروں کی دو قسموں کو بھی حرام قرار دیا ہے جو یہ ہیں۔ الف: ذِی نَاب یعنی کچلی والے جانور۔ ب: ذِی ظُفُر یعنی پنجوں سے شکار کرنے والے جانور۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کو رجس قرار دے کر حرام قرار دیا ہے (روایت نمبر ۵۵۲۸) مگر گھوڑے کو کہیں حرام قرار نہیں دیا گیا بلکہ جیسا کہ بخاری کی مذکورہ روایت نمبر (۵۵۱۹) میں واضح ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مدینہ میں گھوڑا ذبح کیا گیا

اور اس کا گوشت کھایا گیا مگر اس کے کھانے کا عام رواج صحابہؓ کے دور میں ودیگر اسلامی دنیا میں بالعموم نہیں پایا جاتا سوائے روس کی بعض ریاستوں ودیگر علاقوں کے۔ لیکن قرآن کریم نے گھوڑے کا جو استعمال بیان فرمایا ہے وہ اس کا گوشت کھانے سے کہیں زیادہ مفید اور بنی نوع انسان کے لیے راحت کا موجب ہے۔ نیز گھوڑے کو جہاد کے لیے بہت اہم سمجھا جاتا تھا اور آج بھی دنیا کی اکثر افواج اور ادارے حفاظت اور ملکی انتظام کے لیے گھوڑوں کو بڑے اہتمام سے رکھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے متعلق ایک دائمی خیر وابستہ ہونے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ جیسا کہ آپؐ نے فرمایا: اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔[1] پس گھوڑا گوشت سے کہیں زیادہ اپنے دیگر فوائد کی وجہ سے کھایا نہیں جاتا۔ قرآن کریم جانوروں کے مقاصد و فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَ لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَ حِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّ الْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً ؕ وَ يَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (النحل: ۶ تا ۹) نیز چارپایوں کو (اللہ نے پیدا کیا ہے اور انہیں) ایسا بنایا ہے کہ ان میں تمہارے لئے گرمی کا سامان ہے اور (اور بھی) کئی نفع ہیں اور تم ان (کے گوشت) کا کچھ حصہ کھاتے ہو۔ اور (اس کے علاوہ) جب تم انہیں چرا کر شام کو (ان کے تھانوں کی طرف) واپس لاتے ہو تو اس میں ایک قسم کا زینت کا سامان ہوتا ہے اسی طرح اس وقت جب تم انہیں (صبح کو) چرنے کے لئے (آزاد) چھوڑتے ہو (تو اس میں بھی تمہارے لئے زینت اور بڑائی کا سامان ہوتا ہے) اور وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر اس (دور کے) شہر تک بھی لے جاتے ہیں۔ جہاں تک تم اپنی جانوں کو مشقت میں ڈالے بغیر نہیں لے جاسکتے۔ تمہارا رب یقیناً (تم پر) نہایت شفقت کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اس نے گھوڑوں، خچروں اور گدھوں کو (بھی) تمہاری سواری کے لئے اور (نیز) زینت (وشان) کے لئے (پیدا کیا ہے) اور (آئندہ بھی) وہ (تمہارے لئے سواری کا مزید سامان) جسے تم (ابھی) نہیں جانتے پیدا کرے گا۔ اس آیت میں گھوڑوں کو سواری اور زینت کا باعث قرار دیا گیا۔ پس ہر جانور کھانے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ہر جانور کی تخلیق میں خالق نے اس کے مناسب حال مقاصد رکھے ہیں۔ اس مضمون کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

> ”حضرت مسیح موعود کس طرح تربیت فرمایا کرتے تھے اس کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کی تفصیل بیان کر رہے ہیں کہ کون سی چیزیں حلال ہیں اور کونسی طیّب ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جانور مختلف کاموں کے لئے پیدا کئے ہیں۔ کوئی خوبصورتی کے لئے کہ دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ کوئی آواز کے لئے کہ اس کی آواز بہت عمدہ ہے۔ کوئی

---

[1] (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، بَاب اَلْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، روایت نمبر ۲۸۵۰)

کھانے کے لئے کہ اس کا گوشت اچھا ہے۔ کوئی دوائی کے لئے کہ اس کے گوشت میں کسی مرض سے صحت دینے کی طاقت ہے۔ صرف جانور اور حلال دیکھ کر اسے نہیں کھانا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک جانور کا گوشت صحت کے لئے مضر نہ ہو مگر وہ مثلاً بعض فصلوں یا انسانوں میں بیماری پیدا کرنے والے کیڑوں کو کھاتا ہو۔ (اسی لئے بعض قسم کے پرندے ہیں گو وہ حلال ہیں لیکن حکومتوں کی طرف سے بھی ان کو مارنے کی پابندی ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی پابندی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ فصلوں کے کیڑے کھا رہے ہوتے ہیں، تو فرمایا کہ کیڑے کھانے والے ہیں۔) گوشت کے لحاظ سے اس کا گوشت حلال بھی ہو گا اور طیّب بھی مگر پھر بھی بنی نوع انسان کا عام فائدہ دیکھتے ہوئے اس کا گوشت طیّب نہ رہے گا۔ (پس بیشک حلال بھی ہے طیّب بھی ہے لیکن پھر دیکھنے والی چیز یہ ہوگی کہ زیادہ فائدہ کس کا ہے۔ اپنے فائدے پر بنی نوع کے فائدے کو ختم کرنا ہو گا یا بنی نوع کے فائدے کو اپنے فائدے پر ترجیح دینی ہو گی) کیونکہ ان کے کھانے کی وجہ سے انسان بعض اور فوائد سے محروم رہ جائیں گے۔

(حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ) مجھے بچپن ہی میں یہ سبق سکھایا گیا تھا۔ میں بچپن میں ایک دفعہ ایک طوطا شکار کر کے لایا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے دیکھ کر کہا کہ محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا۔ بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں۔ بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سن کر کان لذّت حاصل کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہر حِس کے لئے نعمتیں پیدا کی ہیں وہ سب کی سب چھین کر زبان ہی کو نہ دے دینی چاہئیں۔ (یعنی اپنی زبان کے مزے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر جانور کو مارا جائے اور کھایا جائے اس کے دوسرے جو فوائد ہیں وہ دیکھنا چاہئیں۔ صرف اپنے کھانے کا مزا نہیں لینا چاہئے۔ تو پھر فرمایا کہ) دیکھو یہ طوطا کیسا خوبصورت جانور ہے۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت مصلح موعود کو فرمایا کہ دیکھو یہ طوطا کیسا خوبصورت جانور ہے۔ درخت پر بیٹھا ہوا دیکھنے والوں کو کیسا بھلا معلوم ہوتا ہو گا۔ [1]

پس یہ خوبصورت انداز جو تربیت کا ہے نہ صرف دل پر اثر کرنے والا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے

[1] (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۲۶۳)

اس حکم کو بھی ذہن میں بٹھانے والا ہے کہ حلال اور طیب تو کھاؤ لیکن اس میں بھی احتیاط ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے حلال کا بھی حکم دیا، طیّب کا بھی حکم دیا لیکن طیّب کی تعریف بعض جگہ بدل بھی جاتی ہے۔ پس جو جانور یا پرندے دوسرے مفید کاموں میں استعمال ہو رہے ہوں یا دوسری جگہ فائدہ پہنچا رہے ہوں ان میں سے بعض حلال ہونے کے باوجود طیّب نہیں رہتے کیونکہ ان کا فائدہ ان کے گوشت کھانے سے دوسری جگہ پر بہرحال زیادہ ہے۔"

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۱۸ مارچ ۲۰۱۶ ، روزنامہ الفضل ۲۶ اپریل ۲۰۱۶، صفحہ ۲، ۳)

بَاب۲۸: لُحُومُ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ

پالتو گدھوں کے گوشت

فِيْهِ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس کے متعلق حضرت سلمہؓ (بن اکوع) سے مروی ہے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

۵۵۲۱: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَالِمٍ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ.

۵۵۲۱: صدقہ (بن فضل) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدہ (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبیداللہ (عمری) سے، عبیداللہ نے سالم اور نافع سے، ان دونوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا۔

أطرافه: ۸۵۳، ۴۲۱۵، ۴۲۱۷، ۴۲۱۸، ۵۵۲۲۔

۵۵۲۲: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. تَابَعَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ

۵۵۲۲: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبیداللہ (عمری) سے، (عبیداللہ نے کہا:) نافع نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت عبداللہؓ (بن عمر) سے روایت کی۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا: نبی ﷺ نے

عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ. وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَالِمٍ.

پالتو گدھوں کے گوشت سے منع کیا۔ (یحییٰ قطان کی طرح عبداللہ) بن مبارک نے بھی اس حدیث کو عبیداللہ سے، عبیداللہ نے نافع سے روایت کیا۔ اور ابواسامہ نے اس کو عبیداللہ سے، عبیداللہ نے سالم سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔

أطرافهُ: ٨٥٣، ٤٢١٥، ٤٢١٧، ٤٢١٨، ٥٥٢١۔

٥٥٢٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِمَا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ عَامَ خَيْبَرَ وَ لُحُوْمِ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۵۲۳: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عبداللہ اور حسن سے جو دونوں محمد بن علی کے بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے روک دیا۔

أطرافهُ: ٤٢١٦، ٥١١٥، ٦٩٦١۔

٥٥٢٤: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَرَخَّصَ فِي لُحُوْمِ الْخَيْلِ.

۵۵۲۴: سلیمان بن حرب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد (بن زید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عمرو (بن دینار) سے، عمرو نے محمد بن علی سے، انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہؓ (انصاری) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے روک دیا اور گھوڑوں کے گوشت کی اجازت دی۔

أطرافهُ: ٤٢١٩، ٥٥٢٠۔

٥٥٢٥، ٥٥٢٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَدِيٌّ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

۵۵۲۵، ۵۵۲۶: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبہ سے، شعبہ نے کہا کہ عدی (بن ثابت) نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت براء (بن عازب) اور حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ ان دونوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

أطراف الحديث ٥٥٢٥: ٤٢٢١، ٤٢٢٣، ٤٢٢٥، ٤٢٢٦۔
أطراف الحديث ٥٥٢٦: ٣١٥٥، ٤٢٢٠، ٤٢٢٢، ٤٢٢٤۔

٥٥٢٧: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ. تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. وَقَالَ مَالِكٌ وَمَعْمَرٌ وَالْمَاجِشُوْنُ وَيُوْنُسُ وَابْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۵۵۲۷: اسحاق (بن راہویہ) نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب بن ابراہیم نے ہمیں خبر دی کہ میرے باپ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے صالح (بن کیسان) سے، صالح نے ابن شہاب سے روایت کی کہ ابوادریس (خولانی) نے انہیں خبر دی کہ حضرت ابوثعلبہ (خشنیؓ) کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا۔ (صالح کی طرح) زبیدی اور عقیل نے بھی ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے اس حدیث کو بیان کیا۔ اور مالک اور معمر اور (یوسف بن یعقوب) ماجشون اور یونس (بن یزید ایلی) اور (محمد) بن اسحاق نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں میں سے ہر کچلی والے جانور سے منع کر دیا۔

٥٥٢٨ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَهُ جَاءٍ فَقَالَ أُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى فِي النَّاسِ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ وَإِنَّهَا لَتَفُورُ بِاللَّحْمِ.

۵۵۲۸: محمد بن سلام (بیکندی) نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوہاب ثقفی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، محمد نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا: گدھے کھائے گئے، پھر ایک اور شخص آپؐ کے پاس آیا وہ بھی یہی کہنے لگا: گدھے کھائے گئے۔ پھر آپؐ کے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا: گدھے فنا کر دیئے گئے۔ تو آپؐ نے ایک منادی کو حکم دیا جس نے لوگوں میں منادی کی کہ اللہ اور اس کا رسول دونوں تم کو پالتو گدھوں کے گوشت سے روکتے ہیں کیونکہ وہ ناپاک ہیں۔ اس پر وہ ہنڈیاں انڈیل دی گئیں اور ابھی وہ گوشت سے ابل ہی رہی تھیں۔

أطرافهُ: ٣٧١، ٦١٠، ٩٤٧، ٢٢٢٨، ٢٢٣٥، ٢٨٨٩، ٢٨٩٣، ٢٩٤٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٥، ٢٩٩١، ٣٠٨٥، ٣٠٨٦، ٣٣٦٧، ٣٦٤٧، ٤٠٨٣، ٤٠٨٤، ٤١٩٧، ٤١٩٨، ٤١٩٩، ٤٢٠٠، ٤٢٠١، ٤٢١١، ٤٢١٢، ٤٢١٣، ٥٠٨٥، ٥١٥٩، ٥١٦٩، ٥٣٨٧، ٥٤٢٥، ٥٩٦٨، ٦١٨٥، ٦٣٦٣، ٦٣٦٩، ٧٣٣٣۔

٥٥٢٩ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ حُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ قَدْ كَانَ يَقُولُ ذَاكَ الْحَكَمُ بْنُ عَمْرٍو الْغِفَارِيُّ

۵۵۲۹: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ عمرو (بن دینار) کہتے تھے کہ میں نے حضرت جابر بن زیدؒ سے کہا کہ لوگ ایسا خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں سے منع فرمادیا تو انہوں نے کہا: حضرت حکم بن عمرو

عِنْـدَنَا بِالْبَصْـرَةِ وَلَكِـنْ أَبَـى ذَلِـكَ الْبَحْرُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَرَأَ قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا. (الأنعام: ١٤٦)

غفاریؓ بھی ہمارے ہاں بصرہ میں یہی کہا کرتے تھے۔لیکن اس سمندر یعنی حضرت ابن عباسؓ نے انکار کیا اور یہ آیت پڑھی: تو ان سے کہہ کہ جو کچھ میری طرف نازل کیا گیا ہے میں تو اس میں اس شخص پر جو کسی چیز کو کھانا چاہے سوائے مردہ یا بہتے ہوئے خون یا سوٗر کے گوشت کے کوئی چیز حرام نہیں پاتا۔

بَاب ٢٩: أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

درندوں میں سے ہر کچلی والے کو کھانا

٥٥٣٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

۵۵۳۰:عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے ابوادریس خولانی سے، خولانی نے حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں میں سے ہر کچلی والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا۔

أطرافه: ٥٧٨٠، ٥٧٨١۔

تَابَعَهُ يُوْنُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَالْمَاجِشُوْنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

(مالک کی طرح) یونس اور معمر اور ابن عیینہ اور ماجشون نے بھی زہری سے روایت کیا۔

بَاب ٣٠: جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھالیں

٥٥٣١: حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا قَالُوْا إِنَّهَا مَيِّتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

۵۵۳۱: زہیر بن حرب نے ہمیں بتایا کہ یعقوب بن ابراہیم نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے صالح (بن کیسان) سے، صالح نے کہا: مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ نے ان کو بتایا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے اور آپؐ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے کیوں نہ فائدہ اٹھایا؟ وہ بولے یہ مردار ہے۔ آپؐ نے فرمایا: صرف اس کا کھانا حرام ہے۔

أطرافهُ: ١٤٩٢، ٢٢٢١، ٥٥٣٢۔

٥٥٣٢: حَدَّثَنَا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا عَلَى أَهْلِهَا لَوِ انْتَفَعُوا بِإِهَابِهَا.

۵۵۳۲: خطّاب بن عثمان نے ہم سے بیان کیا کہ محمد بن حمیر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ثابت بن عجلان سے، ثابت نے کہا: میں نے سعید بن جبیر سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مری ہوئی بکری کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کے مالکوں کو کیا تھا اگر وہ اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھاتے؟

أطرافهُ: ١٤٩٢، ٢٢٢١، ٥٥٣١۔

تشریح: جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ: مردار کی کھالیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک سؤر کی شحم یعنی چربی جائز نہیں اور اس کی دلیل میرے پاس یہ ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا ہے کہ مردہ جانور کی چربی حرام ہے۔ اور سؤر کی حرمت اور مردہ کی حرمت ایک ہی آیت میں اور ایک ہی الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ پس دونوں کا حکم ایک قسم کا سمجھا جائے گا لیکن سؤر کی جلد کا استعمال جائز ہو گا کیونکہ وہ کھائی نہیں جاتی۔

احادیث میں ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امّ سلمیٰ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مرگئی۔ چند آدمی اس کو اٹھا کر باہر لئے جارہے تھے۔ نبی کریم صلعم نے ان سے فرمایا کہ تم اس کا چمڑا کیوں نہیں اتار لیتے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ تو مَيْتَه ہے۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے اسے کھانا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جس کا گوشت حرام ہو اس کے چمڑے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔ ہاں سؤر کے بالوں کے بنے ہوئے بُرشوں کو مکروہ کہا جائے گا کیونکہ ان کو منہ میں ڈالا جاتا ہے جو کھانے کا دروازہ ہے۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ النحل زیر آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ جلد ۴ صفحہ ۲۶۰)

بَاب ۳۱: الْمِسْكُ

مشک (کستوری)

۵۵۳۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَكْلُوْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَكَلْمُهُ يَدْمَى اَللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ.

أطرافہ: ۲۳۷، ۲۸۰۳۔

۵۵۳۳: مسدد نے ہمیں بتایا۔ عبدالواحد (بن زیاد) نے ہم سے بیان کیا کہ عمارہ بن قعقاع نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے، ابوزرعہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی ایسا زخمی نہیں جو اللہ کے لئے زخمی ہوا ہو مگر وہ ضرور قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا زخم خون بہا رہا ہو گا، رنگ تو خون کا رنگ ہو گا اور خوشبو مشک کی خوشبو ہو گی۔

٥٥٣٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ إِمَّا أَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيْحًا خَبِيْثَةً.

۵۵۳۴: محمد بن العلاء نے ہم سے بیان کیا کہ ابواسامہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے برید (بن عبداللہ) سے، برید نے ابوبردہ سے، ابوبردہؓ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابوموسیٰؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشک لے جا رہا ہو اور جو بھٹی کو دھونک رہا ہو۔ جو مشک کو لے جا رہا ہے یا تو تمہیں خوشبو تحفۃً دے گا اور یا تم اس سے خرید لوگے یا اس سے عمدہ خوشبو ہی سونگھ لوگے اور جو بھٹی میں دھونکنے والا ہے وہ یا تمہارے کپڑے جلادے گا یا تم اس سے بدبو سونگھو گے۔

طرفہ: ۲۱۰۱۔

بَاب ٣٢: اَلْأَرْنَبُ

خرگوش

٥٥٣٥: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا وَنَحْنُ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَى الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكَيْهَا أَوْ قَالَ بِفَخِذَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

۵۵۳۵: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن زید سے، ہشام نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نے ایک خرگوش دیکھا اور ہم اس وقت مرالظہران میں تھے۔ لوگ پیچھے دوڑے اور تھک کر رہ گئے۔ آخر میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں اس کو لے کر حضرت ابوطلحہؓ کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

پاس آیا۔ انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ اس کے پٹھے کا گوشت یا کہا اس کی رانیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجیں اور آپؐ نے قبول کیا۔

أطرافه: ٢٥٧٢، ٥٤٨٩۔

بَاب٣٣: الضَّبُّ

گوہ (سوسمار)

٥٥٣٦: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّبُّ لَسْتُ آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.

۵۵۳۶: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالعزیز بن مسلم نے ہمیں بتایا۔ عبداللہ بن دینار نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گوہ، نہ تو میں اس کو کھاؤں گا اور نہ ہی اس کو حرام قرار دیتا ہوں۔

٥٥٣٧: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ مَيْمُوْنَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَخْبِرُوْا

۵۵۳۷: عبداللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے ابوامامہ بن سہل سے، ابوامامہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے، حضرت عبداللہؓ نے حضرت خالد بن ولیدؓ سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے گھر میں گئے اور آپؐ کے سامنے ایک بھنی ہوئی گوہ لائی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيْدُ أَنْ يَّأْكُلَ فَقَالُوْا هُوَ ضَبٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ لَّمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِيْ فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ.

عورتوں میں سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتاؤ جس چیز کو آپؐ کھانے لگے ہیں، انہوں نے کہا: یہ گوہ ہے یا رسول اللہ! (یہ سنتے ہی) آپؐ نے اپنا ہاتھ اٹھالیا۔ میں نے پوچھا: کیا وہ حرام ہے یا رسول اللہ؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں مگر میری قوم کی سرزمین میں یہ نہیں ہوتی اس لئے میں اپنے آپ کو اس سے نفرت کرتے ہوئے پاتا ہوں۔ خالدؓ نے کہا: یہ سن کر میں نے اس کو اپنی طرف گھسیٹ لیا اور اس کو کھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

أطرافه: ۵۳۹۱، ۵۴۰۰۔

تشریح: **الضَّبُّ:** گوہ۔ احادیث الباب میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ (سوسمار) کو نہ حرام قرار دیا اور نہ ہی کھانا پسند فرمایا مگر آپؐ کے سامنے آپؐ کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی اور آپؐ نے منع نہیں فرمایا۔ بالکل اسی طرح کا ذکر آپؐ کے غلام صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق آپ کے معروف صحابی حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کرتے ہیں:

> "حضورؑ کے سامنے دو ایک دفعہ گوہ کا گوشت پیش کیا گیا مگر آپ نے فرمایا کہ جائز ہے۔ جس کا جی چاہے کھالے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ اس سے کراہت فرمائی اس لیے ہم کو بھی اس سے کراہت ہے۔ اور جیسا کہ وہاں ہوا تھا یہاں بھی لوگوں نے آپ کے مہمان خانہ بلکہ گھر میں بھی کچھ بچوں اور لوگوں نے گوہ کا گوشت کھایا مگر آپ نے اسے اپنے قریب نہ آنے دیا۔"

(سیرت المہدی مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ، جلد دوم صفحہ ۴۲۳)

بَاب ٣٤: إِذَا وَقَعَتِ الْفَأْرَةُ فِي السَّمْنِ الْجَامِدِ أَوِ الذَّائِبِ

اگر جمے ہوئے یا پکے ہوئے گھی میں چوہیا گر جائے

٥٥٣٨: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ.

۵۵۳۸: (عبد اللہ بن زبیر) حمیدی نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ زہری نے ہم سے بیان کیا۔ زہری نے کہا: عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے سنا۔ حضرت ابن عباسؓ نے حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ ایک چوہیا گھی میں گر پڑی اور مر گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو اور جو اس کے آس پاس گھی ہے پھینک دو اور باقی گھی کھالو۔

قِيْلَ لِسُفْيَانَ فَإِنَّ مَعْمَرًا يُحَدِّثُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ إِلَّا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مِرَارًا.

سفیان سے کہا گیا کہ معمر نے اس حدیث کو زہری سے روایت کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ زہری نے سعید بن مسیب سے، سعید نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کی۔ سفیان نے کہا: میں نے تو زہری کو یہی کہتے سنا ہے کہ عبید اللہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے، حضرت ابن عباسؓ نے حضرت میمونہؓ سے، حضرت میمونہؓ نے نبی ﷺ سے یہ روایت کی اور میں نے ان سے کئی بار سنا۔

أطرافه: ٢٣٥، ٢٣٦، ٥٥٣٩، ٥٥٤٠-

٥٥٣٩: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

۵۵۳۹: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے

الدَّابَّةِ تَمُوْتُ فِي الزَّيْتِ وَالسَّمْنِ وَهُوَ جَامِدٌ أَوْ غَيْرُ جَامِدٍ الْفَأْرَةِ أَوْ غَيْرِهَا قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِفَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي سَمْنٍ فَأَمَرَ بِمَا قَرُبَ مِنْهَا فَطُرِحَ ثُمَّ أُكِلَ عَنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِاللهِ.

زہری سے روایت کی اس جانور یعنی چوہیا وغیرہ کے متعلق جو تیل میں یا گھی میں مر جائے اور وہ (گھی) جامد ہو یا غیر جامد۔ زہری نے کہا: ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چوہیا کے متعلق حکم دیا جو گھی میں مرگئی۔ آپؐ نے فرمایا: جو اس کے اردگرد ہے، پھینک دیا جائے پھر (باقی) کھالیا جائے۔ یہ حدیث بطریق عبید اللہ بن عبد اللہ منقول ہے۔

أطرافهُ: ٢٣٥، ٢٣٦، ٥٥٣٨، ٥٥٤٠۔

٥٥٤٠: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِاللهِ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ.

۵۵۴۰: عبد العزیز بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے، عبید اللہ نے حضرت ابن عباسؓ سے، حضرت ابن عباس نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہیا کے متعلق پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو اور جو اس کے اردگرد ہے، پھینک دو اور اس (گھی) کو کھاؤ۔

أطرافهُ: ٢٣٥، ٢٣٦، ٥٥٣٨، ٥٥٣٩۔

بَاب ٣٥: اَلْوَسْمُ وَالْعَلَمُ فِي الصُّوْرَةِ

جانور کے منہ پر داغ دینا یا نشان لگانا

٥٥٤١: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوْسَى عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ

۵۵۴۱: عبید اللہ بن موسیٰ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حنظلہ (بن ابی سفیان) سے، حنظلہ نے سالم

ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ تُعْلَمَ الصُّوْرَةُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُضْرَبَ. تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَنْقَزِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ وَقَالَ تُضْرَبُ الصُّوْرَةُ.

سے، سالم نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے منہ پر نشان لگانے کو ناپسند کیا۔ اور حضرت ابن عمرؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے سے منع کیا۔ (عبید اللہ بن موسیٰ کی طرح) قتیبہ (بن سعید) نے بھی اس حدیث کو بیان کیا، کہا کہ (عمرو بن محمد) عنقزی نے حنظلہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتایا اور انہوں نے یوں کہا: منہ پر مارنے سے۔

٥٥٤٢: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَخٍ لِي يُحَنِّكُهُ وَهُوَ فِي مِرْبَدٍ لَهُ فَرَأَيْتُهُ يَسِمُ شَاةً حَسِبْتُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا.

أطرافه: ١٥٠٢، ٥٨٢٤۔

۵۵۴۲: ابوالولید نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ہشام بن زید سے، ہشام نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے ایک بھائی کو لے گیا کہ آپؐ اس کو گھٹی دیں اور اس وقت آپؐ اپنے ایک اونٹوں کے تھان (باڑہ) میں تھے۔ میں نے آپؐ کو دیکھا کہ بکری کو داغ دے رہے ہیں۔ (شعبہ نے کہا:) میرا یہ خیال ہے کہ اس (ہشام) نے کہا: اس کے کان پر۔

بَاب ٣٦: إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ غَنِيْمَةً فَذَبَحَ بَعْضُهُمْ غَنَمًا أَوْ إِبِلًا بِغَيْرِ أَمْرِ أَصْحَابِهَا لَمْ تُؤْكَلْ

اگر کچھ لوگوں نے غنیمت کا مال پایا ہو اور ان میں سے بعض نے کچھ بکریاں یا اونٹ بغیر اپنے ساتھیوں کی اجازت کے ذبح کر لئے ہوں، وہ کھائے نہ جائیں

لِحَدِيْثِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ طَاوُسٌ وَعِكْرِمَةُ فِي ذَبِيْحَةِ السَّارِقِ اطْرَحُوْهُ.

کیونکہ حضرت رافعؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی۔ اور طاؤس اور عکرمہ نے چور کے ذبیحہ کے متعلق کہا کہ اس کو پھینک دو۔

٥٥٤٣: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُوالْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّنَا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلُوْهُ مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ وَلَا ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَأَصَابُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ النَّاسِ فَنَصَبُوْا قُدُوْرًا فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ وَقَسَمَ بَيْنَهُمْ وَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ ثُمَّ نَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ

۵۵۴۳: مسدد نے ہمیں بتایا۔ ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے ہم سے بیان کیا کہ سعید بن مسروق نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے، عبایہ نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے ان کے دادا حضرت رافع بن خدیجؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم کل دشمن سے مقابلہ کریں گے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: جو بھی خون کو بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے اس کو کھاؤ بشرطیکہ دانت یا ناخن نہ ہوں اور میں تمہیں اس کی وجہ بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے، اور ناخن حبشیوں کی چھریاں ہیں۔ اور لوگوں میں سے جلد باز آگے بڑھے اور انہوں نے کچھ غنیمت کے مال پائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے اخیر میں تھے۔ اور انہوں نے ہانڈیاں چڑھا دیں۔ آپؐ نے ان کے متعلق حکم دیا اور وہ

مِنْ أَوَائِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوْا مِثْلَ هَذَا.

انڈیل دی گئیں۔ آپؐ نے ان کے درمیان مال تقسیم کیا اور ایک اونٹ کو دس بکریوں کے برابر قرار دیا۔ پھر آگے کے لوگوں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا اور ان کے پاس گھوڑے نہ تھے تو ایک شخص نے اس کو تیر مارا اور اللہ نے اس کو ٹھہرا دیا۔ آپؐ نے فرمایا: ان وحشیوں میں بھی ایسے جانور ہوتے ہیں جو قابو میں نہیں آتے جیسے جنگلی جانور ہوتے ہیں اس لئے جو ان میں سے اس طرح بھاگ جاتے ہیں اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

أطرافه: ٢٤٨٨، ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٠٩، ٥٥٤٤۔

بَاب ٣٧: إِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ فَأَرَادَ إِصْلَاحَهُمْ فَهُوَ جَائِزٌ

اگر لوگوں کا کوئی اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں سے کوئی اس کو تیر مار کر مار ڈالے اور وہ ان کی بھلائی کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ جائز ہے

لِخَبَرِ رَافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

اس خبر کی بنا پر جو حضرت رافعؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

٥٥٤٤: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيْرٌ مِنَ الْإِبِلِ قَالَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ

۵۵۴۴: محمد بن سلام نے مجھ سے بیان کیا کہ عمر بن عبید طنافسی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید بن مسروق سے، سعید نے عبایہ بن رفاعہ سے، عبایہ نے اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو اونٹوں میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔ انہوں نے کہا: تو

بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ لَهَا أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهِ هَكَذَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّا نَكُوْنُ فِي الْمَغَازِي وَالْأَسْفَارِ فَنُرِيْدُ أَنْ نَذْبَحَ فَلَا يَكُوْنُ مُدًى قَالَ أَرِنْ مَا نَهَرَ أَوْ أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَالظُّفُرِ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفُرَ مُدَى الْحَبَشَةِ.

ایک شخص نے اس کو تیر مار کر اسے ٹھہرا دیا۔ کہتے تھے۔ آپؐ نے اس وقت فرمایا: ان اونٹوں میں بھی ایسے جانور ہوتے ہیں جو وحشی ہوتے ہیں جیسے جنگلی جانوروں میں وحشی ہوتے ہیں، اس لئے جو ان میں سے تمہیں بے بس کر دے اس کے ساتھ اسی طرح کرو۔ حضرت رافعؓ کہتے تھے۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! ہم لڑائیوں اور سفروں میں ہوتے ہیں اور ہم ذبح کرنا چاہتے ہیں مگر چھریاں نہیں ہوتیں؟ آپؐ نے فرمایا: دیکھو جو چیز بھی خون بہائے یا (فرمایا:) بہادے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس کو کھاؤ مگر دانت اور ناخن نہ ہو کیونکہ دانت ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھریاں۔

أطرافه: ٢٤٨٨، ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٠٩، ٥٥٤٣۔

تشریح: **إِذَا نَدَّ بَعِيْرٌ لِقَوْمٍ فَرَمَاهُ بَعْضُهُمْ بِسَهْمٍ**...: اگر لوگوں کا کوئی اونٹ بھاگ نکلے اور ان میں سے کوئی اس کو تیر مار کر مار ڈالے اور وہ ان کی بھلائی کا ارادہ رکھتا ہو تو یہ جائز ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ”میں نے پہلے گھریلو جانوروں کا ذکر کیا تھا کہ ان کے لیے ایک مقررہ قانون ذبح کا ہے لیکن اگر اتفاقاً کسی جانور کے ذبح پر ہمیں قدرت نہ رہے مثلاً یہ کہ ایسا جانور بھاگ کر اگر وحشی ہو جائے اور ہاتھ نہ آئے یا مثلاً کنوئیں میں اوندھا گر کر پھنس جاوے اور نکل نہ سکے تو پھر ایسے جانور پر بھی شکاری جانوروں والا حکم چلے گا یعنی یہ کہ ان کو بندوق وغیرہ سے مار لینے کی اجازت ہوگی اور کنوئیں والے جانور کے تو جسم کے جس حصہ پر پہنچ سکو وہیں سے اس کو ذبح کر لو کیونکہ حلال کرنے کے صرف دو اصول ہیں (۱) اللہ کا نام لینا اور (۲) خون نکالنا۔ باقی خاص طریقہ سے ذبح کرنا یہ تو جانور پر رحم اور احسان ہے اور بعض دفعہ اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۵، اگست ۱۹۴۴ صفحہ ۴ جلد ۳۲ نمبر ۱۸۲)

بَاب ٣٨: أَكْلُ الْمُضْطَرِّ

مجبور شخص کا کھالینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة:١٧٣، ١٧٤)

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے وہ جو ایمان لائے ہو اس پاکیزہ رزق سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں دیا ہے اور اللہ کا شکر کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور ان جانوروں کو بھی حرام کیا ہے جن کو غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے مگر جو شخص مجبور ہو، نافرمان نہ ہو، خواہشمند نہ ہو اور نہ ہی حد سے زیادہ کھانے والا، اس پر کوئی گناہ نہیں۔

وَقَالَ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ (المائدة: ٤) وَقَوْلُهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ○ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ○ (الأنعام: ١١٩، ١٢٠) وَقَوْلُهُ جَلَّ وَعَلَا قُلْ لَّآ اَجِدُ فِيْ مَآ اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ يَّكُوْنَ مَيْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِيْرٍ فَاِنَّهٗ

نیز فرمایا: جو بھوک کی وجہ سے مضطر ہو گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ اور اس کا یہ فرمانا: ان چیزوں سے کھاؤ جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اگر تم اس کے احکام کو ماننے والے ہو۔ تمہیں کیا ہے کہ ان چیزوں سے نہیں کھاتے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہے حالانکہ اس نے تمہیں کھول کر بیان کر دیا ہے ان چیزوں کو جو اس نے تم پر حرام کیں سوائے اس کے کہ جن کے لئے تم مضطر ہو اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے لوگ بغیر علم کے اپنی خواہشات کی بنا پر گمراہ کر رہے ہیں اور تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے ان کو جو حد سے گزرنے والے ہیں۔ اور اللہ عزوجل کا فرمانا: تو ان سے کہہ کہ جو کچھ میری طرف نازل کیا گیا ہے میں تو اس میں اس شخص پر

رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مُهْرَاقًا[1]. اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (الأنعام: ١٤٦)

جو کسی چیز کو کھانا چاہے سوائے مردہ یا بہتے ہوئے خون یا سؤر کے گوشت کے کوئی چیز حرام نہیں پاتا (سؤر کا گوشت) اس لئے کہ وہ نجس ہے، یا فسق کو (حرام پاتا ہوں) یعنی اس چیز کو جس پر خدا کے سوا کسی اور چیز کا نام لیا گیا ہو۔ لیکن جو شخص (اس کے کھانے پر) مجبور ہو جائے بغیر اس کے کہ وہ (شریعت کا) مقابلہ کرنے والا ہو یا حد سے نکلنے والا ہو تو (وہ یاد رکھے کہ) تیرا رب یقیناً بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: (مَسْفُوْحًا کے معنی ہیں) بہایا ہوا۔

وَقَالَ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ○ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(النحل: ١١٥، ١١٦)

اور فرمایا: تم ان چیزوں سے کھاؤ جو اللہ نے تمہیں دیں، حلال ہوں پاکیزہ ہوں۔ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور خنزیر کے گوشت کو نیز ان چیزوں کو جن پر غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو حرام کی ہیں مگر جو لاچار ہو خواہشمند نہ ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا ہو تو پھر اللہ غفور رحیم ہے۔

تشریح: أَكْلُ الْمُضْطَرِّ: مضطر شخص کا کھالینا۔ امام بخاری اس باب میں قرآن کریم کی چار سورتوں کی آٹھ آیات لائے ہیں جن میں سے سورۃ البقرۃ سے دو آیات، سورۃ المائدہ سے ایک، سورۃ الانعام سے تین اور سورۃ النحل سے دو آیات۔ ان آیات سے امام بخاری نے حلت و حرمت کے مسائل کو جامع صورت میں پیش کیا ہے۔ قرآن کریم کی ان آیات میں حلت و حرمت کی حکمت بھی بیان کی گئی ہے اور اضطراری صورت میں حلت کی پابندی نہ کرنے کے نتیجے میں جو جسمانی، اخلاقی اور روحانی نقصانات ہوسکتے ہیں ان کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

---

[1] لفظ "مُهْرَاقًا" فتح الباری نسخہ انصاریہ میں ہے۔ (فتح الباری جزء ۹ حاشیہ صفحہ ۸۳۲) ترجمہ اس کے مطابق ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ میں پہلی شرط تو یہ رکھی کہ یہ استثنیٰ صرف اس شخص کے لئے ہے جو مضطر ہو جائے اور اضطرار کے معنے کسی شخص کو کسی ایسے کام پر مجبور کر دینے کے ہیں جو اس کے لئے باعثِ ضرر ہو یا جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ اور یہ مجبوری دو قسم کی ہوتی ہے ایک بیرونی تہدید و تخویف اور ایک اندرونی جیسے ہیجانِ جذبات اور مطالبات نیچر وغیرہ۔ (مفردات راغب) دوسری شرط یہ رکھی کہ وہ باغی یعنی سرکش اور قانون شکن نہ ہو۔ تیسری شرط یہ رکھی کہ وہ عادی یعنی حد سے گذرنے والا نہ ہو۔ باغی کی مثال تو ایسی ہے جیسے کوئی اپنے کسی عیسائی دوست کے گھر میں بیٹھا ہوا ہو اور وہ بے تکلفی سے گھر والوں سے کہے کہ مجھے کچھ کھانے کے لئے دو اور وہ سؤر کا گوشت سامنے رکھ دیں تو وہ اُسے بے تکلف کھانے لگ جائے۔ یہ بغاوت اور نافرمانی ہو گی۔ سؤر کا گوشت کھانا صرف اُس وقت جائز ہو گا جب وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو اور اُسے کھانے کے لئے سؤر کے گوشت کے سوا اور کوئی چیز کھانے کی میسر نہ آرہی ہو کیونکہ اس وقت اس کے استعمال میں نقصان کم اور عدمِ استعمال میں نقصان زیادہ ہے لیکن اس کے ساتھ ہی وَلَا عَادٍ فرما کر بتا دیا کہ مضطر کو بھی کلی طور پر اجازت نہیں دی گئی کہ وہ پیٹ بھر کر کھانا کھالے بلکہ صرف اتنا کھانے کی اجازت دی گئی ہے جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے اگر وہ ان حدود کا خیال رکھے گا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہو گا۔ لیکن اگر وہ اس خیال سے کہ آج تو پہلی مرتبہ سؤر کا گوشت کھانے کا موقعہ ملا ہے خوب سیر ہو کر کھالے تو یہ ناجائز ہو گا۔ بہر حال اضطرار تاویلی نہیں بلکہ حقیقی ہونا چاہیے تب ان چیزوں کا استعمال اس کے لئے جائز ہو گا۔

آخر میں فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب ایسی مجبوری کی حالت میں کھانے والے پر کوئی گناہ نہیں تو بخشنے کے کیا معنے ہوئے۔ اور اگر ایسی حالت میں کھانا بھی گناہ ہے تو پھر فَلَاۤ اِثْمَ عَلَيْهِ کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے پتہ لگتا ہے کہ انسان سے جو کمزوریاں سرزد ہوتی ہیں وہ بھی اس کی کسی مخفی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ چونکہ اس جگہ ایسے لوگوں کا ذکر کیا جارہا تھا جنہیں مجبوری کی حالت میں لحمِ خنزیر

وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت دی گئی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فرما کر اس طرف توجہ دلائی کہ تمہارا اس حالت کو پہنچنا بتاتا ہے کہ تم تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر فائز نہیں تھے ورنہ خدا تعالیٰ تمہیں اس حالت سے بچا لیتا اور تمہارے رزق کے لئے غیب سے کوئی اور صورت پیدا فرما دیتا۔ آخر آج تک اُمتِ محمدیہ میں لاکھوں اولیاء اللہ گذرے ہیں کیا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ ولی کے متعلق بھی یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ اُس پر ایسا فاقہ آیا کہ وہ مردار یا سؤر کا گوشت کھانے پر مجبور ہو گیا۔ اگر نہیں تو پھر ایسے شخص کو یہ محسوس کرنا چاہیے کہ اُس سے اپنی پہلی زندگی میں کوئی نہ کوئی قصور ایسا ضرور سرزد ہوا ہے جس کی پاداش میں اُسے یہ دن دیکھنا پڑا کہ وہ مومن کہلاتے ہوئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سے ہوتے ہوئے سؤر کا گوشت کھانے پر مجبور ہو گیا۔ بے شک ایسی حالت میں اُس کا بقدرِ ضرورت چند لقمے لے لینا اور موت سے اپنے آپ کو بچا لینا جائز ہے لیکن چونکہ اس کی یہ حالت کسی مخفی شامتِ اعمال کا نتیجہ ہو گی اس لئے اُسے چاہیے کہ وہ اپنے اعمال کا جائزہ لے کر اپنی گذشتہ کمزوریوں پر ندامت کے آنسو بہائے۔ خدا تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار سے کام لے اور دُعا کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی کمزوریوں کو معاف فرمائے اور ان پر پردہ ڈالے اور اُسے اپنی مغفرت کے دامن میں لے لے۔ اگر وہ سچے دل سے ایسا کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو غفور اور رحیم پائے گا۔ اور آئندہ اس قسم کے حالات میں مبتلا ہونے سے محفوظ ہو جائے گا۔

ایک صحابیؓ کا واقعہ ہے انہیں جنگ میں پکڑ کر اور قید کر کے قیصر کے پاس بھیجا گیا۔ اس نے چاہا کہ انہیں قتل کر دے۔ مگر اس کے مصاحبوں نے کہا کہ قتل نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مسلمان بھی ہمارے قیدیوں کو قتل نہیں کرتے اور اگر عمرؓ کو پتہ لگ گیا کہ اُن کے ایک آدمی کو قتل کیا گیا ہے تو وہ اس کا سختی سے انتقام لیں گے۔ قیصر نے کہا میں تو چاہتا ہوں کہ اسے ایسی سزا دوں جو دوسروں کے لئے باعثِ عبرت ہو۔ اس پر انہوں نے کہا اسے سؤر کا گوشت کھلانا چاہیے۔ چنانچہ انہوں نے اس صحابیؓ کو چند دن بھوکا رکھا اور پھر سؤر کا گوشت کھانے کو دیا اس نے کھانے سے سختی سے انکار کر دیا وہ اُسے کھانے پر مجبور کر رہے تھے کہ قیصر کے سر میں شدید درد شروع ہو گئی جس کا اُن سے کوئی علاج نہ ہو سکا۔ اس کے مصاحبوں نے کہا

کہ معلوم ہوتا ہے یہ اس شخص کو تکلیف دینے کی وجہ سے ہے۔ آخر یہ قرار پایا کہ مسلمانوں کے خلیفہ کو دُعا کے لئے لکھا جائے۔ اور چونکہ ایسی صورت میں ان کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ ایک مسلمان پر وہ ایسی سختی کریں ورنہ دعا مشکل تھی۔ اس لئے وہ مجبور ہو کر اُسے کھانا دینے لگ گئے پس جو لوگ ایمان میں پختہ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ ان پر ایسا موقعہ ہی نہیں لاتا کہ انہیں حرام چیز کھانی پڑے۔ خدا تعالیٰ خود ان کے لئے ہر قسم کی خیر و برکت کے سامان مہیا کر دیتا ہے۔

اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر کسی موقعہ پر انتہائی مجبوری کی وجہ سے مردار یا سؤر کا گوشت استعمال کر لیا جائے تو جن زہریلے اثرات کی وجہ سے شریعت نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بہر حال ایک مومن کے لئے بھی خطرناک ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان نتائج کا تدارک اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ انسان غفور اور رحیم خدا کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور اُسے کہے کہ اے خدا میں نے تو تیری اجازت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اپنی جان بچانے کے لئے اس زہریلے کھانے کو کھالیا ہے لیکن اب تو ہی فضل فرما اور ان مہلک اثرات سے میری روح اور جسم کو بچا جو اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اسی حکمت کے باعث آخر میں اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ کہا گیا ہے تاکہ انسان مطمئن نہ ہو جائے بلکہ بعد میں بھی وہ اس کی تلافی کی کوشش کرتا رہے اور خدا تعالیٰ سے اُس کی حفاظت طلب کرتا رہے۔

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیۡکُمُ الۡمَیۡتَۃَ ... جلد دوم صفحہ ۳۴۴ تا ۳۴۶)

وَلَحۡمَ الۡخِنۡزِیۡرِ: اور خنزیر کے گوشت کو۔ قرآن کریم نے جن چار چیزوں کا کھانا حرام قرار دیا ہے ان میں سے ایک سؤر کا گوشت ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”خنزیر کے گوشت کا اثر بھی انسان کے جسم اور اُس کے اخلاق پر نہایت بُرا پڑتا ہے۔ جسم پر تو اُس کا اس طرح گندہ اثر پڑتا ہے کہ اس کے گند اور کیچڑ میں رہنے اور گندی ذہنیت کو پسند کرنے کے سبب سے اس کے گوشت سے کئی قسم کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مسٹر JONATHAN NICHOLSON اپنی کتاب SWINE FLESH میں لکھتے ہیں:

IT IS EXCEPTIONAL EVIDENCE AGAINST THE HATEFUL HOG WHEN WE SAY TAPE WORM,

SCROFULA, CANCER AND ENEYSTER TRICHINA ARE UNKNOWN AMONG STRICT JEWS. THEY NEVER TOUCH THE HOG FLESH.

یعنی سؤر کے گوشت کے متعلق ایک غیر معمولی عجیب شہادت یہ ہے کہ کدو دانے اور سِل کا مادہ یہودیوں کے اندر اس لئے پیدا نہیں ہوتا کہ وہ سؤر کا گوشت نہیں کھاتے۔ اگر ان کی یہ بات پوری طور پر تسلیم نہ بھی کی جائے تب بھی اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ سؤر خور قوموں میں یہ بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں۔

سؤر کے گوشت سے ایک مہلک بیماری پیدا ہوتی ہے جسے TRICHINOSIS کہتے ہیں۔ اس میں پہلے ہیضہ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں پھر بخار ہو جاتا ہے پھر بدن میں درد شروع ہو جاتا ہے اور آخر میں نمونیا ہو جاتا ہے۔ میڈیکل جیورس پروڈنس میں لکھا ہے کہ اس مرض کا کوئی علاج نہیں۔

اسی طرح سؤر کے گوشت سے آنتوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں جو کدو دانہ کے مشابہ ہوتے ہیں اور سالہا سال تک رہتے ہیں۔ ڈاکٹر ایف بٹلر ایم۔ڈی۔ ایف۔ آر۔ سی۔ پی اپنی کتاب "پریکٹس آف میڈیسن" میں لکھتے ہیں کہ سؤر میں یہ بیماری پاخانہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے لیکن ان ضرروں سے بھی بڑھ کر بلکہ اصل باعث اس کی حرمت کا وہ خرابیاں ہیں جو اخلاق میں پیدا ہوتی ہیں۔ صرف سؤر ہی ایک ایسا جانور ہے جس میں نر کو نر پر پھاندنے کی عادت ہے پس وہ لوگ جو سؤر کا گوشت کھانے کے عادی ہیں ان میں بھی دیوثی بڑھ جاتی ہے اور حیا کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔

پھر اس میں شجاعت بھی نہیں ہوتی بلکہ تہوّر کی عادت ہوتی ہے جس وقت اسے غصہ آ جائے وہ آگے پیچھے نہیں دیکھتا بلکہ سیدھا حملہ کرتا ہے اور اسی عادت کی وجہ سے شکاری اسے جلد مار لیتا ہے۔ جب شکاری اُسے گولی مارتا ہے تو وہ غصہ میں سیدھا حملہ کرتا ہے اور اس طرح جلدی گر جاتا ہے۔ اسی طرح جو قوم سؤر کا گوشت کھانے والی ہوگی اس میں بھی شجاعت نہیں پائی جائے گی بلکہ تہور پایا جائیگا۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ زیر آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ... جلد دوم صفحہ ۳۴۱، ۳۴۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”ایک نکتہ اس جگہ یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ نکتہ یہ ہے کہ خنزیر جو حرام کیا گیا ہے۔ خدا نے ابتدا سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ خنزیر کا لفظ خنز اور ار سے مرکب ہے جس کے یہ معنے ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنے بہت فاسد اور ار کے معنے دیکھتا ہوں۔ پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سؤر کہتے ہیں۔ یہ لفظ بھی سوء اور ار سے مرکب ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ میں اس کو بہت برا دیکھتا ہوں اور اس سے تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ سوء کا لفظ عربی کیونکر ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ہم نے اپنی کتاب منن الرحمٰن میں ثابت کیا ہے کہ تمام زبانوں کی ماں عربی زبان ہے اور عربی کے لفظ ہر ایک زبان میں نہ ایک دو بلکہ ہزاروں ملے ہوئے ہیں۔ سو سوء عربی لفظ ہے۔ اسی لئے ہندی میں سوء کا ترجمہ بد ہے۔ پس اس جانور کو بد بھی کہتے ہیں۔ اس میں کچھ بھی شک معلوم نہیں ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں جبکہ تمام دنیا کی زبان عربی تھی۔ اِس ملک میں یہ نام اِس جانور کا عربی میں مشہور تھا جو خنزیر کے نام کے ہم معنی ہے پھر اب تک یادگار باقی رہ گیا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ شاستری میں اس کے قریب قریب یہی لفظ متغیر ہو کر اور کچھ بن گیا ہو۔ مگر صحیح لفظ یہی ہے کیونکہ اپنی وجہ تسمیہ ساتھ رکھتا ہے۔ جس پر لفظ خنزیر گواہ ناطق ہے اور یہ معنے جو اس لفظ کے ہیں یعنی بہت فاسد۔ اس کی تشریح کی حاجت نہیں۔ اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اوّل درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے۔ اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر بھی پلید ہی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہے۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۳۸)

✿✿✿

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۷۳- كِتَابُ الْأَضَاحِي

قربانیوں کے احکام

یہ کتاب ۱۶ ابواب اور ۳۰ احادیث پر مشتمل ہے۔ اس میں قربانی کا طریق، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور قربانی کی روح اور مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔ یہ مضمون قرآن کریم، احادیث نبویہؐ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۗ فَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَلَهُ أَسْلِمُوا ۗ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ ۝ (الحج: ۳۵) اور ہم نے ہر اُمت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تاکہ وہ اللہ کا نام اُس پر پڑھیں جو اس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔ (ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دور کرتی ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہنچیں جو سب مخلوق سے بہتر ہیں اُن پر خدا تعالیٰ کا سلام اور برکتیں ہوں۔“

(خطبہ الہامیہ (ترجمہ از عربی عبارت)، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۵)

نیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اے خدا کے بندو! اپنے اس دن میں کہ جو بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو کیونکہ ان قربانیوں میں عقلمندوں کے لیے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں... اور ان کو اُن قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی امتوں کے لوگ کیا کرتے تھے...

اور یہ کام ہمارے دین میں اُن کاموں میں سے شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں... اسی وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں اس شخص کے لیے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمان داری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لیے قربانی کا نام عربی میں

نَسِیْکَۃ ہے اور نُسُك کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُك اُن جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔“

(خطبہ الہامیہ (ترجمہ از عربی عبارت)، روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۱ تا ۳۳)

نیز فرمایا:

”خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج:۳۸) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو۔ اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔“

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۹۹ حاشیہ)

بَاب ۱: سُنَّةُ الْأُضْحِيَّةِ

قربانیوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هِيَ سُنَّةٌ وَمَعْرُوْفٌ.

اور حضرت ابن عمرؓ نے کہا: قربانی سنت ہے اور مشہور ہے۔

٥٥٤٥: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْإِيَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ

۵۵۴۵: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ غندر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زبید ایامی سے، زبید نے شعبی سے، شعبی نے حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم

فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ. فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَقَدْ ذَبَحَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ.

اپنے اس دن میں پہلا کام جو شروع کرتے ہیں یہ ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں پھر وہاں سے لوٹ کر قربانی کرتے ہیں جس نے ایسا کیا تو اس نے ہمارے طریقہ کے مطابق عمل کیا اور جس نے پہلے ذبح کیا تو وہ صرف گوشت ہی ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے کیا ہے عبادت سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ اس پر حضرت ابوبردہ بن نیارؓ کھڑے ہوئے اور وہ ذبح کر چکے تھے، کہنے لگے: میرے پاس ایک سال کا بکری کا بچہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسی کو ذبح کر لو اور تمہارے بعد کسی کی طرف سے ایسا بکروٹا قربانی کے قائمقام نہیں ہو گا۔ مطرف نے عامر سے نقل کیا۔ عامر نے حضرت براءؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقہ پر عمل کیا۔

أطرافه: ٩٥١، ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٥٦، ٥٥٥٧، ٥٥٦٠، ٥٥٦٣، ٦٦٧٣۔

٥٥٤٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ

۵۵۴۶: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل (بن علیہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو اس نے

نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ.

صرف اپنے لئے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے پر عمل کیا۔

أطرافه: ۹۵٤، ۹۸٤، ٥٥٤٩، ٥٥٦١۔

تشریح: سُنَّةُ الْأُضْحِيَّةِ: قربانیوں میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرماتے ہیں:

”ماہ ذی الحجہ میں دوسری اسلامی عید یعنی عید الاضحیٰ مشروع ہوئی جو ماہ ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو تمام اسلامی دنیا میں منائی جاتی ہے۔ اس عید میں علاوہ نماز کے جو ہر سچے مسلمان کی حقیقی عید ہے۔ ہر ذی استطاعت مسلمان کے لئے واجب ہوتا ہے کہ اپنی طرف سے کوئی چوپایہ جانور قربان کرکے اس کا گوشت اپنے عزیز واقارب اور دوستوں اور ہمسایوں اور دوسرے لوگوں میں تقسیم کرے اور خود بھی کھائے۔ چنانچہ عید الاضحیٰ کے دن اور اس کے بعد دو دن تک تمام اسلامی دنیا میں لاکھوں کروڑوں جانور فی سبیل اللہ قربان کئے جاتے ہیں اور اس طرح مسلمانوں کے اندر عملی طور پر اس عظیم الشان قربانی کی یاد زندہ رکھی جاتی ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ نے پیش کی اور جس کی بہترین مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تھی اور ہر ایک مسلمان کو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ وہ بھی اپنے آقا و مالک کی راہ میں اپنی جان اور مال اور اپنی ہر ایک چیز قربان کر دینے کے واسطے تیار ہے۔ یہ عید بھی عید الفطر کی طرح ایک عظیم الشان اسلامی عبادت کی تکمیل پر منائی جاتی ہے اور وہ عبادت حج ہے۔“ (سیرت خاتم النبیین ﷺ صفحہ ۵۱۳، ۵۱۴)

بَاب ۲: قِسْمَةُ الْإِمَامِ الْأَضَاحِيَّ بَيْنَ النَّاسِ

امام کا لوگوں کے درمیان قربانی کے جانور تقسیم کرنا

٥٥٤٧: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ

۵۵۴۷: معاذ بن فضالہ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام (دستوائی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ (بن ابی کثیر) سے، یحيٰ نے بعجہ (بن عبداللہ)

قَالَ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ قَالَ ضَحِّ بِهَا.

جہنی سے، بعجہ نے حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان کچھ قربانی کے جانور تقسیم کئے اور حضرت عقبہؓ کو ایک کم عمر بکروٹا ملا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کم عمر بکروٹا ملا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اسی کی قربانی کرلو۔

أطرافهُ: ۲۳۰۰، ۲۵۰۰، ۵۵۵۵۔

بَاب۳: اَلْأُضْحِيَّةُ لِلْمُسَافِرِ وَالنِّسَاءِ

مسافر اور عورتوں کا قربانی کرنا

۵٥٤٨: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَحَاضَتْ بِسَرِفَ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَ مَكَّةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كُنَّا بِمِنًى أُتِيْتُ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالُوْا ضَحَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ

۵۵۴۸: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ قاسم (بن محمد) سے، قاسم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سرف (مقام) میں آئے اور انہیں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی حیض آ گیا تھا اور وہ رو رہی تھیں۔ آپؐ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا امر ہے جس کو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقدر کر دیا ہے۔ اس لئے جو کام حج کرنے والے کرتے ہیں وہ تم کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ جب ہم منیٰ میں پہنچے تو میرے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ بِالْبَقَرِ.

پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

أطرافهُ: ٢٩٤، ٣٠٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٩، ٣٢٨، ١٥١٦، ١٥١٨، ١٥٥٦، ١٥٦٠، ١٥٦١، ١٥٦٢، ١٦٣٨، ١٦٥٠، ١٧٠٩، ١٧٢٠، ١٧٣٣، ١٧٥٧، ١٧٦٢، ١٧٧١، ١٧٧٢، ١٧٨٣، ١٧٨٦، ١٧٨٧، ١٧٨٨، ٢٩٥٢، ٢٩٨٤، ٤٣٩٥، ٤٤٠١، ٤٤٠٨، ٥٣٢٩، ٥٥٥٩، ٦١٥٧، ٧٢٢٩۔

بَاب ٤: مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ

عید الاضحیٰ میں گوشت کھانے کی خواہش کرنا

٥٥٤٩: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ جِيْرَانَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ مَنْ سِوَاهُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَقَامَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا أَوْ قَالَ

۵۵۴۹: صدقہ (بن فضل) نے ہم سے بیان کیا کہ (اسماعیل) بن علیہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے ابن سیرین سے، انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ پھر ذبح کرے۔ یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! یہ ایسا دن ہے کہ اس میں گوشت کی خواہش کی جاتی ہے اور اس نے اپنے ہمسایوں کا ذکر کیا اور (کہا کہ) میرے پاس ایک سال کا بکری کا بچہ ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے تو آپؐ نے اس کو اجازت دی۔ میں نہیں جانتا کیا یہ اجازت اس کے سوا اور کو بھی ہے یا نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے) لوٹ کر دو مینڈھے لئے اور ان کو ذبح کیا

فَتَجَزَّعُوْهَا.

اور لوگ بھی اپنی بکریوں کی طرف گئے اور ان کو بانٹ لیا یا کہا اُن کے حصے کر لیے۔

أطرافه: ۹۵٤، ۹۸٤، ٥٥٤٦، ٥٥٦١۔

تشریح: **مَا يُشْتَهَى مِنَ اللَّحْمِ يَوْمَ النَّحْرِ**: عید الاضحیٰ میں گوشت کھانے کی خواہش کرنا۔ شریعت ان اصول و ضوابط کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے شارع نبی پر نازل کیے جاتے ہیں اور وہ شارع نبی اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی راہنمائی اور تفہیم کے مطابق ان کی عملی تصویر پیش کرتا ہے۔ اس لیے اس سنت کے مطابق جو نبی قائم فرمائے چلنا ہر مومن کا فرض ہے اور کوئی شخص از خود اپنی مجبوری سمجھ کر شریعت کے کسی حکم کو بدل نہیں سکتا۔ ہاں شارع علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق موقع محل کی مناسبت سے فیصلہ فرماتا ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی اجازت دی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”وہابی کسی قدر اس سے بچے ہوئے تھے مگر دوسرے مسلمانوں نے عجیب عجیب حیلے تراشے ہوئے تھے۔ مثلاً ایک مشہور فقہ کی کتاب میں لکھا ہے کہ قربانی کرنا عید کی نماز کے بعد سنت ہے لیکن اگر کسی کو نماز سے پہلے قربانی کرنے کی ضرورت ہو تو وہ یوں کرے کہ شہر کے پاس کے کسی گاؤں میں جا کر بکرا ذبح کر دے۔ کیونکہ عید شہر میں ہو سکتی ہے اور اس جگہ کے لئے عید کے بعد قربانی کی شرط ہے اور وہاں سے گوشت شہر میں لے آئے۔“

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے، انوار العلوم جلد ۱۰ صفحہ ۱۷۴)

بَاب ٥: مَنْ قَالَ الْأَضْحَى يَوْمُ النَّحْرِ

جس نے کہا قربانی دسویں تاریخ کو ہو

٥٥٥٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللهُ

۵۵۵۰: محمد بن سلام نے ہمیں بتایا کہ عبد الوہاب نے ہم سے بیان کیا کہ ایوب (سختیانی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے محمد (بن سیرین) سے، محمد نے (عبدالرحمٰن) بن ابی بکرہ سے، عبدالرحمٰن نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے، حضرت ابو بکرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے

السَّـمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّـنَةُ اثْنَـا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ. أَيُّ شَهْرٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ يَوْمٍ هَذَا قُلْنَا اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ أَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ

فرمایا: زمانہ پھر چکر کھا کر ہو بہو اسی حالت میں آ گیا ہے کہ جس حالت پر وہ اس دن تھا جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے۔ ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین لگاتار۔ ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ایک مضر کا رجب جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے۔ یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحج نہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو رہے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا یہ وہی شہر نہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ یہ سن کر آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟ ہم نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: دیکھو کہ تمہارے خون اور تمہارے مال، محمد (بن سیرین) کہتے تھے اور میں یہ خیال کرتا ہوں کہ آپؐ نے

بَعْضَ مَنْ يَبْلُغُهُ أَنْ يَّكُوْنَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهُ. وَكَانَ مُحَمَّدٌ إِذَا ذَكَرَهُ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.

یہ بھی فرمایا اور تمہاری عزتیں تم پر ایسی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر میں تمہارے اس مہینے میں۔ اور تم اپنے رب سے ضرور ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق ضرور پوچھے گا۔ دیکھو خبردار! میرے بعد پھر گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارو۔ سنو کہ جو موجود ہے وہ اس کو پہنچا دے جو موجود نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جن کو یہ بات پہنچے ان میں سے بعض اس کو زیادہ یاد رکھنے والے یا سمجھنے والے ہوں، ان بعض سے جنہوں نے یہ بات سنی ہے۔ اور محمد (بن سیرین) جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو کہتے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: سنو کیا میں نے پہنچا دیا، سنو کیا میں نے پہنچا دیا؟

أطرافهُ: ٦٧، ١٠٥، ١٧٤١، ٣١٩٧، ٤٤٠٦، ٤٦٦٢، ٧٠٧٨، ٧٤٤٧

بَاب٦: الْأَضْحَى وَالنَّحْرُ بِالْمُصَلَّى

قربانی کا جانور اور عید گاہ ہی میں قربانی کرنا

٥٥٥١: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي مَنْحَرَ النَّبِيِّ صَلَّى

۵۵۵۱: محمد بن ابی بکر مقدمی نے ہمیں بتایا کہ خالد بن حارث نے ہم سے بیان کیا کہ عبید اللہ (عمری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عبد اللہؓ (بن عمر) قربان گاہ میں ہی نحر کیا کرتے تھے۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبید اللہ نے کہا: یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قربان گاہ میں۔

أطرافه: ۹۸۲، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۵۵۵۲۔

۵۵۵۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى.

۵۵۵۲: یحیٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کثیر بن فرقد سے، کثیر نے نافع سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدہ گاہ میں ہی ذبح اور نحر کیا کرتے تھے۔

أطرافه: ۹۸۲، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۵۵۵۱۔

تشریح: الْأَضْحَى وَالنَّحْرُ بِالْمُصَلَّى: قربانی کا جانور اور عید گاہ ہی میں قربانی کرنا۔ شریعت کے احکام کا ایک حصہ انتظامی امور سے تعلق رکھتا ہے۔ ان میں ثواب کے کم و بیش ہونے کی بحث سے زیادہ یہ امر قابلِ التفات اور اہمیت کا حامل ہوتا ہے کہ انتظامی طور پر اس کے حسن وقبح کو دیکھ لیا جائے اور اس کے مالہٗ وماعلیہ کا جائزہ لے کر فیصلہ کیا جائے۔ یہ سوال کہ قربانی کہاں کی جائے ایک انتظامی سوال ہے اس کا ایک جواب یہ ہے کہ اجتماعی طور پر جہاں لوگ عید کے لیے اکٹھے ہوں اس کے قریب کوئی ایسی جگہ مختص کر لی جائے جہاں قربانی کرنے اور اس کی متعلقہ ضروریات کا مناسب انتظام ہو۔ اس میں علاوہ سہولت کے قربانیوں کے جانوروں کی الائشوں وغیرہ کے نتیجے میں جو مسائل پیدا ہوتے ہیں ان سے بچا جا سکتا ہے۔ تاہم کسی کا اپنی سہولت اور انتظام کے مطابق اپنے گھر میں قربانی کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں یہ دونوں طریق پائے جاتے ہیں۔

چنانچہ بخاری کی مختلف روایات میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر حج بنا کر بھیجا اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور بھی بھیجے اور خود آپؐ نے مدینہ میں رہتے ہوئے قربانی کی۔ دوم: اگلے سال یعنی ۱۰ ہجری کو آپؐ نے حج کے موقع پر منحر یعنی قربان گاہ (Slaughter House) میں قربانیاں کیں۔ پس آپ کی سنت کے مطابق ان دونوں طریقوں میں سے ہر قوم اور علاقے کے لوگ اپنی سہولت کے مطابق جہاں چاہیں قربانی کر سکتے ہیں۔

بَاب ۷: أُضْحِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سینگدار مینڈھوں کی قربانی کرنا

وَيُذْكَرُ سَمِينَيْنِ.

اور نیز ذکر کیا جاتا ہے دو موٹے مینڈھے تھے۔

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ قَالَ كُنَّا نُسَمِّنُ الْأُضْحِيَّةَ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ.

اور یحییٰ بن سعید نے کہا: میں نے حضرت ابوامامہ بن سہلؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو موٹا کیا کرتے تھے اور دوسرے مسلمان بھی موٹا کرتے تھے۔

۵۵۵۳: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ.

۵۵۵۳: آدم بن ابی ایاس نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ عبدالعزیز بن صہیب نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

أطرافه: ٥٥٥٤، ٥٥٥٨، ٥٥٦٤، ٥٥٦٥، ٧٣٩٩۔

٥٥٥٤: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ.

۵۵۵۴: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالوہاب (ثقفی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے، ایوب نے ابوقلابہ سے، ابوقلابہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز سے) لوٹ کر دو سینگدار چتکبرے مینڈھے لئے اور ان کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

تَابَعَهُ وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ. وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ وَحَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ

(عبدالوہاب کی طرح) اس حدیث کو وہیب (بن خالد) نے بھی ایوب سے روایت کیا۔

أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِينَ عَنْ أَنَسٍ.

اور اسماعیل (بن علیہ) اور حاتم بن وردان نے ایوب سے، ایوب نے (محمد) بن سیرین سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہوئے یہی کہا۔

أطرافہ: ۵۵۵۳، ۵۵۵۸، ۵۵۶۴، ۵۵۶۵، ۷۳۹۹۔

۵۵۵۵: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ.

۵۵۵۵: عمرو بن خالد نے ہم سے بیان کیا کہ لیث نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید (بن ابی حبیب) سے، یزید نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے، ابوالخیر نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کچھ بکریاں دیں کہ آپؐ کے صحابہ میں قربانی کیلئے تقسیم کردیں۔ ان میں سے ایک، یک سالہ بکروٹا بچ رہا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرو۔

أطرافہ: ۲۳۰۰، ۲۵۰۰، ۵۵۴۷۔

تشریح: **أُضْحِيَّةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ:** نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دو سینگدار مینڈھوں کی قربانی کرنا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والا ایسا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے پاؤں پیٹ اور آنکھوں کے حلقوں کا رنگ سیاہ ہو۔ یعنی قربانی وہ پیش کرتے تھے جو حتی الامکان زیادہ سے زیادہ خوبصورت ہو یعنی ظاہری سجاوٹ کا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال رہتا تھا۔ اصل سجاوٹ تو باطنی سجاوٹ ہے لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر و باطن کے نبی تھے۔ یکساں ہر طرف خیال رہتا تھا۔ پس دیکھیں خدا کے حضور قربانی کرتے وقت کس محبت کے جذبے کا اظہار فرمایا ہے۔ جو بہترین خوبصورت قربانی ہوسکتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا ایسا مینڈھا تلاش کرو جس کے

پاؤں، پیٹ اور آنکھوں کے حلقوں کا رنگ سیاہ ہو۔ ایسا مینڈھا قربانی کے لیے لایا گیا۔ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا: چھری لاؤ۔ پھر فرمایا: اسے پتھر سے رگڑ کر تیز کرو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھری لی۔ مینڈھے کو پکڑا، لٹایا اور ذبح کرتے ہوئے فرمایا: بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ بِسْمِ اللهِ [1] یعنی اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں تو میری اس قربانی کو قبول فرمالے۔ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ محمد سے یہ قربانی قبول فرمالے۔ وَآلِ مُحَمَّدٍ اور محمد کی آل کی طرف سے یہ قربانی قبول فرمالے وَمِنْ اُمَّتِ مُحَمَّدٍ اور محمد کی امت کی طرف سے بھی۔ اور جب آل فرمادیا تھا تو امت محمد الگ کہنے کا کیا موقع تھا؟ اس کی حکمت یہ ہے کہ ساری امت آل تو نہیں بن سکتی کیونکہ آل ہونے کے لیے جو شرائط ہیں وہ امت کے اکثر افراد میں موجود نہیں ہوتیں۔ پس آل وہی بن سکتا ہے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے والا ہو۔ لیکن آپؐ نے اپنی طرف منسوب ہونے والوں کو بھی یاد رکھا۔ فرمایا امت تو میری ہی ہے، میری ہی طرف منسوب ہوتی ہے۔ پس آل کی طرف سے تو ضرور قبول فرما اور میری ساری امت کی طرف سے بھی جو میری طرف منسوب ہوتی ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چھری پھیری اور قربانی پیش کی۔"

(خطباتِ عیدین از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ، خطبہ عید الاضحیہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۹ء، صفحہ ۶۴۸، ۶۴۹)

بَاب۸: قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بُرْدَةَ ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعَزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت ابوبردہؓ سے فرمانا کہ بکری کے ایک برس کے بچے کی ہی قربانی کرلو اور تمہارے بعد کسی کی طرف سے یہ قربانی کے قائمقام ہرگز نہیں ہوگا

۵۵۵٦: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عَامِرٍ

۵۵۵٦: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ خالد بن عبداللہ نے ہمیں بتایا کہ مطرف (بن طریف) نے

[1] (مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب الضحیة وذبحها مباشرة بلا توکیل والتسمیة)

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَحَّى خَالٌ لِي يُقَالُ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ عِنْدِي دَاجِنًا جَذَعَةً مِنَ الْمَعَزِ قَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَصْلُحَ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ.

ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے عامر (شعبی) سے، عامر نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میرے ایک ماموں نے جو ابو بردہؓ کہلاتے تھے، نماز سے پہلے قربانی کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تمہاری بکری تو گوشت کی بکری ہے۔ تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس گھر کا پلا ہوا ایک سال کا بکری کا بچہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو ذبح کر لو اور تمہارے سوا کسی کے لئے درست نہیں ہو گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو وہ تو اپنے لئے ہی ذبح کرتا ہے۔ جس نے نماز کے بعد ذبح کیا تو اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کے طریق پر عمل کیا۔

تَابَعَهُ عُبَيْدَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَإِبْرَاهِيْمَ. وَتَابَعَهُ وَكِيْعٌ عَنْ حُرَيْثٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَقَالَ عَاصِمٌ وَدَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَقَالَ زُبَيْدٌ وَفِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عِنْدِي جَذَعَةٌ. وَقَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ.

(مطرف کی طرح) اس حدیث کو عبیدہ (ضبی) نے بھی شعبی اور ابراہیم (نخعی) سے روایت کیا اور (عبیدہ کی طرح) وکیع نے بھی اس کو حریث سے، حریث نے شعبی سے روایت کیا۔ اور عاصم اور داؤد نے شعبی سے یوں نقل کیا کہ میرے پاس ایک سال کا دودھ پیتا بچہ ہے۔ اور زبید اور فراس نے شعبی سے یوں نقل کیا کہ میرے پاس ایک برس کا بکروٹا ہے۔ اور ابوالاحوص نے کہا: ہم سے منصور نے عَنَاقٌ جَذَعَةٌ دونوں لفظ بیان کئے اور ابن عون نے کہا: عَنَاقٌ جَذَعٌ اور عَنَاقُ لَبَنٍ۔

أطرافه: ۹۵۱، ۹۵۵، ۹۶۵، ۹۶۸، ۹۷۶، ۹۸۳، ۵۵۴۵، ۵۵۵۷، ۵۵۶۰، ۵۵۶۳، ۶۶۷۳-

٥٥٥٧ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْدِلْهَا قَالَ لَيْسَ عِنْدِي إِلَّا جَذَعَةٌ. قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ قَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

۵۵۵۷: محمد بن بشار نے ہمیں بتایا کہ محمد بن جعفر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے سلمہ (بن کہیل) سے، سلمہ نے ابوجحیفہ سے، ابوجحیفہ نے حضرت براءؓ (بن عازب) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت ابوبردہؓ نے نماز سے پہلے ذبح کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اس کے بدلے اور قربانی کرو۔ حضرت ابوبردہؓ نے کہا: میرے پاس صرف ایک سال کا بکری کا بچہ ہی ہے۔ شعبہ کہتے تھے اور میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے یہ بھی کہا کہ وہ دو برس کی بکری سے بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اسی کو اس کی جگہ کر دو اور تمہارے بعد کسی کی طرف سے یہ قربانی کے قائمقام نہ ہوگا۔

أطرافه: ٩٥١، ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٤٥، ٥٥٥٦، ٥٥٦٠، ٥٥٦٣، ٦٦٧٣-

وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَنَاقٌ جَذَعَةٌ.

اور حاتم بن وردان نے ایوب سے نقل کیا۔ ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی روایت میں یوں کہا: عَنَاقٌ جَذَعَةٌ۔

تشریح: **ضَحِّ بِالْجَذَعِ مِنَ الْمَعَزِ وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ:** بکری کے ایک برس کے بچے کی ہی قربانی کرلو اور تمہارے بعد کسی کی طرف سے یہ قربانی کے قائمقام ہرگز نہیں ہوگا۔
قربانی کے لیے اُونٹ، گائے، بکری، بھیڑ، دنبہ ان میں سے کوئی سا جانور ذبح کیا جاسکتا ہے اُونٹ اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور بھیڑ بکری وغیرہ ایک آدمی کی طرف سے کافی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ انسان قربانی کی نیت سے اپنے کنبہ کو بھی شامل کرسکتا ہے۔[1] نیز قربانی کا جانور کمزور اور عیب دار نہیں ہونا چاہیے۔ لنگڑا، کان کٹا، سینگ

[1] (سنن ابن ماجه، كتابُ الأَضَاحِيِّ، بَابُ مَنْ ضَحَّى بِشَاةٍ عَنْ أَهْلِه)

ٹوٹا اور کانا جانور جائز نہیں۔ اسی طرح بیمار اور لاغر کی قربانی بھی درست نہیں۔[1]

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"جس مینڈھے کا ذکر تھا وہ ایک سال کا تھا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ اس کی تمہیں اجازت ہے مگر آئندہ سے یہ دوسروں کو اجازت نہیں ہوگی۔ پس اب قانون یہی ہے کہ جانور کم سے کم دو برس کا ہونا چاہئے۔"

(خطباتِ عیدین، خطبہ عید الاضحیہ ۲۳ فروری ۲۰۰۲، صفحہ ۷۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قربانی میں دو برس سے کم کوئی جانور نہیں چاہئے، یہی میری تحقیق ہے۔ (۲) جس کے سینگ بالکل نہ ہوں وہ جائز ہے۔ (۳) خصی جائز ہے۔ (۴) مادہ بھی جائز ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہمیشہ چھترا قربانی دیتے جس کا منہ، آنکھیں، پیٹ، پاؤں سیاہ ہوتے۔ جو بالکل دبلا ہو وہ جائز نہیں۔ اگر جانور موٹا ہو، خواہ اسے خارش ہو تو بھی اسے جائز رکھا ہے۔ (۵) لنگڑا مناسب نہیں۔" (خطباتِ نور صفحہ ۴۳۷)

بَاب ۹: مَنْ ذَبَحَ الْأَضَاحِيَّ بِيَدِهِ

جس نے اپنے ہاتھ سے قربانیوں کو ذبح کیا

۵۵۵۸: حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ.

۵۵۵۸: آدم بن ابی ایاس نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہم سے بیان کیا کہ قتادہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حضرت انسؓ سے، حضرت انسؓ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے مینڈھے قربان کئے۔ میں نے آپؐ کو اپنا قدم ان کے ایک پہلو پر رکھے ہوئے دیکھا۔ بسم اللہ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے آپؐ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

أطرافهُ: ٥٥٥٣، ٥٥٥٤، ٥٥٦٤، ٥٥٦٥، ٧٣٩٩۔

[1] (جامع ترمذی، أَبْوَابُ الْأَضَاحِيِّ، بَابُ مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ)

بَاب ۱۰: مَنْ ذَبَحَ ضَحِيَّةَ غَيْرِهِ

جس نے کسی اور شخص کی قربانی کو ذبح کیا

وَأَعَانَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ فِي بَدَنَتِهِ وَأَمَرَ أَبُو مُوسَى بَنَاتِهِ أَنْ يُضَحِّيْنَ بِأَيْدِيهِنَّ.

اور ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ کی اونٹنی کو نحر کرنے میں مدد کی۔ اور حضرت ابوموسیٰؓ (اشعری) نے اپنی بیٹیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کریں۔

۵۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ مَا لَكِ أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ اقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوْفِي بِالْبَيْتِ. وَضَحَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

۵۵۵۹: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے، عبدالرحمٰن نے اپنے باپ (قاسم بن محمد) سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سرف (مقام) میں آئے اور میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا، کیا تمہیں حیض آیا ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لئے مقدر کیا ہے۔ جو حج کرنے والا کرتا ہے وہ کرو مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

أطرافه: ۲۹٤، ۳۰۵، ۳۱٦، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۸، ۱۵۱٦، ۱۵۱۸، ۱۵۵٦، ۱۵٦۰، ۱۵٦۱، ۱۵٦۲، ۱٦۳۸، ۱٦۵۰، ۱۷۰۹، ۱۷۲۰، ۱۷۳۳، ۱۷۵۷، ۱۷٦۲، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸٦، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۲۹۵۲، ۲۹۸٤، ٤۳۹۵، ٤٤۰۱، ٤٤۰۸، ۵۳۲۹، ۵۵٤۸، ٦۱۵۷، ۷۲۲۹۔

بَاب ١١: الذَّبْحُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

نماز کے بعد ذبح کرنا

٥٥٦٠: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي زُبَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ هَذَا فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ يَا رَسُولَ اللهِ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أُصَلِّيَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ أَوْ تُوفِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ.

۵۵۶۰: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ زبید نے مجھے خبر دی۔ زبید نے کہا کہ میں نے شعبی سے سنا۔ وہ حضرت براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ لوگوں سے مخاطب تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ ہم اپنے اس دن میں پہلا کام جو شروع کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں پھر ہم لَوٹ کر قربانی کرتے ہیں۔ اس لئے جس نے ایسا کیا تو اس نے یقیناً ہمارے طریقے پر عمل کیا اور جس نے اس سے پہلے قربانی کی تو وہ صرف گوشت ہی ہے جس کو اس نے اپنے گھر والوں کے لئے پہلے کیا ہے۔ قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ حضرت ابو بردہؓ نے یہ سن کر کہا: یا رسول اللہ! میں نے نماز پڑھنے سے پیشتر ذبح کر لیا اور میرے پاس ایک سال کا بکروٹا ہے جو دو سال کی بکری سے بہتر ہے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو اس کی جگہ کر لو اور تمہارے بعد کسی کی طرف سے یہ قربانی کا قائمقام نہیں ہوگا، یا فرمایا: قربانی کی غرض کو پورا نہیں کرے گا۔

أطرافهُ: ٩٥١، ٩٥٥، ٩٦٥، ٩٦٨، ٩٧٦، ٩٨٣، ٥٥٤٥، ٥٥٥٦، ٥٥٥٧، ٥٥٦٣، ٦٦٧٣۔

بَاب ۱۲: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَعَادَ

جس نے نماز سے پہلے ذبح کر لیا وہ دوبارہ کرے

۵۵٦۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَالَ رَجُلٌ هَذَا يَوْمٌ يُشْتَهَى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيْرَانِهِ فَكَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَذَرَهُ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ فَرَخَّصَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدْرِي بَلَغَتِ الرُّخْصَةُ أَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ يَعْنِي فَذَبَحَهُمَا ثُمَّ انْكَفَأَ النَّاسُ إِلَى غُنَيْمَةٍ فَذَبَحُوهَا.

أطرافهُ: ۹۵٤، ۹۸٤، ۵۵٤٦، ۵۵٤۹۔

۵۵٦۱: علی بن عبد اللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ اسماعیل بن ابراہیم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے، ایوب نے محمد (بن سیرین) سے، انہوں نے حضرت انسؓ سے، حضرت انسؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ کرے۔ یہ سن کر ایک شخص نے کہا: یہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ اس نے اپنے پڑوسی کی محتاجی کا ذکر کیا تو یہ سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو معذور سمجھا۔ (اور اس نے کہا:) میرے پاس ایک سال کا بکروٹا ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اجازت دی۔ میں نہیں جانتا کہ یہ اجازت ہو گئی یا نہیں۔ پھر آپؐ نے واپس آکر دو مینڈھے لئے یعنی ان کو ذبح کر دیا اور لوگ بھی بکریوں کے گلوں میں گئے اور ان کو ذبح کیا۔

۵۵٦۲: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ سَمِعْتُ جُنْدَبَ بْنَ سُفْيَانَ الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ

۵۵٦۲: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ اسود بن قیس نے ہم سے بیان کیا۔ (انہوں نے کہا:) میں نے حضرت جندب بن سفیان بجلیؓ سے سنا۔ انہوں نے کہا کہ میں قربانی کی عید میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ.

ساتھ موجود تھا۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھنے سے پہلے ذبح کیا تو وہ اس کی بجائے ایک اور قربانی کرے اور جس نے ذبح نہ کیا ہو تو وہ اسے ذبح کرے۔

أطرافهُ: ۹۸۵، ۵۵۰۰، ٦٦٧٤، ۷٤۰۰۔

٥٥٦٣: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَقَامَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَعَلْتُ فَقَالَ هُوَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ قَالَ فَإِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ آذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ ثُمَّ لَا تَجْزِي عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ. قَالَ عَامِرٌ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْهِ.

۵۵۶۳: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابو عوانہ (وضاح) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے فراس (بن یحییٰ) سے، فراس نے عامر (شعبی) سے، عامر نے حضرت براءؓ (بن عازب) سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن نماز پڑھائی۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف منہ کیا تو وہ اس وقت تک ذبح نہ کرے جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جائے۔ یہ سن کر حضرت ابو بردہ بن نیارؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! میں نے ایسا کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے اس میں کچھ جلدی ہی کی۔ انہوں نے کہا: میرے پاس ایک برس کا بکروٹا ہے وہ دو دو برس کی دو بکریوں سے بہتر ہے میں اسے ذبح کئے دیتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں پھر تمہارے بعد کسی کے لیے (کم عمر بکروٹا قربانی کے) قائمقام نہ ہوگا۔ عامر نے کہا: یہ اس کی دو قربانیوں سے بہتر قربانی تھی۔

أطرافهُ: ۹۵۱، ۹۵۵، ۹٦۵، ۹٦۸، ۹۷٦، ۹۸۳، ٥٥٤٥، ٥٥٥٦، ٥٥٥۷، ٥٥٦۰، ٦٦۷۳۔

بَاب ۱۳: وَضْعُ الْقَدَمِ عَلَى صَفْحِ الذَّبِيْحَةِ

ذبیحہ کے پہلو پر پاؤں رکھنا

٥٥٦٤: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى صَفْحَتِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ.

۵۵۶۴: حجاج بن منہال نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام (بن یحییٰ عوذی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے، (قتادہ نے کہا:) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو چتکبرے سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کیا کرتے تھے اور آپؐ ان کے پہلو پہ پاؤں رکھتے اور اپنے ہاتھ سے ان کو ذبح کرتے۔

أطرافهُ: ٥٥٥٣، ٥٥٥٤، ٥٥٥٨، ٥٥٦٥، ٧٣٩٩۔

بَاب ۱٤: التَّكْبِيْرُ عِنْدَ الذَّبْحِ

ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا

٥٥٦٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۵۵۶۵: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ ابوعوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے قتادہ سے، قتادہ نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو چتکبرے سینگ دار مینڈھوں کی قربانی کی۔ آپؐ نے ان کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور بسم اللہ اور اللہ اکبر کہا اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

أطرافهُ: ٥٥٥٣، ٥٥٥٤، ٥٥٥٨، ٥٥٦٤، ٧٣٩٩۔

بَاب ١٥: إِذَا بَعَثَ بِهَدْيِهِ لِيُذْبَحَ لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ شَيْءٌ

اگر کسی نے اپنے قربانی کے جانور کو اس لئے بھیجا کہ تا اسے ذبح کیا جائے تو اس پر کچھ بھی حرام نہیں ہو گا

٥٥٦٦: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ رَجُلًا يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَيَجْلِسُ فِي الْمِصْرِ فَيُوصِي أَنْ تُقَلَّدَ بَدَنَتُهُ فَلَا يَزَالُ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْرِمًا حَتَّى يَحِلَّ النَّاسُ قَالَ فَسَمِعْتُ تَصْفِيقَهَا مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ هَدْيَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ مِمَّا حَلَّ لِلرِّجَالِ مِنْ أَهْلِهِ حَتَّى يَرْجِعَ النَّاسُ.

۵۵۶۶: احمد بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ عبد اللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ اسماعیل (بن ابی خالد) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے شعبی سے، شعبی نے مسروق سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے: امّ المؤمنین! کوئی شخص قربانی کا جانور کعبہ کو بھیجتا ہے اور شہر میں بیٹھا رہتا ہے اور یہ وصیت کرتا ہے کہ اس کی اونٹنی کو ہار ڈالا جائے اور اس دن سے برابر جب تک لوگ حج سے فارغ ہو کر احرام نہیں کھولتے احرام باندھے رہتا ہے۔ مسروق کہتے تھے: میں نے پردہ کے پیچھے سے حضرت عائشہؓ کے تالی بجانے کی آواز سنی، کہنے لگیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے ہار بٹا کرتی تھی اور آپؐ کعبہ کو اپنی قربانی کے جانور بھیجتے تھے تو لوگوں کے لَوٹنے تک آپؐ پر اس بات سے کچھ بھی حرام نہ ہوتا جو مردوں پر اپنی عورتوں سے حلال ہے۔

أطرافهُ: ١٦٩٦، ١٦٩٨، ١٦٩٩، ١٧٠٠، ١٧٠١، ١٧٠٢، ١٧٠٣، ١٧٠٤، ١٧٠٥، ٢٣١٧۔

بَاب١٦: مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا

قربانی کے گوشت سے جو کھایا جائے اور جو اُن سے بطور زاد کے لیا جائے

٥٥٦٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُ لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ وَقَالَ غَيْرَ مَرَّةٍ لُحُوْمَ الْهَدْيِ.

۵۵۶۷: علی بن عبد اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ عمرو (بن دینار) نے کہا: مجھے عطاء (بن ابی رباح) نے خبر دی۔ عطاء نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قربانی کا گوشت بطور زادِ راہ مدینہ لے جایا کرتے تھے اور انہوں نے کئی بار بجائے لُحُوْمَ الْأَضَاحِيِّ کے لُحُوْمَ الْهَدْيِ کہا۔

أطرافه: ١٧١٩، ٢٩٨٠، ٥٤٢٤۔

٥٥٦٨: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ ابْنَ خَبَّابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ غَائِبًا فَقَدِمَ فَقُدِّمَ إِلَيْهِ لَحْمٌ قَالُوْا هَذَا مِنْ لَحْمِ ضَحَايَانَا فَقَالَ أَخِّرُوْهُ لَا أَذُوْقُهُ.

۵۵۶۸: اسماعیل (بن ابی اُویس) نے ہم سے بیان کیا، کہا: سلیمان (بن بلال) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے یحییٰ بن سعید سے، یحییٰ نے قاسم (بن محمد) سے روایت کی کہ (عبد اللہ) بن خباب نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابوسعیدؓ سے سنا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ وہ کہیں سفر میں گئے ہوئے تھے جب آئے تو ان کے سامنے گوشت رکھا گیا۔ لوگوں نے کہا: یہ ہماری قربانی کے گوشت میں سے ہے۔ اس پر حضرت ابوسعیدؓ نے کہا: اسے ہٹاؤ میں اسے نہیں چکھوں گا۔

قَالَ ثُمَّ قُمْتُ فَخَرَجْتُ حَتَّى آتِيَ أَخِي أَبَا قَتَادَةَ وَكَانَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ

حضرت ابوسعیدؓ کہتے تھے: پھر میں اٹھ کر باہر گیا اور اپنے بھائی حضرت ابو قتادہؓ کے پاس آیا اور

وَكَانَ بَدْرِيًّا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ أَمْرٌ.

وہ ان کی ماں کی طرف سے ان کے بھائی تھے اور بدر میں شریک ہوئے تھے۔ میں نے ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے بعد ایک نیا حکم ہوا تھا۔

طرفہ: ۳۹۹۷۔

۵۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَبَقِيَ فِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاضِي قَالَ كُلُوْا وَأَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهَا.

۵۵۶۹: ابوعاصم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یزید بن ابی عبید سے، یزید نے حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے قربانی کرے تو تین دن کے بعد صبح کو ایسی حالت میں نہ اٹھے کہ اس کے گھر میں اس کے گوشت سے کچھ باقی ہو۔ جب دوسرا سال ہوا تو لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا ہم اسی طرح کریں جس طرح گزشتہ سال کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا: کھاؤ، کھلاؤ اور ذخیرہ رکھو کیونکہ اُس سال لوگوں کو بھوک کی سخت تکلیف تھی اس لئے میں نے چاہا کہ تم اس قحط میں مدد کرو۔

۵۵۷۰: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ الضَّحِيَّةُ كُنَّا نُمَلِّحُ مِنْهُ فَنَقْدَمُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا

۵۵۷۰: اسماعیل بن عبداللہ نے ہم سے بیان کیا، کہا: میرے بھائی (عبدالحمید) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے سلیمان (بن بلال) سے، سلیمان نے یحییٰ بن سعید (انصاری) سے، یحییٰ نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے، عمرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، کہتی تھیں: قربانی کے گوشت میں سے کچھ گوشت ہم نمک لگا کر رکھ چھوڑتے اور ہم

تَأْكُلُوْا إِلَّا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيْسَتْ بِعَزِيْمَةٍ وَلٰكِنْ أَرَادَ أَنْ نَطْعِمَ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

اس کو مدینہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے۔ آپؐ نے فرمایا: قربانی کا گوشت صرف تین دن ہی کھاؤ اور یہ حکم وجوب کے طور پر نہیں تھا بلکہ آپؐ کی مراد یہ تھی کہ دوسروں کو بھی ہم اس سے کھلائیں اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

أطرافهُ: ٥٤٢٣، ٥٤٣٨، ٦٦٨٧۔

٥٥٧١: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيْدَ يَوْمَ الْأَضْحَى مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْعِيْدَيْنِ أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمٌ تَأْكُلُوْنَ مِنْ نُسُكِكُمْ.

۵۵۷۱: حبان بن موسیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ یونس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے کہا: ابوعبید جو (عبدالرحمٰن) بن ازہر کے غلام تھے، نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی کے دن عید پڑھی۔ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں سے مخاطب ہوئے۔ انہوں نے کہا: اے لوگو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں ان دو عیدوں میں روزہ رکھنے سے منع کیا ہے۔ ان میں سے ایک تو وہ دن ہے جب تم اپنے روزے افطار کرتے ہو اور دوسرا دن وہ ہے جب تم اپنی قربانیوں کو کھاتے ہو۔

طرفهُ: ١٩٩٠۔

٥٥٧٢: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فَكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ

۵۵۷۲: ابوعبید نے کہا: پھر میں حضرت عثمان بن عفانؓ کے ساتھ عید میں شریک ہوا اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز

الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ.

پڑھائی پھر لوگوں کو مخاطب ہوئے، کہنے لگے: لوگو! یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے لئے دو عیدیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ اہل عوالی میں سے جو جمعہ کا انتظار کرنا چاہے وہ انتظار کرے اور جو واپس جانا چاہے تو میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔

۵۵۷۳: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ. وَعَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ... نَحْوَهُ.

۵۵۷۳: ابوعبید نے کہا: پھر میں حضرت علی بن ابی طالبؓ کے ساتھ موجود تھا۔ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی۔ پھر لوگوں سے مخاطب ہوئے اور کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں منع کیا ہے کہ تم اپنی قربانیوں کو تین دن سے زیادہ کھاؤ۔ اور معمر سے بھی اسی سند سے مروی ہے کہ انہوں نے زہری سے، زہری نے ابوعبید سے اسی طرح روایت کی۔

۵۵۷٤: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الْأَضَاحِيِّ ثَلَاثًا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَأْكُلُ بِالزَّيْتِ حِينَ يَنْفِرُ مِنْ مِنًى مِنْ أَجْلِ لُحُومِ الْهَدْيِ.

۵۵۷۴: محمد بن عبدالرحیم (صاعقہ) نے مجھ سے بیان کیا کہ یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) سے، محمد نے اپنے چچا ابن شہاب سے، ابن شہاب نے سالم سے، سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے گوشت سے تین دن تک کھاؤ اور حضرت عبداللہؓ جب منیٰ سے کوچ کرتے تو اس وجہ سے کہ وہ قربانی کے گوشت ہیں تیل سے روٹی کھایا کرتے تھے۔

تشریح: مَا يُؤْكَلُ مِنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيِّ وَمَا يُتَزَوَّدُ مِنْهَا: قربانی کے گوشت سے جو کھایا جائے اور جو اُن سے بطور زاد کے لیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

”جہاں تک قربانی کے گوشت کا تعلق ہے، یاد رکھیں کہ اگر تیسرا حصہ اس کا اپنے لیے رکھ لیں اور باقی دو حصوں کو غربا اور مسکینوں اور دوسرے رشتہ داروں وغیرہ پر تقسیم کر دیں تو یہ عین سنت کے مطابق ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور ایسے گوشت کو اگر سنبھالا بھی جا سکتا ہو کچھ عرصہ کے لیے، قربانی کے گوشت کو تو یہ منع نہیں ہے۔ لیکن بعض حدیثوں سے صحابہؓ کو یہ شبہ پڑا کہ گویا تین دن کے اندر یہ گوشت تقسیم کر دینا ضروری ہے اور باقی نہیں رکھا جا سکتا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وضاحت کرنی پڑی۔ ...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں ان باہر سے آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت آ گئے تھے۔ یعنی ایک ہلہ بولا تھا ان فقیروں نے تو ان کی خاطر یہ خیال تھا کہ قربانیاں تھوڑی نہ ہو جائیں اور ان کی اشتہاء، وہ جس وجہ سے وہ پھر رہے ہیں وہ پوری نہ ہو سکے اس لیے میں نے منع کیا تھا۔ اب گوشت کھاؤ اور جمع کرو اور خیرات کرو۔[۱]

پس اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس حد تک آپ اپنے حصہ کے لیے قربانی کا گوشت جمع کرنا چاہیں اس کی مناہی نہیں ہے لیکن اگر ایسے غریب علاقوں میں آپ ہوں جہاں قربانی کے ساتھ ارد گرد عام بھوک ہو اور لوگ کثرت کے ساتھ بھوک سے نڈھال ہو کر فاقہ کشی کر رہے ہوں، موت کے قریب پہنچتے ہیں، بعض جگہ ایسے علاقے بھی ہیں اور بعض دفعہ صبر کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں لیکن بھوک ان کو عملاً موت کے کنارے تک پہنچا دیتی ہے۔ ایسی جگہ پر اگر کوئی احمدی قربانی کرتا ہے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ان کا خیال نہ کرے اور تین دن سے زائد اپنے لیے گوشت جمع کر لے۔ تین دن بھی اس کا دل نہیں چاہے گا، وہ چاہے گا کہ ایک دو لقمے کھائے اور سب قربان کر دے مگر سنت یہی ہے اس لیے تین دن اسے ضرور اپنی قربانی کا گوشت کچھ نہ کچھ اپنے استعمال میں لانا چاہیے اور باقی جس حد تک بھی ہو سکے ایسے غریب علاقوں میں خدا کے بندوں کی خاطر کی ہوئی قربانی کا گوشت پیش کر دیں۔“ (خطباتِ عیدین، خطبہ عید الاضحیہ ۲۸ مارچ ۱۹۹۹ء، صفحہ ۶۵۰، ۶۵۱)

---

[۱] (صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب بیان ما کان من النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"عید الاضحیٰ کا دن ہے، یہ بھی ان موقعوں میں سے ایک موقع ہے جن پر خدا تعالیٰ اچھا کھانے اور اچھا پہننے سے خوش ہوتا ہے۔ آج نہ صرف یہ حکم ہے کہ آپ کھاؤ بلکہ یہ حکم بھی ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو بھی کھلاؤ۔ چنانچہ اس حکم کی متابعت میں کوئی مسلمان گھر نہیں رہ جاتا جس میں گوشت نہ پہنچ جاتا ہو۔ غلطی سے رہ جائے تو رَہ جائے، تقسیم کرنے والوں کی بھول سے کسی کے گھر گوشت نہ پہنچ سکے تو نہ پہنچ سکے ورنہ جس رنگ میں اس دن کے احکام ہیں ان کی رُو سے ہر مسلمان گھر میں پہنچتا ہے اور ہر مسلمان اس دن کھانے کا خاص اہتمام کرتا ہے۔ پس یہ دن بتاتا ہے کہ اس دن خدا تعالیٰ کی خوشی فاقہ میں نہیں بلکہ کھانے پینے میں ہے۔" (خطباتِ محمود جلد ۲ صفحہ ۹۴)

✿✿✿

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۷۴- كِتَابُ الْأَشْرِبَةِ

پینے کی چیزوں کے متعلق احکام

اسلام اپنے تمام اصولوں میں کامل اور فطرت کے مطابق تعلیم دیتا ہے اور انصاف کے پہلو کو کہیں بھی نظر انداز نہیں کرتا، چاہے دشمن کے متعلق فیصلہ کرنا ہو تب بھی انصاف کا دامن نہیں چھوڑتا۔ جیسے فرمایا: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡا قَوّٰمِیۡنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالۡقِسۡطِ ۫ وَلَا یَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ عَلٰۤی اَلَّا تَعۡدِلُوۡا ؕ اِعۡدِلُوۡا ۟ هُوَ اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰی ۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ○ (المائدۃ: ۹) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ (ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

کھانے پینے کے احکام میں مشروبات کے متعلق اسلامی تعلیم کی ایک جھلک یہاں پیش کی گئی ہے۔ ان احکام میں اسلامی تعلیم کے اس اعلیٰ انصاف کا بھی ذکر آپ کو ملے گا کہ اسلام نے جہاں بعض مشروبات کے استعمال سے منع کیا ہے وہاں ان کے اندر موجود فوائد کا بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> ”اصولی طور پر خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے یہ قاعدہ بیان فرمایا دیا ہے کہ اگر کسی کام میں فائدہ زیادہ ہو اور نقصان کم تو اسے اختیار کر لیا کرو۔ اور اگر نقصان زیادہ ہو اور فائدہ کم تو اسے کبھی اختیار نہ کیا کرو۔ بالخصوص ایسا کام تو کبھی اختیار نہ کرو جس میں اِثۡمٌ كَبِیۡرٌ ہو۔ اِثۡمٌ کے معنے گناہ کے بھی ہیں اور اِثۡمٌ کے معنے نیکیوں سے محرومی کے بھی ہیں۔ گویا انسان کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس کے نتیجہ میں اسے گناہ ہو، یا جس کے نتیجہ میں وہ نیکیوں سے محروم ہو جائے۔ خواہ اس میں بظاہر کچھ فوائد بھی دکھائی دیتے ہوں۔
>
> پھر مَنَافِعُ لِلنَّاسِ فرما کر اسلام نے ہمیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ خواہ تمہاری نگاہ میں کوئی چیز کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو۔ تمہارا فرض ہے کہ تم اس کی خوبیوں سے کلی طور پر انکار نہ کرو۔ جب شراب اور جوئے جیسی چیزیں بھی فوائد سے خالی نہیں تو دوسری ضرررساں چیزوں کو تم فوائد سے خالی کیوں سمجھتے ہو۔ بے شک تمہارا فرض ہے کہ تم ان کے ضرر سے بچو۔ اور آئندہ نسلوں کو بچاؤ لیکن تمہاری بینائی ایسی نہیں ہونی چاہیے کہ وہ کسی چیز کا صرف

تاریک پہلو ہی دیکھے بلکہ ہر چیز کا تاریک اور روشن دونوں پہلو سامنے رہنے چاہئیں اور حسن کا اقرار کرنے میں تمہیں کبھی بخل سے کام نہیں لینا چاہیے۔

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ، یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ... جلد دوم صفحہ ۴۷۹، ۴۸۰)

بَاب ۱: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ (المائدة: ۹۱)

اور اللہ تعالیٰ کا فرمانا: شراب اور جوا اور بُت اور قرعہ اندازی کے تیر محض ناپاک (اور) شیطانی کام ہیں۔ اس لیے تم اِن (میں) سے (ہر اک سے) بچو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ

۵۵۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ.

۵۵۷۵: عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اس دنیا میں شراب پی پھر اس نے توبہ نہ کی تو آخرت میں وہ اس سے محروم رہ گیا۔

۵۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِإِيْلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ إِلَيْهِمَا ثُمَّ أَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ. تَابَعَهُ

۵۵۷۶: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے روایت کی کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس رات اسراء کروایا گیا تو ایلیا میں لے جایا گیا۔ دو پیالے شراب اور دودھ کے لائے گئے۔ آپؐ نے ان کو غور سے دیکھا پھر دودھ لے لیا۔ جبریلؑ نے کہا: سب حمد اللہ کے لئے ہے جس نے آپؐ کو فطرت کی راہنمائی کی اور اگر آپؐ شراب لے لیتے تو آپؐ کی

مَعْمَرٌ وَابْنُ الْهَادِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

أطرافہ: ۳۳۹۴، ۳۴۳۷، ۴۷۰۹، ۵۶۰۳۔

امت ٹیڑھا راستہ اختیار کرتی۔ (شعیب کی طرح معمر اور (یزید بن عبداللہ) بن الہاد اور عثمان بن عمر نے زہری سے اس حدیث کو روایت کیا۔

۵۵۷۷: حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ غَيْرِي قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَّظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِيْنَ امْرَأَةً قَيِّمُهُنَّ رَجُلٌ وَاحِدٌ.

أطرافہ: ۸۰، ۸۱، ۵۲۳۱، ۶۸۰۸۔

۵۵۷۷: مسلم بن ابراہیم نے ہمیں بتایا کہ ہشام (دستوائی) نے ہم سے بیان کیا کہ قتادہ نے ہمیں بتایا۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی جو تمہیں میرے سوا کوئی نہیں بتائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: اس گھڑی کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ جہالت جابجا پھیل جائے گی اور علم کم ہو جائے گا اور زنا کھلم کھلا ہو گا اور شراب پی جائے گی۔ مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک شخص ہی سرپرست ہو گا۔

۵۵۷۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَابْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلَانِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ

۵۵۷۸: احمد بن صالح (ابوجعفر) نے ہمیں بتایا کہ (عبداللہ) بن وہب نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یونس نے خبر دی۔ یونس نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے کہا: میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور (سعید) بن مسیب سے سنا، وہ دونوں کہتے تھے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب زنا کرتا ہے تو ایسی حالت میں نہیں کرتا کہ

يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

وہ مؤمن ہو، جب شراب پیتا ہے تو ایسی حالت میں شراب نہیں پیتا کہ وہ مؤمن ہو اور چور جب چوری کرتا ہے تو ایسی حالت میں نہیں کرتا کہ وہ مؤمن ہو۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَقُوْلُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارَهُمْ فِيْهَا حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

ابن شہاب نے کہا اور مجھے عبد الملک بن ابی بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نے بتایا کہ ابوبکر ان کو یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہوئے بتاتے تھے۔ پھر کہتے تھے کہ ابوبکر ان باتوں کے ساتھ اتنا اور بڑھاتے تھے اور آدمی جو بھی ڈاکہ ڈالتا ہے ایسا کہ لوگ اس میں اپنی نگاہیں اس کی طرف اٹھاتے ہوں تو یہ نہیں ہوتا کہ وہ مؤمن ہو جب وہ ایسا ڈاکہ ڈالتا ہے۔

أطرافه: ۲٤۷٥، ٦۷۷۲، ٦۸۱۰۔

تشریح: **اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ....:** شراب اور جوا اور بُت اور قرعہ اندازی کے تیر محض ناپاک (اور) شیطانی کام ہیں۔ اس لیے تم اِن (میں) سے (ہر اک سے) بچو۔

اَلْخَمْرُ اِسْمٌ لِكُلِّ مُسْكِرٍ خَامِرِ الْعَقْلِ (أقرب الموارد- خمر) خمر ہر ایک نشہ دینے والی چیز کو کہتے ہیں جو عقل کو ڈھانپ دیتی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

> "ان آیات میں شراب کو قطعی طور پر منع کر دیا گیا ہے اور ایک مسلمان کے لئے اس چیز کا استعمال ہرگز جائز نہیں۔ میں بتا چکا ہوں کہ جس وقت یہ حکم اسلام نے دیا ہے اس وقت تک تمام مذاہب شراب کو نہ صرف یہ کہ برا نہیں قرار دیتے تھے بلکہ اس کے استعمال کو بالعموم اچھا سمجھتے تھے اور بعض مذاہب کی رسوم میں اس کا استعمال واجب تھا۔ ایسے موقعہ پر اسلام کا شراب کو منع فرمانا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ دنیا اس حکم کی خوبی کو سمجھنے کے لیے ابھی تیار

نہ تھی بلکہ اس زمانہ کی طب بھی شراب کو ایک نہایت ہی مقوی اور اعلیٰ درجہ کی شے قرار دیتی تھی اور اس کا پینا صحتِ جسمانی کے لئے نہایت مفید قرار دیا جاتا تھا۔ مگر باوجود ان سب باتوں کے اسلام نے شراب کو منع فرمایا اور قطعی طور پر اس کا استعمال ناجائز قرار دے دیا۔ اور یونہی بلاوجہ نہیں بلکہ دلائل کے ساتھ اور دلائل دیتے وقت بھی تعصب سے کام نہیں لیا بلکہ اس کے استعمال کو منع کرتے وقت یہ بھی اقرار کیا کہ اس میں فوائد بھی ہیں ممکن ہے بعض فلسفیوں نے اس کے استعمال کو بعض حالات میں ناپسند کیا ہو لیکن جس رنگ میں اسلام نے اس مسئلہ کو حل کیا ہے اور کسی نے نہیں کیا۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ، يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ... جلد دوم صفحہ ۴۸۰)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں:

"جنگوں کے موقعہ پر وہ خصوصیت سے شراب کا زیادہ استعمال کیا کرتے تھے تا کہ وہ نتائج سے بے پرواہ ہو کر لڑیں اور عاقبت اندیشی کا خیال ان میں نہ رہے مگر ایسے ماحول میں رہنے کے باوجود انہوں نے خود پوچھا کہ یا رسول اللہ! شراب اور جوئے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ابھی شراب اور جوئے کی حرمت نازل نہیں ہوئی تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہنے کے بعد وہ محسوس کرتے تھے کہ یہ چیزیں قربِ الٰہی میں روک ہیں اور ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی واضح حکم نازل ہونا چاہیے۔ پس یہ سوال خود اپنی ذات میں صحابہ کرامؓ کی پاکیزگی، ان کی بلندی اخلاق اور ان کے اعلیٰ کردار کا ایک زبردست ثبوت ہے۔ شراب اور جوا یہ دونوں چیزیں ایسی ہیں جن کے روکنے کے لئے دنیا میں بڑی بڑی کوششیں ہوتی رہی ہیں مگر اسلام کے سوا اور کوئی مذہب ان کو روک نہیں سکا۔ صرف اسلام ہی ہے جسے اس میدان میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

(تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ، يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ... جلد دوم صفحہ ۴۸۰)

أُسْرِيَ بِهِ بِإِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ: جس رات آپؐ کو اسراء کروایا گیا تو ایلیا میں لے جایا گیا۔ دو پیالے شراب اور دودھ کے لائے گئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کشفی حالت میں پانی اور شراب اور دودھ کے پیالے پیش کئے گئے اور آپ نے صرف دودھ کا پیالہ لے لیا اور پانی اور شراب کا پیالہ

رڈ کر دیا۔ تو گو دودھ کے پیالہ کی یہ تعبیر تھی کہ آپ کی امت ہلاکت سے بچی رہے گی اور اسے الٰہی علوم سے ہمیشہ حصہ ملتا رہے گا مگر ہم تمثیلی طور پر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے جسم نے اس وقت پیاس محسوس کی۔ جس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دودھ کا پیالہ دیا گیا اور اس کے پینے سے آپ کو اس قدر سیری ہوئی کہ آپ کی پیاس بالکل جاتی رہی۔ سارے جھگڑے صرف اس وجہ سے پیدا ہوتے ہیں کہ انسان ان باتوں کو جسمانیات کی طرف لے آتا ہے حالانکہ ان کا تعلق جسمانیات سے نہیں بلکہ روحانیات سے ہے۔

اگر انسان ہر بات کو روحانی نقطہ نگاہ سے دیکھے اور سمجھے کہ ننگے پیر ہونا بھی روحانی دنیا میں ایک مفہوم رکھتا ہے۔ ننگے بدن ہونا بھی ایک مفہوم رکھتا ہے۔ نامختون ہونا بھی ایک مفہوم رکھتا ہے گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہونا بھی ایک مفہوم رکھتا ہے تو خواہ اس سے بھی بڑھ کر عجیب وغریب حدیثیں آجائیں وہ فوراً سمجھ لیتا ہے کہ وہاں کی روحانی کیفیات کا یہ ایک ظاہری نقشہ صرف ہمیں سمجھانے کے لئے کھینچا گیا ہے ورنہ ہر ظاہر ایک باطن بھی رکھتا ہے اور اصل چیز وہی باطن ہے جو خالص روحانی چیز ہے اور مادیات سے بہت بالا ہے۔"

(تفسیر کبیر، سورۃ مریم زیر آیت یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ... جلد پنجم صفحہ ۳۷۱، ۳۷۲)

مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ...: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قیامت کی علامات میں سے یہ علامات ہیں کہ علم اُٹھ جائے گا اور جہالت قائم ہو جائے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا علی الاعلان کیا جائے گا یعنی کنچنیوں کا طریق رائج ہو جائے گا اور لوگ اپنی زناکاریوں کا مجالس میں فخر سے ذکر کریں گے۔ اِس حدیث میں قیامت سے مراد اسلام کا تنزّل ہے۔" (تفسیر کبیر، سورۃ التکویر جلد ۸ صفحہ ۱۹۳)

بَاب ۲: الْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ وَغَيْرِهِ

انگور وغیرہ کی شراب

۵۵۷۹: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ هُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۵۵۷۹: حسن بن صباح نے مجھ سے بیان کیا کہ محمد بن سابق نے ہمیں بتایا کہ مالک نے جو مغول کے بیٹے ہیں، ہم سے بیان کیا۔ مالک نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَمَا بِالْمَدِيْنَةِ مِنْهَا شَيْءٌ.

نافع سے، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: انگور کی شراب حرام کی گئی اور اس وقت مدینہ میں اس شراب کی کوئی قسم بھی نہ تھی۔

طرفہ: ٤٦١٦۔

٥٥٨٠: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَمَا نَجِدُ يَعْنِي بِالْمَدِيْنَةِ خَمْرَ الْأَعْنَابِ إِلَّا قَلِيْلًا وَعَامَّةُ خَمْرِنَا الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

۵۵۸۰: احمد بن یونس نے ہم سے بیان کیا کہ ابوشہاب عبدربہ بن نافع نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یونس سے، یونس نے ثابت بنانی سے، ثابت نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جس وقت ہم پر شراب حرام کی گئی تو اس وقت ہم انگور کی شراب بہت ہی کم پاتے تھے یعنی مدینہ میں۔ اور ہماری عام شراب کچی کھجوروں اور پکی ہوئی کھجوروں کی ہوا کرتی تھی۔

أطرافہ: ٢٤٦٤، ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣، ٥٥٨٤، ٥٦٠٠، ٥٦٢٢، ٧٢٥٣۔

٥٥٨١: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَمَّا بَعْدُ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ.

۵۵۸۱: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحیان سے کہ عامر نے ہم سے بیان کیا۔ عامر نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ (انہوں نے کہا) کہ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اما بعد! شراب کی حرمت نازل ہوئی ہے اور وہ پانچ چیزوں کی ہوتی ہے انگور، کھجور، شہد، گیہوں اور جَو۔ اور شراب وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔

أطرافہ: ٤٦١٩، ٥٥٨٨، ٥٥٨٩، ٧٣٣٧۔

بَاب ۳: نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو وہ کچی کھجوروں اور پکی کھجوروں کی ہوتی تھی

۵۵۸۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِاللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي أَبَا عُبَيْدَةَ وَأَبَا طَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ مِنْ فَضِيْخِ زَهْوٍ وَتَمْرٍ فَجَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ قُمْ يَا أَنَسُ فَأَهْرِقْهَا فَأَهْرَقْتُهَا.

۵۵۸۲: اسماعیل بن عبداللہ (اُوَیسی) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مالک بن انس نے مجھے بتایا۔ انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے، اسحاق نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے کہ میں ابوعبیدہؓ اور ابوطلحہؓ اور اُبَیّ بن کعبؓ کو کچی اور پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا۔ اتنے میں ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا: انسؓ اٹھو اور اس کو بہادو۔ میں نے اس کو بہادیا۔

أطرافه: ۲٤٦٤، ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠، ٥٥٨٣، ٥٥٨٤، ٥٦٠٠، ٥٦٢٢، ٧٢٥٣۔

۵۵۸۳: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيْهِمْ عُمُوْمَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ الْفَضِيْخَ فَقِيْلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا أَكْفِئْهَا فَكَفَأْتُهَا. قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ. وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ

۵۵۸۳: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر (بن سلیمان بن طرخان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ ان کے باپ نے کہا: میں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے محلے میں کھڑا اپنے چچاؤں کو کچی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا اور میں ان سب سے چھوٹا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا: شراب حرام کی گئی ہے تو وہ کہنے لگے: اس کو انڈیل دو اور میں نے اس کو انڈیل دیا۔ میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا: ان کی شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا: پکی

سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

ہوئی اور کچی کھجوروں کی تھی۔ ابو بکر بن انس کہنے لگے اور یہی ان کی شراب ہوا کرتی تھی تو حضرت انسؓ نے انکار نہیں کیا۔ (سلیمان کہتے تھے:) میرے بعض ساتھیوں نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت انس بن مالکؓ کو کہتے سنا: ان دنوں یہی ان کی شراب ہوا کرتی تھی۔

أطرافهُ: ٢٤٦٤، ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠، ٥٥٨٢، ٥٥٨٤، ٥٦٠٠، ٥٦٢٢، ٧٢٥٣۔

٥٥٨٤: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ الْخَمْرَ حُرِّمَتْ وَالْخَمْرُ يَوْمَئِذٍ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ.

۵۵۸۴: محمد بن ابی بکر مقدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ یوسف ابومعشر براء (بن یزید) نے ہمیں بتایا۔ وہ کہتے تھے: میں نے سعید بن عبید اللہ سے سنا۔ سعید نے کہا: بکر بن عبد اللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے ان کو بتایا کہ شراب حرام کی گئی اور ان دنوں شراب کچی کھجوروں اور پکی کھجوروں کی ہوا کرتی تھی۔

أطرافهُ: ٢٤٦٤، ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣، ٥٦٠٠، ٥٦٢٢، ٧٢٥٣۔

تشریح: **نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ:** جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"حضرت انسؓ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام میں سے تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے، بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن ابو طلحہؓ کے مکان پر مجلس شراب لگی ہوئی تھی اور بہت سے دوست جمع تھے۔ میں شراب پلا رہا تھا۔ دَور پر دَور چل رہا تھا اور نشہ کی... وجہ سے ان کے سر جھکنے لگے تھے کہ اتنے میں گلی میں کسی نے آواز دی کہ شراب حرام کی گئی ہے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اُٹھ کر دریافت کرو کہ یہ بات درست بھی ہے یا نہیں۔ مگر بعض دوسروں نے کہا کہ نہیں پہلے شراب بہا دو پھر دیکھا جائے گا۔ اور مجھے حکم دیا کہ میں شراب کا برتن توڑ کر شراب بہادوں چنانچہ میں نے ایک سونٹا مار کر وہ گھڑا جس میں

شراب تھی توڑ دیا اور اس کے بعد وہ لوگ کبھی شراب کے نزدیک نہیں گئے۔
اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا اثر لوگوں کے دلوں پر کیا تھا۔ مجلس شراب میں جبکہ لوگ نشہ میں ہیں۔ ایک شخص کے خبر دینے پر بلاتحقیق شراب کا بہادینا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس کی اہمیت کو وہ اقوام زیادہ سمجھ سکتی ہیں جو شراب کی عادی ہیں کیونکہ جب دور سے دیکھنے والے ان کی اس حالت کو عجیب حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں تو خود ان کے دل ضرور اس حالت کی خصوصیت کو اچھی طرح محسوس کرتے ہوں گے۔ اس واقعہ کو دوسرے مذاہب اور دوسرے تمدنوں اور قوانین کے اثرات کے ساتھ ملا کر دیکھو کہ کیا دونوں میں زمین و آسمان کا فرق نہیں؟ آج جبکہ سائنس اور علومِ طبعیہ شراب کی مضرت کو ثابت کر رہے ہیں اور شراب کے ترک کرنے میں ملکی بہبودی اور مالی فراخی کی بھی امید ہے پھر بھی لوگ شراب چھوڑنے کے لئے تیار نہیں لیکن عرب کا مخمور مسلم ایک راستہ پر چلنے والے کی اکیلی آواز سن کر کہ شراب حرام کی گئی ہے شراب کے مٹکوں کو توڑ کر مدینہ کی گلیوں میں شراب ہی کا دریا بہادیتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ (تفسیر کبیر، سورۃ البقرۃ، يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ... جلد دوم صفحہ ۴۹۲)

نیز حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

"محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو جب یہ آیت اُتری کہ شراب حرام ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو مدینہ کی گلیوں میں اِس کا اعلان کرنے کے لئے مقرر کیا تو احادیث میں آتا ہے ایک جگہ شادی کی مجلس لگی ہوئی تھی اور گانا گایا جارہا تھا اتنے میں باہر سے آواز آئی کہ شراب حرام ہو گئی ہے، لکھا ہے جس وقت یہ اعلان ہؤا اُس وقت وہ لوگ شراب کا ایک مٹکا ختم کر چکے تھے اور دو مٹکے ابھی رہتے تھے۔ نشہ کی حالت ان پر طاری تھی اور وہ شراب کی ترنگ میں گابجا رہے تھے کہ باہر سے آواز آئی شراب حرام کر دی گئی ہے۔ یہ سنتے ہی ایک شخص نشہ کی حالت میں بولا کہ کوئی شخص آوازیں دیتا ہے اور کہتا ہے شراب حرام ہو گئی ہے۔ دروازہ کھول کر پتہ تو لو کہ بات کیا ہے؟ اوّل تو کوئی شرابی نشہ کی حالت میں اِس قسم کے الفاظ نہیں کہہ سکتا مگر ان کا دینی جذبہ اس قدر زبردست تھا کہ انہوں نے معاً آواز پر اپنا کان دھرا اور ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ

دروازہ کھول کر دریافت کرو کہ بات کیا ہے؟ دوسرا شخص جس کو اس نے مخاطب کیا تھا وہ دروازہ کے پاس بیٹھا تھا اور اُس نے اپنے ہاتھ میں ایک مضبوط ڈنڈا پکڑا ہؤا تھا اس نے جواب دیا کہ پہلے میں ڈنڈے سے مٹکوں کو توڑوں گا اور پھر دریافت کروں گا کہ کیا بات ہے؟ جب ہمارے کان میں یہ آواز آگئی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب حرام کر دی ہے تو اب اس کے بعد ایک لحہ کا توقّف بھی جائز نہیں اس لئے مَیں پہلے مٹکے توڑوں گا اور پھر دروازہ کھول کر اس سے دریافت کروں گا چنانچہ اس نے پہلے مٹکے توڑے اور پھر مُنادی والے سے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ اُس نے بتایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب حرام کر دی ہے۔ اُس نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہم پہلے ہی مٹکوں کو توڑ چکے ہیں۔

(سیر روحانی (۲)، انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۶۱، ۶۲)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”دیال سنگھ کالج کے بانی کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ بالکل اسلام کے قریب پہنچ گئے تھے مگر جو شخص انہیں تبلیغ کر رہا تھا اُس نے ایک دفعہ صرف اِس آیت پر تھوڑی دیر کے لئے عمل چھوڑ دیا نتیجہ یہ ہؤا کہ وہ اسلام سے منحرف ہو گئے۔ سردار دیال سنگھ صاحب جن کے نام پر لاہور میں کالج بنا ہؤا ہے سکھ مذہب سے سخت متنفر تھے کسی مولوی سے انہیں اسلام کا علم ہؤا اور جب اسلامی تعلیم پر انہوں نے غور کیا تو وہ بہت ہی متأثر ہوئے اور انہوں نے اپنی مجلس میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار کرنا شروع کر دیا اور کہنے لگ گئے کہ میں اب اسلام قبول کرنے والا ہوں۔ ان کا ایک ہندو دوست تھا جو بڑا چالاک تھا اُس نے جب دیکھا کہ یہ مسلمان ہونے لگے ہیں تو اس نے اُنہیں کہا کہ سردار صاحب! ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ یہ تو محض مسلمانوں کی باتیں ہیں کہ اسلام بڑا اچھا مذہب ہے ورنہ عمل کے لحاظ سے کوئی مسلمان بھی اسلامی تعلیم پر کاربند نہیں۔ اگر آپ کو میری اس بات پر اعتبار نہ ہو تو جو مولوی آپ کو اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے آتا ہے آپ اس کے سامنے ایک سَو روپیہ رکھ دیں اور کہیں کہ ایک دن تُو میری خاطر شراب پی لے، پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ شراب پیتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ چنانچہ جب دوسرے دن وہی مولوی آیا تو انہوں نے سَو روپیہ کی تھیلی اُس کے سامنے رکھ دی اور

کہا مولوی صاحب! اب تو میں نے مسلمان ہو ہی جانا ہے، ایک دن تو آپ بھی میرے ساتھ شراب پی لیں اور دیکھیں میں نے آپ کی کتنی باتیں مانی ہیں کیا آپ میری اتنی معمولی سے بات بھی نہیں مان سکتے۔ اِس کے بعد تو میں نے شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگانا، صرف آج شراب پی لیں۔ اُس نے سَو روپیہ کی تھیلی لے لی اور شراب کا گلاس اُٹھا کر پی لیا۔ سردار دیال سنگھ صاحب پر اِس کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بجائے مسلمان ہونے کے برہمو سماج سے جا ملے اور انہوں نے اپنی ساری جائیداد اس کیلئے وقف کر دی۔ یہ نتیجہ تھا درحقیقت اس آیت کی خلاف ورزی کا۔" (سیر روحانی (۲)، انوار العلوم جلد ۱۶ صفحہ ۷۲، ۷۳)

بَاب ٤ : اَلْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبِتْعُ

شہد کی شراب اور وہ بتع کہلاتی ہے

وَقَالَ مَعْنٌ سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الْفُقَّاعِ فَقَالَ إِذَا لَمْ يُسْكِرْ فَلَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ ابْنُ الدَّرَاوَرْدِيِّ سَأَلْنَا عَنْهُ فَقَالُوْا لَا يُسْكِرُ لَا بَأْسَ بِهِ.

اور معن نے کہا: میں نے مالک بن انس سے فقاع (منقّٰی کے شربت) کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: جب نشہ آور نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور (عبدالعزیز) بن (محمد) دراوردی نے کہا کہ ہم نے اس کے متعلق پوچھا تو علماء نے کہا: جو نشہ نہیں لاتا اس میں کوئی حرج نہیں۔

۵۵۸۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

۵۵۸۵ عبداللہ بن یوسف (تنیسی) نے ہم سے بیان کیا کہ مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا: ہر شراب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔

أطرافہ: ۲٤۲، ٥٥٨٦۔

٥٥٨٦: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُوسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُوْنَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ.

أطرافهُ: ٢٤٢، ٥٥٨٥۔

۵۵۸۶: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے کہا: مجھے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بتایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بتع کے متعلق پوچھا گیا اور وہ شہد کی شراب ہے اور اہل یمن اسے پیا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر شراب جو نشہ لائے حرام ہے۔

٥٥٨٧: وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَلَا فِي الْمُزَفَّتِ. وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهَا الْحَنْتَمَ وَالنَّقِيْرَ.

۵۵۸۷: اور زہری سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کدو کے تونبے میں شراب نہ بنایا کرو اور نہ ہی رال کے برتن میں۔ حضرت ابوہریرہؓ اس کے ساتھ سبز لاکھی مرتبان اور لکڑی کے کریدے ہوئے برتن کو بھی شامل کرتے تھے۔

بَاب ٥: مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْخَمْرَ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مِنَ الشَّرَابِ

جو حدیثیں اس کے متعلق آئی ہیں کہ شراب وہ پینے کی چیز ہے جو عقل پر پردہ ڈالے

٥٥٨٨: حَدَّثَنِيْ أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ خَطَبَ عُمَرُ

۵۵۸۸: احمد بن ابی رجاء نے مجھ سے بیان کیا کہ یحيٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحیان تیمی سے، ابوحیان نے شعبی سے، شعبی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ. وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ. وَثَلَاثٌ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُفَارِقْنَا حَتَّى يَعْهَدَ إِلَيْنَا عَهْدًا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا. قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا عَمْرٍو فَشَيْءٌ يُصْنَعُ بِالسِّنْدِ مِنَ الْأُرْزِ قَالَ ذَاكَ لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ.

انہوں نے کہا: حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر کھڑے ہو کر خطاب کیا اور فرمایا: دیکھو شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور وہ پانچ چیزوں کی ہوتی ہے۔ انگور کی اور کھجور کی اور گیہوں کی اور جَو کی اور شہد کی۔ اور شراب وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈالے اور تین چیزیں ایسی ہیں مجھے آرزو ہی رہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا نہ ہوتے جب تک کہ آپؐ اس کے متعلق ہمیں معین وصیت نہ کر جاتے۔ دادے کی وراثت کے متعلق اور کلالہ کے متعلق اور سود کے دروازوں میں سے بعض دروازے ہیں ان کے متعلق۔ (ابوحیان) کہتے تھے کہ میں نے (شعبی سے) کہا: ابوعمرو! ایک شے ہے جو سندھ میں چاولوں سے بنائی جاتی ہے۔ ابوعمرو نے کہا: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی یا کہا: حضرت عمرؓ کے زمانہ میں نہ تھی۔

وَقَالَ حَجَّاجٌ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ مَكَانَ الْعِنَبِ الزَّبِيْبَ.

حجاج (بن منہال) نے بھی اس حدیث کو حماد (بن سلمہ) سے، حماد نے ابوحیان سے روایت کیا۔ اس میں بجائے انگور کے منقّٰی ہے۔

أطرافه: ٤٦١٩، ٥٥٨١، ٥٥٨٩، ٧٣٣٧-

٥٥٨٩: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

۵۵۸۹: حفص بن عمر نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبداللہ بن ابی سفر سے، عبداللہ نے شعبی سے، شعبی نے حضرت

عَنْ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ تُصْنَعُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ.

ابن عمرؓ سے، حضرت ابن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: شراب پانچ چیزوں سے بنائی جاتی ہے۔ منقّی سے، کھجور سے، گیہوں سے، جَو سے اور شہد سے۔

أطرافه: ۴۶۱۹، ۵۵۸۱، ۵۵۸۸، ۷۳۳۷

بَاب ٦: مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَسْتَحِلُّ الْخَمْرَ وَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ

ان لوگوں کے متعلق جو حدیثیں آئی ہیں جو شراب کو حلال کر دیں گے اور اس کا اور نام رکھیں گے

۵۵۹۰: وَقَالَ هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَنْمٍ الْأَشْعَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَامِرٍ أَوْ أَبُو مَالِكٍ الْأَشْعَرِيُّ وَاللهِ مَا كَذَبَنِي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُوْنَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّوْنَ الْحِرَ وَالْحَرِيْرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عَلَمٍ يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ يَأْتِيهِمْ يَعْنِي الْفَقِيْرَ لِحَاجَةٍ فَيَقُوْلُوْا ارْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ وَيَضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ

۵۵۹۰: اور ہشام بن عمار نے کہا کہ ہم سے صدقہ بن خالد نے بیان کیا کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے بتایا کہ عطیہ بن قیس کلابی نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن غنم اشعری نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: مجھ سے حضرت ابو عامرؓ یا حضرت ابو مالک اشعریؓ نے بیان کیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے جھوٹ نہیں کہا۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، فرماتے تھے: میری امت میں سے ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا اور ریشم کے کپڑے اور شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال قرار دیں گے اور کچھ لوگ پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ کریں گے شام کو ان کا چرواہا ان کے جانور لے کر ان کے پاس آجائے گا ان کے پاس کوئی محتاج اپنی حاجت لے کر جائے گا تو وہ کہیں گے ہمارے پاس کل پھر آنا مگر اللہ ان پر رات کو

آخَرِيْنَ قِرَدَةً وَخَنَازِيْرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

دھاوا کرے گا اور پہاڑ کو گرائے گا۔ اور کچھ لوگ ہوں گے جن کی صورتیں بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنائے گا، قیامت تک ایسے ہی رہیں گے۔

تشریح: **وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ:** اور کچھ لوگ ہوں گے جن کی صورتیں بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنائے گا۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ فی الواقعہ ان کی انسانی شکلیں بگڑ کر بندروں اور خنازیر والی بن جائیں گی بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنی خصلتوں اور عادات کی وجہ سے بندر اور خنزیر بن جائیں گے۔ جیسے محاورہ میں بدزبان شخص کو کتا اور نیک انسان کو فرشتہ کہا جاتا ہے، یہاں بھی اسی طرح استعارہ میں بات کی گئی ہے۔

بَاب ۷: اَلْاِنْتِبَاذُ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالتَّوْرِ

برتنوں اور پتھر کے لگن میں نبیذ بنانا

۵۵۹۱: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُوْلُ أَتَى أَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَدَعَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عُرْسِهِ فَكَانَتْ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَا سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

۵۵۹۱: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب بن عبدالرحمٰن نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحازم (سلمہ بن دینار) سے، ابوحازم نے کہا: میں نے حضرت سہلؓ (بن سعد ساعدی) سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت ابواُسید ساعدیؓ آئے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی میں دعوت دی اور ان کی بیوی ہی ان کی خدمت کرنے والی تھیں حالانکہ وہ دلہن تھیں۔ اس عورت نے کہا: کیا تم جانتے ہو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کے لیے کیا پیش کیا؟ میں نے آپؐ کے لئے رات کو ایک لگن میں کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔ (اُن کا شربت میں نے آپؐ کو پلایا۔)

أطرافهُ: ٥١٧٦، ٥١٨٢، ٥١٨٣، ٥٥٩٧، ٦٦٨٥۔

بَاب٨: تَرْخِيْصُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوْفِ بَعْدَ النَّهْيِ

منع کرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان برتنوں اور ظروف میں (نبیذ بنانے) کی اجازت دینا

٥٥٩٢: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ إِنَّهُ لَا بُدَّ لَنَا مِنْهَا قَالَ فَلَا إِذًا.

۵۵۹۲: یوسف بن موسیٰ نے ہمیں بتایا کہ محمد بن عبداللہ ابواحمد زبیری نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے منصور (بن معتمر) سے، منصور نے سالم (بن ابی الجعد) سے، سالم نے حضرت جابر (بن عبداللہ انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض برتنوں میں (نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔ انصار نے کہا: ہمارے لیے ان کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ آپؐ نے فرمایا: پھر اس صورت میں یہ ممانعت نہیں۔

وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا. حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ فِيْهِ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَوْعِيَةِ.

خلیفہ (بن خیاط) نے مجھ سے کہا: مجھ سے یحيٰ بن سعید نے بیان کیا کہ ہمیں سفیان (ثوری) نے منصور (بن معتمر) سے، منصور نے سالم بن ابی الجعد سے، سالم نے حضرت جابرؓ سے یہی حدیث بیان کی۔ عبداللہ بن محمد (مسندی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں یہی حدیث بتائی اور اس میں یوں کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چند برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا۔

٥٥٩٣: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَسْقِيَةِ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ.

۵۵۹۳: علی بن عبد اللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سلیمان بن ابی مسلم احول سے، سلیمان نے مجاہد سے، مجاہد نے ابو عیاض سے، ابو عیاض نے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے چند برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگوں میں سے ہر ایک ایسا نہیں کہ اس کو مشک مل جائے تو آپؐ نے ان کو اس گھڑے (میں نبیذ بنانے) کی اجازت دی جو رال سے روغن شدہ نہ ہو۔

٥٥٩٤: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ. حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا.

۵۵۹۴: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ (بن سعید قطان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سفیان (ثوری) سے کہ سلیمان نے مجھ سے بیان کیا۔ انہوں نے ابراہیم تیمی سے، ابراہیم نے حارث بن سوید سے، حارث نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور رال سے روغن شدہ برتن (میں نبیذ تیار کرنے) سے روکا۔ عثمان نے ہم سے بیان کیا کہ جریر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے ایسی ہی روایت کی۔

٥٥٩٥: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ

۵۵۹۵: عثمان (بن ابی شیبہ) نے مجھ سے بیان کیا کہ جریر (بن عبد الحمید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں

لِلْأَسْوَدِ هَلْ سَأَلْتَ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا يُكْرَهُ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهِ فَقَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيْهِ قَالَتْ نَهَانَا فِي ذَلِكَ أَهْلَ الْبَيْتِ أَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قُلْتُ أَمَا ذَكَرَتِ الْجَرَّ وَالْحَنْتَمَ قَالَ إِنَّمَا أُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ أَفَأُحَدِّثُ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

نے منصور (بن معتمر) سے، منصور نے ابراہیم (نخعی) سے روایت کی کہ میں نے اسود (بن یزید) سے کہا: کیا آپ نے حضرت عائشہؓ امّ المؤمنین سے ان برتنوں کے متعلق پوچھا جن میں نبیذ تیار کرنا ناپسندیدہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ میں نے پوچھا: اے امّ المؤمنین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کن برتنوں میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے؟ حضرت عائشہؓ نے کہا: ہر اہل بیت کو خصوصاً اس کے متعلق منع کیا ہے یعنی یہ کہ کدو کے تونبے اور رال کے روغن شدہ برتن میں نبیذ نہ بنائیں۔ ابراہیم کہتے تھے: (میں نے اسود سے پوچھا کہ) حضرت عائشہؓ نے گھڑے اور سبز مرتبان کا ذکر نہیں کیا؟ اسود نے کہا: میں تم سے صرف اتنا ہی بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا۔ کیا میں وہ بھی بیان کروں جو میں نے نہیں سنا۔

۵۵۹۶: حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ قُلْتُ أَنَشْرَبُ فِي الْأَبْيَضِ قَالَ لَا.

۵۵۹۶: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالواحد (بن زیاد) نے ہمیں بتایا کہ (سلیمان) شیبانی نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز گھڑے سے منع کیا۔ (شیبانی کہتے تھے:) میں نے (حضرت ابن ابی اوفیٰؓ سے) کہا: کیا ہم سفید گھڑے میں نبیذ بنا کر پیا کریں؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

تشریح: تَرْخِيصُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَوْعِيَةِ ....: منع کرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ان برتنوں اور ظروف میں نبیذ بنانے کی اجازت دینا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عبد القیس کا جو ربیعہ قبیلہ کا ایک حصہ تھا ایک وفد آیا اور اُنہوں نے اسلام قبول کیا اور آپ سے چلتے وقت کچھ نصائح کی درخواست کی۔ اِس پر آپ نے اُن کو جہاں بعض اور نصیحتیں کیں وہاں یہ بھی فرمایا کہ تم سبز روغن کئے ہوئے برتن اور سوکھے کدّو کے بنے ہوئے پیالے اور لکڑی کے کھود کر بنائے ہوئے برتن اور وہ برتن جن پر لُک لگایا گیا ہو استعمال نہ کیا کرو۔

اِس کی وجہ درحقیقت یہ تھی کہ وہ لوگ اِن چار برتنوں میں شراب بناتے تھے۔ آپ نے اُن کی شراب کی عادت کا اندازہ لگا کر یہ فیصلہ فرمایا کہ اگر یہ برتن ان کے سامنے آتے رہے تو پھر شراب بنانے لگ جائیں گے اور شراب پینے لگ جائیں گے اس لئے بہتر ہے کہ اِس سے ان کو کُلّی طور پر روک دوں۔ جب کچھ عرصہ بعد ان کی وہ عادت دُور ہو گئی تو آپ نے اِس حکم کو بدل دیا۔ چنانچہ اب سارے مسلمان ان برتنوں کو استعمال کرتے ہیں کیا حنفی اور کیا وہابی اور کیا شافعی اور کوئی بھی ان سے منع نہیں کرتا۔ اور علمائے حدیث اور فقہ یہی لکھتے ہیں کہ ان لوگوں کی شراب کی عادت چھڑوانے کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلّی مناہی کا حکم دے دیا تھا جو بعد میں آپ نے منسوخ فرما دیا۔“

(اسلام اور ملکیت زمین، انوار العلوم جلد ۲۱ صفحہ ۴۶۷، ۴۶۸)

بَاب ۹: نَقِيعُ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ

کھجور کا شربت جب تک وہ نشہ آور نہ ہو

۵۵۹۷: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ

۵۵۹۷: یحیٰ بن بکیر نے ہم سے بیان کیا کہ یعقوب بن عبدالرحمٰن قاری نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوحازم سے، ابوحازم نے کہا: میں نے حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے سنا کہ حضرت ابواسید

السَّاعِدِيَّ دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ امْرَأَتُهُ خَادِمَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَهِيَ الْعَرُوسُ فَقَالَتْ هَلْ تَدْرُونَ مَا أَنْقَعْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ.

ساعدیؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی شادی کی دعوت دی اور اس دن ان کی بیوی ہی ان کی خدمت کرنے والی تھی حالانکہ وہ دلہن تھی۔ وہ کہتی تھی: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا چیز بھگو کر شربت تیار کیا؟ میں نے آپؐ کے لئے رات کو ایک لگن میں کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں۔

أطرافهُ: ۵۱۷۶، ۵۱۸۲، ۵۱۸۳، ۵۵۹۱، ۶۶۸۵۔

تشریح: **نَقِيعُ التَّمْرِ مَا لَمْ يُسْكِرْ:** کھجور کا شربت جب تک وہ نشہ آور نہ ہو۔ تازہ یا خشک پھل (مثلاً کھجور، چھوہارے، انگور یا کشمش وغیرہ) کو پانی میں ڈال کر رات بھر رکھا رہنے دیتے ہیں اور صبح کو نچوڑ کر پھل کا پھوک الگ کر دیتے ہیں۔ اس طرح تیار ہونے والا شربت نبیذ کہلاتا ہے۔ مدینہ میں یہ شربت زیادہ تر کھجور سے تیار کیا جاتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو نبیذ استعمال فرماتے، اس کے متعلق حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَى أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ، نَنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عِشَاءً، وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً[1] ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مشکیزہ میں نبیذ بناتے تھے جس کے اوپر کا حصہ باندھ دیا جاتا تھا اور اس کا چھوٹا منہ تھا۔ ہم صبح کو نبیذ بناتے آپؐ اسے رات کو پیتے اور ہم رات کو نبیذ بناتے، آپؐ اسے صبح کو پیتے۔

بَاب ۱۰: الْبَاذَقُ[2]

باذق یعنی برانڈی

وَمَنْ نَهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْأَشْرِبَةِ وَرَأَى عُمَرُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ[3] عَلَى الثُّلُثِ.

اور جس نے شرابوں میں سے ہر ایک نشہ آور سے منع کیا۔ اور حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت معاذؓ نے تہائی انگور کا شیرہ جائز سمجھا۔

---

[1] (صحیح مسلم، کتاب الأشربة، باب إباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرا)

[2] اَلْبَاذَق انگور کے پکے ہوئے شیرہ کی وہ حالت ہے جب وہ نشہ آور ہو جائے اور شراب بن جائے۔ (عمدۃ القاری جزء۲۱ صفحہ ۱۸۱)

[3] الطِّلَاء سے مراد انگور کا پکا ہوا رس یعنی شیرہ ہے۔ (عمدۃ القاری جزء۲۱ صفحہ ۸۱)

وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَأَبُو جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَا دَامَ طَرِيًّا. وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللهِ رِيحَ شَرَابٍ وَأَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ.

اور حضرت براءؓ (بن عازب) اور حضرت ابوجحیفہؓ نے (انگور کا شیرہ) جب وہ جل کر آدھارہ گیا تھا پیا۔ اور حضرت ابن عباسؓ نے کہا: انگور کا شیرہ پیو جب تک کہ وہ تازہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے کہا: میں نے عبید اللہ سے شراب کی بو پائی ہے اور میں اس کے متعلق پوچھوں گا اگر تو وہ نشہ آور ہوا تو میں اس کو کوڑے لگاؤں گا۔

۵۵۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ فَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ الشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ إِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيْثُ.

۵۵۹۸: محمد بن کثیر نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابوالجویریہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے باذق کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم باذق سے پہلے ہی یہ حکم کر چکے ہیں کہ جو بھی نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ ابوالجویریہ نے کہا: (باذق) مشروب تو حلال و طیب ہے۔ انہوں نے کہا: حلال طیب کے بعد حرام خبیث ہی رہ جاتا ہے۔

۵۵۹۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ.

۵۵۹۹: عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ نے ہمیں بتایا کہ ابواسامہ نے ہم سے بیان کیا کہ ہشام بن عروہ نے ہم سے بیان کیا۔ ہشام نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم میٹھا اور شہد پسند کرتے تھے۔

أطرافه: ٤٩١٢، ٥٢١٦، ٥٢٦٧، ٥٢٦٨، ٥٤٣١، ٥٦١٤، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢-

بَاب ١١: مَنْ رَأَى أَنْ لَّا يَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا وَأَنْ لَّا يَجْعَلَ إِدَامَيْنِ فِي إِدَامٍ

جس نے یہ سمجھا کہ کچی اور پکی کھجوریں آپس میں ملا کر نہ بھگوئی جائیں بشرطیکہ وہ نشہ آور ہوں اور یہ کہ دو سالن کو ملا کر ایک سالن نہ بنایا جائے

٥٦٠٠: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَأَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ خَلِيطَ بُسْرٍ وَتَمْرٍ إِذْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَذَفْتُهَا وَأَنَا سَاقِيهِمْ وَأَصْغَرُهُمْ وَإِنَّا نَعُدُّهَا يَوْمَئِذٍ الْخَمْرَ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ سَمِعَ أَنَسًا.

۵۶۰۰: مسلم (بن ابراہیم) نے ہمیں بتایا کہ ہشام (دستوائی) نے ہم سے بیان کیا کہ قتادہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ وہ کہتے تھے کہ میں ابو طلحہؓ، ابو دجانہؓ اور سہیل بن بیضاءؓ کو کچی اور پکی کھجوروں کی خلیط شراب پلا ہی رہا تھا کہ شراب حرام کی گئی۔ یہ سن کر میں نے اس کو پھینک دیا اور میں ہی ان کا ساقی تھا اور میں سب سے چھوٹا تھا اور ہم خلیط کو ان دنوں شراب سمجھا کرتے تھے۔ اور عمرو بن حارث نے اپنی سند میں یوں کہا کہ ہم سے قتادہ نے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔

أطرافه: ٢٤٦٤، ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣، ٥٥٨٤، ٥٦٢٢، ٧٢٥٣۔

٥٦٠١: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ.

۵۶۰۱: ابو عاصم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن جریج سے، (ابن جریج نے کہا) کہ عطاء (بن ابی رباح) نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منقّی اور کھجور اور کچی اور پکی کھجوروں (کی شراب) سے منع فرمایا۔

٥٦٠٢: حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا

۵۶۰۲: مسلم (بن ابراہیم) نے ہمیں بتایا کہ ہشام

هِشَامٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلْيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

(دستوائی) نے ہم سے بیان کیا کہ یحییٰ بن ابی کثیر نے ہمیں خبر دی۔ یحییٰ نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ پختہ کھجوروں اور کچی کھجوروں کو اور نیز پختہ کھجوروں اور منقّٰی کو اکٹھا کر کے ان کی نبیذ بنائی جائے اور چاہیے کہ ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگو کر ان کی نبیذ تیار کی جائے۔

بَاب ١٢: شُرْبُ اللَّبَنِ

دودھ پینا

وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ (النحل:٦٧)

اور اللہ عزوجل کا یہ فرمانا: گوبر اور خون کے درمیان سے ہم تمہیں پینے کے لئے (پاک اور) صاف دودھ (مہیا کر) دیتے ہیں، جو پینے والوں کے لئے خوشگوار (اور) گلے سے آسانی سے اُترنے والا (ہوتا) ہے۔

٥٦٠٣: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَقَدَحِ خَمْرٍ.

۵۶۰۳: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ یونس نے ہمیں بتایا۔ یونس نے زہری سے، زہری نے سعید بن مسیب سے، سعید نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس رات آپؐ کا اسرا ہوا ایک دودھ کا پیالہ اور ایک شراب کا پیالہ لایا گیا۔

أطرافه: ٣٣٩٤، ٣٤٣٧، ٤٧٠٩، ٥٥٧٦۔

٥٦٠٤: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ سَمِعَ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَيْرًا مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِإِنَاءٍ فِيْهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ فَكَانَ سُفْيَانُ رُبَّمَا قَالَ شَكَّ النَّاسُ فِي صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ فَإِذَا وُقِّفَ عَلَيْهِ قَالَ هُوَ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ.

۵۶۰۴: حمیدی نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے سفیان (بن عیینہ) سے سنا کہ سالم ابونضر نے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے عمیر سے جو امّ الفضلؓ کے غلام تھے، سنا۔ عمیر نے حضرت امّ الفضلؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا۔ وہ کہتی تھیں: عرفہ کے دن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق شک کیا تو میں نے آپؐ کو ایک برتن بھیجا جس میں کچھ دودھ تھا۔ آپؐ نے پی لیا۔ کبھی سفیان اس حدیث کو یوں بیان کرتے تھے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے روزے کے متعلق شک کیا تو حضرت امّ الفضلؓ نے آپؐ کو ایک پیالہ بھیجا۔ جب سفیان سے پوچھا جاتا (آیا یہ حدیث مرسل ہے یا مرفوع متصل؟) تو وہ کہتے کہ یہ حضرت امّ الفضلؓ سے مروی ہے۔

أطرافہ: ١٦٥٨، ١٦٦١، ١٩٨٨، ٥٦١٨، ٥٦٣٦۔

٥٦٠٥: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَأَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا.

۵۶۰۵: قتیبہ (بن سعید) نے ہم سے بیان کیا کہ جریر نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے ابوصالح (ذکوان) اور ابوسفیان (طلحہ بن نافع قریشی) سے، ان دونوں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کی۔ حضرت جابرؓ نے کہا: ابوحمید (ساعدی) نقیع سے ایک پیالہ دودھ کا لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم نے اس کو ڈھانپ کیوں نہ لیا گو کوئی لکڑی ہی اس پر آڑی رکھ دیتے۔

طرفہ: ٥٦٠٦۔

٥٦٠٦: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَذْكُرُ أُرَاهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ أَبُو حُمَيْدٍ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنَ النَّقِيعِ بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَّا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضَ عَلَيْهِ عُوْدًا وَحَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

۵۶۰۶: عمر بن حفص (بن غیاث) نے ہمیں بتایا کہ میرے باپ نے ہم سے بیان کیا۔ اعمش نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا: میں نے ابوصالح سے سنا۔ میں سمجھتا ہوں وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے۔ حضرت جابرؓ نے کہا: حضرت ابوحمیدؓ جو ایک انصاری شخص تھے نقیع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ کا ایک برتن لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ڈھانپ کیوں نہ لیا گو ایک لکڑی ہی اس پر آڑی رکھ دیتے۔ اور (اعمش نے کہا:) مجھے ابوسفیان نے حضرت جابرؓ سے، حضرت جابرؓ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے یہی حدیث بتائی۔

طرفهُ: ٥٦٠٥۔

٥٦٠٧: حَدَّثَنِي مَحْمُوْدٌ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ وَأَبُو بَكْرٍ مَعَهُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَحَلَبْتُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فِي قَدَحٍ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيْتُ. وَأَتَانَا سُرَاقَةُ بْنُ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ

۵۶۰۷: محمود (بن غیلان) نے مجھ سے بیان کیا کہ نضر (بن شمیل) نے ہمیں بتایا کہ شعبہ نے ہمیں خبر دی۔ شعبہ نے ابواسحاق سے روایت کی۔ ابواسحاق نے کہا: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے آئے اور حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کہتے تھے: ہم ایک چرواہے کے پاس سے گزرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے: میں نے ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ آپؐ نے اتنا پیا کہ میں خوش ہوگیا اور

فَدَعَا عَلَيْهِ فَطَلَبَ إِلَيْهِ سُرَاقَةُ أَنْ لَّا يَدْعُوَ عَلَيْهِ وَأَنْ يَّرْجِعَ فَفَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ہمارے پاس سراقہ بن جعشم ایک گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔ آپؐ نے اس پر دعا کی۔ آخر سراقہ نے آپؐ سے التجا کی کہ اس کے خلاف دعا نہ کریں اور یہ کہ وہ لَوٹ جاتا ہے تو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا۔

أطرافهُ: ۲۴۳۹، ۳۶۱۵، ۳۶۵۲، ۳۹۰۸، ۳۹۱۷۔

۵٦۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً الشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُوْ بِإِنَاءٍ وَتَرُوْحُ بِآخَرَ.

۵۶۰۸: ابوالیمان نے ہم سے بیان کیا کہ شعیب نے ہمیں خبر دی کہ ابوزناد نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن (اعرج) سے، عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمدہ صدقہ بہت دودھ دینے والی اونٹنی ہے جو خالصتاً اللہ کے لئے کسی کو دی جائے اور وہ بہت دودھ دینے والی بکری ہے جو خالصتاً اللہ کے لئے دی جائے۔ صبح بھی برتن بھر کر دودھ دے اور شام کو بھی۔

طرفهُ: ۲٦۲۹۔

۵٦۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا.

۵۶۰۹: ابوعاصم نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اوزاعی سے، اوزاعی نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے عبیداللہ بن عبداللہ سے، عبیداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا اور پھر کلی کی اور فرمایا: اس کی بھی چکنائی ہوتی ہے۔

طرفهُ: ۲۱۱۔

۵٦۱۰: وَقَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۵۶۱۰: اور ابراہیم بن طہمان نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے کہا۔ شعبہ نے قتادہ سے،

مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُفِعْتُ إِلَى السِّدْرَةِ فَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهَرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهَرَانِ بَاطِنَانِ فَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ وَأَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهَرَانِ فِي الْجَنَّةِ. فَأُتِيتُ بِثَلَاثَةِ أَقْدَاحٍ قَدَحٌ فِيْهِ لَبَنٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ عَسَلٌ وَقَدَحٌ فِيْهِ خَمْرٌ فَأَخَذْتُ الَّذِي فِيْهِ اللَّبَنُ فَشَرِبْتُ فَقِيْلَ لِي أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَنْتَ وَأُمَّتُكَ.

قتادہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے، حضرت انسؓ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک اٹھا کر لے گئے تھے تو وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ چار دریا ہیں۔ دو دریا تو باہر نمایاں ہیں اور دو دریا اندر پوشیدہ ہیں۔ جو نمایاں ہیں وہ تو نیل اور فرات ہیں اور جو اندر پوشیدہ تھے تو وہ جنت میں دو دریا ہیں۔ پھر میرے سامنے تین پیالے لائے گئے ۔ ایک پیالے میں دودھ تھا اور ایک پیالے میں شہد اور ایک پیالے میں شراب تھی۔ جس میں دودھ تھا اس کو میں نے لیا اور میں پی گیا تو مجھ سے کہا گیا تم نے اور تمہاری امت نے فطرت پر عمل کیا۔

وَقَالَ هِشَامٌ وَسَعِيْدٌ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَنْهَارِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ثَلَاثَةَ أَقْدَاحٍ.

ہشام اور سعید اور ہمام نے قتادہ سے نقل کیا۔ قتادہ نے حضرت انس بن مالکؓ سے، حضرت انسؓ نے حضرت مالک بن صعصعہؓ سے، حضرت مالکؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے نہروں کے متعلق اسی طرح روایت کی اور انہوں نے تین پیالوں کا ذکر نہیں کیا۔

أطرافه: ۳۵۷۰، ۴۹۶۴، ۶۵۸۱، ۷۵۱۷۔

بَاب ۱۳: اِسْتِعْذَابُ الْمَاءِ

میٹھا پانی تلاش کرنا

۵۶۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ

۵۶۱۱: عبد اللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے مالک سے، مالک نے اسحاق بن عبد اللہ

أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ وَكَانَ أَحَبُّ مَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَ الْمَسْجِدِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا نَزَلَتْ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:۹۳) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَايِحٌ أَوْ رَابِحٌ شَكَّ عَبْدُ اللهِ وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَفِي بَنِي عَمِّهِ. وَقَالَ إِسْمَاعِيْلُ

سے، اسحاق نے حضرت انس بن مالکؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: حضرت ابوطلحہؓ مدینہ میں سب انصاریوں سے زیادہ کھجوروں کے باغ رکھتے تھے اور ان کو اپنے باغوں میں سے سب سے پیارا باغ بیر حاء کا باغ تھا اور وہ مسجد کے سامنے ہی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں جایا کرتے تھے اور وہاں کا پاک شیریں پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ حضرت ابوطلحہؓ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: یا رسول اللہ! اللہ فرماتا ہے: تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے (خدا کے لئے) خرچ نہ کرو۔ اور میرے باغوں میں سے مجھے سب سے پیارا بیر حاء کا باغ ہے اور اب یہ اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ ایک نیک عمل ہوگا اور اللہ کے ہاں یہ ذخیرہ ہوگا۔ اس لئے یارسول اللہ! جہاں اللہ آپؐ کو مناسب سوجھائے وہاں اس کو خرچ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا: واہ واہ! یہ تو چلتا مال ہے۔ یا فرمایا: نفع بخش مال ہے۔ عبداللہ (بن مسلمہ) نے اس کے متعلق شک کیا کہ کونسا لفظ فرمایا ہے۔ اور (آپؐ نے فرمایا:) میں نے سن لیا جو تم نے کہا ہے اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابوطلحہؓ نے کہا: یارسول اللہ!

وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى رَايِحٌ.

میں کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ابو طلحہؓ نے اپنے قریبیوں اور چچا کی اولاد میں اس کو بانٹ دیا۔ اور اسماعیل اور یحییٰ بن یحییٰ نے رَایِحٌ نقل کیا۔

أطرافه: ١٤٦١، ٢٣١٨، ٢٧٥٢، ٢٧٥٨، ٢٧٦٩، ٤٥٥٤، ٤٥٥٥۔

بَاب ١٤: شُرْبُ اللَّبَنِ بِالْمَاءِ

دودھ پانی ملا کر پینا

٥٦١٢: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا وَأَتَى دَارَهُ فَحَلَبْتُ شَاةً فَشُبْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبِئْرِ فَتَنَاوَلَ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ فَأَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.

۵۶۱۲: عبدان نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی کہ یونس نے ہمیں بتایا۔ زہری نے کہا: مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے دودھ پیا اور ایک بار آپؐ ان کے گھر آئے اور میں نے ایک بکری دوہی اور کنویں سے پانی نکال کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ میں ڈالا تو آپؐ نے پیالہ لیا اور اسے پیا اور آپؐ کے بائیں طرف حضرت ابو بکرؓ تھے اور آپؐ کے دائیں طرف ایک اعرابی تھا۔ آپؐ نے اپنا بچا ہوا اس اعرابی کو دیا اور پھر فرمایا: جو دائیں طرف ہو (اس کو دو) اور پھر جو اس کے دائیں طرف ہو۔

أطرافه: ٢٣٥٢، ٢٥٧١، ٥٦١٩۔

٥٦١٣: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

۵۶۱۳: عبداللہ بن محمد (مسندی) نے ہمیں بتایا کہ ابو عامر (عقدی) نے ہم سے بیان کیا کہ فلیح بن سلیمان نے ہمیں بتایا۔ فلیح نے سعید بن حارث سے، سعید نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا قَالَ وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِي مَاءٌ بَائِتٌ فَانْطَلِقْ إِلَى الْعَرِيْشِ قَالَ فَانْطَلَقَ بِهِمَا فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ قَالَ فَشَرِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کے پاس گئے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے ایک ساتھی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تمہارے پاس پانی ہو جو آج رات مشک میں رہا ہو ورنہ یہیں سے منہ لگا کر پانی پی لیں گے۔ حضرت جابرؓ نے کہا: اور وہ شخص اپنے باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے۔ اس شخص نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس رات کا رکھا ہوا پانی ہے۔ آپؐ جھونپڑی کو چلیں۔ حضرت جابرؓ کہتے تھے: وہ ان دونوں کو لے گیا اور ایک پیالے میں پانی ڈالا۔ پھر اس پر گھر کی بکری سے دودھ دوہا۔ کہتے تھے: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے پیا پھر اس شخص نے بھی پیا جو آپؐ کے ساتھ تھا۔

طرفه: ٥٦٢١۔

بَاب ١٥ : شَرَابُ الْحَلْوَاءِ وَالْعَسَلِ

میٹھے اور شہد کا شربت

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ لَا يَحِلُّ شُرْبُ بَوْلِ النَّاسِ لِشِدَّةٍ تَنْزِلُ لِأَنَّهُ رِجْسٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ (المائدة: ٦) وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي السَّكَرِ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَجْعَلْ شِفَاءَكُمْ فِيمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ.

اور زہری نے کہا: پیاس کی شدت کی وجہ سے جو کسی کو لگے لوگوں کا پیشاب پینا درست نہیں کیونکہ وہ ناپاک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: تمہارے لئے پاکیزہ چیزیں حلال کی گئیں۔ اور حضرت ابن مسعودؓ نے نشہ آور چیز کے متعلق کہا کہ اللہ نے ان چیزوں میں تمہاری شفا نہیں رکھی جو اس نے تم پر حرام کیں۔

٥٦١٤: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ.

۵۶۱۴: علی بن عبد اللہ (مدینی) نے ہمیں بتایا کہ ابواسامہ نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: مجھے ہشام (بن عروہ) نے بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔ وہ کہتی تھیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا۔

أطرافهُ: ٤٩١٢، ٥٢١٦، ٥٢٦٧، ٥٢٦٨، ٥٤٣١، ٥٥٩٩، ٥٦٨٢، ٦٦٩١، ٦٩٧٢۔

بَاب ١٦: الشُّرْبُ قَائِمًا

کھڑے کھڑے پانی پینا

٥٦١٥: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى بَابِ الرَّحَبَةِ فَشَرِبَ قَائِمًا فَقَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدُهُمْ أَنْ يَّشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي فَعَلْتُ.

۵۶۱۵: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ مسعر (بن کدام) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عبد الملک بن میسرہ سے، عبد الملک نے نزال سے روایت کی۔ نزال نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ صحن کے دروازے پر آئے اور کھڑے ہو کر پانی پیا اور کہنے لگے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک کھڑے ہو کر پانی پینا مکروہ جانتا ہے حالانکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے اس طرح کیا جیسا کہ تم نے دیکھا ہے کہ میں نے کیا۔

طرفهُ: ٥٦١٦۔

٥٦١٦: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ

۵۶۱۶: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ نے ہمیں بتایا کہ عبد الملک بن میسرہ نے ہم سے بیان کیا کہ میں نے نزال بن سبرہ سے سنا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت

ثُمَّ قَعَدَ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ فِي رَحَبَةِ الْكُوفَةِ حَتَّى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ أُتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُونَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ.

کرتے ہیں کہ انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی پھر کوفہ کی مسجد کے صحن میں لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے بیٹھ گئے یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا۔ پھر ان کے پاس پانی لایا گیا اور انہوں نے پیا اور اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا اور راوی نے یہ بھی ذکر کیا کہ اپنے سر اور اپنے پاؤں کو دھویا۔ پھر کھڑے ہو گئے اور اپنے وضو سے بچا ہوا پانی پیا اور وہ کھڑے ہی تھے۔ پھر کہنے لگے: کچھ لوگ ایسے ہیں جو کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں، حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسے میں نے کیا۔

طرفہ: ۵۶۱۵۔

٥٦١٧: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ.

۵۶۱۷: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عاصم احول سے، عاصم نے شعبی سے، شعبی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم سے کھڑے کھڑے پانی پیا۔

طرفہ: ۱۶۳۷۔

بَاب١٧: مَنْ شَرِبَ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ

جس نے اس حالت میں پانی پیا کہ وہ اپنے اونٹ پر سوار ہو

٥٦١٨: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

۵۶۱۸: مالک بن اسماعیل نے ہمیں بتایا کہ عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے ہم سے بیان کیا کہ ابونضر (سالم

أَخْبَرَنَا أَبُو النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَشَرِبَهُ. زَادَ مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَلَى بَعِيْرِهِ.

بن ابی امیہ) نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے عمیر سے جو حضرت ابن عباسؓ کے غلام تھے، عمیر نے حضرت امّ الفضل بنت حارثؓ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کا پیالہ بھیجا اور اس وقت آپؐ عرفہ کی شام کو عرفات میں ٹھہرے تھے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے پیا۔ مالک نے ابونضر سے روایت کرتے ہوئے اتنا زیادہ بیان کیا: آپؐ اپنے اونٹ پر سوار تھے۔

أطرافه: ١٦٥٨، ١٦٦١، ١٩٨٨، ٥٦٠٤، ٥٦٣٦۔

بَاب ١٨: اَلْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ

پیتے وقت پہلے اس کو دیا جائے جو دائیں طرف ہو پھر اس کو جو اس کے دائیں طرف ہو

٥٦١٩: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ أَعْرَابِيٌّ وَعَنْ شِمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ.

۵۶۱۹: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا اور آپؐ کے داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور آپؐ کے بائیں طرف حضرت ابوبکرؓ تھے۔ آپؐ نے پیا اور پھر اس اعرابی کو دیا اور فرمایا: جو دائیں طرف ہو اسے دیا جائے پھر اس کو جو اس کے دائیں طرف ہو۔

أطرافه: ٢٣٥٢، ٢٥٧١، ٥٦١٢۔

تشریح: اَلْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ فِي الشُّرْبِ: پیتے وقت پہلے اس کو دیا جائے جو دائیں طرف ہو پھر اس کو جو اس کے دائیں طرف ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”شریعت کے بعض احکام بظاہر چھوٹے چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے تو ان میں اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ ان کا ترک کرنا قومی کیریکٹر کو خراب کر دیتا ہے مثلاً اسلام کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کام میں دائیں کو بائیں پر ترجیح دی ہے۔ پانی پیتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے، کھانا کھاتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے، وضو کرتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے، نہاتے وقت دائیں کو ترجیح دی۔ غرض جتنے اہم کام ہیں ان میں آپ نے دائیں کو ترجیح دی ہے سوائے ایسے کاموں کے جن کے اندر ناپاکی کا کچھ پہلو ہو اِن میں بائیں کو رکھا ہے مثلاً طہارت بائیں ہاتھ سے کرنی چاہئے۔

(دائیں کو بائیں پر فوقیت حاصل ہے، انوار العلوم جلد ۱۸ صفحہ ۴۸۹)

بَاب ١٩: هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِينِهِ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ

آدمی پینے کے متعلق اس شخص سے اجازت مانگے جو اس کے دائیں طرف ہو تا کہ وہ بڑے کو دے دے

٥٦٢٠: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ فَقَالَ لِلْغُلَامِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَا أُوْثِرُ بِنَصِيْبِي مِنْكَ أَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

۵۶۲۰: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مالک نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ابوحازم بن دینار سے، ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پینے کی کوئی چیز لائی گئی اور آپؐ نے اس سے پیا۔ اس وقت آپؐ کے داہنی طرف ایک لڑکا تھا اور آپؐ کے بائیں طرف بزرگ تھے۔ آپؐ نے لڑکے سے فرمایا: کیا تم اجازت دیتے ہو کہ ان کو دوں۔ لڑکے نے کہا: اللہ کی قسم یا رسول اللہ! جو میرا حصہ ہے آپؐ سے، اس میں تو میں کسی کو مقدم کرنے کا

يَدِهٖ. نہیں۔ حضرت سہلؓ کہتے تھے: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ میں پیالہ رکھ دیا۔

أطرافهُ: ۲۳۵۱، ۲۳۶۶، ۲٤٥١، ۲٦٠۲، ۲٦٠٥۔

تشریح. **هَلْ يَسْتَأْذِنُ الرَّجُلُ مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ فِي الشُّرْبِ لِيُعْطِيَ الْأَكْبَرَ:** آدمی پینے کے متعلق اس شخص سے اجازت مانگے جو اس کے دائیں طرف ہو تا کہ وہ بڑے کو دے دے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو تو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ آپ کی مجلس میں بہت سے صحابہؓ بیٹھے تھے کوئی شخص آپ کے لئے کچھ دودھ لے کر آیا اور کہا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ دودھ لے لیں۔ آپؐ نے اُس سے دودھ لے لیا اس میں سے تھوڑا سا پینے کے بعد آپ نے دائیں بائیں دیکھا ممکن ہے کہ اس وقت تنگیِ رزق ہو یا آپ کو خیال آیا ہو کہ حضرت ابو بکرؓ کو کچھ تکلیف ہے کیونکہ اُن دنوں ان کی صحت کچھ کمزور تھی، آپ نے چاہا کہ وہ دودھ حضرت ابو بکرؓ کو دے دیا جائے مگر حضرت ابو بکرؓ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے اور دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا بیٹھا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لڑکے کو دیکھ کر فرمایا کہ حق تو دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے تمہارا ہے مگر مَیں یہ دودھ حضرت ابو بکرؓ کو دینا چاہتا ہوں اور وہ بائیں بیٹھے ہیں اگر تم اجازت دو تو یہ دودھ مَیں حضرت ابو بکرؓ کو دے دوں۔ وہ لڑکا کہنے لگا اگر حق دائیں والے کا ہے تو مَیں یہ تبرک نہ دوں گا۔ یہ ایک عشقیہ رنگ ہے اُس وقت اس لڑکے کو دودھ نظر نہیں آتا تھا بلکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک نظر آتا تھا جب اس لڑکے نے یہ کہا کہ میں یہ تبرک نہیں چھوڑتا تو آپ نے وہ دودھ اسی لڑکے کو دے دیا۔ عام طور پر اتنے چھوٹے لڑکوں کو مجلس میں دُور بٹھایا جاتا تھا مگر اُس دن وہ لڑکا اتفاقاً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس بیٹھا تھا۔ اب دیکھ لو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل چاہتا تھا کہ دودھ حضرت ابو بکرؓ کو دے دیں مگر آپ نے دائیں کو ملحوظ رکھا اور دودھ انہیں نہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاص طور پر دائیں کا خیال تھا۔“

(دائیں کو بائیں پر فوقیت حاصل ہے، انوار العلوم جلد ۱۸ صفحہ ۴۹۰)

بَاب ۲۰: الْكَرْعُ فِي الْحَوْضِ

حوض میں منہ لگا کر پانی پینا

۵۶۲۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ فَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبُهُ فَرَدَّ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي وَهِيَ سَاعَةٌ حَارَّةٌ وَهُوَ يُحَوِّلُ فِي حَائِطٍ لَهُ يَعْنِي الْمَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ وَإِلَّا كَرَعْنَا وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي حَائِطٍ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَنَّةٍ فَانْطَلَقَ إِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ مَاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَعَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

طرفہ: ۵۶۱۳۔

۵۶۲۱: یحیٰ بن صالح نے ہم سے بیان کیا کہ فلیح بن سلیمان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سعید بن حارث سے، سعید نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری شخص کے ہاں گئے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کا ایک ساتھی بھی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپؐ کے ساتھی نے السلام علیکم کہا۔ اس شخص نے جواب دیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ یہ تو ایسی گھڑی ہے کہ جس میں شدت کی گرمی ہے اور وہ اس وقت اپنے ایک باغ میں پانی لگا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہارے پاس کچھ پانی ہو جو مشک میں رات کو رہا ہو ورنہ ہم یہیں سے منہ لگا کر پانی پی لیتے ہیں۔ اور وہ شخص ایک باغ میں پانی لگا رہا تھا تو اس شخص نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس ایسا پانی ہے جو رات کو مشک میں رہا ہے۔ یہ کہہ کر وہ ایک جھونپڑی کی طرف چلا گیا اور اس نے ایک پیالے میں پانی ڈالا پھر اپنے گھر کی پلی ہوئی بکری سے اس پر دودھ دوہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پیا۔ پھر دوبارہ پیا۔ پھر اس شخص نے بھی پیا جو آپؐ کے ساتھ آیا تھا۔

بَاب ٢١: خِدْمَةُ الصِّغَارِ الْكِبَارَ

چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا

٥٦٢٢: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ أَسْقِيهِمْ عُمُومَتِي وَأَنَا أَصْغَرُهُمْ الْفَضِيْخَ فَقِيْلَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوْا اكْفِئْهَا فَكَفَأْنَا قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا شَرَابُهُمْ قَالَ رُطَبٌ وَبُسْرٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَنَسٍ وَكَانَتْ خَمْرَهُمْ فَلَمْ يُنْكِرْ أَنَسٌ.

۵۶۲۲: مسدد نے ہم سے بیان کیا کہ معتمر (بن سلیمان) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ ان کے باپ نے کہا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے کہا: میں اپنے قبیلے میں کھڑا انہیں کچی پکی کھجوروں کی شراب پلا رہا تھا جو میرے چچا تھے اور میں ان سب سے چھوٹا تھا تو اتنے میں کہا گیا کہ شراب حرام کی گئی۔ انہوں نے کہا: اس کو انڈیل دو۔ ہم نے اس کو انڈیل دیا۔ (سلیمان کہتے تھے:) میں نے حضرت انسؓ سے پوچھا: ان کی شراب کس چیز کی تھی؟ انہوں نے کہا: پکی اور کچی کھجوروں کی۔ ابو بکر بن انس کہنے لگے اور یہی تو ان کی شراب تھی، اور حضرت انسؓ نے انکار نہیں کیا۔

وَحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

اور مجھ سے میرے بعض ساتھیوں نے بیان کیا۔ انہوں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: ان دنوں یہی ان کی شراب ہوتی تھی۔

أطرافه: ٢٤٦٤، ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣، ٥٥٨٤، ٥٦٠٠، ٧٢٥٣۔

بَاب ٢٢: تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ

برتنوں کو ڈھانپنا

٥٦٢٣: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِيْنَ تَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحُلُّوْهُمْ فَأَغْلِقُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَأَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَخَمِّرُوْا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرُضُوْا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ.

۵۶۲۳: اسحاق بن منصور نے ہم سے بیان کیا کہ روح بن عبادہ نے ہمیں بتایا۔ ابن جریج نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا: عطاء نے مجھے بتایا۔ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے سنا۔ وہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رات کا اندھیرا کچھ چھا جائے یا (فرمایا:) تمہیں شام ہو جائے تو اپنے بچوں کو روک رکھو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں۔ اور جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو پھر ان کو چھوڑ دو اور دروازوں کو بند کر لو اور اللہ کا نام لے لیا کرو کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھولتا اور اپنی مشکوں کا منہ باندھو اور اللہ کا نام لو اور اپنے برتنوں کو ڈھانپ لو اور اللہ کا نام لو، گو تم ان پر کوئی چیز آڑی ہی رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو۔

أطرافه: ٣٢٨٠، ٣٣٠٤، ٣٣١٦، ٥٦٢٤، ٦٢٩٥، ٦٢٩٦۔

٥٦٢٤: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا

۵۶۲۴: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ہمام (بن یحيٰ) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عطاء (بن ابی رباح) سے، عطاء نے حضرت جابرؓ (بن عبد اللہ انصاری) سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سونے لگو

الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ.

چراغوں کو بجھادو اور دروازوں کو بند کر دیا کرو اور مشکوں کے منہ باندھ لو اور کھانے اور پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا: گو ایک لکڑی سے ہی جو تم اس پر چوڑائی میں رکھ دو۔

أطرافه: ۳۲۸۰، ۳۳۰۴، ۳۳۱٦، ۵٦۲۳، ٦۲۹۵، ٦۲۹٦۔

تشریح: تَغْطِيَةُ الْإِنَاءِ: برتنوں کو ڈھانپنا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) فرماتے ہیں:

”حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم انسانی کے ذریعہ ہر قسم کی آلودگی کا غذا تک پہنچنے کے احتمال کا سختی کے ساتھ قلع قمع فرمادیا لیکن اسی پر بس نہیں فرمائی بلکہ دوسرے امکانی راستوں پر بھی صحت کے راہزنوں کی روک تھام کے لیے مضبوط پہرے بٹھائے۔

آج کی سائنسی تحقیق سے یہ ثابت ہے کہ بعض مہلک بیماریوں اور وباؤں کے پھیلنے کی مندرجہ ذیل دو بنیادی وجوہات ہیں:

(ا) ہم اپنے بلغم تھوک وغیرہ بے دھڑک گلی کوچوں اور کھلی جگہوں میں پھینکتے پھرتے ہیں۔ چنانچہ تپ دق وغیرہ کے مریضوں کے تھوکے ہوئے جراثیم گرد و غبار کے ساتھ اُڑ کر ناک اور منہ کے راستے دوسرے صحت مند جسموں کے اندر داخل ہو جاتے ہیں۔

(ب) کئی قسم کے جانور اور کیڑے مکوڑے جب ان گندگیوں میں منہ مار کر بعد ازاں ہمارے کھانوں اور مشروبات سے شوق فرماتے ہیں تو ساتھ ہی گندے جراثیم بھی لے آتے ہیں گویا غلاظت اور اشیائے خورد و نوش کے درمیان سواریوں کا کام دیتے ہیں اور بڑی بڑی وسیع اور مہلک وبائیں پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں مذکورہ بالا خطرات کی روک تھام کا لحاظ بھی ملتا ہے۔ چنانچہ آپ سے کثرت سے ایسی ہدایات مروی ہیں جن میں خصوصاً رات کے وقت برتنوں کو کھلا چھوڑنے کی مناہی فرمائی گئی ہے جبکہ کئی قسم کے کیڑوں مکوڑوں اور جانوروں کا کھانے پینے کے برتنوں میں منہ مارنے کا احتمال ہوتا ہے چنانچہ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب رات شروع ہو یا شام ہو جائے تو

اپنے بچوں کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو اس لیے کہ شیطان اس وقت چاروں طرف پھیل جاتے ہیں۔ ...(احادیث کی رو سے شیطان ایک وسیع اصطلاح ہے جس کے دائرے میں چور، ڈاکو، کتے، دیگر موذی جانور سانپ، بچھو، کیڑے مکوڑے اور جراثیم وغیرہ شامل ہیں۔)
جب رات کی ایک گھڑی گزر جائے تو بسم اللہ کہہ کر گھر کے دروازوں کو بند کر دو اور بچوں کو گھر سے نہ نکلنے دو کیونکہ شیطان بند دروازوں کو نہیں کھولتا اور اپنے مشکیزوں کے دونوں دہانوں کو بسم اللہ کہہ کر باندھ دو بسم اللہ کہہ کر ہی اپنے برتنوں کو ڈھانک دو اور چراغ بجھا دو۔ (بخاری ومسلم) لیکن آپ نے کھانے پینے کی اشیاء کو ڈھانکنے کی ہدایت صرف رات ہی کے لیے نہیں فرمائی بلکہ دن کے لیے بھی یہی ہدایت جاری فرمائی اور کیوں نہ ہو کہ جراثیم کی دن کو چلنے والی سواریوں کی روک تھام بھی ضروری تھی۔ چنانچہ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں۔ ایک انصاری شخص جس کا نام ابوحمید تھا۔ مقام نقیع سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ کا ایک برتن لایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے ڈھانک کر کیوں نہ لائے اور نہیں تو اس پر ایک لکڑی ہی رکھ لی ہوتی۔ (بخاری ومسلم)
(حفظانِ صحت کی دینی تعلیم از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ، روزنامہ الفضل ۲۴ جنوری ۲۰۰۸ء، صفحہ ۴)

بَاب ۲۳: اِخْتِنَاثُ الْأَسْقِيَةِ

منہ موڑ کر مشک سے پانی پینا

٥٦٢٥: حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ يَعْنِي أَنْ تُكْسَرَ أَفْوَاهُهَا فَيُشْرَبَ مِنْهَا.

طرفہ: ٥٦٢٦۔

۵۶۲۵: آدم (بن ابی ایاس) نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی ذئب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے، زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، عبیداللہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کے منہ موڑنے سے منع کیا یعنی یہ کہ اس کے منہ موڑ کر ان سے پانی پیا جائے۔

٥٦٢٦: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ اخْتِنَاثِ الْأَسْقِيَةِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ مَعْمَرٌ أَوْ غَيْرُهُ هُوَ الشُّرْبُ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

۵۶۲۶: محمد بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ (بن مبارک) نے ہمیں خبر دی۔ یونس نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے زہری سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: عبید اللہ بن عبداللہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ مشکوں کے منہ موڑنے سے روکتے تھے۔ عبداللہ (بن مبارک) کہتے تھے کہ معمر یا ان کے سوا کسی اور نے کہا: اس سے مراد ان کے مونہوں سے منہ لگا کر پانی پینا ہے۔

طرفہ: ٥٦٢٥۔

بَاب ٢٤: اَلشُّرْبُ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ

مشک کے منہ سے پانی پینا

٥٦٢٧: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ قَالَ قَالَ لَنَا عِكْرِمَةُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشْيَاءَ قِصَارٍ حَدَّثَنَا بِهَا أَبُو هُرَيْرَةَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوِ السِّقَاءِ وَأَنْ يَّمْنَعَ جَارَهُ أَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ.

۵۶۲۷: علی بن عبداللہ (مدینی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (بن عیینہ) نے ہمیں بتایا کہ ایوب نے ہم سے بیان کیا۔ وہ کہتے تھے: عکرمہ نے ہم سے کہا: کیا میں تمہیں چھوٹی چھوٹی باتیں نہ بتاؤں کہ جو ہم سے حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ یا مشک کے منہ سے پانی پینا منع فرمایا اور یہ کہ وہ اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔

أطرافه: ٢٤٦٣، ٥٦٢٨۔

٥٦٢٨ : حَـدَّثَنَا مُسَـدَّدٌ حَـدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْـرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْـهُ نَهَى النَّبِـيُّ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ أَنْ يُّشْرَبَ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

أطرافهُ: ٢٤٦٣، ٥٦٢٧۔

۵۶۲۸: مسدد نے ہمیں بتایا کہ اسماعیل (بن عُلَیّہ) نے ہم سے بیان کیا کہ ایوب نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پینا منع فرمایا۔

٥٦٢٩ : حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْـعٍ حَـدَّثَنَا خَالِـدٌ عَـنْ عِكْرِمَـةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۵۶۲۹: مسدد نے ہمیں بتایا کہ یزید بن زُرَیع نے ہم سے بیان کیا کہ خالد (حذاء) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے عکرمہ سے، عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے منہ سے پینا منع فرمایا۔

بَاب ٢٥ : اَلنَّهْيُ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

برتن میں سانس لینے سے منع کرنا

٥٦٣٠ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَّحْيَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ وَإِذَا تَمَسَّحَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ.

أطرافهُ: ١٥٣، ١٥٤۔

۵۶۳۰: ابونعیم نے ہم سے بیان کیا کہ شیبان نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے یحيٰ (بن ابی کثیر) سے، یحيٰ نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے، عبداللہ نے اپنے باپ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے کچھ پیئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو اپنے دائیں ہاتھ سے ذَکَر (شرمگاہ) کو صاف نہ کرے اور جب تم میں سے کوئی استنجا کرے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔

تشریح: اَلنَّهْيُ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ: برتن میں سانس لینے سے منع کرنا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) فرماتے ہیں:

"وقفہ کے بغیر مسلسل پانی وغیرہ پیتے جانے کی ممانعت میں یہ حکمت بھی پیش نظر تھی کہ اس طرح اشیائے خورد و نوش میں گندے سانس کی جو ہو سکتا ہے مہلک جراثیم سے لدا ہوا ہو، ملاوٹ شامل نہ ہو جائے۔ چنانچہ اس حکمت کو مندرجہ ذیل حدیث واضح الفاظ میں بیان کرتی ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی پیتے وقت پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا میں پانی میں تنکے پڑے ہوئے دیکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا (ایسی حالت میں) تھوڑا سا پانی پھینک دو۔ پھر اس نے عرض کیا۔ میں ایک سانس میں پانی پینے سے سیر اب نہیں ہوتا (یعنی مجھے پیاس بجھنے سے قبل دو تین سانس لینے پڑتے ہیں اور لازماً اس طرح سانس پانی میں پڑتا ہے۔ ناقل) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پیالے کو منہ سے علیحدہ کرو اور پھر سانس لو۔"

(حفظانِ صحت کی دینی تعلیم از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمدؒ، روزنامہ الفضل ۲۴ جنوری ۲۰۰۸ء، صفحہ ۵)

بَاب ٢٦: اَلشُّرْبُ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

دو یا تین سانسوں میں پینا

٥٦٣١: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ أَخْبَرَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ أَنَسٌ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ ثَلَاثًا.

۵۶۳۱: ابو عاصم اور ابو نعیم نے ہم سے بیان کیا۔ ان دونوں نے کہا: ہمیں عزرہ بن ثابت نے بتایا۔ عزرہ نے کہا: مجھے ثمامہ بن عبد اللہ نے بتایا۔ وہ کہتے تھے: حضرت انسؓ برتن سے دو یا تین سانس لے کر پانی پیا کرتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین بار سانس لے کر پیا کرتے تھے۔

تشریح: اَلشُّرْبُ بِنَفَسَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ: دو یا تین سانسوں میں پینا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد (خلیفۃ المسیح الرابعؒ) فرماتے ہیں:

"یکلخت ایک ہی سانس میں پانی پی جانا بھی جہاں انسان کی بے صبری اور بے وقرے پن کو ظاہر کرتا ہے وہاں صحت کے لیے بھی مضر ثابت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بدعادت سے بھی بڑے لطیف انداز میں منع فرمایا۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایک دم اونٹ کی طرح پانی نہ پیو۔ بلکہ دو تین مرتبہ دم لے کر پیو اور بسم اللہ کہو۔ جب پانی پینا شروع کرو تو بسم اللہ اور جب دوبارہ برتن منہ سے لگاؤ تو الحمدللہ کہو۔" (روزنامہ الفضل ۲۴ جنوری ۲۰۰۸ء، صفحہ ۴)

بَاب۲۷: الشُّرْبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ

سونے کے برتن میں پینا

٥٦٣٢: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ كَانَ حُذَيْفَةُ بِالْمَدَايِنِ فَاسْتَسْقَى فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِقَدَحِ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَرْمِهِ إِلَّا أَنِّي نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُنَّ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

۵۶۳۲: حفص بن عمر (حوضی) نے ہم سے بیان کیا کہ شعبہ (بن حجاج) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے حکم (بن عتیبہ) سے، حکم نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: حضرت حذیفہؓ (بن یمان) مدائن میں تھے تو انہوں نے پانی مانگا تو ایک کسان ان کے پاس چاندی کا پیالہ لایا۔ آپؓ نے وہ پیالہ اس پر پھینک دیا اور کہنے لگے: میں نے اسے نہیں پھینکا مگر اس لئے کہ میں نے اس کو منع کیا ہے اور وہ باز نہیں آیا۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑوں اور دیباج اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے ہمیں منع کیا۔ اور فرمایا: یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں اور وہ آخرت میں تمہارے لئے ہوں گی۔

أطرافه ٥٤٢٦، ٥٦٣٣، ٥٨٣١، ٥٨٣٧

تشریح: **الشُّرْبُ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ**: سونے کے برتن میں پینا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام فرماتے ہیں:

"چاندی کے بیچ میں ایک جوہر محبت ہے اس لیے یہ زیادہ مرغوب ہوتی ہے۔ اکثر لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ جنت کی نعماء میں چاندی کے برتنوں کا ذکر ہے حالانکہ اس سے بیش قیمت سونا ہے۔ وہ لوگ اس راز کو جو کہ خدا تعالیٰ نے چاندی میں رکھا ہے نہیں سمجھے جنت میں چونکہ غل اور کینہ اور بغض وغیرہ نہیں ہوگا اور آپس میں محبت ہوگی اور چونکہ چاندی میں جوہر محبت ہے اس لیے اس نسبت باطنی سے جنت میں اس کو پسند کیا گیا ہے اس میں جوہر محبت کا ثبوت یہ ہے کہ اگر طرفین میں لڑائی ہو تو چاندی دے دینے سے صلح ہو جاتی ہے اور کدورت دور ہو جاتی ہے۔ کسی کی نظر عنایت حاصل کرنی ہو تو چاندی پیش کی جاتی ہے۔ علوم یا تو قیاس سے معلوم ہوتے ہیں اور یا تجربہ سے۔ چاندی کے اس اثر کا پتہ تجربہ سے لگتا ہے۔ خواب میں اگر ایک کسی مسلمان کو چاندی دے تو اس کی تعبیر یہ ہوتی ہے کہ اسے اسلام سے محبت ہے اور وہ مسلمان ہو جاوے گا۔" (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۰۵)

بَاب ۲۸: آنِيَةُ الْفِضَّةِ

چاندی کے برتن

۵٦۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ حُذَيْفَةَ وَذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَالدِّيْبَاجَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ.

۵٦۳۳: محمد بن مثنیٰ نے ہم سے بیان کیا کہ (محمد) بن ابی عدی نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے (عبداللہ) بن عون سے، ابن عون نے مجاہد (بن جبر) سے، مجاہد نے (عبدالرحمٰن) بن ابی لیلیٰ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: ہم حضرت حذیفہؓ (بن یمان) کے ساتھ باہر گئے اور حضرت حذیفہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہ آپؐ نے فرمایا: سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور نہ ریشم اور دیباج پہنو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں ان کے لئے ہیں اور تمہارے لئے آخرت میں۔

أطرافه: ۵٤۲٦، ۵٦۳۲، ۵۸۳۱، ۵۸۳۷۔

٥٦٣٤: حَـدَّثَنَا إِسْـمَاعِيْلُ قَـالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْـنِ عَبْـدِ الـرَّحْمَنِ بْـنِ أَبِي بَكْـرٍ الصِّـدِّيْقِ عَـنْ أُمِّ سَـلَمَةَ زَوْجِ النَّبِـيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ قَـالَ الَّـذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ.

۵۶۳۴: اسماعیل (بن ابی اویس) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے مالک بن انس نے بیان کیا۔ انہوں نے نافع سے، نافع نے زید بن عبداللہ بن عمر سے، زید نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق سے، عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت امّ سلمہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پئے گا تو وہ صرف جہنم کی آگ ہی اپنے پیٹ میں غٹا غٹ ڈالتا ہے۔

٥٦٣٥: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَـدَّثَنَا أَبُو عَوَانَـةَ عَـنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَـنِ الْبَـرَاءِ بْـنِ عَـازِبٍ قَـالَ أَمَرَنَـا رَسُـوْلُ اللهِ صَـلَّى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَـاعِ الْجِنَـازَةِ وَتَشْـمِيْتِ الْعَـاطِسِ وَإِجَابَـةِ الـدَّاعِي وَإِفْشَـاءِ السَّـلَامِ وَنَصْـرِ الْمَظْلُـوْمِ وَإِبْـرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ أَوْ قَالَ فِيْ آنِيَـةِ الْفِضَّـةِ وَعَـنِ الْمَيَـاثِرِ وَالْقَسِـيِّ

۵۶۳۵: موسیٰ بن اسماعیل نے ہم سے بیان کیا کہ ابو عوانہ نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اشعث بن سلیم سے، اشعث نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے، معاویہ نے حضرت براء بن عازبؓ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتیں کرنے کا حکم دیا اور سات باتوں سے ہمیں منع فرمایا۔ آپؐ نے ہمیں بیمار کی عیادت اور جنازوں کے ساتھ جانے اور چھینک مارنے والوں کے لئے دعا کرنے اور دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے اور عام طور پر ہر کس و ناکس کو سلام کہنے اور مظلوم کی مدد کرنے اور قسم (دے کر مانگنے) والوں کی قسم کو پورا

وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ.

کرنے کا حکم دیا اور ہمیں سونے کی انگوٹھیاں پہننے اور چاندی کے برتن میں پینے اور ریشمی زین پوشوں پر سواری کرنے اور قسی، ریشم اور دیباج اور استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

أطرافه: ١٢٣٩، ٢٤٤٥، ٥١٧٥، ٥٦٥٠، ٥٨٣٨، ٥٨٤٩، ٥٨٦٣، ٦٢٢٢، ٦٢٣٥، ٦٦٥٤۔

تشریح: **آنِيَةُ الْفِضَّةِ:** چاندی کے برتن۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے چاندی وغیرہ کے بٹن استعمال کرنے سے متعلق پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ

”۳-۴ ماشہ تک کوئی حرج نہیں، لیکن زیادہ کا استعمال منع ہے۔ اصل میں سونا چاندی عورتوں کی زینت کے لیے جائز رکھا ہے۔ ہاں علاج کے طور پر ان کا استعمال منع نہیں۔ جیسے کسی شخص کو کوئی عارضہ ہو اور چاندی سونے کے برتن میں کھانا طبیب بتلاوے تو بطور علاج کے صحت تک وہ استعمال کر سکتا ہے۔

ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اُسے جوئیں بہت پڑی ہوئی تھیں۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تُو ریشم کا کرتہ پہنا کر اس سے جوئیں نہیں پڑتیں۔ (ایسے ہی خارش والے کے لیے ریشم کا لباس مفید ہے۔)“ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۹۴)

بَاب ٢٩ : اَلشُّرْبُ فِي الْأَقْدَاحِ

پیالوں میں پینا

٥٦٣٦ : حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّهُمْ شَكُّوْا فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَبَعَثَتْ إِلَيْهِ

۵۶۳۶: عمرو بن عباس نے مجھے بتایا کہ عبدالرحمٰن (بن مہدی) نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان (ثوری) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے سالم ابو نضر سے، سالم نے عمیر سے جو حضرت امّ الفضلؓ کے غلام تھے، عمیر نے حضرت امّ الفضلؓ سے روایت کرتے ہوئے بتایا کہ لوگوں کو عرفہ کے دن نبی

بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق شک تھا تو انہوں (حضرت امّ الفضلؓ) نے آپؐ کو دودھ کا پیالہ بھیجا۔ آپؐ نے اس سے پیا۔

أطرافهُ: ١٦٥٨، ١٦٦١، ١٩٨٨، ٥٦٠٤، ٥٦١٨۔

بَاب ٣٠: اَلشُّرْبُ مِنْ قَدَحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآنِيَتِهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالے اور آپؐ کے برتن سے پینا

وَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَ لِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَا أَسْقِيْكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ.

اور ابوبردہ (عامر بن ابی موسیٰ اشعری) کہتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے مجھے کہا: کیا میں تمہیں ایسے پیالے میں پانی نہ پلاؤں جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا تھا۔

٥٦٣٧: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَأَمَرَ أَبَا أُسَيْدٍ السَّاعِدِيَّ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي أُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَأْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ

۵۶۳۷: سعید بن ابی مریم نے ہمیں بتایا کہ ابوغسان (محمد بن مطرف) نے ہم سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا۔ مجھے ابوحازم (سلمہ بن دینار) نے بتایا۔ انہوں نے حضرت سہل بن سعد (ساعدی) رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے حضرت ابواُسید ساعدیؓ کو حکم دیا کہ اس کو لانے کے لئے کسی کو بھیجیں تو انہوں نے اس کی طرف کسی کو بھیجا اور وہ آئی اور بنی ساعدہ کے محل میں اتری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور اس کے پاس گئے۔ جب اندر پہنچے تو کیا دیکھا کہ ایک عورت ہے جو اپنا سر جھکائے بیٹھی

قَدْ أَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوْا لَهَا أَتَدْرِيْنَ مَنْ هَذَا قَالَتْ لَا قَالُوْا هَذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا أَشْقَى مِنْ ذَلِكَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى جَلَسَ فِي سَقِيْفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ فَخَرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيْهِ فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَحَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَهَبَهُ لَهُ.

ہے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے بات کی تو کہنے لگی: میں آپؐ سے اللہ کی پناہ لیتی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: میں نے تمہیں اپنے سے پناہ دی۔ لوگوں نے اس سے کہا: کیا تم جانتی ہو کہ یہ کون ہیں؟ اس نے کہا: نہیں۔ لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو تمہیں پیام نکاح دینے آئے تھے۔ وہ کہنے لگی: تب تو میں اس سعادت سے بدنصیب رہی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ اس دن آئے اور بنو ساعدہ کے منڈوے میں بیٹھ گئے پھر فرمایا: سہلؓ ہمیں پانی پلاؤ۔ تو میں ان کے لئے یہ پیالہ لایا اور اس میں میں نے ان کو پانی پلایا۔ یہ کہہ کر حضرت سہلؓ نے ہمارے لئے وہ پیالہ نکالا اور ہم نے اس سے پیا۔ ابوحازم کہتے تھے کہ پھر اس کے بعد عمر بن عبدالعزیز نے وہ پیالہ ان سے مانگا اور حضرت سہلؓ نے وہ انہیں دے دیا۔

طرفه: ٥٢٥٦۔

٥٦٣٨: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ رَأَيْتُ قَدَحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَدْ انْصَدَعَ فَسَلْسَلَهُ بِفِضَّةٍ قَالَ وَهُوَ قَدَحٌ جَيِّدٌ عَرِيْضٌ مِنْ نُضَارٍ قَالَ

۵۶۳۸: حسن بن مدرک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ یحيٰ بن حماد نے مجھ سے بیان کیا۔ ابوعوانہ نے ہمیں خبر دی۔ انہوں نے عاصم احول سے روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالکؓ کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ دیکھا اور وہ تڑخ گیا تھا تو انہوں نے اس کو چاندی کی تار سے جوڑ لیا تھا۔ عاصم کہتے تھے اور وہ پیالہ

قَالَ أَنَسٌ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ وَقَالَ ابْنُ سِيْرِينَ إِنَّهُ كَانَ فِيْهِ حَلْقَةٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَأَرَادَ أَنَسٌ أَنْ يَّجْعَلَ مَكَانَهَا حَلْقَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ لَا تُغَيِّرَنَّ شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَرَكَهُ.

اچھا چوڑا عمدہ لکڑی کا بنا ہوا تھا، کہتے تھے۔ حضرت انسؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیالے میں اتنی اتنی بار سے بھی زیادہ پلایا۔ عاصم کہتے تھے اور ابن سیرین نے کہا: اس میں لوہے کا کنڈا بھی تھا تو حضرت انسؓ نے چاہا کہ اس کی جگہ سونے یا چاندی کا کنڈا لگا دے مگر حضرت ابو طلحہؓ نے ان سے کہا کہ کوئی ایسی چیز ہرگز نہ بدلنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی تھی تب انہوں نے اسے رہنے دیا۔

طرفہ: ۳۱۰۹۔

بَاب ۳۱: شُرْبُ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ

تبرک اور وہ پانی جس پر برکت کی دعا کی گئی ہو پینا

۵۶۳۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا هَذَا الْحَدِيْثَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ حَضَرَتِ الْعَصْرُ وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ غَيْرَ فَضْلَةٍ فَجُعِلَ فِي إِنَاءٍ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ وَفَرَّجَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى

۵۶۳۹: قتیبہ بن سعید نے ہم سے بیان کیا کہ جریر (بن عبد الحمید) نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے اعمش سے، اعمش نے کہا کہ مجھے سالم بن ابی الجعد نے بتایا، انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث روایت کی۔ انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے تئیں دیکھا اور اس وقت عصر کی نماز کا وقت آچکا تھا اور ہمارے ساتھ پانی نہ تھا مگر تھوڑا سا بچا ہوا تو وہی برتن میں ڈال دیا گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لے آئے۔ آپؐ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا

أَهْلِ الْوُضُوءِ الْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا فَجَعَلْتُ لَا آلُوا مَا جَعَلْتُ فِي بَطْنِي مِنْهُ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ بَرَكَةٌ. قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ وَأَرْبَعَ مِائَةٍ.

تَابَعَهُ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ حُصَيْنٌ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً. وَتَابَعَهُ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ جَابِرٍ.

اور اپنی انگلیاں کھول دیں پھر فرمایا: وضو کرنے والو چلے آؤ! اللہ سے برکت ہوگئی۔ میں نے پانی کو دیکھا کہ آپؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ پھوٹ کر بہہ رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کیا اور پیا۔ میں نے بھی اپنے پیٹ میں اس کو ڈالنے میں کمی نہیں کی کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ وہ برکت ہے۔ میں نے حضرت جابرؓ سے پوچھا: آپ لوگ اس دن کتنے تھے؟ انہوں نے کہا: ایک ہزار چار سو۔

(سالم کی طرح) اس حدیث کو عمرو بن دینار نے بھی حضرت جابرؓ سے روایت کیا۔ اور حسین اور عمرو بن مرہ نے بھی سالم سے نقل کیا۔ سالم نے حضرت جابرؓ سے، انہوں نے کہا: پندرہ سو آدمی تھے۔ (اور سالم کی طرح) سعید بن مسیب نے بھی حضرت جابرؓ سے یہی روایت کی ہے۔

أطرافه: ۳۵۷۶، ۴۱۵۲، ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۸۴۰۔

تشریح: **شُرْبُ الْبَرَكَةِ وَالْمَاءِ الْمُبَارَكِ:** تبرک اور وہ پانی جس پر برکت کی دعا کی گئی ہو پینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کے پیاروں اور برگزیدہ بندوں کی برکات وفیوض کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ومن علاماتهم أن الله يجعل بركات في بيوتهم وثيابهم وفي عمائمهم وقُمصهم وجلبابهم وفي شفاههم وأيديهم واصلابهم، وكذالك في جميع آرابهم وفي حتامتهم والثمد الذي يبقى بعد تشرابهم، ويكون معهم عند هَوْنهم وعند اجلعبابهم، ويُجيبُ دعواتهم فلا يخطئ ما يُرمى من جعابهم، ولا يمسّهم فقرٌ ويُدخل بأيديه مالاً في جرابهم، يُكرمهم عند مَشيبهم أزيَدَ مما كان يُكرم في عدّان شبابهم، ويخلق فيهم جذباً قويًّا ويُرجع خلقًا كثيرًا إلى جنابهم۔“

(علامات المقربین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۱۰)

"ان کی ایک علامت یہ ہے کہ اللہ ان کے گھروں، کپڑوں، پگڑیوں، قمیصوں، چادروں، ہونٹوں، ہاتھوں اور پیٹھوں میں اور اسی طرح ان کے جملہ اعضاء بدنی میں ان کے بچے کھچے ٹکڑوں اور اُس پانی میں جو ان کے پینے کے بعد بچ جاتا ہے برکت رکھ دیتا ہے اور ان کی کمزوری کے وقت اور اس وقت جب وہ گرے پڑے ہوں وہ اُن کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ اُن کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ ان کے ترکش سے چلایا ہوا تیر کبھی خطا نہیں ہوتا۔ فقر انہیں نہیں چھوتا۔ خدا خود اپنے ہاتھوں سے ان کی ہتھیلی میں مال ڈالتا ہے اور بڑھاپے میں ان کی بھرپور جوانی کی تکریم کو بڑھا کر ان کو عزت بخشتا ہے۔ ان میں ایک زبردست کشش پیدا کر دیتا ہے اور وہ خلق کثیر کو ان کے حضور میں لاتا ہے۔"

(علامات المقربین اردو ترجمہ، صفحہ ۷۰، ۷۱)

✿✿✿

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتابیات

✿✿✿✿✿✿✿

قرآنِ کریم وتفاسیر

★ تفسیر صغیر: حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

★ قرآن کریم اُردو ترجمه حضرت مرزا طاهر احمد خليفة المسيح الرابع رحمه الله عليه

★ تفسیر بیان فرموده حضرت مسیح موعود ومهدي معهود علیہ السلام

★ حقائق الفرقان: تفسيري نكات حضرت خليفة المسيح الأول رضی اللہ عنہ

ناشر: نظارت اشاعت ربوه پاکستان، مطبع: ضياء الاسلام پريس ربوه

★ تفسير كبير: حضرت مرزا بشير الدين محمود احمد خليفة المسيح الثاني رضی اللہ عنہ

مطبع : ضياء الاسلام پريس ربوه۔

☆☆☆

★ تفسير القرآن من الجامع لابن وهب: أبو محمد عبد الله بن وهب بن مسلم (المتوفى ۱۹۷هـ)

الناشر: دار الغرب الإسلامی۔ الطبعة الأولى، ۲۰۰۳ء

★ المفردات فی غريب القرآن للراغب:

أبو القاسم الحسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهاني (المتوفى: ۵۰۲ هـ)

الناشر: دار القلم، الدار الشامية۔ دمشق بيروت۔ الطبعة: الأولى -۱٤۱۲هـ

★ تفسير القرآن العظيم: أبو الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير (المتوفى ۷۷٤هـ)

دار طيبة۔ الطبعة الثانية ـ ۱٤۲۰هـ / ۱۹۹۹ء۔

کتب لِمتونِ الحدیث

★ صحیح البخاری: ابو عبدالله محمد بن اسماعيل البخاري (المتوفى ۲۵٦هـ)

(۱) فتح الباري: احمد بن على بن حجر العسقلاني (المتوفى ۸۵۲هـ)

مطبوعه دار السلام الرياض۔ الطبعة الاولى – ۲۰۰۰ء

المطبعة الأميرية ببولاق بمصر ۱۳۰۱هـ

المطبع الأنصاري دهلى ۱۳۰۵هـ

(۲) صحيح البخاري: مطبوعه قديمى كتب خانه آرام باغ كراچى– ۱۳۵۷هـ

(۳) عمدة القاري: بدر الدين ابو محمد محمود بن احمد العيني (المتوفى ۸۵۵ھ)
دار احياء التراث العربي۔ بيروت لبنان
(۴) صحيح الإمام البخاري باختلاف الروايات مطبوعة عن النسخة اليونينية
مطبوعه دار طوق النجاة۔ الطبعة الأولى ۔ ۱٤۲۲ھ
(۵) صحيح البخاري مطبوعه مكتبة الرشد الرياض ۔ الطبعة الثانية ۲۰۰٦ء

★ **صحیح مسلم:** مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري (المتوفى ۲٦۱ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۸ء

★ **سنن الترمذی:** ابو عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي (المتوفى ۲۷۹ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء

★ **سنن ابی داود:** ابو داود سليمان بن الأشعث السجستاني الأزدي (المتوفى ۲۷۵ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء

★ **سنن النسائی:** ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن على النسائي (المتوفى ۳۰۳ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء

★ **سنن ابن ماجه:** ابو عبد الله محمد بن يزيد القزوينى (المتوفى ۲۷۳ھ)
دار السلام۔ الرياض۔ الطبعة الاولى۔ ۱۹۹۹ء

★ **مسند احمد بن حنبل:** احمد بن محمد بن حنبل ابو عبد الله الشيباني (المتوفى ۲٤۱ھ)
دار الفكر العربي ، المكتب الاسلامى بيروت۔
مسند أحمد مذيلة بأحكام شعيب الأرنؤوط، مؤسسة قرطبة ، القاهرة۔

★ **مسند أبی داود الطيالسی:** أبو داود سليمان بن داود بن الجارود الطيالسي (المتوفى ۲۰٤ھ)
دار هجر مصر، الطبعة الأولى، ۱٤۱۹ھ / ۱۹۹۹ء

★ **المعجم الكبير:** أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني (المتوفى ۳٦۰ھ)
مكتبة العلوم والحكم الموصل۔ الطبعة الثانية ۱۹۸۳ء
مكتبة ابن تيمية القاهرة۔ الطعبة الثانية۔

★ **كتاب الفوائد (الغيلانيات):** أبو بكر محمد بن عبد الله الشافعى (المتوفى ۳۵٤ھ)
دار ابن الجوزي ، الرياض ، السعودية۔ الطبعة الأولى ۱٤۱۷ھ / ۱۹۹۷ء۔

★ **شعب الإيمان:** أبو بكر أحمد بن الحسين البيهقى (المتوفى ٤۵۸ھ)
مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية
ببومباي بالهند۔ الطبعة الأولى، ۱٤۲۳ھ/۲۰۰۳ء

کتب لشرح الحدیث وعلوم الحدیث

- ★ فتح الباری: احمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)
  مطبوعہ دار السلام الریاض، الطبعة الاولی - ۲۰۰۰ء
- ★ ھدی الساری مقدمۃ فتح الباری: احمد بن علی بن حجر العسقلانی (المتوفی ۸۵۲ھ)
  مطبوعہ دارالسلام الریاض، الطبعة الاولی - ۲۰۰۰ء
- ★ عمدۃ القاری: بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی (المتوفی ۸۵۵ھ)
  دار احیاء التراث العربي بیروت لبنان
- ★ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح:
  علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن، الملا الهروي القاري (المتوفی ۱۰۱۴ھ)
  دار الفكر، بیروت لبنان ۔ الطبعة الأولی، ۱۴۲۲ھ / ۲۰۰۲ء

کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام وخلفائہ

- ★ براہین احمدیہ حصہ سوم .... روحانی خزائن جلد ۱
- ★ نور القرآن نمبر ۲ .... روحانی خزائن جلد ۹
- ★ اسلامی اصول کی فلاسفی .... روحانی خزائن جلد ۱۰
- ★ تحفہ گولڑویہ .... روحانی خزائن جلد ۱۷
- ★ علامات المقربین .... روحانی خزائن جلد ۲۰
- ★ چشمۂ معرفت .... روحانی خزائن جلد ۲۳
- ★ آئینہ کمالاتِ اسلام .... روحانی خزائن جلد ۵
- ★ آریہ دھرم .... روحانی خزائن جلد ۱۰
- ★ خطبہ الہامیہ .... روحانی خزائن جلد ۱۶
- ★ کشتی نوح .... روحانی خزائن جلد ۱۹
- ★ حقیقۃ الوحی .... روحانی خزائن جلد ۲۲

Published by:
Islam International Publications Limited,
Islamabad, Sheephatch Lane, Tilford, Surrey, GU10 2AQ, UK 2009.

- ★ تذکرہ (مجموعہ الہامات، کشوف ورؤیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ناشر نظارت اشاعت ربوہ
  مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، ایڈیشن چہارم ۲۰۰۴ء۔
- ★ ملفوظات حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام - نظارت اشاعت ربوہ۔
- ★ مکتوباتِ احمد - حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے خطوط اور مکاتیب
  مؤلفہ شیخ یعقوب علی عرفانیؓ، ایڈیشن دوم، ۲۰۰۸ء
- ★ خطباتِ نور - حضرت مولوی نور الدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ
- ★ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان کی حیثیت میں .... انوار العلوم جلد ۱۰
- ★ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے .... انوار العلوم جلد ۱۰

★ مصری صاحب کے خلافت سے انحراف کے متعلق تقریر .... انوار العلوم جلد ۱۴
★ نظامِ نَو .... انوار العلوم جلد ۱۶
★ افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۴۱ء .... انوار العلوم جلد ۱۶
★ سیر روحانی نمبر ۲ .... انوار العلوم جلد ۱۶
★ دائیں کو بائیں پر فوقیت حاصل ہے .... انوار العلوم جلد ۱۸
★ دیباچہ تفسیر القرآن .... انوار العلوم جلد ۲۰
★ اسلام اور ملکیت زمین .... انوار العلوم جلد ۲۱
★ مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۵۰ء میں بعض اہم ہدایات .... انوار العلوم جلد ۲۲
★ تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے افتتاح کے موقع پر خطاب .... انوار العلوم جلد ۲۴

تصانیف سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

فضل عمر فاؤنڈیشن

Published by:
Islam International Publications Limited,
Islamabad, Sheephatch Lane, Tilford, Surrey, GU10 2AQ, UK.

★ خطباتِ محمود جلد ۲ (خطباتِ عید الاضحیٰ)
★ خطباتِ محمود جلد ۳ (خطباتِ نکاح)

فرمودہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

زیر اہتمام فضل عمر فاؤنڈیشن۔

★ خطباتِ عیدین از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ
★ الأزهار لذوات الخمار، جلد ۲ (خطابات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)
★ خطباتِ مسرور جلد ۷ (خطباتِ جمعہ ۲۰۰۹ء)

فرمودہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نظارت اشاعت ربوہ۔

کتب السیرۃ والتاریخ

★ سیرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم۔ مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد (ایم اے) رضی اللہ عنہ

Islam International Publications Limited,
Islamabad, Sheephatch Lane, Tilford, Surrey, UK. 2003.

★ سیرت المہدی جلد اوّل: مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد (ایم اے) رضی اللہ عنہ

☆☆☆

کتب اللّغۃ والمعاجم

★ مقاییس اللغة: أحمد بن فارس بن زکریاء القزوینی (المتوفی ۳۹۵ھ)
دار الفکر۔ ۱۹۷۹ء۔

★ لسان العرب: محمد بن مکرم بن علی، ابن المنظور (المتوفی ۷۱۱ھ)
دار صادر بیروت۔ الطبعة الثالثة۔ ١٤١٤ھ۔

★ أقرب الموارد فی فصح العربیة والشوارد: سعید الخوري الشرتوتي اللبناني
منشورات مکتبة آیة الله العظمی المرعشي النجفی۔ ایران۔ ۱۴۰۳ھ

★ قاموس الوحید: علامہ وحید الزمان قاسمی کیرانوی (المتوفی ۱۹۹۵ء)
ادارۂ اسلامیات لاہور۔ اشاعت اوّل ۲۰۰۱ء

★ فیروز اللغات (اردو جامع): مرتبہ الحاج مولوی فیروز الدین
پرنٹر و پبلشر: ظہیر سلام۔ مطبوعہ: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور، ۲۰۱۰ء۔

★ اردو لغت: اردو لغت بورڈ۔ ترقی اردو بورڈ کراچی۔ ایڈیشن اوّل۔ ۱۹۹۲ء

الکتب الأخرٰی والرسائل

★ فقہ المسیح: مرتبہ انتصار احمد نذر ناشر: نظارت اشاعت ربوہ

★ فقہ احمدیہ۔ مشتمل بر اَحکامِ شخصیہ (حصہ دوم) شائع کردہ: ادارۃ المصنفین ربوہ

★ بدایة المجتهد ونهایة المقتصد:
أبو الولید محمد بن أحمد القرطبی الشهیر بابن رشد (المتوفی: ۵۹۵ھ)
دار الحدیث القاهرة، ١٤٢٥ھ / ٢٠٠٤ء۔

★ مضامین بشیر (حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ)۔ جلد سوم (۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۹ء)
ناشر: عبد المنان کوثر، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
شائع کردہ: مجلس انصار اللہ پاکستان، سن اشاعت: نومبر ۲۰۱۵ء۔

★ روزنامہ الفضل قادیان دارالامان (مورخہ ۵، اگست ۱۹۴۴ء) ایڈیٹر: غلام نبی
پبلشر و پرنٹر: بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس قادیان

★ روزنامہ الفضل ربوہ (مؤرخہ ۲۵ نومبر ۲۰۰۰ء) ایڈیٹر: عبد السمیع خان

★ روزنامہ الفضل ربوہ (مؤرخہ ۲۴ جنوری ۲۰۰۸ء) ایڈیٹر: عبد السمیع خان

★ روزنامہ الفضل ربوہ (مؤرخہ ۱۱ مئی ۲۰۱۲ء) ایڈیٹر: عبد السمیع خان

★ روزنامہ الفضل ربوہ (مؤرخہ ۲۶ ر اپریل ۲۰۱۶ء) ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

★ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل (مؤرخہ ۱۱ ر مارچ ۲۰۱۱ء) ایڈیٹر: نصیر احمد قمر

Al Fazl International Weekly, London

Tahir House – 22 Deer Park Road, London SW19 3TL (U.K.)

★ ارض القرآن: سید سلیمان ندوی – دار الاشاعت اردو بازار، کراچی نمبر ا

★ The Jewish Encyclopedia,

Projector & Managing Editor: Isidore Singer, Edition 1916.

Published by: Funk and Wagnalls Company (New York & London)

☆☆☆